Atish Ishq Main Sulgy Rafta Rafta

Written By R.J

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"میں رمیض عالم درانی۔۔۔اپنے پورے ہوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔" درشتگی سے بولتا وہ اگلے ہی پل طلاق کے سائن شدہ پیپرز اسکے منہ پر اچھال چکا تھا۔

ہلکے نارنجی رنگ آسمان کی بلندیوں کو چھوتا پی۔آئی۔اے کا جہاز۔۔۔جہاں اپنی رواں رفتار کے ساتھ راہ میں حائل ہوتے بادلوں کو اندھا دھند چیرتا چلا جا رہا تھا۔۔۔وہیں گزشتہ رات کا منظر تیزی سے ذہن کے سیاہ پردے پر لہراتا اسے سختی سے مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر گیا۔

"ت۔۔تم۔۔۔؟؟؟" جواباً وہ ساکت نگاہوں سے اسکا ضبط سے لال چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔

فقط چند پل لگے تھے اسکی حیرت میں خوشگواریت کو گھلنے میں۔

"تم سچ بول رہے ہوناں رومی۔۔۔؟؟؟؟و۔۔ویٹ آ سیکنڈ ہاں۔۔۔اوہ۔۔اوہ مائے گاڈ۔۔۔۔" فٹافٹ سے پیپرز کو جھک کر اٹھاتی وہ اپنی تسلی ہونے پر شدت سے کھلکھلائی۔

چوبیس سو گھنٹے اسکی محبت میں دم بھرنے والا وہ شخص یوں ایک جھٹکے میں اسکی بے جا من مانیوں کے آگے گھٹنے ٹیک دے گا۔۔یہ تو اس نے اپنے وہم و گمان میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

جبکہ۔۔۔اسکے خوبصورت چہرے پر بکھری مسکراہٹیں مقابل کو سخت ترین اذیت سے دوچار کرتی چلی گئیں۔

بند آنکھوں کو مزید میچتے ہوئے جہاں اسنے اپنا سر پیچھے سیٹ پر ہولے سے پٹخا تھا۔۔وہیں یادوں کے بھنور میں ہنوز ڈانواں ڈول ہوتے ہوئے اس کا دل نئے سرے سے جلنے لگا۔

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں تمھاری محبت میں شدت سے پاگل تھا پھر بھی۔۔۔پھر بھی تم نے ایک غیر مرد کی خاطر اپنے شوہر سے بے وفائی کی۔۔۔اپنی خود غرضی تلے ہمارے مضبوط رشتے کو پوری

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

طرح سے بکھیر کے رکھ دیا تم نے روز۔۔۔ کس لیے۔۔؟؟صرف اسی لیے ناں کہ وہ مجھ سے زیادہ دولتمند تھا۔۔۔؟؟؟" یک دم سے اسکے قریب آتا وہ سرد لہجے میں پھنکارا۔۔۔

سر سراتا انداز صاف شکایت کرتا ہوا ہی تو تھا۔

پیپرز سے نگاہیں اٹھا کر اسکی لہو رنگ آنکھوں میں جھانکتی روزینہ کی ریڑھ کی ہڈی میں بے اختیار سرد سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔

"مت بھولو رومی کہ یہ میری زندگی ہے اور اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے کی خاصی قابلیت ہے مجھ میں۔۔۔یہ تمھارا پاکستان نہیں ہے جہاں مرد عورتوں پر اپنی مرضی کے فیصلے مسلط کر کے انکا جینا حرام کرتے پھریں گے۔۔۔یہ امریکہ ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔یہاں عورتوں کو اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔۔۔اور میں یہ حق ضائع کرنے کی بجائے اچھے سے استعمال میں لانا چاہتی ہوں۔۔۔سنا تم نے۔۔۔؟؟؟" سنبھل کر اس بار خالصتاً انگریزی میں بولتی وہ حد درجہ تلخ ہوئی۔۔۔تو اسکی اس قدر سنگدلی پر اب کہ اسکا خود کا ضبط بھی ٹوٹنے لگا۔

معاًپشت پر ٹکے ہاتھوں میں سے ایک کو۔۔۔قدرے پھرتی سے اسکی نازک کمر کے گرد کستا وہ اگلے ہی پل اسے شدت سے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

جھٹکے سے اسکے مضبوط سینے سے لگتی روزینہ کی دھڑکنیں اسکے سخت لمس پر بے ہنگم ہوئیں۔

وجود میں دھنستی انگلیوں پر بھی اس نے خود کو چھڑوانے کی رتی بھر کوشش نہیں کی تھی۔

اس دوران طلاق کے پیپرز ہنوز اسکی گرفت میں تھے۔

"میں تمھیں وفا کی دیوی سمجھتا رہا روز لیکن صد افسوس تم تو دولت کی خالص پجارن نکلی۔۔۔ایسی پجارن جو معصوم جانوں کو نوچ کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔۔۔" دھیمی سلگتی آواز اس کی سماعتوں میں گھولتا وہ اب کہ دوسرا بازو بھی اسکے گرد مضبوطی سے حمائل کر گیا۔

قدرے قریب سے اسکے وجیہہ نقوش تکتی روزینہ کی نگاہوں میں ناچاہتے ہوئے بھی خمار کی گلابیت سی گھلنے لگی۔

بلاشبہ۔۔وہ شاندار مرد اسکے موجودہ بوائے فرینڈ کی بانسبت۔۔۔اسکا دل شدتوں سے دھڑکانے کی صلاحیت زیادہ رکھتا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”جانتی ہو۔۔؟؟ حقیقی محبت کا اولین تقاضا سراسر وفا پر منحصر ہوتا ہے۔۔۔لیکن جہاں وفا ہی نہ ہو۔۔پھر وہ محبتیں در حقیقت محبتیں نہیں بلکہ ایک ناقابلِ برداشت بوجھ بن جاتی ہیں۔۔۔۔“ کہتے ہوئے معاً اپنا دایاں ہاتھ دھیرے سے اوپر کو سرکاتا وہ اسکی شفاف گردن تک لایا۔۔۔تو اس کے ارادوں سے بے خبر روزینہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکی دلفریب قربت میں پگھلنے سی لگی۔

”ایسا ناقابل برداشت بوجھ جو محض دھوکے۔۔۔فریب۔۔۔۔بے وفائی کی یاد دلاتا ہے۔۔۔اور میرے نزدیک بے وفائی کرنے والوں کو زندہ جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔“ پھنکار کر بولتا وہ یک دم سے اسکی گردن دبوچ چکا تھا۔۔۔جب اس اچانک افتاد پر ہڑبڑا کر ہوش میں آتی روزینہ کو۔۔۔باریک گلف تلے اپنی گردن پر شدت سے گھٹن کا احساس ہوا۔

تو یعنی وہ اس کے خلاف جانلیوا منصوبہ بندی کر کے یہاں آیا تھا۔۔۔؟؟

”چھ۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔رومی۔۔۔آر یو میڈ۔۔۔۔؟؟؟“ طلاق کے پیپرز فرش پر پھینکتی وہ اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام کوشش میں گھٹا گھٹا سا چیخی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جواب میں ان سنی کرتا وہ اس پر اپنی گرفت مزید سخت کر گیا۔۔تو اسکی سرخ بھیگی آنکھیں باہر کو ابلنے لگی۔

حلق میں اٹکتی سانسوں پر روزینہ کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑنے لگا تھا۔

"ر۔۔رومی پلیز۔۔۔م۔۔میری سانس۔۔۔۔یو بلڈی۔۔باسٹرڈ۔۔۔
لیو۔۔می۔۔۔۔پ۔۔لی۔۔ز۔۔۔۔" شدت سے چیخنے کی ناکام کوشش میں آنسو اسکے گالوں پر لڑھک آئے۔۔۔پر مقابل اسکے چند نازک مکوں کو اپنے چوڑے سینے پر برداشت کرتا۔۔اس پل رحم کھانے کے موڈ میں قطعی نہیں تھا۔

"جب میری خود کی ذاتی چیز۔۔میری ہی دسترس سے باہر ہو جائے ناں ڈارلنگ۔۔۔تو پھر میں اسے کسی غیر کی دسترس میں رہنے کے بھی قابل نہیں چھوڑتا۔۔۔۔" اسکی پل پل غیر ہوتی حالت پر وہ صاف پھنکارا۔

"پ۔۔پل۔۔پلیز۔۔۔چ۔۔۔چھوڑ۔۔۔رو۔۔می۔۔۔" اسکے شدت سے تڑپتے وجود سے جان نکلتی چلی جارہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مگر وہاں کوئی پرواہ رہی۔۔ہی کب تھی بھلا۔۔۔۔؟؟؟

گزرتے ہوئے ان بدترین پلوں کے سنگ۔۔۔اب کہ اس کی مزاحمت دھیرے دھیرے دم توڑنے لگی۔۔۔جب یک دم سماعتوں سے ٹکراتی فکرمند آواز پر اسکا وحشتوں تلے سن ہوتا دماغ بری طرح چونک سا گیا۔

"سر۔۔۔سر آر یو لیسنگ می۔۔۔؟؟؟؟" قدرے قریب سے آتی شاید وہ کوئی نسوانی سی پکار تھی۔ شدت سے بے چین ہوتے۔۔اس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

"سر۔۔۔۔؟؟؟آر یو اوکے۔۔۔؟؟اِف یو آر۔۔۔۔دین پلیز اوپن یور آئیز۔۔۔سر۔۔۔؟؟" معاً کسی کے نرمی سے کندھا جھنجھوڑنے پر وہ کچھ بوکھلا کر آنکھیں کھول گیا۔۔۔پھر قدرے حیرت سے اپنے مقابل سیدھی کھڑی ہوتی ائیر ہوسٹس کو دیکھ کر۔۔۔بے اختیار اطراف میں سرخ نم نگاہیں دوڑائیں۔۔

جہاز کی دیگر سیٹوں پر پرسکون ہو کر بیٹھے مسافروں میں سے اس پل کوئی بھی اسکی جانب متوجہ نہیں تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہاں۔۔۔ہاں اسکی بے سکون کرتی سوچوں کے برعکس سب کچھ نارمل تھا۔۔۔ بلکل درست تھا۔۔۔

”سر آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔۔اگر آپکو۔۔۔۔“ اسکے چہرے پر آئے پسینے کو کچھ حیرت سے دیکھتی وہ تشویش زدہ سی پوچھ رہی تھی۔۔جب وہ اسکی جانب دیکھ کر بات کاٹتا تیزی سے بول پڑا۔

”ی۔۔یس۔۔۔ایم فائن۔۔۔پراپرلی فائن۔۔۔آپکو میرے لیے خوامخواہ میں پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔“ ضبط سے سرخ ہو رہے چہرے پر ہاتھ پھیر کر پسینہ صاف کرتا وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکا تھا۔

اس دوران اسکی سرخ ہو رہی۔۔۔گہری سیاہ نگاہوں میں ناچتی وحشت ائیر ہوسٹس سے مخفی نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

جبھی اسکے نپے تلے انداز پر لب بھینچتی وہ بمشکل مسکرائی۔۔۔پھر اثبات میں سر ہلا کر مجبوراً اسے اسکے حال پر چھوڑتی ہوئی دوسرے مسافروں کی جانب بڑھ گئی۔

پہلے سے ہی کیے جا چکے انتظامات کے سبب وہ امریکہ کو ہمیشہ کے لیے خیر باد تو کہہ چکا تھا۔۔۔۔

لیکن اپنا سکون۔۔۔

محبت۔۔۔

نرمی۔۔۔

اطمینان۔۔سب کچھ وہیں پر چھوڑ آیا تھا۔

معاًاسنے شدتوں سے دھڑکتے دل پر ہاتھ جما کر۔۔ بگڑ چکے تنفس پر قابو پاتے ہوئے ایک طویل۔۔ گہرا سانس بھرا تھا۔

اس دوران آنکھوں میں تیزی سے ابھرتی نمی کو پلکیں جھپکا جھپکا کر اندر اتارنے کی ناکام کوشش میں جو اگلا خیال اسکے ذہن کو شدت سے چھو کر گزرا تھا۔۔۔وہ خود کے قاتل نہ ہونے کا تھا۔

ہاں۔۔۔ہاں وہ اس قابلِ نفرت عورت کو ٹوٹتی سانسوں پر بے دردی سے پرے دھکا دیتا اس کا سر شدید زخمی کر چکا تھا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسے آخری سانسوں پر زندہ چھوڑ آیا تھا۔۔۔جو بذاتِ خود۔۔اسکے اس دنیا میں آنے والے بچے کی قاتلہ رہ چکی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"میں سرِ عام یہ اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے تم سے بے پناہ محبت ہے حسنہ وقاص۔۔۔۔" اس خوبصورت لڑکی کے سامنے ایک گھٹنے کے بل جھک کر باآواز بلند اقرار کرتے ہوئے جہاں اس نے سرخ مخملی ڈبیا کھول کر آگے کی تھی۔۔۔وہیں اطراف میں کھڑے یونی کے کئی سٹوڈنٹس کے چہروں پر شوخ مسکراہٹیں بکھرتی چلی گئیں۔۔۔تو کچھ حسد کی آگ میں اندر ہی اندر جل بھن سے گئے۔

"کیا تم مجھ سے شادی کر کے میری اس محبت کا جواب محبت میں دینا پسند کرو گی۔۔۔۔؟؟" مزید پوچھتا ہوا وہ بڑی محبت سے اس کی بے تاثر نگاہوں میں دیکھ رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔" معاً یک لفظی جواب دیتی وہ بڑی سہولت سے اسے انکار کر گئی تو اسکے سپاٹ لہجے پر کیفی سمیت تقریباً سبھی کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"نہیں۔۔۔؟؟ کیا ت۔۔۔تم مجھ سے مزاق کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟ میں اس پل بہت سنجیدہ ہوں یار۔۔۔۔" یقین نہ کرتا ہوا وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

حسنہ وقاص نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے قدرے بے زاریت سے گہرا سانس بھرا۔

https://classicurdumaterial.com/

"اور میں اپنی پوری زندگی کو لے کر سنجیدہ ہوں۔۔۔۔بے حد سنجیدہ۔۔۔اس لیے تم سے شادی تو دور۔۔۔محبت تک کرنے کی روادار نہیں ٹھہر سکتی۔۔۔۔" دوبدو جواب دیتی وہ کھلے عام اس کی تذلیل کرگئی تھی۔

اپنے یاروں سمیت آس پاس کھڑے سٹوڈنٹس کی چہ مگوئیوں پر۔۔۔کیفی نے غصے سے گولڈ رِنگ کی مخملی ڈبیہ بند کرتے ہوئے مٹھی میں بھینچ لی۔

وہ تو یونی کے ان آخری دنوں میں پرپوز کرکے اسے خوبصورت سا سرپرائز دینا چاہ رہا تھا مگر مقابل کھڑی وہ لڑکی اس کے جذباتوں کی یوں بے دردی سے توہین کرے گی اس نے توقع ہی کہاں کی تھی بھلا۔۔۔؟؟

"انففف از انفف حسنہ وقاص۔۔۔۔یہ کیا بکواس کررہی ہو تم۔۔۔؟؟اور کس کے دباؤ میں آکر یہ سب کررہی ہو۔۔ہوں۔۔۔؟؟جواب دو مجھے۔۔۔۔" سرد لہجے میں پوچھتا ہوا وہ اسے بے اختیار بازو سے دبوچ کر اپنے قریب کرچکا تھا۔

اسکے بدلے رنگ ڈھنگ سب کچھ عیاں کررہے تھے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"کیفی۔۔۔کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔؟؟چھوڑو مجھے۔۔۔" اسکی سرعام گستاخی پر حسنہ نے تلملا کر دور ہونے کی ناکام کوشش کی تو وہ جھٹکا دیتا اپنی گرفت اس پر مزید سخت کر گیا۔

اس دوران پل پل اٹھتے ہنگامے کو تکتے ہوئے بہت سوں کی آنکھوں میں تجسس ملا تمسخر چمک رہا تھا۔

"چھوڑ دوں۔۔۔؟؟سر یسلی حسنہ وقاص۔۔۔؟؟چھ ماہ۔۔پورے چھ ماہ تک میرے دل میں اپنی محبتیں بسا کر اب کہہ رہی ہو کہ چھوڑ دوں تمھیں۔۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔۔" ضد میں آتا کسی بھی صورت اس سے دستبردار ہونے کو راضی نہیں تھا۔۔۔جبکہ اس کھلے سچ پر حسنہ پل بھر کو چپ ہوئی۔

ہاں یہ سچ تھا کہ وہ مقابل کی پرسنالٹی سے وقتی متاثر ہو کر خود اس کے قریب گئی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ دوستی میں پہل کرنے والی بھی وہ بذاتِ خود تھی۔۔۔

مگر اس حد تک سنجیدہ تو ہرگز نہیں تھی کہ گینگسٹر باپ کی امیر ، بگڑی ہوئی اولاد کے ساتھ زندگی بھر کے لیے اپنا فیوچر سیٹ کرتی۔دشمنی کی آڑ میں جانے کب کوئی قتل کر جاتا۔۔۔

"تم پاگل ہو چکے ہو کیفی۔۔۔مکمل پاگل۔۔۔اور یہ کن محبتوں کی بات کر رہے ہو تم آخر۔۔۔ہاں۔۔۔؟؟میں نے تو مر کر بھی کبھی تم سے یہ بات نہیں کہی کہ مجھے تم سے محبت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہے۔۔۔ محض دوستی کو محبت سمجھنے کی بے وقوفی تم نے کی ہے سو اب بھگتو۔۔۔۔" چلا کر بولتی ہوئی وہ اپنا درد کرتا بازو بلا آخر اس سے چھڑوا ہی چکی تھی۔

اِس شخص کے ساتھ شاپنگیں کرنا۔۔۔ مویز دیکھنا۔۔۔ لنچ کرنا۔۔۔ تنہائی میں ایک حد تک رہ کر دو چار میٹھی میٹھی باتیں کرنا حسنہ وقاص کا پسندیدہ مشغلہ ضرور ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر محبت کرنا قطعی نہیں۔۔۔

اور وجہ صاف تھی۔۔۔

وہ اپنا بے قابو دل شدتوں سے کسی اور مرد پر ہار بیٹھی تھی۔

جبکہ اسکے سخت الفاظ کیفی کا دل چیر گئے۔۔

"ہاں نہیں کہا۔۔۔۔ بے شک نہیں کہا لیکن۔۔۔ یہ بھی مت بھولو کہ محبت لفظوں کی محتاج نہیں ہوا کرتی۔۔۔۔ اور تم نے اپنے ہر ہر عمل سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ تم بھی مجھے بے پناہ چاہتی ہو۔۔۔۔ جتنا کہ میں تمھیں۔۔۔۔" اب کی بار ضبط کھوتا وہ بھی اس پر شہادت کی انگلی اٹھائے چیخا تھا۔

"پلیز فضول باتیں مت کرو تم۔۔۔اور ہٹو اب آگے سے۔۔۔۔" مقابل کے سخت تیوروں پر برہم ہوتی اب کہ وہ اپنی جان چھڑوانے کو تھی۔

مگر وہ اتنی آسانی سے چھوڑ تا تب ناں۔۔۔

"فضول تو میری عادتیں ہوا کرتی تھیں۔۔۔ جنھیں چھڑاونے والی تم ہو۔۔۔اب میری ذات کو بدل کر تم یوں فرار نہیں ہو سکتیں حسنہ۔۔۔میں تم سے شدید ترین محبت۔۔۔۔" بلا جھجک اسکے رخسار کو مضبوطی سے تھام کر انگوٹھے سے سہلاتا وہ جذباتی سا بولتا چلا جارہا تھا جب اس کی بے باک حرکت کو برداشت نہ کرتے ہوئے حسنہ نے درشتگی سے اسکا ہاتھ پرے جھٹکا۔

"چٹاااخ۔۔۔۔۔۔" اگلے ہی پل اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور پوری شدت سے کیفی کے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا۔

نتیجتاً کیفی سمیت تماشہ دیکھتے افراد کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں۔

"مل گیا محبت کا جواب۔۔۔؟؟؟یہی اوقات ہے تمھاری میرے نزدیک۔۔۔اور آگے بھی یہی رہے گی۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔اب دوبارہ میرے سامنے آنے یا مجھے چھونے کی کوشش بھی کی ناں تو مجھ سے برا

کوئی نہیں ہو گا۔۔یاد رکھنا۔۔" مقابل کی بے یقینی کو شدید غصے میں بدلتا دیکھ وہ مدھم لرزتے لہجے میں قدرے نفرت سے غراتی۔۔مزید وہاں رکی نہیں تھی بلکہ نم آنکھوں کے سنگ سرخ چہرہ لیے تندہی کے ساتھ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

معاً فاصلے پر کھڑے کیفی کے دوست باقی سبھی سٹوڈنٹس کو ڈانٹ ڈپٹ کر جلدی جلدی یونی کے اس ایریا سے بھگانے لگے تھے۔

ایسے میں کیفی نے حسنہ کو بجلی کی سی تیزی سے سرخ نگاہوں کے ساتھ اوجھل ہوتا دیکھ بمشکل خود پر ضبط کیا تھا۔پھر مٹھی میں بھینچی مخملی ڈبیہ کو قدرے غصے سے زمین پر دے مارا۔

ایک ایک کر کے اپنی کلاسوں کی جانب نکلتے سٹوڈنٹس کی جانب سے رخ پلٹتے ہوئے۔۔۔اس کا چہرہ اہانت کے شدید احساس تلے تپ چکا تھا۔

تبھی شیبی نے پاس آتے ہوئے نیچے گری سرخ ڈبیہ اٹھائی۔

"یار برو ٹینشن مت لے تُو۔۔۔۔ہم تیرے ساتھ ہیں۔۔۔۔تُو بس ایک بار آرڈر کر اور پھر دیکھ۔۔۔ہم راتوں رات اس بے وفا لڑکی کو اٹھا کر تیرے فارم ہاؤس میں لے آتے ہیں۔۔۔پھر تُو جان

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور تیرا انتقام جانے۔۔۔" کندھے پر ہاتھ جماتا وہ کیفی کو حوصلہ دیتا ہوا بولا۔۔۔تو بالوں کو مٹھی میں دبوچے اس نے شدومد سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں ایسے بچگانہ داؤ کھیلنے کا عادی بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔ صحیح وقت آنے پر اِس بدترین ذلت کا انتقام تو میں حسنہ وقاص سے ضرور لوں گا۔۔۔اور بڑی گہرائی سے لوں گا۔۔۔ مگر اپنے طریقے سے۔۔۔" تن بدن میں لگی آگ کو برداشت کرتے ہوئے کیفی کا سنسناتا دماغ اس پل بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔

"ہمارے دیدہ تر کو محبت ہو گئی تم سے
کسی گہرے سمندر کو محبت ہو گئی تم سے
بھلے وہ چاندنی شب ہو یا فصلِ گل کی رنگینی
میرے ہر ایک منظر کو محبت ہو گئی تم سے؛
خدا جانے کہ اس شغل کا اب انجام کیا ہو گا؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دلِ ناشاد و مضطر کو محبت ہو گئی تم سے

نہیں جاتی، تمھارے قرب کی خوشبو نہیں جاتی

میرے اجڑے ہوئے گھر کو محبت ہو گئی تم سے؛

کسی صورت بھی اب یہ اشک تھم نہیں سکتے

میری آنکھوں کے ساگر کو محبت ہو گئی تم سے"

اس وقت پھرتی سے چلتی پین کی نیلی نوک ڈائری کے شفاف صفحے کو اس کے شوقیہ لفظوں سے بھرتی چلی جارہی تھی۔

اختتام ہونے پر اس نے آخر میں عادتاً

"ایچ۔زیڈ" لکھا تھا۔

پھر موجودہ تاریخ لکھتے ڈائری بند کر دی اور بیڈ سے اتر کر ڈریسنگ ٹیبل تک چلی آئی۔

آئینے کے ٹھیک سامنے رکتے حیا وقاص نے بے اختیار اپنا عکس بغور دیکھا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

سفید اور ہلکے افروزی کنٹراسٹ کے شلوار قمیض پر ہم رنگ شفون کا دوپٹہ اس پل اسکی سفید رنگت کو مزید نکھار رہا تھا۔

"سنو تم خوبصورت ہو مگر مجھے تمھاری حد سے زیادہ سادگی اتنا اٹریکٹ نہیں کرپاتی۔۔۔" معاً سماعتوں میں شور مچاتی بھاری آواز اسکے دل کی دھڑکنیں کم کرگئی تھی۔۔۔

"جلد ہی ہماری شادی ہونے والی ہے رائٹ۔۔۔ اور یہ کوئی معمولی بات ہرگز نہیں ہے۔۔۔ سو پلیز یار بدلو خود کو۔۔۔ اپنے آپ کو پورا پورا میری پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو تم۔۔۔" بلاشبہ زیدان عالم درانی کا لہجہ اُس پل نرمی لیے ہوئے تھا مگر اس سے ٹپکتی بے زاریت حقیقتاً چونکا دینے والی تھی۔

نم پڑتی آنکھوں کے سنگ اپنے عکس کو آہستگی سے چھوتے ہوئے حیا نے گہرا سانس بھرا۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟ کیا کروں میں۔۔۔۔؟؟؟" دھیمے لہجے میں وہ کچھ پریشان سی جھجک کر اپنے بچپن کے منگیتر سے اسکی مرضی پوچھ رہی تھی۔۔۔ جو شادی کی تاریخ پکی ہو جانے پر چند میٹھے بول بولنے کی بجائے اسے اپنی ایک الگ ہی غیر متوقع سی داستاں سمجھانا چاہ رہا تھا۔۔

معاً حیا نے سینے پر پڑا دوپٹہ اتار کر سامنے ڈریسنگ پر رکھا۔ ساتھ ہی ہلکے نم بال کیچر سے آزاد کرتے ہوئے آہستگی سے کندھوں پر بکھر دیئے۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم میرے معیار کے مطابق اٹریکٹو بنو۔۔۔ کچھ حد تک بولڈ۔۔۔ شوخ چلبلی سی لڑکی۔۔۔ دل دھڑکا دینے والی ادائیں۔۔ لُک اپناؤ کہ میں شدتوں سے تمھاری طرف کھینچا چلا آؤں۔۔۔ تم سمجھ رہی ہوناں جو میں تمھیں سمجھانا چاہ رہا ہوں۔۔۔ یہ نائنٹیز کی بے کار ہیروئنز کی طرح بات بات پر شرمانا جھجکنا۔۔۔ ایکسٹرا پردہ داری۔۔۔ اففف آئی رئیلی ہیٹ اِٹ یار۔۔۔"

روانگی سے بولتا ہوا وہ اسے اسکی طبعیت سے ہٹ کر ایک الگ ہی قسم کی لڑکی بننے پر مجبور کر رہا تھا۔

حیا نے لب بھینچ کر ڈریسنگ ٹیبل سے ڈیپ ریڈ کلر کی لپ اسٹک اٹھا کر اپنے پنکھڑی لبوں پر لگائی تھی۔

ہاں یہ سچ تھا کہ وہ اپنی چھوٹی بہن کے برعکس ایک سادہ مزاج۔۔۔ دبو سی لڑکی تھی۔۔۔ لیکن اس بار معاملہ گہرا تھا۔۔۔

محبت کا معاملہ۔۔۔

تو پھر کیسے نہ ہامی بھرتی۔۔؟؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"آ۔۔آپ فکر نہیں کریں زیدان۔۔۔میں اپنی پوری کوشش کروں گی کہ آپکے ہر تقاضے پر پورا اتر سکوں۔۔۔" اپنے آس پاس بکھرتی خود کی ہی مضبوط آواز حیا وقاص کو بے بسی تلے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

کئی سالوں بعد لندن سے واپس لوٹنے کے بعد زیدان عالم درانی جہاں بڑے اچھے سے اپنے بابا کا بزنس سنبھالنے میں کامیاب ٹھہرا تھا۔۔وہیں اپنی سوچ اور پسند کے معاملے میں بھی بہت زیادہ بدل چکا تھا۔

اس قدر زیادہ کے حیا وقاص کی ذات کا ہلکان ہونا تو طے تھا۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

میٹنگ سے مکمل فارغ ہونے کے بعد اب وہ آفس روم میں اطمینان سے بیٹھا اپنے قیمتی موبائل فون پر ایک ایک کر کے اس کی دل دھڑکاتی تصاویر دیکھ رہا تھا۔

"خوبصورت۔۔۔۔" پوری اسکرین پر قابض اُس چمکتے چہرے کو آہستگی سے چھوتے ہوئے اس کے لب اشتیاق سے پھڑ پھڑائے۔

https://classicurdumaterial.com/

"دلکش۔۔۔۔" معاً سرخ لبوں پر آکر رکتی انگلی اس بار زیدان عالم درانی کے دل کی بیٹ مس کر گئی تھی۔

اگلی تصویر میں وہ جینز کے اوپر بلیو شارٹ کُرتا پہنے، دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ایک ادا سے کھڑی تھی۔

دھیرے سے ہنستے ہوئے اس نے تصویر آگے کرنے کو پھر سے اسکرین پر انگھوٹھا پھیرا۔

"افففف۔۔رئیلی انٹرسٹنگ۔۔۔۔" شوخی سے بائیں آنکھ دباتی وہ کھلے انداز میں گلابی لبوں کو سکیڑے کِس پوز دے رہی تھی۔

معاًزیدان نے سیٹ سے سر ٹکاتے گہرا سانس خارج کیا۔اسے اپنی ساری پرسنل تصاویر بھیجنے والی حسنہ وقار خود تھی۔

زیدان کے ذہن میں آج سے ٹھیک ڈیڑھ مہینے پہلے کے حسین لمحے تازہ ہوئے تھے۔۔جب وہ اطراف سے بے خبر بارش کے پانی میں بھیگ رہی تھی۔ایسے میں اپنے علیشان گھر کی اونچی چھت سے یہ سب دیکھتا زیدان عالم وہی تھم گیا تھا۔

دوپٹے سے ندارد بھیگا ہوا بدن اچھے بھلے مرد کو بہکا سکتا تھا۔۔اور زندگی میں پہلی بار وہ اپنی ہونے والی سالی کو بغور تکتا اپنا آپ بھولا تھا۔

برستی بارش تلے۔۔کھلے نم بالوں کو جھٹکتی حسنہ نے بھی کسی احساس کے تحت اوپر دیکھا۔پھر اپنے تایا زاد کو اپنی جانب تکتا پا کر ٹھٹکی۔

مگر حقیقتاً حیران تو وہ تب ہوا تھا جب شرم سے اندر بھاگنے کی بجائے حسنہ وقاص اسکی جانب چہرہ کیے نرمی سے مسکرائی۔

پھر بے باکی سے اپنی بانہیں پھیلا کر آہستگی سے گھومتی ہوئی وہ اسے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیر کر دلکشی سے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

ہاں وہ بے باک سی شوخ لڑکی اب اس کے باغی دل پر شدتوں سے قابض ہو چکی تھی۔۔۔مگر۔۔۔!!!

زیدان عالم قدرے بے چینی سے ٹیک ہٹا تا سیدھا ہوا۔بے خود مسکراہٹیں پل میں سمٹی تھیں۔

مگر اب وہ اس سے شدید خفا ہو بیٹھی تھی۔۔۔۔

اور وجہ حیا وقاص تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حسنہ وقاص کی دبو سی سو کالڈ بڑی بہن!!! جس سے وہ سب کی رضامندی کے سبب اگلے ہفتے شادی کرنے والا تھا۔

زیدان عالم بددلی سے مٹھیاں بھینچتا ہوا سوچوں میں پڑا۔۔۔

اسے بیوی کے طور پر اپنی بچپن کی منگ نہیں بلکہ اس کی چھوٹی بہن چاہیے تھی۔۔۔

ہاں اسے حسنہ وقاص ہی چاہیے تھی۔۔۔

مگر کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

اس وقت کمرے کی بند فضا میں سگریٹ کی قابلِ برداشت بُو پھیلی ہوئی تھی۔ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر نیم دراز ساوہ کوئی چھٹی بار سگریٹ پھونک رہا تھا۔ سیاہ نگاہوں کی سرخی اس پل اس کے اندر کی توڑ پھوڑ کا صاف پتا دے رہی تھی۔

تین سے چار دن ہو چکے تھے اُسے پاکستان آئے ہوئے۔۔۔ مگر اپنی اچانک واپسی کی جو وجہ اس نے گھر والوں کو بتائی تھی وہ سب کے سروں پر بم پھوڑنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاًسنساتے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے رمیض کو یاد آیا تھا کہ کیسے وہ سب گھر والوں کے سامنے جان بوجھ کر خود کو اپنی بے وفا بیوی کا قاتل باور کروا چکا تھا۔

اور کرواتا بھی کیوں ناں۔۔۔؟؟

آخر کو وہ بدکردار عورت دنیا کے لیے نہ سہی مگر اس کے لیے تو مر ہی چکی تھی ناں۔۔

رمیض نے آنکھوں میں ابھرتی سرخ نمی کو تلخی سے رگڑا۔پھر ختم ہو چکی سگریٹ کو پاس پڑی ایش ٹرے میں جھٹک دیا۔

گھر والوں کی ہلکی پھلکی دلجوئی کے باوجود بھی پچھلے دنوں کی بدترین یادوں نے اس کی راتوں کی نیندیں حرام کر دی تھیں۔اس کی ازلی تلخ مزاجی کو مزید تلخ ترین بنا دیا تھا۔

اتنا آسان تھا کیا ان سب سے پیچھا چھڑوانا۔۔۔؟

ناچاہتے ہوئے بھی اِک سلگتا ہوا منظر اس کی یاداشت میں شدت سے ابھر کر نیم وا نگاہوں کے سامنے گھوما تھا۔

"یہ تم نے بہت اچھا کام کیا مائے بیوٹی کوئن۔۔۔جو مِس کیرج کے تھرو اپنے سو کالڈ شوہر کی اولاد کو وبالِ جان بننے سے پہلے ہی مروا ڈالا۔۔۔میں زندگی بھر کے لیے تمھیں تو عیش و آرام دے سکتا تھا مگر ایک معمولی سے شیف کی اولاد کا بوجھ ہر گز برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔" ہوٹل کے شاندار روم میں وہ رئیس زادہ اس کی بدکردار بیوی کو بانہوں میں سمیٹے ہوئے کیسے خالصتاً انگریزی میں اس کی حوصلہ افزائی کر رہا تھاناں۔۔۔

سوچتے ہوئے رمیض عالم درانی کا دل ایک بار پھر سے پھٹنے لگا۔

"تمھاری خوشی کے لیے اتنی قربانی تو دینی ہی تھی ناں مجھے ہنی۔۔اور ویسے بھی۔۔بچے مجھے خود پسند نہیں ہیں۔۔۔آئی لائیک جسٹ یو مین۔۔۔۔" اس کی گردن میں بے باکی سے باہیں ڈال کر قریب تر ہوتی وہ مقابل کو شدتوں سے بہکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

تڑپ کر سینہ مسلتے رمیض کو اِس پل شدت سے افسوس ہونے لگا تھا۔۔۔کہ آخر کیوں۔۔؟؟ کیوں وہ اُس فریبی عورت کو طلاق دینے کے بعد اس کی آخری سانسوں پر زندہ چھوڑ آیا تھا۔۔۔؟؟

گلا دبا کر جان سے مار کیوں نہ دیا۔۔۔؟؟

"مومی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے لیے گلاس میں دودھ لے کر آئی تھی جب اسنے زلیخا کو اپنے پاس بیڈ پر بیٹھتا دیکھ منہ بسور کر مخاطب کیا۔

"یس مومی کی جان۔۔۔۔!!!" اپنے سات سالہ خوبصورت بیٹے کو اداس دیکھ کر وہ چونکی تھی۔

"کل سکول میں پیرنٹس میٹنگ ہے۔۔" حمزہ آہستگی سے بڑبڑایا تو بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی زلیخا کے لب اس کی بے وجہ اداسی پر مسکرائے۔

"ہاں تو۔۔۔اس میں اتنا سیڈ ہونے والی کیا بات ہے حمزہ۔۔۔؟؟" اس کے بھورے بالوں میں لاڈ سے ہاتھ پھیرتی وہ دودھ کا گلاس اسے تھما چکی تھی۔

ویکلی پرینٹس میٹنگ اٹینڈ کرنا اب تو معمولی سی بات بن چکی تھی۔۔۔

"مومی یہی تو سب سے زیادہ سیڈ ہونے والی بات ہے۔ٹیچر نے بولا ہے کہ کل سب بچے اپنے مومی ڈیڈی کو ساتھ لے کر آئیں گے۔۔۔اگر نہ لائے تو پنش ملے گی۔۔۔" افسردگی سے بتاتا وہ سخت گیر ٹیچر سے ملنے والی پنش کو لے کر ڈر رہا تھا۔

اس کی بات سن کر زلیخا کی مسکراہٹ پل میں سمٹی۔

"لیکن بیٹا تمھاری ٹیچر آلریڈی یہ بات جانتی ہیں کہ تمھارے ڈیڈی نہیں ہیں۔۔۔سوڈونٹ وری تمھیں کوئی پنش نہیں کرے گا۔۔ ہمم۔۔۔۔۔" وہ بڑے ضبط سے یہ بات کہہ گئی تھی۔

چار سال پہلے ایکسیڈنٹ میں ہونے والی شوہر کی موت نے جہاں زلیخا عالم درانی کی ہنستی بستی زندگی کو مکمل بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔وہیں اس نے اپنی ساری خوشیاں حمزہ جیسی اکلوتی اولاد تک محدود کر دی تھیں۔

اُس روز شاہ زین اس کے بھائی رمیض کو ائیر پورٹ چھوڑ کر واپس آرہا تھا جب سامنے سے تیز رفتاری میں آتا ٹرالہ شدتوں سے گاڑی سے ٹکراتا ہوا شاہ زین کو موت کی وادیوں میں دھکیلتا چلا گیا۔

اور اُسی دن سے زلیخا جانے انجانے میں رمیض عالم درانی کی ذات کو منحوس سمجھنے لگی تھی۔

سسرال تو عدت کے دن پورے ہوتے ہی چھوٹ چکا تھا اور تبھی سے وہ اپنے بچے کو لے کر اپنے ماں باپ کے گھر رہ رہی تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس دوران جانے کتنوں کے ہی رشتے اس کے لیے آچکے تھے مگر وہ سبھی کو بے دردی سے ریجیکٹ کرتی۔۔عالم صاحب کے ساتھ مل کر خود کو بزنس کے معاملات میں مصروف کر چکی تھی۔

آخر کو وہ کمپنی میں بیس پرسنٹ شئیرز کی مالک تھی۔

"بٹ میری نیو ٹیچر تو یہ بات نہیں جانتی ناں مومی۔۔۔اور نہ ہی میں نے انھیں بتایا ہے۔۔۔۔"

دودھ کو کچھ ناپسندیدگی سے دیکھتا وہ چڑ کر بولا تو زلیخا نے چونک کر اسے دیکھا۔

جانے کیوں اب اسے اپنے محروم باپ کی کمی کچھ زیادہ ہی محسوس ہونے لگی تھی۔اکثر وہ یہ بات سب کے سامنے منہ پر بھی کہہ دیا کرتا تھا۔

"اچھا تم چپ چاپ یہ دودھ فنش کرو۔۔۔کل جب میں تمھارے ساتھ اسکول جاؤں گی تو تمھاری نیو ٹیچر کو سب بتادوں گی اوکے۔۔۔" نرمی سے کہتی وہ اب اپنے ہاتھ سے گلاس پکڑ کر اسے دودھ پلانے لگی۔

جبکہ حمزہ منہ کے عجیب وغریب زاویے بناتا ہوا بددلی سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتا کچھ ہی دیر میں سارا دودھ پی چکا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ دونوں بہنیں اس وقت چھوٹے سے لاؤنج میں دھرے ڈائنگ ٹیبل پر براجمان اپنے بابا کے ساتھ رات کا کھانا کھانے میں مصروف تھیں۔

اپنی باری آنے پر آج حیا نے وقاص صاحب کی پسند کے کڑی چاول خود اپنے ہاتھوں سے بنائے تھے۔

لیکن اب جو بات اُن بہنوں کو اچانک ان سے پتا چل رہی تھی وہ دونوں کا اطمینان پل میں چکنا چور کرنے کو کافی تھی۔

"کیا یہ بات سچ ہے بابا۔۔۔؟؟ کیا واقعی میں رمیض بھائی اپنی اُس انگریزنی بیوی کو مار کر پاکستان بھاگ آئے ہیں۔۔۔؟؟؟" بے اختیار چاولوں سے ہاتھ روکتی حسنہ نے بڑی مشکلوں سے اپنی آواز پر قابو پاتے پوچھا۔۔۔ تو حیا نے آنکھیں پھیلائے اپنے ابا کا سر اثبات میں ہلتے دیکھا۔۔

وہ سخت مزاج شخص جو اپنے چھوٹے بھائی کی شادی پر نہ آنے کی ٹھان چکا تھا۔۔۔ اب چند دن پہلے ہی اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے پاکستان واپس لوٹ آیا تھا۔۔

لیکن قتل کی بات سن کر تو حیا کے رونگھٹے ہی کھڑے ہو چکے تھے۔

"ہاں۔۔۔بڑے بھائی صاحب کو تو اس نے اپنے پاکستان آنے کی اصل وجہ یہی بتائی ہے۔۔۔بیوی کی بدکرداری اور دغابازی نے اس غیرت مند انسان کو ان حدوں تک پہنچنے پر مجبور کر دیا ہے جس کا انتخاب شاید وہ کبھی بھی اپنی زندگی میں نہ کرتا۔۔۔" آدھی ادھوری حقیقتوں سے واقف۔۔۔کھانا چھوڑ چکے وقاص صاحب کا لہجہ دھیما مگر تاسف زدہ سا تھا۔۔۔

جہاں ایک طرف حیا کی شادی کی خوشی تھی۔۔وہیں اپنے لاڈلے بھتیجے کے ساتھ ہو چکا ناخوشگوار واقع انھیں افسردہ کر گیا تھا۔۔مگر ان کی اپنائیت کو کسی بھی طور پر کم نہیں کر پایا تھا۔

حسنہ نے بے اختیار گہرا سانس بھرا تو حیا کے چہرے کی رنگت بدلی۔

"غیرت مند؟؟؟وہ بالکل بھی غیرت مند نہیں ہے بابا۔۔بلکہ ایک بھگوڑا قاتل انسان ہے۔۔۔اپنی بیوی کا قاتل۔۔۔انتہائی سفاک اور ظالم۔۔۔۔" موردِ الزام ٹھہرانے کی بجائے وقاص صاحب کا یوں اس کے حق میں بولنا حیا پر شدید ناگوار ہی تو گزرا تھا۔۔جبھی وہ جذباتی سی بولتی چلی گئی۔

حسنہ نے چونک کر اپنی بڑی بہن کے تیور دیکھے جس کا لہجہ جذبات تلے لرز رہا تھا۔

معاً سربراہی کرسی پر بیٹھے وقاص صاحب نے اسے سمجھانے کو آگے بڑھ کر آہستگی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"مت بھولو بیٹی کہ وہ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ تمھارا ہونے والا جیٹھ بھی ہے۔۔۔ دوہرے رشتوں سے اتنی بدظنی مت دکھاؤ کیونکہ عنقریب تمھیں اپنی آئندہ کی ساری زندگی انہی لوگوں کے بیچ میں تو گزارنی ہے۔۔۔" وہ جانتے تھے کہ حیا ہمیشہ سے ہی رمیض عالم کی ذات سے کتراتی آئی تھی۔۔۔ مگر اب جو نفرت بھرے تیور انھیں براہِ راست دیکھنے کو مل رہے تھے وہ حقیقتاً انھیں بڑی فکروں میں ڈال گئے تھے۔

چودہ سال پہلے۔۔ وقاص صاحب کی بیوی کلثوم کی وفات کو کچھ ہی دن گزرے تھے جب ان کے بڑے بھائی عالم درانی نے باہمی رضامندی کے تحت حیا کا رشتہ اپنے چھوٹے بیٹے زیدان کے ساتھ پکا کر دیا تھا۔

تیزی سے بڑھتا وقت جہاں عالم درانی کو دولت امیری کی چمک دمک سے روشناس کرواتا چلا گیا تھا۔۔وہیں وقاص صاحب اپنی دو بچیوں کے سنگ سادہ سی زندگی اور بڑے بھائی کی ازلی مخلصی پر حد درجہ مطمئن تھے۔

مگر اتنے بدلاؤ کے باوجود بھی ایک چیز جو آج تک نہیں بدلی تھی وہ ان دونوں کے ساتھ ساتھ گھر تھے۔

ایک طرف جدید طرز کا بنوایا گیا شاندار سا درانی پیلس تھا تو دوسری طرف وقاص صاحب کا وہی سادہ طرز کا پانچ مرلہ پرانا سا مکان۔۔۔

"لیکن بابا۔۔۔" اس کھلی حقیقت پر جہاں حسنہ نے شدت سے جلتے دل کے ساتھ نا محسوس انداز میں بے چین ہو کر پہلو بدلا تھا۔۔۔وہیں حیا نے سست پڑتی دھڑکنوں کے ساتھ کچھ کہنا چاہا۔۔

مگر وقاص صاحب ہاتھ اٹھاتے اسے سرعت سے ٹوک گئے۔۔

حیا کی غلافی نگاہیں نم پڑنے لگیں۔۔

”یہ بات راز کی بات ہے جس تک بھائی صاحب نے بڑے مان سے ہمیں رسائی دی ہے۔۔۔اب ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اسے فضول میں زیرِ بحث لانے کی بجائے ہم اس راز کو ہمیشہ کے لیے اپنے دلوں میں دفن کرلیں اور ایک ناخوشگوار حادثہ سمجھ کر بھول جائیں۔۔۔یہی ہم سب کے لیے بہترین راہِ حل ہے۔۔۔“ سپاٹ آواز میں باور کرواتے ہوئے وہ مزید وہاں رکے نہیں تھے بلکہ اپنی بیٹیوں کو الگ الگ سوچوں میں ڈوباتے وہاں سے اٹھ کر نکلتے چلے گئے۔۔

اس دوران پلیٹوں میں پڑا ادھورا رزق اپنی ناقدری پر ہنوز نالاں ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

”زیدان عالم درانی حسنہ وقاص کے ساتھ انوالو ہے۔۔۔؟؟ یہ کیا بکواس کر رہا ہے تُو شیبی۔۔۔؟ وہ تو خود چند دنوں میں اُس کی بڑی بہن سے شادی رچانے والا ہے پھر بھلا ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟“

ریڈ وائن کا گلاس ٹیبل پر پٹختا وہ حیرت زدہ سا فون پر پوچھ رہا تھا۔

کافی دن پہلے یونیورسٹی میں سب کے سامنے ہوئی اپنی بے عزتی پر کیفی نے اسی روز اپنے جگری دوست شیبی کو حسنہ پر نظر رکھنے کا بول دیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن اب جو بات اسے پتہ چل رہی تھی وہ حقیقتاً اسے جھٹکا دے گئی تھی۔

”شادی کر تو رہا ہے یار۔۔۔ مگر میں نے اُس حسنہ بی بی کی ساری ہسٹری کھنگال لی ہے۔۔ وہ اپنے ہونے والے بہنوئی کے سنگ خفیہ طور پر کئی بار رومینٹک ڈیٹیں مار چکی ہے۔۔۔ ثبوت کے طور پر ان کی فوٹیج بھی بھیج دی ہیں میں نے تجھے چیک کر لے۔۔۔“ دلجمعی سے بتاتا شیبی سب راز کھولتا جا رہا تھا۔

کیفی نے خراب ہو چکے دماغ کے ساتھ کال کاٹی۔

پھر سرخ آنکھوں سے آئی ہوئی تمام تصاویر کو ایک ایک کر کے دیکھنے لگا۔۔۔ جو یقیناً چلتی ویڈیو سے لی گئی تھیں۔

وہ کوئی مہنگا سا ہوٹل تھا جہاں لگے خفیہ کیمروں نے ان دونوں کو ایک مکمل منظر میں قید کر لیا تھا۔

کیفی نے سختی سے لب بھینچ کر تصویر کو زوم کر کے دیکھا۔

کتنی خوش تھی ناں وہ مقابل مرد کے ہاتھوں میں اپنا نازک ہاتھ پھنسائے۔

بالکل ایسی ہی من مستیاں وہ اس کے ساتھ بھی تو کر چکی تھی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

”سالی۔۔۔ گالیاں۔۔۔#۔۔۔#۔۔۔“ معاً جلتے دل کے ساتھ مغلظات بکتے ہوئے کیفی نے اپنا قیمتی موبائل فون غصے سے سامنے دیوار پر دے مارا۔

”میرا دل توڑنے کی پاداش میں، میں تمھیں ہی توڑ کر رکھ دوں گا حسنہ وقاص تم دیکھنا۔۔۔یہ میرا وعدہ رہا تم سے۔۔۔“ قطعیت بھرے لہجے میں چیخ کر کہتا وہ اگلے ہی پل پاس پڑی وائن کا گلاس اٹھائے ایک ہی سانس میں چڑھا گیا تھا۔۔۔

وہ سرمئی رنگت کا استری شدہ شلوار کُرتا بازو پر رکھے ہوئے تیزی سے حفصہ بیگم کے کمرے کی جانب لپکی تھی۔

”تائی جان۔۔۔؟؟ یہ رمیض بھائی کے کپڑے میں نے استری کر دیئے ہیں۔۔۔“ حفصہ بیگم جو کسی سے کال پر بات کرتی اپنے کمرے سے باہر نکل رہی تھیں، سامنے آ کر رکتی حیا کے یوں مخاطب کرنے پر پل بھر کو چونکیں۔

پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اسے خود دے کر آنے کا بولنے لگیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ان کی بات سمجھتے ہوئے حیا کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔

"ت۔۔تائی جان۔۔۔۔" حیا نے اپنے لیے راہِ فرار چاہی مگر بے سود۔۔۔۔

"جی بالکل بلقیس آپا۔۔۔رمیض کا بھی کچھ نہ کچھ سوچ ہی لیں گے ہم۔۔۔لیکن ابھی کے لیے تو ہماری تمام تر توجہ کا مرکز صرف اور صرف زیدان اور حیا کی ذات بنی ہوئی ہے۔۔۔" کال پر ہنس کر جواب دیتی وہ اس کو نظر انداز کرتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھیں۔۔

پیچھے حیا نے بددلی سے استری شدہ کپڑوں کو دیکھا۔

دوہرے رشتے طے ہو جانے کے باوجود بھی وہ اور حسنہ بآسانی اس گھر میں آجایا کرتی تھیں۔

مگر جب سے رمیض عالم درانی کی واپسی ہوئی تھی حیا اِدھر آنے سے ذرا کترانے سی لگی تھی۔

آج بھی وہ صبح سویرے تائی جان کے بلانے پر ہی یہاں آئی تھی۔۔۔

لیکن ملازمہ کی غیر موجودگی میں حفصہ بیگم نے موقعے کی مناسبت سے اس کو رمیض کے کپڑے استری کرنے کا بول دیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مرتی کیا نہ کرتی مصداق وہ جیسے تیسے کپڑے تو استری کر چکی تھی، مگر اب اُس شخص کے کمرے تک جانا اسے کسی عذاب سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔

" تو کیا اب مجھے یہ کپڑے دینے کے لیے اُس قاتل انسان کے بیڈ روم تک جانا پڑے گا۔۔۔؟؟؟ افففف خدایا۔۔۔۔۔" پریشانی میں خود سے ہی بڑبڑاتی ہوئی وہ شدتِ بے بسی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔

اپنی تائی جان کا کہا ٹالنا بھی تو اس کے لیے مشکل ترین تھا۔۔۔

سڑھیاں چڑھتے ہوئے حیا کے دل کی دھڑکنیں ناچاہتے ہوئے بھی سست ہوتی چلی جارہی تھیں۔

تقریباً چھ سے سات دن ہونے کو آئے تھے اُس اکھڑ مزاج شخص کو امریکہ سے واپس پاکستان آئے ہوئے۔۔۔اور اسکی واپسی کی وجہ حقیقتاً رونگھٹے کھڑے کر دینے والی تھی۔

اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو بے وفائی کے جرم میں مار کر آیا تھا اور۔۔۔اب امریکہ کبھی بھی واپس نہیں جا سکتا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ان چند دنوں میں وہ دو پل کی محض دو ملاقاتوں میں ہی حیا کو خود سے بری طرح کترانے پر مجبور کر چکا تھا۔

معاً کمرے کے سامنے رکتی حیا نے سر جھٹکتے ہوئے اپنی تمام تر سوچوں کا تسلسل توڑا۔

پھر بمشکل تھوک نگلتے ہوئے۔۔ ہلکی سی دستک دے کر اگلے ہی پل دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔

وہ جو ماتھے پر تیوریاں چڑھائے، بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا لیپ ٹاپ پر پاکستانی کھانوں کی نت نئی ریسپیز دیکھنے میں بری طرح غرق تھا، اس کے دھڑلے سے اندر آنے پر چونکتا ہوا اسید ھا ہوا۔

"بھائی یہ آپکے کپڑے۔۔استری ہو چکے ہیں۔۔۔۔" حیا خاصا جھجک کر بولتی ہوئی اس کے شلوار کُرتے کو آگے بڑھ کر بیڈ کی پائنتی پر پھیلا چکی تھی۔

رمیض نے کچھ ناگواریت سے حیا کو دیکھا جو بنا نظریں ملائے سپاٹ چہرے کے ساتھ واپس جانے کو پلٹی تھی۔

"سنو۔۔۔!!!" اس کا بھاری لب ولہجے میں پیچھے سے مخاطب کرنا حیا کو وہیں سن کر گیا۔

ڈوبتے دل کے ساتھ وہ آہستگی سے اس کی جانب پلٹی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

" حیرت ہے ویسے۔۔۔امریکہ میں رہ کر میں آیا ہوں۔۔۔مگر سلام دعا کے آداب تم بھلا چکی ہو۔۔۔" سنجیدگی سے بولتا ہوا وہ اس کی اخلاقیات پر گہرا طنز کر گیا تھا۔

اس کی بات پر حیا حلق تر کرتی ناچاہتے ہوئے بھی شرمندہ سی ہو گئی۔

" ا۔۔اسلام علیکم رمیض بھائی۔۔۔ایم سوری۔۔پر پتا نہیں کیسے دھیان نہیں رہا مجھے۔۔۔ورنہ تو میں لازماً سلام لیتی ہوں۔۔۔" دبی آواز میں اپنی صفائی دیتے ہوئے اسے مقابل کی نگاہوں کی ناگوار سی تپش بہت کھل رہی تھی۔

"خیر جو بھی ہو۔۔۔مگر میرا اب تم پر واپس سلامتی بھیجنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔جاتے ہوئے دروازہ بند کرتی جانا۔۔۔" اس کے گریز کی وجہ سمجھنے کی رتی برابر بھی کوشش نہ کرتے ہوئے وہ سنجیدہ لہجے میں حیا کی ٹھیک ٹھاک بے عزتی کر چکا تھا۔

جواباً حیا نے اہانت سے سرخ چہرہ لیے اس کی جانب حیرت سے دیکھا۔۔۔جو قدرے بے نیازی سے تیوری چڑھائے واپس لیپ ٹاپ اسکرین کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

کون کہہ سکتا تھا کہ فرسٹ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اسکا ہونے والا جیٹھ بھی تھا۔۔۔

خود کے غصے اور نفرت پر ضبط کرتی ہوئی حیا اگلے ہی پل وہاں سے پلٹتی تندہی کے ساتھ کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔

جبکہ دھاڑ کی آواز کے ساتھ بند ہوتے دروازے پر رمیض کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔۔۔

وہ قریبی پارک سے جاگنگ کر کے واپس آیا تھا۔ مگر پھر کچھ سوچ کر درانی ہاؤس جانے کی بجائے سیدھا ساتھ والے گھر میں گھس گیا۔

ان لاک گیٹ سے اندر آتے ہوئے اسے معلوم تھا کہ وقاص صاحب اس وقت اپنے کام پر جا چکے تھے۔

خالی لاؤنج میں آتے ہوئے زیدان کی متلاشی نگاہیں پل میں ہی اطراف کو کھنگال چکی تھیں۔

معاً سامنے کچن سے سنائی دیتی صاف کھٹ پٹ نے اسے آگے ہو کر اندر جھانکنے پر مجبور کیا تھا جہاں وہ بے نیازی سی خود کے لیے آملیٹ بنانے میں مصروف تھی۔

اس دوران لبوں سے پھوٹتی دھیمی اداس گنگناہٹ اسکی کام میں دلچسپی کو بخوبی ظاہر کر رہی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

اگلے ہی پل وہ قدرے خراب موڈ کے ساتھ دبے قدموں کچن میں داخل ہوا۔

"ہاااااہ۔۔۔ہ۔۔۔" حسنہ جو ادھ پکے آملیٹ کو جلدی سے پاس دھری پلیٹ میں ڈالتی چولہا بند کرنے کو تھی۔۔کسی کے کھینچ کر اپنی جانب موڑنے پر دبا سا چیخ اٹھی۔

سامنے ہی وہ ماتھے پر بل ڈالے قدرے برہمی سے اسے گھور رہا تھا۔

"ز۔۔زیدان۔۔۔کیا۔۔پاگل ہوگئے ہیں آپ۔۔۔؟؟ پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔" اسکی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی وہ ضبط سے غرائی۔۔۔

ساتھ ہی کچن کے مکمل کھلے دروازے کی جانب محتاط سی نگاہ دوڑائی کہ کہیں تائی جان کی طرف گئی حیا اچانک آ ہی نہ جائے۔۔۔

"تم یہ فضول کی مزاحمت کرنا چھوڑو اور مجھے یہ بتاؤ کہ کب ٹوٹے گی تمھاری یہ بلاوجہ کی اکڑ۔۔۔ہممم۔۔۔؟؟؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ایسے اریٹیٹنگ ایٹیٹیوڈ کا بالکل بھی عادی نہیں ہوں تو پھر مجھے ایسی اذیت دینے کی خاص وجہ۔۔۔؟؟؟" اسے بازوؤں سے جھٹکا دے کر قریب کرتا وہ برہمی سے پوچھ رہا تھا۔

اس کی جانب دیکھتی حسنہ کو اسکے ساتھ ساتھ اب خود پر بھی غصہ آنے لگا۔

"فار گاڈ سیک زیدان۔۔۔ تھوڑی عقل کریں اور دور ہٹیے مجھ سے پلیز۔۔۔ اگر گھر والوں میں سے کسی ایک بھی فرد نے آپکو میرے ساتھ ایسی احمقانہ حرکتیں کرتے دیکھ لیا ناں تو آپکو بالکل بھی اندازہ نہیں اسکا انجام ہم دونوں کے حق میں کس قدر برا ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟؟" اسکے سینے پر دباؤ ڈال کر سمجھاتی ہوئی وہ اس ضدی شخص کو پیچھے دھکیلنے میں بڑی ناکام رہی تھی۔

"احمقانہ حرکتیں۔۔۔؟؟ ہونہہ۔۔۔ مجھ جیسے شاندار مرد کو اپنی محبت کے گہرے جال میں پھنسا کر جتنا برا تم نے کر دیا ہے ناں حسنہ بی بی!!! اسکے بعد مجھے اچھے برے کی قطعی کوئی پرواہ نہیں رہی۔۔۔ اور میری اس ناقص ہوتی عقل کی ذمہ دار بھی صرف تم ہی ہو۔۔۔ اسی لیے جو پوچھ رہا ہوں صرف اس کا جواب دو مجھے۔۔۔۔" وہ اس سے بلاوجہ کا گریز برت رہی تھی یہ بات زیدان اچھے سے جانتا تھا جبھی بے باکی سے اسکی نازک کمر کو جکڑتا ہوا حسنہ کی دھڑکنوں میں اُدھم مچا گیا۔

قدرے قریب سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے جہاں ایک کی آنکھوں میں خمار اترنے لگا تھا وہیں یہ بات سن کر دوسرے کے غصے کا گراف شدت سے بڑھتا چلا گیا۔

"آپکا یہ اعترافِ محبت اب میرے لیے سراسر بے معنی ہیں مسٹر زیدان عالم درانی۔۔۔؟؟؟مت بھولیں کہ دو دن بعد آپکی میری بڑی بہن سے شادی ہونے والی ہے۔۔اُس بہن سے جو بچپن سے ہی آپ کی منگ رہ چکی ہے۔۔۔جس میں آپ سمیت سبھی کی رضامندی شامل ہے۔۔۔تو پھر میں کیوں نہ اپنے قدم پیچھے لوں۔۔۔آپ جیسے دھوکے باز انسان سے کیوں گریز نہ برتوں۔۔۔ہاں۔۔۔؟؟"
تیزی سے بھیگتی آنکھوں کے ساتھ اس کی کالی شرٹ کا گریبان دبوچتی وہ پھٹ پڑی تھی۔

اُس دن کتنے آرام سے وہ سب کے سامنے شادی کی ہامی بھرتا اس کا دل توڑ گیا تھا ناں۔۔۔!!!

اور وہ سب کی موجودگی میں اسکا مسکراتا ہوا چہرہ شکوہ کناں۔۔نم نظروں سے تکنے کے سوا کچھ بھی نہیں کرپائی تھی۔۔

اس کے ہاتھوں کی جرات پر گہری نگاہ ڈالتا زیدان ہولے سے مسکرایا۔پھر نظریں اٹھا کر اس کا ضبط سے سرخ چہرہ دیکھا۔

" دھوکے باز تو میں تب کہلاؤں گا ناں ڈارلنگ جب حقیقت میں تمھاری بڑی بہن سے شادی کروں گا۔۔۔ کیا معلوم اسکی جگہ میں تمھیں اپنی زندگی میں شامل کر کے اپنا کھویا سکون واپس پالوں۔۔۔"

حسنہ کی کسمساتی کمر پر اپنی گرفت مزید سخت کرتا وہ اطمینان سے بولا تھا۔

اس کے اطمینان پر حسنہ پل بھر کو چونکی۔

کیا وہ سنجیدہ تھا۔۔۔؟؟؟

"فقط کہہ دینا بہت آسان بات ہے زیدان عالم درانی۔۔۔ عملاً کر کے دکھانا بہت سے بھی زیادہ مشکل کام ہوتا ہے۔۔۔ حیا آپی آپکی بچپن کی منگ ہیں۔۔۔ سب کے خلاف جا کر اسکی جگہ بھلا میں کیسے لے سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟" آنسو بہاتی آنکھوں کے ساتھ ساتھ نم آواز میں بھی اداسی گھلی تھی۔۔

زیدان نے اس کی بے اعتباری پر سر کو ہولے سے جنبش دی۔

"وہ تو محض منگ ہے۔۔۔ مگر تم۔۔۔ تم میرا سکون میری محبت ہو حسنہ وقاص۔۔۔ اور یہ محبت جلد ہی ہر شے پر بھاری پڑنے والی ہے۔۔۔۔" جتنی نرمی سے زیدان نے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کے رخسار کو تھاما تھا۔۔۔ اتنی ہی مضبوطی اس کی آواز اور لہجے میں تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حسنہ وقاص نے تیز دھڑکنوں کے ساتھ ٹھٹک کر اس کی جانب دیکھا۔

مقابل کا عیاں ہوتا اعتماد۔۔۔

حد درجہ سنجیدگی۔۔۔

لہجے کی مضبوطی۔۔۔

اور من چاہا لمس۔۔۔کچھ بھی تو قابلِ فراموش نہیں تھا۔

"آپ۔۔۔کک۔۔کیا کرنے والے ہیں زیدان۔۔۔؟؟؟" اس کے وجیہہ نقوش بے تابانہ تکتی وہ حیران ہوئی تھی۔

"تمھارے لیے کچھ بھی۔۔۔۔" ایک دیوانگی سے کہتا جہاں وہ دلکشی سے مسکرایا تھا وہیں حسنہ وقاص تیزی سے ابھرتی روشن امیدوں کے سنگ فقط اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

اوئے دیکھ تو۔۔۔اس کے فیشن چیک کر ذرا۔۔۔ڈھلتی جوانی میں بھی سکون نہیں ہے اسے۔۔۔"

وہ اس مہنگے مال سے شاپنگ کرنے کے بعد ایمرجنسی میں ایک طرف بنے واشروم ایریا کی طرف آئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تھی۔ مگر پھر فری ہونے کے بعد جیسے ہی وہ واشروم سے نکل کر باہر آئی تو وہاں پہلے سے ہی موجود دو لڑکوں میں سے ایک نے چھوٹتے ہی اس پر مدھم آواز میں فقرہ کسا۔

اسی کی تقلید میں دوسرے لڑکے نے بھی ہنس کر سر سے کیپ اتارتے ہوئے سر تا پیر اسے کمینگی سے دیکھا تھا۔۔۔جو جینز کے اوپر سرخ رنگ کا کھلا کرتا پہنے ہوئے بنا دوپٹے کے ہر لحاظ سے فیشن ایبل لگ رہی تھی۔۔۔

مگر عمر اور بھرے بھرے صحت مند وجود کے لحاظ سے لڑکی تو ہر گز نہ تھی۔۔

قطار میں بنے واش بیسن کی طرف آتے ہوئے زلیخا نے بڑے ضبط سے ان دونوں کو اگنور کیا تھا۔۔۔جو کہ عمر میں تئیس چوبیس سالہ عیاش لگ رہے تھے۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ ان لوفر لڑکوں کی لیڈیز ٹوائلٹ کے ایریا میں آنے کی کیا تُک تھی۔۔۔اور نہ ہی اس نے کوئی تفشیش کرنا گوارا سمجھا تھا۔

"ہاں یار بات تو تُو بالکل ٹھیک کر رہا ہے۔۔۔ مگر دیکھنے میں یہ کوئی مالدار عورت لگتی ہے مجھے۔۔۔" ساتھ والے لڑکے نے اب کی بار واش بیسن پر رکھے مہنگے برینڈ کے شاپنگ بیگز پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے مزید ٹکڑا لگایا۔۔

زلیخا نے سپاٹ چہرے کے ساتھ ہاتھ دھوتے ہوئے خود پر قابو پانے کے لیے گہرا سانس بھرا تھا۔

"ویسے عورت بولنے پر لڑکیاں کاٹ کھانے کو دوڑتی ہیں۔۔۔ یہ بھی ہمیں کاٹ کھانے کو دوڑتی اگر جو واقعی میں لڑکی ہوتی تو۔۔۔" اسے کھلے بالوں سے بلیک گلاسز اتار کر ہینڈ بیگ میں ڈالتے دیکھ وہ ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنسے تھے۔

ان کی مسلسل چھیڑ خانیوں پر اب زلیخا کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا۔

"ہاہاہا۔۔۔ بالکل صحیح کہا یار۔۔۔ یہ تو ہے ہی پوری کی پوری عورت۔۔۔ پکی عمر کی پکی عورت۔۔۔" دوسرا ابھی مزید شوخا ہوا تھا جب ہینڈ بیگ سمیت اپنے شاپنگ بیگز سنبھالتی زلیخا غصے سے ان کی جانب پلٹی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"یہ کیاواہیات حرکتیں کر رہے ہو تم لوگ۔۔۔ ہمم۔۔؟؟شرم نہیں آتی یوں کسی کو بھی چھیڑتے ہوئے۔۔؟؟؟یاپھر گھر میں ماں بہن نہیں ہے؟؟جو ساری حیاہی بیچ کھائی ہے تم لوفروں نے۔۔۔" قدرے سخت لہجے میں ان پر برستی زلیخا دونوں کی مسکراہٹ چھین چکی تھی۔

"ارے آنٹی کو برا لگ گیا یار۔۔۔" وہ لڑکا ڈھٹائی سے کہتا ذرا سا ہنسا تھا۔۔جب دوسرا لڑکا کیپ واپس سر پر چڑھاتے ہوئے زلیخا کے قریب آیا۔

"گھر میں ماں بہن تو ہے الحمد اللہ۔۔۔ مگر گھر سے باہر کوئی گرلفرینڈ نہیں ہے۔۔۔ تم ہمارے لیے آسانی کر دوناں۔۔۔" بے شرمی سے مسکرا کر کہتا وہ زلیخا کے بازو کو انگلیوں سے چھوتے ہوئے اس کا دماغ ہی تو گھوما چکا تھا۔

"یُو باسٹرڈ۔۔۔ہاؤ ڈیئر یو ٹو ٹچ می۔۔۔" بھڑک کر پوچھتے ہوئے بے اختیار زلیخا کا ہاتھ اٹھا اور "چٹاااخ" کی آواز کے ساتھ مقابل کھڑے لڑکے کا گال سرخ کر گیا۔

یہ دیکھ کر اس کا دوست بھی چونک کر خطرناک حد تک سریس ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”ڈونٹ ٹچ می اگین۔۔۔۔ورنہ حشر نشر بگاڑ کے رکھ دوں گی میں تم لوگوں کا۔۔۔گیٹ اٹ۔۔۔۔“

شہادت کی انگلی اٹھا کر انھیں سرخ چہرے کے ساتھ وارن کرتی ہوئی وہ تندہی سے وہاں سے جانے کو تھی۔۔۔جب کیپ والا لڑکا غصے سے اس کا رستہ روکتا رکاوٹ بنا۔

”اچھا۔۔۔حشر نشر بگاڑے گی تو ہمارا۔۔۔۔؟؟لے بگاڑ۔۔۔ارے گھور کیا رہی ہے بگاڑ ناں۔۔۔۔“

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے، بگڑ کر بولتا ہوا وہ ایک ہی جھٹکے میں زلیخا کے ہاتھ سے شاپنگ بیگز چھین کر فرش پر بکھیر چکا تھا۔

نتیجتاً حمزہ کی برینڈڈ پینٹ شرٹ کا پیکٹ ایک بیگ سے پھسل کر باہر کو نکل آیا۔

ایسے میں دوسرے لڑکے نے بھی قریب آتے ہوئے غصے میں گھری زلیخا کو گھیرا تھا۔۔۔

ان کی قسمت اچھی ہی تو تھی جو ابھی تک کوئی بھی اس ایریے کی طرف نہیں آیا تھا۔

”تم دو ٹکے کے لوگ مجھے جانتے نہیں ہو ابھی کہ میں تم دونوں کے حق میں کس قدر برا کر سکتی ہوں۔۔۔اسی لیے بہتر یہی ہے کہ اپنی اوقات میں رہو۔۔۔“ محتاط ہو کر سخت تنبیہی لہجے میں کہتی ہوئی وہ کسی حد تک گھبرا چکی تھی۔

”ہمارا اب اوقات میں رہنا ہی تو مشکل بن چکا ہے میڈم۔۔۔بہت شوق ہے ناں تجھے ہاتھ اٹھانے کا۔۔۔اب دیکھ ہمارے ہاتھ کہاں کہاں اٹھتے ہیں۔۔۔۔۔“ زلیخا کے کندھے سے اس کا ہینڈ بیگ دبوچ کر اتارتا جہاں وہ زہریلے لہجے میں بولا تھا۔۔وہیں اپنے دوست کے اشارے پر دوسرے لڑکے نے گھٹیا پن پر اترتے ہوئے زلیخا کو کمر سے پکڑ کر پوری قوت سے اپنی بانہوں میں دبوچا تھا۔

”تم گھٹیا لوگ۔۔۔چ۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑوووو۔۔۔۔“ ان کھلی شرمناکیوں پر زلیخا بوکھلاتی ہوئی بری طرح چیخ اٹھی۔۔۔تو مقابل کھڑا الو فر لڑکا اسے تلملا کر مزاحمت کرتا دیکھ کمینگی سے ہنس دیا۔

اس سے پہلے کہ بدلہ لینے کو وہ بھی سرعام بےباکیوں پر اترتا ہوا زلیخا کے منہ کو دبوچ کر قریب ترین ہوتا کوئی جسارت کرتا۔۔۔اچانک کسی نے پیچھے سے آتے ہوئے اسے بروقت گردن سے دبوچ کر پوری قوت سے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

شادی کی تیاریاں کافی حد تک پوری ہو چکی تھیں۔ایسے میں گنتی کے چند خاص۔۔ قریبی رشتہ داروں کی آمد بھی ہو چکی تھی۔

حفصہ بیگم حیا کے لیے تینوں دن کی مہنگے پارلر میں بکنگ کنفرم کروا کے زلیخا کے کمرے میں چلی آئی تھیں۔۔۔

وہ کافی دیر سے ایمر جنسی شاپنگ پر گئی ابھی تک واپس نہیں لوٹی تھی۔

کمرے میں موجود حمزہ ہنوز اسکول یونیفارم میں ملبوس، صوفے پر بیٹھا ایل۔ای۔ڈی اسکرین پر چلتی مووی پُر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"حمزہ۔۔۔!!!" حفصہ بیگم کی نظریں حمزہ سے ہوتے ہوئے بے ساختہ بڑی سی اسکرین پر پڑیں تو وہ بری طرح چونک گئیں۔

دو عدد جانے مانے اداکار آپس میں گھمبیر معاملے پر بات چیت کرتے ہوئے شراب نوشی کے سنگ سگریٹ نوشی بھی کر رہے تھے۔

ایسے میں آس پاس بولڈ لڑکیوں کی موجودگی صاف شرمناکی ہی تو تھی۔

وہ بھلا کارٹونز چھوڑ کر فلمیں۔۔۔بالخصوص ایسی بے باک فلمیں کب سے دیکھنے لگا تھا؟

"حمزہ۔۔۔؟؟؟ بچے یہ تم کیا دیکھ رہے ہو اتنے غور سے۔۔۔۔؟؟" حیرت سے پوچھتے ہوئے ان کو غصہ سا آیا تھا۔

اگر زلیخا یہ سب دیکھ لیتی تو یقیناً اس کی اچھی بھلی کلاس لیتی کہ ان کا نواسہ یاد رکھتا۔۔۔

"نانو جان۔۔۔میں ان دو آدمیوں کو غور سے دیکھ رہا ہوں جو سگریٹ پی رہے ہیں۔۔۔" وہ بنا چونکے ہنوز اسکرین پر اپنی گہری نظریں جمائے بتا رہا تھا۔

حفصہ بیگم نے مزید حیران ہوتے ہوئے بے اختیار اسکرین پر نگاہ ڈالی۔

معاً اُن مردوں کی گود میں سمٹ کر بیٹھتی ہوئی وہ بولڈ لڑکیاں اب بے باکیوں پر اترنے کو تھیں۔

"مگر تمھیں کیا ضرورت ہے ایسی فالتو چیزیں دیکھنے کی۔۔۔بدلو یہ چینل اور اچھے بچوں کی طرح اچھے اچھے کارٹونز دیکھا کرو بس۔۔۔؟؟" حفصہ بیگم نے ضبط سے ڈپٹتے ہوئے ریموٹ پکڑ کر جلدی سے چینل بدلا تو حمزہ نے بدمزہ ہوتے ہوئے اپنی نانو کی جانب دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”بٹ یہ فالتو نہیں ہے نانو جان۔۔۔میں نے خود دیکھا تھا اُس رات ماموں رمیض بھی سیم ایسے ہی سموکنگ کر رہے تھے۔۔۔بالکل ایسے ہی لمبا لمبا دھواں اڑا رہے تھے وہ بھی۔۔۔“ وہیں صوفے پر لیٹتے لیٹتے اس نے چڑ کر انکشاف کیا۔

اس کی بات سن کر حفصہ بیگم پل بھر کو ساکت ہوئیں۔

اب وہ حمزہ کو کیا تفصیل بتاتیں۔۔۔کہ کیسے ان کے بیٹے نے ٹینشنوں کی زد میں آتے ہوئے نہایت بری شے کو منہ لگالیا تھا۔۔۔

”تم نے جو بھی دیکھا ہے اسے بھول جاؤ بیٹا۔۔۔یہ بالکل بھی اچھی چیز نہیں ہوتی۔۔اٹس ٹو مچ ڈینجرس۔۔۔اور اگر تمھاری مومی کو اس بات کی ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی ناں تو اس سے بہت مار پڑے گی تمھیں یاد رکھنا۔۔۔“ اس کے پاس بیٹھ کر مضبوط لہجے میں تنبیہ کرتے ہوئے وہ اندر ہی اندر رمیض کے لیے افسردہ ہوئی تھیں۔

جواباً حمزہ نے بلاوجہ میں اپنی ریڈ ٹائی کھینچتے ہوئے منہ بسورا۔

کم کم مواقع ہی ایسے آتے تھے جب اسے اپنی نانو سے ڈانٹ پڑتی تھی۔

”چلو شاباش اب جلدی سے اٹھو۔۔۔اور اپنا یونیفارم چینج کر کے فریش ہو جاؤ۔۔۔تب تک میں صابرہ سے بول کر تمھارے لیے کھانا لگواتی ہوں۔۔۔۔“ وہ جانتی تھیں کہ حمزہ ابھی تک بھوکا تھا،

جبھی زبردستی اسے اٹھا کر فریش ہونے کے لیے بھیجتی خود بھی ”صابرہ“ کو پکارتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔۔

اس بات سے قدرے انجان کہ ان کی سخت تنبیہہ کے برعکس حمزہ کے ننھے سے ذہن میں کچھ اور خیال ہی چل پڑے تھے۔۔۔۔

”بہت بہت مبارک ہو مسٹر شیف رمیض عالم درانی۔۔۔اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے تم نے یہ ریسٹونٹ خرید کر بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔“ وہ دونوں باپ بیٹا ”فوڈ لینڈر ریسٹورنٹ“ کے سامنے کھڑے تھے، جب عالم صاحب نے بڑے فخر سے اس کا چوڑا کندھا تھپتھپاتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔

"شکریہ بابا جان۔۔۔مجھے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے بھی آپ ہی کا سہارا درکار تھا۔۔جو آپ نے ہمیشہ سے دیا ہے۔۔۔۔" جواباً دل سے مسکراتا وہ صاف گوئی سے بولا۔۔تو اپنے سپوت کی یہ سادگی دیکھ کر عالم صاحب کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"اپنی اولاد کو سہارا دینا ایک باپ کا حتمی فرض ہوتا ہے بیٹا۔۔شکریہ بول کر اسے احسان میں تبدیل مت کرو۔۔۔" انھوں نے مدھم لہجے میں بڑی گہری بات کی تھی۔

رمیض عالم درانی اس بار لاجواب ہوتا نرمی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

راتوں رات اِس "فوڈ لینڈر ریسٹورنٹ" کا سودا ہوا تھا۔۔۔

اور پھر سب سٹاف کے سامنے نئے آنر کا تعارف اور کئی لازم تبدیلیاں بھی۔۔۔

ہاں البتہ سابقہ آنر سے چلتا چلاتا ریسٹورنٹ خریدتے ہوئے رمیض کو کافی بھاری رقم چکانا پڑی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”تمھارے امریکہ سے واپس لوٹنے کے بعد مجھے لگا تھا کہ اب تم بھی زیدان کی طرح بزنس ہی سنبھالو گے مگر ایسا نہیں ہوا۔۔۔“ عالم صاحب مزید گویا ہوئے تو رمیض نے سر ترچھا کر کے ان کی جانب دیکھا۔

”شاید میں سنبھال بھی نہ پاتا بابا۔۔۔میرے نزدیک انسان کو وہی کام کرنا چاہیے جس پر اسے کمال کی مہارت حاصل ہو۔۔۔اور میرے ہنر کی تکمیل آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔۔۔“ کہتے ہوئے اس نے بے اختیار اپنے ریسٹورنٹ کو دیکھا تھا جہاں کئی لوگ اشتیاق سے آ جا رہے تھے۔

امریکہ میں تو وہ ایک بہترین شیف تھا ہی، اب پاکستان میں بھی اپنا یہ من پسند مشغلہ بحال رکھنا چاہتا تھا۔۔۔جس میں یقیناً نفع ملنا تو طے تھا۔

”ایگریڈ بیٹا۔۔۔مگر یہ بھی سچ ہے کہ شادی کے بعد تمھاری بیوی موج میں رہے گی۔۔۔“ عالم صاحب نے لطف لیتے ہوئے مزاح کیا تو لفظ ”بیوی“ پر رمیض کے لبوں کی مدھم مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی۔

محض ایک پل میں کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔۔۔

ماضی کے بدترین اوراق۔۔۔

"مجھے اب کبھی بھی شادی نہیں کرنی بابا۔۔اور میرا یہ فیصلہ اٹل ہے۔۔۔۔عورت ذات پر سے میرا اعتبار مکمل اٹھ چکا ہے۔۔۔" قطعیت بھرے لہجے میں یہ بات کرتا وہ عالم صاحب کو بھی سنجیدہ ہونے پر مجبور کر چکا تھا۔

"مگر میں تمھاری اس بات سے متفق نہیں ہوں بیٹا۔۔۔جو ہونا تھا سو ہو چکا۔۔۔اسے اپنی زندگی کا ایک تلخ باب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔اور بس اتنا یاد رکھو کہ ہر عورت ایک سی نہیں ہوتی۔۔۔کچھ اگر وفا کے معاملے میں جان لینا جانتی ہیں تو کچھ وفا کے معاملے میں جان دینا بھی جانتی ہیں۔۔۔اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد تمھاری زندگی میں بھی ایک ایسی ہی نیک بخت عورت آئے گی جو اپنی وفا سے تمھیں تمھارا ہر غم بھلانے پر مجبور کر دے گی۔۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر سمجھاتے ہوئے عالم صاحب اس کی بدظنی کو کم کرنے میں بڑے ناکام ٹھہرے تھے۔

"اور مجھے بھی یقین ہے بابا۔۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔" جوابًا رمیض عالم درانی چپ چاپ انھیں دیکھتا ہوا براہِ راست منہ پر تو نہیں۔۔۔ہاں البتہ دل میں ضرور بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ دونوں لوفر لڑکے اس سے کافی سارا پٹ جانے کے بعد اب ڈر کر وہاں سے بھاگ گئے تھے۔۔۔ لیکن افسوس کہ جاتے جاتے اس کا چھوٹا سا شاپنگ بیگ بھی ساتھ لے اڑے تھے جس میں اس کی پیکڈ رسٹ واچ تھی۔

"آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں مس۔۔۔؟؟؟" نتھنے سے نکلتے خون کو اپنے وائٹ کف سے رگڑ کر صاف کرتے ہوئے وہ اس کی طرف پلٹا تھا۔

زلیخا نے گہرے سانس لیتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ پھر دھیرے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے پیشانی پر آیا پسینہ صاف کیا۔

جواباً فائق درید تصدیق ہونے پر ہولے سے مسکرا دیا۔ پھر پاس آتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا کریم کلر کا ہینڈ بیگ اسے تھما دیا۔

"میری ہیلپ کرنے کے لیے تھینکس۔۔ مگر وہ لوگ تمھارا شاپنگ بیگ۔۔۔۔" ہنوز بکھرے سامان کی پرواہ کیے بنا وہ بتا رہی تھی جب فائق بیچ میں بول پڑا۔

”بس ایک معمولی سی رسٹ واچ تھی اس میں۔۔۔ فکر نہیں کریں اٹس اوکے۔۔۔“ نرمی سے بولتا ہوا وہ آگے بڑھتا اس کے نیچے بکھرے شاپنگ بیگز خود سے سمیٹنے لگا تھا۔

اس دوران ناک سے خون بہنا بالکل بند ہو چکا تھا۔

زلیخانے عام سی پینٹ شرٹ میں ملبوس اُس لڑکے کی سفید پشت کو بغور دیکھا۔۔۔ جو بظاہر تو انہی لوفر لڑکوں کی عمر کا دِکھ رہا تھا۔۔ مگر ان جیسا بالکل بھی نہیں تھا۔

”تو میں تمھیں اس کی پے منٹ کر دیتی ہوں ناں۔۔ تم اپنے لیے نئی خرید لینا۔۔۔“ فائق سارے بیگز ہاتھ میں تھامے اس کے مقابل آیا تو زلیخانے بھی جھٹ پٹ سے اسے اپنی تجویز پیش کی۔

لہجہ اس پل کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری بالکل سادہ سا تھا۔

”مانا کہ میں مڈل کلاس سا بندہ ہوں مس۔۔۔ مگر بے ایمان ہر گز نہیں ہوں۔۔۔ میری رسٹ واچ وہ چور لے کر بھاگے ہیں آپ نہیں۔۔۔ ورنہ تو اپنی پے منٹ ضرور نکلوا لیتا میں۔۔۔“ مسکراتے لہجے میں بولتا ہوا وہ سارے بیگز اس کے ہاتھ میں پکڑا چکا تھا۔

"اگر تم میری ہیلپ نہ کرتے تو تمھارے ساتھ یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔" اس کے سرخ ہوچکے ناک کو نظر بھر دیکھتی زلیخا دوبدو جواب دینا چاہتی تھی مگر یہ کہہ نہیں پائی تھی۔

آخر کو اس کا مدد کرنا بھی تو ضروری تھا۔۔۔

"تم کوئی جاب کرتے ہو۔۔۔؟؟؟" زلیخا کے سوال کرنے پر وہ خاصا چونکا۔

"کوئی سفارشی جاب تو لگنے سے رہی۔۔اس لیے ابھی تک ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ مگر یہ سب آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔۔؟؟" دھیمے لہجے میں بتاتا فائق آخر میں الجھا تھا۔

زلیخا کا دماغ تیزی سے کام کرنے لگا۔

معاً اس نے مطمئن ہوتے شاپنگ بیگز نیچے رکھے۔ پھر ہینڈ بیگ کی زپ کھول کر اپنا آفیشل کارڈ نکالتے ہوئے اسے پکڑا دیا۔

"تم۔۔۔یہ کارڈ پکڑو۔۔۔اور اس مَنڈے کو میرے آفس آجانا۔۔۔آئی ہوپ تمھیں ایک بہت اچھی جاب مل جائے گی۔۔۔"

"آفس۔۔۔؟؟؟" جلتے نتھنے کے ساتھ آفیشل کارڈ پر نگاہ ڈالتا وہ خاصا حیران ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"میں ایک بزنس وومن ہوں۔۔۔زلیخا عالم درانی۔۔۔درانی ایمپائرز کمپنی کی مالکن۔۔۔۔۔"

کندھے پر ہینڈ بیگ چڑھاتے ہوئے اس نے اپنا تعارف کروا کر مقابل کو مزید حیرت زدہ کیا تھا۔

"مگر۔۔۔۔" فائق کو فوری طور سمجھ نہ آیا کہ جواب میں کیا بولے۔

"اگر تم بے ایمان نہیں ہو تو بے ایمان میں بھی نہیں ہو مسٹر۔۔۔۔ہیلپ کے بدلے ہیلپ کرنا اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔" اپنی چیزیں سنبھالتی زلیخا مضبوط لہجے میں حساب بے باک کرتی ہوئی مزید وہاں رکی نہیں تھی بلکہ اسے مسکرانے پر مجبور کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

پیچھے فائق درید نے کارڈ کو دیکھتے ہوئے اپنے دکھتے نتھنے کو ہولے سے مسلا۔۔۔

فائنلی اسے ایک اچھی جاب ملنے جا رہی تھی۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"یہ اتنا مہنگا لہنگا تمھیں بابا نے لے کر دیا ہے حیا۔۔۔؟؟؟" وہ مہرون رنگت کا بھاری کامدار دوپٹہ سر پر ٹکائے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑی اپنا کِھلتا روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔جب اندر آتی حسنہ اسے دیکھ کر ٹھٹھکی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پھر بستر پر پھیلا انتہائی نفیس لہنگا کُرتی دیکھ کر سرد انداز میں پوچھا۔

جواباً حیا چونک کر اس کی طرف پلٹی تھی۔ پھر مسکراتی ہوئی نفی میں سر ہلا گئی۔

"بابا تو نارمل سا لہنگا لے کر دینا چاہتے تھے مگر۔۔۔ تائی جان نے بہت اصرار پر مجھے یہ خوبصورت لہنگا دلوایا ہے۔۔۔ اور تم جانتی ہو حسنہ اس کی سب سے خاص بات کیا ہے۔۔۔؟؟؟" اپنی بہن کے پل پل سپاٹ ہوتے تاثرات پر غور کیے بنا ہی حیا دونوں ہاتھوں میں بھاری دوپٹے کے کنارے تھامے۔۔۔ کھکھلا کر بولتی چلی جا رہی تھی۔

"کیا۔۔۔؟؟" حسنہ نے سست روی سے اس کے مقابل آ کر رکتے ہوئے سوال کے بدلے سوال داغا۔

"یہ زیدان کی چوائس ہے۔۔۔۔بقول تائی جان کے، وہ مجھے اس روپ میں دیکھنے کے لیے شدتوں سے منتظر ہیں۔۔۔۔" گھوم کر آئینے میں اپنا دمکتا عکس دیکھتی وہ کچھ شرما کر بولی تو اس کی بات سن کر حسنہ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

نم پڑتی آنکھوں سے حیا کی پشت تکتے ہوئے دل شدتوں سے جلنے لگا تھا۔

اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس سے شادی کا قیمتی جوڑا چھین کر سو ٹکڑوں میں پھاڑ دے۔

https://classicurdumaterial.com/

”حیا بیٹا۔۔۔۔!!!“ معاً ساتھ والے کمرے میں بیٹھے وقاص صاحب کی بلند پکار نے جہاں حیا کو ٹھٹھکایا تھا۔۔ وہیں حسنہ بھی چونکتی ہوئی گہرا سانس بھرتی پھیکا سا مسکرائی۔

”بابا بلا رہے ہیں۔۔۔ تم یہ پکڑو میں بات سن کر آئی۔۔۔“ جلدی سے کامدار دوپٹے کو اتار کر حسنہ کے ہاتھوں میں پکڑاتی حیا۔۔۔ اگلے ہی پل اپنے سوٹ کا سادہ دوپٹہ اوڑھتی ہوئی تیزی سے کمرے سے باہر کو لپکی تھی۔

پیچھے حسنہ نے جلتی نگاہیں اس بھاری کامدار دوپٹے پر ڈالیں۔ پھر میکانکی انداز میں اسے سر پر اوڑھتے ہوئے آئینے کے قریب آ ٹھہری۔

اپنے تیکھے، دلکش نقوش بغور تکتے ہوئے حسنہ کو اس پل خود کا روپ حیا سے لاکھ درجے بہتر لگا تھا۔

وہ روپ جو حقیقی طور پر زیدان عالم درانی کے شانِ شایان تھا۔۔۔

”جانتی ہو حیا۔۔۔؟؟ سگی بہن ہونے کے ناطے میں تمھارے ساتھ کبھی بھی غلط نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ لیکن ایک انتہا کا بے بس انسان تبھی غلط کرتا ہے جب اسے سب ٹھیک لگ رہا ہو۔۔۔۔“

اس کے ہلکے گلابی لب بے دردی سے پھڑپھڑاتے چلے جا رہے تھے۔

"اور میرے نزدیک ٹھیک بات یہی ہے کہ۔۔۔

فقط زیدان کی چوائس ہی تمھارے لیے مختص ہو سکتی ہے حیاو قاص۔۔۔خود زیدان عالم درانی نہیں۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔وہ صرف حسنہ وقاص کی قسمت میں ہے۔۔۔ صرف اور صرف میری قسمت میں۔۔۔۔۔۔" بڑی شدت سے باور کرواتے ہوئے حسنہ کی نم گلابی آنکھوں میں وحشت کے سنگ ایک دیوانگی ہلکورے لے رہی تھی۔

ہاں۔۔۔ہاں وہ اپنی بے جا محبت کو کسی بھی قیمت پر کسی کے بھی ہاتھوں میں نہیں سونپ سکتی تھی۔۔۔ خود اپنی بہن کے ہاتھوں میں بھی نہیں۔۔۔

حسنہ وقاص کا سلگتا ہوا دل اپنی بے جا منمانیوں پر اترتے ہوئے، سگی بہن کی خوشیوں کو آگ لگانے پر بے ساختہ آمادہ ہوا تھا۔۔۔۔

باقی ریسٹورنٹس کی نسبت فوڈ لینڈر ریسٹورنٹ میں آتے جاتے لوگوں کا ذیادہ رش اس کی مشہوری کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”سر آپکو مزید کچھ چاہیے۔۔۔؟؟؟اپنی سوفٹ ڈرنک یا لٹل سپائسی ڈش۔۔۔؟؟“ اس نے ایک ادا سے آنکھوں سے سیاہ گلاسز اتار کر ٹیبل پر رکھے تھے جب پاس کھڑی ویٹرس نے مسکرا کر پوچھا۔

”نیڈ ڈناٹ سویٹ گرل۔۔۔جو لاچکی ہو اتنا ہی کافی ہے۔۔۔“ نفی میں سر ہلا کر چاکو فلیور کافی کی طرف اشارہ کرتے زیدان عالم نے اگلے ہی پل عادتاً آنکھ دبائی۔۔۔تو تاشہ نامی ویٹرس دھڑکتے دل کے ساتھ دھیرے سے ہنس دی۔

مقابل بیٹھا وہ شوخ مزاج سا وجیہہ نقوش والا شخص اِس ریسٹورنٹ کے نئے مالک کا چھوٹا بھائی تھا۔۔۔

”زیدان عالم درانی۔۔۔“

”ویسے آپ شادی شدہ ہیں کیا۔۔۔؟؟؟“ زیدان کی جانب سے اچانک کیا جانے والا سوال غیر متوقع تھا۔۔۔

مخصوص یونیفارم میں ملبوس تاشہ جاتی جاتی واپس پلٹی۔۔

دیگر ٹیبلز پر موجود کھانا کھاتے لوگوں میں سے فی الوقت کوئی ایک بھی ان دونوں کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

"نہیں۔۔۔اور آپ سر۔۔۔؟؟؟" وہ بھی اس کی وجاہت کو بے خودی میں تکتی خود کو پوچھنے سے روک نہیں پائی تھی۔۔

زیدان کافی کا مگ اٹھا کر سِپ بھرتا اپنی ذات کے لیے اس کی پسندیدگی کو صاف محسوس کر سکتا تھا۔

اور شاید اسے اپنے لیے لڑکیوں کی ایسی پسندیدگی کسی حد تک پسند بھی تھی۔

"فی الحال تو نہیں۔۔۔ مگر کل تک ہو جاؤں گا۔۔۔" اپنی بات کے نتیجے میں تاشہ کے پل میں پھیکے پڑتے نقوش دیکھ کر زیدان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"لَو میرج۔۔۔؟؟" ہاتھوں میں تھامے ہوئے ٹرے پر اپنی پکڑ مزید مضبوط کرتی وہ مزید پوچھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ اس ویٹرس کے یوں پرسنل ہونے پر زیدان نے بھنویں اچکاتے گہرا سانس بھرا۔

"ہے تو بظاہر ارینج میرج۔۔۔ مگر میرا یہ شریف دل تو صرف لَو میرج کے لیے رضامند ہے۔۔۔"

شوخ لہجے میں اپنے پوشیدہ ارادے دبے لفظوں میں باور کرواتا جہاں وہ اس معمولی سی ویٹرس کے دل میں اپنی دلچسپی بڑھا گیا تھا۔۔۔ وہیں اپنے دھیان میں، مین کچن سے باہر نکلتا رمیض عالم اپنے چھوٹے بھائی کو وہاں دیکھتا صاف چونکا۔۔۔

"اوہ۔۔۔تو کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ وہ خوش قسمت لڑکی کون ہے۔۔۔؟؟؟" کچھ ہمت کرتی وہ آخری حد تک پرسنل ہوئی تو۔۔کپ کو واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے زیدان کی یاداشت میں بے اختیار حسنہ وقاص کا ہنستا مسکراتا ساخوبصورت چہرہ ابھرا۔۔۔

دل کو لبھاتی وہ شوخ سی ادائیں۔۔۔

افففف۔۔۔۔

دل کی بیٹ مس ہونے پر بے ساختہ لب مسکرائے تھے اس بات سے قطعی انجان۔۔۔کہ اُس ویٹرس کے آنے پر وہ حسنہ کے لیے ٹائپ کیا جانے والا میسج بے دھیانی میں حیا کو بھیج چکا تھا۔

معاًرمیض عالم دبے قدموں کے ساتھ قریب آکر رکا۔

"زیدان۔۔۔۔؟؟؟" وہ کچھ حیرت سے بولا تو جہاں اپنی پشت پر سخت گیر ریسٹورنٹ آنر کو کھڑا دیکھ تاشہ چونک کر تیزی سے ایک طرف ہوئی تھی۔۔۔وہیں زیدان بھی اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"بھائی۔۔۔۔" بے اختیار بغل گیر ہوتے وہ خوشدلی سے گویا ہوا تھا۔

"تم کب آئے یہاں۔۔۔؟؟؟ مجھے خبر بھی نہیں دی اپنے آنے کی۔۔۔۔" تاشہ کے جلدی سے وہاں سے کھسکنے پر وہ نارمل انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"سرپرائز میرے بھائی سرپرائز۔۔۔بس ابھی کچھ دیر ہوئی ہے۔۔۔سوچا آفس کے کاموں سے فارغ ہو کر سیدھا آپکو مبارکباد دینے یہاں چلا آؤں۔۔۔۔ گریجولیشن بھائی۔۔۔۔۔" واپس بیٹھتے ہوئے زیدان نے وضاحت بتائی۔

آج اس کی مہندی تھی۔۔۔ایسے میں اپنے سب سے قابلِ اعتبار منیجر کو پہلے کی طرح سب کام سونپ کر وہ مطمئن سا یہاں چلا آیا تھا۔

رمیض بھی ہولے سے مسکراتا ہوا اسی کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔

"تھینکس برو۔۔۔تو پھر کیسا لگا یہ ریسٹورنٹ۔۔۔۔۔" ایک حیا کے سوا تقریباً سبھی اس کے ریسٹورنٹ کو دیکھ کر اسے مبارکباد دے چکے تھے۔

رمیض کے یوں پوچھنے پر بے اختیار زیدان نے ایک شوخ نظر ارد گرد دوڑائی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

”ریسٹورنٹ تو بہت اچھا ہے بھائی۔۔۔ انفیکٹ یہاں کی سروس بھی بہت فاسٹ اور کمال کی ہے مگر۔۔۔“ تاشہ کو ایک طرف بنے بڑے سے کچن میں گھستا دیکھ زیدان بولتا ہوا یکدم چپ ہوا۔

”مگر کیا۔۔۔؟؟؟“ رمیض نے بغور اس کے بدلتے تاثرات نوٹ کیے تھے۔

”مگر میں اب بھی یہی کہوں گا کہ آپ نے اُس لالچی شخص سے یہ ریسٹورنٹ کافی مہنگے داموں میں خرید لیا ہے بھائی۔۔۔۔“ اس نے صاف کمی نکالی تھی۔

”میرے شوق کے آگے کم زیادہ قیمتیں کچھ معنی نہیں رکھتیں زیدان۔۔۔ اس لیے چلتا چلاتا کاروبار اگر مہنگے داموں بھی اپنے قبضے میں لینا پڑے تو کچھ خسارہ نہیں ہے۔۔۔ ہاں البتہ نئے سرے سے سٹارٹ کرنا شاید میرے لیے کافی مشکل ہوتا۔۔۔ باقی لین دین کو ایک طرف رکھ کر تمھیں سب پسند آگیا یہی کافی ہے۔۔۔“ قدرے سنجیدگی سے ٹھہرے لہجے میں بولتے ہوئے وہ زیدان کو مسکرا کر سر اثبات میں ہلانے پر مجبور کر چکا تھا۔

معاً رمیض نے گہرا سانس بھرتے ہوئے نگاہیں پھیریں تو زیدان پل بھر کو آنکھیں سکیڑ کر عجیب نظروں سے اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

"اوئے عامر۔۔۔پوری پوری تیاری پکڑ لے اب۔۔۔اس بار کافی دلچسپ اور موٹی آسامی ہاتھ لگی ہے ہمارے یاوحشت۔۔۔" اپنی لمبی لمبی بے ترتیب زلفوں میں انگلیوں پھیرتے ہوئے اس نے اپنے ساتھی کو باخبر کیا تھا۔

عامر جو اس وقت خفیہ اڈے پر موجود اپنے چاقو کی دھار تیز کرنے میں غرق تھا، ساغر بھائی کا خوشگوار لہجہ سن کر چونک اٹھا۔

"کس قسم کی تیاری ساغر بھائی۔۔۔؟؟کسی رئیس کو اغواء کر کے تاوان طلب کرنا ہے۔۔؟؟یا پھر حویلی کوٹھی جا کر ڈکیتی کا کام سرانجام دینا ہے۔۔۔؟؟؟" کچھ دنوں سے وہ لوگ بے دھندا ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے، جبھی عامر سبھی کام چھوڑ چھاڑ کر خود سے اندازے لگاتا ہوا ساغر بھائی کے پاس آکر پوچھنے لگا۔

وہ جو چارپائی پر نیم دراز تھا۔۔۔عامر کے پاس آکر بیٹھنے پر خود بھی کمینگی سے ہنستا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اس بار معاملہ ذرا الٹ ہے یا وحشت۔۔۔ مطلوبہ افراد کو مقررہ وقت پر اغواء تو کرنا ہی ہے۔۔۔ مگر دوگنا تاوان ہمیں آج رات کو ہی مل جائے گا۔۔۔۔" ساغر نے بات کھولی تو اِس طے شدہ پلین پر عامر کو خوشی کے ساتھ ساتھ خاصی حیرت بھی ہوئی۔

"سمجھ گیا باس۔۔۔سب سمجھ گیا۔۔۔" عامر پُرجوش ہوتا ہوا بولا تھا جب ساغر نے اس کے کندھے پر دھپ لگاتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"اوئے نہیں اوئے۔۔۔اس معاملے کی اصل دلچسپی تو تُو ابھی تک سمجھا ہی نہیں یا وحشت۔۔۔۔" رعب سے بولتے ہوئے ساغر نے اپنی گھنی مونچھوں کو تاؤ دیا تھا۔

"اور وہ کیا ہے باس۔۔۔؟؟؟" عامر بڑے تجسس سے پوچھتا ہوا دل و جان سے اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

جواباً آنکھوں میں چمک لیے ساغر کی مسکراہٹ بڑھتی چلی گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"اس بار ایک حسین دلہن پوری رات کے لیے ہمارے اِس اغواء خانے کی زینت بنے گی یا وحشت۔۔۔۔" اطراف میں دیکھتا ساغر کمینگی سے چبا چبا کر بولتا ہوا جہاں زور سے ہنس دیا تھا، وہیں عامر کی حیرت بھی اُسی کے سنگ بے باک ہنسی میں ڈھلتی چلی گئی۔۔۔

پل پل گہری ہوتی سیاہ رات کے برعکس، یہ جگہ رنگ برنگی روشنیوں سے جگ مگ کرتی ہوئی بہت سوں کے دلوں کو بھا رہی تھی۔

اس دوران باآواز بلند چلتا ہوا شوخ میوزک ماحول کو قدرے خوشگوار بنائے ہوئے تھا۔

مہندی کی اس رات کو سب تیاریاں بڑے ہی شاندار طریقے سے کی گئی تھیں۔

رنگیلے بھڑکیلے کپڑوں میں آئے ہوئے مہمانوں نے لوازمات سے لے کر رسومات تک بھرپور طریقے سے انجوائے کیا تھا۔

سبز اور پیلے امتزاج کے جوڑے میں سج سنور کر اسٹیج پر بیٹھی حیا کا دل جہاں اپنے پہلو میں براجمان زیدان عالم درانی کے سبب شدتوں سے دھڑکتا ہوا، اسے بار بار شرمانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔ وہیں اپنی جانب آتی حسنہ کو دیکھ کر زیدان کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

سیاہ رنگت کی پیروں تک آتی کامدار فراک پر کھلے بال چھوڑے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

کم از کم قریب بیٹھی حیا سے تو ہزار گناہ دلکش لگی تھی وہ زیدان کو۔۔۔

"بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے کسی اپنے کو دوسرے کے ہاتھوں سونپ دینا۔۔۔ اور اس پر ستم چپ چاپ تماشہ بھی دیکھنا۔۔۔۔" ان دونوں کے مقابل آکر رکتی وہ نرم لہجے میں بڑا گہرا طنز کر گئی تھی۔

حسنہ کی سرخ، نم آنکھوں میں غور سے دیکھتے ہوئے زیدان کا دل شدتوں سے مچلا تو حیا اس کی بات کو اپنے رنگ میں لیتی نرمی سے مسکرائی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”حسنہ۔۔۔؟؟؟تم اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو چندا۔۔۔؟؟میں رخصت ہو کر بالکل ساتھ والے گھر ہی تو جا رہی ہوں۔۔۔ تمھارا جب دل چاہا مجھ سے بلا جھجک ملنے آ جایا کرنا ناں۔۔۔میں تم سے دور نہیں ہوں بالکل بھی۔۔۔“ بڑی محبت سے حسنہ کا ہاتھ تھام کر کہتی ہوئی حیا کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

اس کی چھوٹی بہن سے اس کی جدائی برداشت کرنا کتنا مشکل ہو رہا تھا ناں۔۔۔

اس کی بات سن کر جہاں حسنہ کی جلتی آنکھوں میں اس کے لیے تمسخر سا ابھرا تھا۔۔۔وہیں ساتھ بیٹھے زیدان نے حیا کی اتنی بڑی غلط فہمی پر بے اختیار گلا کھنکھارا۔

”یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کون کس سے دور ہوتا ہے۔۔۔۔“ بڑے ضبط سے مسکرا کر کہتی وہ ایک آخری برہم سی نگاہ زیدان پر ڈال کر مزید وہاں رکی نہیں تھی۔۔۔بلکہ جھٹکے سے حیا سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

بے اختیار زیدان کا بے چین دل اس کے پیچھے جا کر اسے منا لینے کو کیا تھا مگر فی الوقت وہ بے بس تھا، سو لب بھینچے اُدھر ہی جما رہا۔۔۔

"حسنہ رکو تو۔۔۔۔۔۔" پیچھے حیا نے متفکر ہوتے اسے روکنا چاہا تھا مگر عین موقع پر ہنس کر وہاں آتی حفصہ بیگم نے دونوں دلہا دلہن کی توجہ شدت سے اپنی جانب کھینچ لی تھی۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

اپنے چھوٹے بھائی کی مہندی کے فنکشن میں شرکت کرنے کے بعد، اب وہ اپنے کمرے کی کھلی کھڑکی میں کھڑا اِس وقت سگریٹ سلگا رہا تھا۔

کئی لوگوں نے اس کی ذات۔۔۔ اس کی شادی شدہ زندگی کے متعلق پوچھا تھا، جس کے جواب میں اس کے والدین نے حقیقت چھپاتے ہوئے سب کے سامنے اس کا جھوٹا بھرم بنا دیا تھا۔

پُرسوچ سرخ نگاہیں غیر مرئی نقطے کو تکتی رمیض کے گہری سوچوں میں گم ہونے کا پتا دے رہی تھیں۔

آج ریسٹورنٹ میں نا چاہتے ہوئے بھی اُس نے فکس مینیو کے سبب اپنے ہاتھوں سے وہی کیک بنایا تھا،،، جو پہلے کبھی وہ اپنی روٹھی ہوئی بیوی کو منانے کے لیے بڑی چاہت سے بنایا کرتا تھا۔۔۔

اور نتیجتاً وہ مان بھی جایا کرتی تھی۔۔۔

مگر پھر۔۔۔!!!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رمیض نے تلخی سے دھواں اڑایا۔۔۔ نگاہوں کے سامنے کا منظر یکدم بدلا تھا۔

"یُو مسٹر شیف۔۔۔ اگر تمھیں یہ لگتا ہے کہ میں تمھارے بنائے ہوئے اِس ٹیسٹ لیس چاکلیٹ کیک سے مان جاؤں گی تو بیلیو می بہت غلط لگتا ہے تمھیں۔۔۔" اس کے اتنی محنت، محبتوں سے بنائے گئے کیک کو ایک جھٹکے میں پرے پھینکتی وہ شدت سے چلائی تھی۔

رمیض نے حیرت سے اس کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھا۔ پھر اپنے بگڑ چکے زمین بوس کیک پر نگاہ ڈالتے ہوئے اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں تاسف سا پھیل گیا۔

"وٹس رونگ وِد یو روزینہ۔۔۔ آخر اتنا غصہ کس بات کا ہے تمھیں۔۔۔؟؟ پر امس کیا تو ہے کہ کل تمھیں تمھاری پسند کی ڈائمنڈ رِنگ لے دوں گا۔۔۔ اپنے بُھول پن کی معافی بھی مان چکا ہوں۔۔ منانے کی کوشش بھی کر چکا۔۔ پھر یہ سب تماشہ کیوں۔۔۔؟؟" ماتھے پر بل ڈالے وہ ہنوز نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

جانے کیوں اب اس کی من چاہی بیوی دن بہ دن بگڑنے لگی تھی۔

بات بات پر اس کا بلاوجہ کا الجھنا اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا تب۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بھول پن؟؟؟سیریسلی رومی۔۔۔؟؟؟صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ تم اور تمھارا یہ دو ٹکے کا ریسٹورنٹ میری خواہشوں کو پورا کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔۔۔۔" سینے پر بازو باندھتے ہوئے اس کا لہجہ صاف مذاق اڑاتا ہوا تھا۔

جواباً وہ اس کے بیگانہ تیوروں سمیت اسکی دلکش آنکھوں میں اپنے لیے حقارت ہی حقارت دیکھ ٹھٹھک کر رہ گیا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔" وہ ہنوز سینہ جلاتی سوچوں میں شدت سے غرق ہوا تھا،جب حمزہ اس کی پشت دیکھتا ہوا دبے قدموں کمرے میں چلا آیا۔

معاً اس کی معصوم آنکھیں سامنے ٹیبل پر رکھے والٹ کے ساتھ سگریٹ پیک،لائٹر کو دیکھ کر چمک اٹھی تھیں۔

"سگریٹ۔۔۔" ننھے دل کی ابھرتی خواہش پر لبیک کہتا وہ بے آواز دوڑتا ہوا ان چیزوں کی طرف لپکا۔

ایسے میں ہنوز تلخ خیالات میں گھرا رمیض اپنے بھانجے کی موجودگی کو قطعی محسوس نہیں کر پایا تھا۔

اُس روز فلم کی دیکھا دیکھی، حمزہ نے بھی سگریٹ نکال کر چھوٹے لبوں کے بیچ دباتے ہوئے ایک محتاط نگاہ پلٹ کر رمیض پر ڈالی تھی۔۔۔ جو ہنوز منہ موڑے کھڑکی سے باہر جھانکتا اسموکنگ کر رہا تھا۔

"ٹِک۔۔۔" کی آواز کے ساتھ اس نے آگ کے ننھے شعلے سے بمشکل سگریٹ کو سلگایا۔ پھر جلدی سے سانس اندر کھینچا تو،، حلق سے پھوٹتا کھانسی کا دورہ جہاں رمیض کو ٹھٹھک کر پلٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ وہیں کمرے کی دہلیز پر کھڑی زلیخا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے بچے کی جانب دیکھا۔

"حمزہ۔۔۔۔۔؟؟؟ فوراً پھینکو اسے۔۔۔۔!!!" چیخ کر اس تک آتی وہ اس کے ہاتھ کی ڈھیلی گرفت سے سگریٹ چھین کر پھینک چکی تھی۔

رمیض بھی اپنا سگریٹ پھینکتا پریشان سا قریب چلا آیا تھا۔۔۔

"ما۔۔ما۔۔۔۔۔" کھانسی سے سنبھلتا وہ بمشکل سنبھلا تو ضبط ٹوٹنے پر زلیخا کا ہاتھ اٹھا اور "چٹاخ" کی آواز کے ساتھ حمزہ کی نازک گال پر انگلیوں کے سرخ نشان چھوڑ گیا۔

"بس کر دیں آپا۔۔۔۔؟؟؟ بچہ ہے وہ۔۔۔۔" نتیجتاً حمزہ کے سہم کر رونے پر رمیض نے مٹھیاں بھینچ کر زلیخا کو ٹوکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ حقارت و غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

ہاں۔۔۔ہاں وہ خود بھی تو حمزہ کے سامنے سینہ تان کر اسموکنگ کر رہا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی ساتھ اس کے معصوم بچے کو بھی۔۔۔افففف۔۔۔۔!!!

سوچتے ہوئے زلیخا کا دماغ مزید گھوما۔۔۔

"اور تم۔۔۔؟؟؟بڑے ہو کر بھی ایسی گھٹیا حرکت سکھاؤ گے میرے بچے کو۔۔۔سگریٹ نوشی۔۔۔؟؟؟میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی رمیض۔۔۔۔مانا کہ اس کا باپ نہیں ہے۔۔۔مگر ماں ابھی زندہ ہے اس کی۔۔۔اور اس قابل بھی کہ اپنے بچے کو اچھے برے کی تمیز سکھا سکے۔۔۔سو تمھیں کچھ سکھانے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم۔۔۔" کرخت لہجے میں بولتی ہوئی وہ اپنے تیز دھار لفظوں سے رمیض کی جلتی آنکھوں میں حیرت بھر گئی تھی۔

اس دوران جلتے گال پر اپنا ننھا ہاتھ جمائے، حمزہ اپنی ماں کے بھڑکنے پر آنسو بہاتا مزید سہم چکا تھا، سو جبھی کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا آپا۔۔۔بہتر ہو گا کہ آپ اپنی یہ غلط فہمی دور کر لیجیے۔۔۔پلیز۔۔۔" اِس صاف الزام پر ماتھے پر بل ڈالے وہ قدرے سرد لہجے میں گویا ہوا۔

پھر تاسف بھری نگاہ حمزہ پر ڈالی جو سرخ چہرے کے سنگ مسلسل سسکتا ہوا فی الوقت کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں تھا۔

"مجھے تمھارے بارے میں کوئی بھی غلط فہمی پالنے کا شوق نہیں ہے رمیض۔۔۔تم کیا ہو یہ میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔بہتر ہو گا آئندہ میرے بچے سے کوسوں دور رہنا تم۔۔۔" بے دردی سے بولتی ہوئی وہ اگلے ہی پل حمزہ کو بازو پکڑ کر کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

"شِٹ۔۔۔۔۔۔" پیچھے رمیض نے خود سے دو سال بڑی بہن کے خراب رویے پر قدرے بے بسی سے نیچے گرے سگریٹ کو بوٹ تلے مسلا تھا۔۔۔

"اوے ہوئے جناب۔۔۔ہمارے جیجا جی نے تو ابھی سے تمھیں اپنی بانہوں میں سمیٹنا شروع کر دیا ہے لڑکی۔۔۔ذرا سوچو۔۔شادی کے بعد کتنے رومانٹک حالات ہوں گے۔۔۔اففف۔۔۔" ہینڈ فریز سے ابھرتی ہوئی اپنی بیسٹ فرینڈ کی شوخ آواز نے حیا کو کانوں کی لوؤں تک سرخ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

آج صبح ہی تو وہ زیدان عالم درانی کی پک کو زوم کر کے بڑی چاہت سے دیکھ رہی تھی۔۔جب اچانک اسے وٹس ایپ پر زیدان کا میسج ملا تھا،

جس میں اسے سب سے چھپ چھپا کر،رات کے اندھیرے میں اکیلے چھت پر ملنے کا صاف بلاوا دیا گیا تھا۔

اور پھر وہ شدتوں سے دھڑکتے دل کے ساتھ سب سے چھپتی چھپاتی چھت پر جا بھی رہی تھی۔

لیکن برا ہو پیروں میں اٹکتے سبز رنگ غرارے کا جس نے حیا کو آخری سیڑھیوں پر منہ کے بل نیچے گرا یا تھا۔

زیدان جو پہلے ہی چھت پر منتظر کھڑا تھا،اس کی حلق سے پھوٹتی چیخ پر تیزی سے بھاگ کر اس تک آیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حیانے سنبھلنے کی کوشش میں اس کی حیران آنکھوں میں دیکھا، جن میں اگلے پل ہی سرد تاثر ابھر آیا تھا۔

”تم۔۔۔؟؟تم دھیان سے نہیں چل سکتی تھی کیا۔۔۔؟؟اگر پیچھے کی طرف جا گرتی تو۔۔۔؟؟جانتی ہو کیا کیا نقصان ہو سکتا تھا پاگل لڑکی۔۔۔؟؟تم یہاں آئی ہی کیوں۔۔۔؟؟“ بنا دیری کیے اسے جھٹک کر اٹھاتے ہوئے زیدان کے لہجے میں فکر سے زیادہ غصہ جھلک رہا تھا اُس پل۔۔۔

جبکہ اس کی فکر سے کہیں زیادہ اپنے بازوؤں پر اس کی مضبوط گرفت محسوس کرتے ہوئے حیا کی دھڑکنوں میں ایک طوفان برپا ہوا تھا۔

”آ۔۔آپ نے ہی تو میسج کر کے مجھے یہاں بلایا تھا زیدان۔۔۔“ اس کی جانب دیکھنے کی جرات کرتی وہ سرخ چہرے کے ساتھ دھیمی آواز میں بولی۔

مقابل کی نزدیکی کے سبب مردانہ کلون کی دلفریب مہک حواسوں پر چھا رہی تھی۔

جواباً وہ شدت سے چونکا۔

"تو۔۔تو تمھیں پھر بھی نہیں آنا چاہیے تھا۔۔بلکہ تمھیں یہاں ہونا ہی نہیں چاہیے۔۔اس سے پہلے کہ کوئی بھی ہمیں ایسی حالت میں دیکھے۔۔۔یو جسٹ گو۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔" کشمکش کے عالم میں بولتا ہوا وہ حیا کو زبردستی سیڑھیوں کی جانب پلٹا گیا تھا۔

"مگر زیدان۔۔۔" مدھم سا بوکھلا چکی حیا کچھ کہنا چاہتی تھی مگر سامنے ہی رمیض عالم درانی کو سپاٹ چہرے کے ساتھ پہلی سیڑھی پر کھڑا دیکھ وہ پوری سن ہوئی تھی۔۔۔

مگر پھر اگلے ہی پل وہ اُس پر عجیب سی بیزار نگاہ ڈالتا ہوا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

"یار حیا میں تم سے کچھ کہہ رہی ہوں تم آگے سے بول کیوں نہیں رہی۔۔۔؟؟ یہ ایکدم سے ہی کہاں گم ہوگئی ہو تم بھئی۔۔۔؟؟؟" سماعتوں سے ٹکراتی ہوئی ندا کی تیز آواز پر وہ ایک دم سے اپنے خیالوں سے باہر نکلی تھی۔

"ہہ۔۔ہاں۔۔میں سن رہی ہوں تم بولو ناں کیا کہہ رہی تھی۔۔۔" حیا نے سنبھل کر بولا تو دوسری طرف ندا گہرا سانس لیتی مسکرائی۔

”یار حیا۔۔۔؟؟؟میں سوچتی تھی کہ بس تمھارا ہونے والا شوہر ہی ہینڈ سم ہے۔۔۔ مگر اس کے بڑے بھائی کا تو لیول ہی سب سے الگ ہے یار۔۔۔ افففف کیا ڈیشنگ لُک تھی ناں اس کی۔۔۔ مگر افسوس کہ تمھارا جیٹھ میرڈ نکلا۔۔۔“ ندا کی ٹھرک نے پل میں حیا کے پنکھڑی لبوں سے مدھم مسکراہٹ چھینی تھی۔

”اپنے اس ٹھرکی پن سے باز آجاؤ ندا اور فوری توبہ کرو۔۔۔ فوری۔۔۔“ وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی تو دوسری طرف ندا نے اس کے تلخ لہجے پر منہ بسورا۔

”کیوں۔۔۔؟؟؟سچ بات پر بھلا کیسی توبہ۔۔۔؟؟“ وہ بضد ہوتی حیا کا موڈ ٹھیک ٹھاک خراب کر گئی تھی۔

”اُس کا سچ ہی تو جانلیوا ہے۔۔۔ یہ انسان اپنی سابقہ بیوی کا قتل کر کے پاکستان بھاگ آیا ہے۔۔۔۔“ وہ شدت سے یہ سب کہہ دینا چاہتی تھی مگر وقاص صاحب کی دی ہوئی سخت تنبیہہ نے اسے لبوں پر قفل لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"سنو۔۔۔بہت وقت ہو گیا ہے اس لیے فون رکھ رہی ہوں اب میں۔۔۔سونا ہے مجھے خدا حافظ۔۔۔" پونے دو بجاتی گھڑی دیکھ کر وہ بے اختیار کہہ گئی تھی۔

"ہونہہ۔۔۔سو ہی نہ جانا کہیں تم جھوٹی۔۔۔اپنے سئیاں کی یادیں تمھیں کہاں سونے دیں گی بھلا۔۔۔!!!" ندا نے پھر سے اُسے چھیڑتے ہوئے دلکشی سے مسکرانے پر مجبور کیا تھا۔

حقیقت بھی تو یہی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل وہ جھٹ سے کال کاٹ گئی۔

آہستگی سے لیٹتے ہوئے حیا کی مسکاتی نگاہیں بے اختیار اپنے پہلو میں لیٹی حسنہ وقاص کی پشت پر پڑی تھیں۔وہ گہری نیند سو رہی تھی۔

جدائی کے آنسوؤں کے سنگ اپنے بابا سے ڈھیر سارا شفقت بھرا پیار سمیٹنے کے بعد وہ سیدھا حسنہ کے پاس ہی گئی تھی۔

اور پھر اس کی ہر برہمی کو بآسانی دور کرتی مطمئن بھی ہو چکی تھی۔

گہرا سانس بھر کے اسی کی طرف کروٹ لیتی حیا کی سوچیں جہاں ایک بار پھر سے زیدان عالم درانی کی طرف لپکتی اس کا دل دھڑکا گئی تھیں، وہیں حسنہ نے اپنی نم انگارہ آنکھیں کھولتے ہوئے سختی سے لب بھینچ لیے۔۔۔

کل کا چڑھتا سورج اگر ایک کے لیے وبالِ جان ثابت ہونے والا تھا، تو دوسرے کے انگاروں پر لوٹتے دل پر ٹھنڈی پھوار بن کر برسنے والا تھا۔۔۔

"بے خودی بے سبب نہیں غالب۔۔۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔۔۔"

وہ عام سی جینز کے اوپر بلیو شرٹ زیب تن کیے کچھ جھجکتا ہوا ریسیپشن گرل تک آیا تھا۔

"جی کہیے ؟؟؟ کس سے ملنا ہے آپکو۔۔۔؟؟" پروفیشنل انداز میں پوچھتی ہوئی وہ لڑکی فائق درید کو کچھ سخت مزاج سی لگی تھی۔

کاؤنٹر پر اپنا فولڈر رکھتا وہ ہولے سے مسکرایا۔

"مجھے اس کمپنی کی آنر زلیخا عالم درانی سے ملنا ہے۔۔۔انہوں نے مجھے اپنا یہ آفیشل کارڈ دیا تھا اور کہا تھا کہ میں ان سے ملنے یہاں آؤ۔۔۔آپ پلیز انھیں میرے آنے کا انفارم کر دیجیے۔۔۔۔" بلاوجہ اپنا کالر ٹھیک کرتے ہوئے وہ جیب سے کارڈ نکال کر اسے دکھاتا سادگی سے بتا رہا تھا۔

نور نے بغور آفیشل کارڈ کو دیکھا جو انہی کے آفس کا تھا۔

"سوری۔۔۔مگر آپ ابھی ان سے نہیں مل سکتے۔۔۔" تسلی ہونے پر دوٹوک کہتی وہ فائق درید کو حیران کر گئی تھی۔

"مگر کیوں۔۔۔انھوں نے مجھے خود آفر کیا تھا۔۔۔" اس نے سنجیدگی سے احتجاج کیا تھا۔

عجیب لڑکی تھی۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر پھر بھی آپ ان سے نہیں مل سکتے۔۔بیکاز وہ آج آفس ہی نہیں آئی ہیں۔۔۔۔" نور نے اس کا کھلی رنگت والا چہرہ دیکھ کر گہرا سانس لیتے ہوئے مین ریزن بتایا تو وہ ایکدم چپ سا ہو گیا۔

https://classicurdumaterial.com/

"نہیں آئیں۔۔۔؟؟اوہ۔۔۔یقیناً کوئی بڑی وجہ ہی ہو گی نہ آنے کی۔۔۔ورنہ آنر کی غیر موجودگی۔۔۔۔" پُر سوچ انداز میں بولتا ہوا وہ اس کی جانب دیکھ کر اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔

"جی بالکل ایسا ہی ہے، ایکچولی آج اُن کے چھوٹے بھائی، سر زیدان کی شادی ہے اسی لیے ان کی یہاں غیر موجودگی ضروری تھی۔۔۔" بتاتی ہوئی وہ مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر لائی تو فائق بھی مسکراتا ہوا سر اثبات میں ہلا گیا۔

آنکھوں کا رنگ پل بھر کو بدلا تھا۔

"سر زیدان۔۔۔؟؟اس کمپنی کے مین آنر۔۔رائٹ۔۔؟؟" اس کے صحیح اندازے پر نور نے تائید میں پلکیں جھپکائی تھیں۔

انداز اب جان چھڑوانے والے تھے۔

"تھنک یو۔۔۔تو میں۔۔۔میں پھر بعد میں آ جاؤں گا۔۔۔نوایشو۔۔۔۔" سہولت سے کہتا ہوا وہ کاؤنٹر سے اپنا فولڈر اٹھا گیا تھا۔

"شیور۔۔۔۔" نور مسکرا کر بولتی ہوئی اب کے وہاں آکر رکتی دوسری لڑکی کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔

"تو یعنی آپ سے دوبارہ روبرو ملاقات کرنے کے لیے ابھی مزید وقت درکار ہے مجھے مس زلیخا عالم درانی۔۔۔" زیرِلب بے بسی سے بڑبڑاتا ہوا وہ وہاں سے پلٹ گیا تھا۔

ایسے میں نور نے اس کی نیلی پشت کو بغور دیکھتے ہوئے اگلے ہی پل سر جھٹک دیا۔۔۔

"زیدان مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اگر کہیں اس سب کا نتیجہ میری بہن یا پھر ہمارے خود کے حق میں برا نکل آیا تو۔۔۔؟؟؟" اسے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اطمینان سے ہم رنگ پگڑی پہنتا دیکھ وہ بظاہر خائف سی بولی۔

انگلیاں چٹخاتے ہوئے اسکی آواز وقتی پریشانی کو صاف واضح کیے دے رہی تھی۔

آج جو حیا و قاص کے ساتھ ہونے والا تھا، بلاشبہ وہ کئی زندگیوں میں طوفان مچا دینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

جواب میں ہولے سے مسکراتا وہ اسکی جانب پلٹا تو کریم رنگ شیر وانی میں اسکا کسرتی وجود دیکھتے ہوئے حسنہ کو بے اختیار اپنے دل کی ایک بیٹ مس ہوتی محسوس ہوئی۔

اگلے ہی پل زیدان نے پورے استحقاق سے کندھوں سے تھام کر اسے جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا۔

”محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔؟؟؟“ وہ اسکی خوبصورت آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا۔

بلا جھجک سر اقرار میں ہلاتی وہ مقابل کو سرشار سا کر گئی۔

”پانا چاہتی ہو مجھے۔۔۔؟؟؟“ دل دھڑکاتا ایک اور سوال۔۔۔

”ہر قیمت پر۔۔۔۔“ دوبدو جواب دیتی وہ اس کی مسکراہٹ گہری کر گئی تھی۔

”گڈ۔۔۔تو پھر جو ہو رہا ہے جیسا ہو رہا ہے اسے خاموشی سے ہو جانے دو۔۔۔اور ہر ڈر فکر چھوڑ کر فقط یہ سوچو کہ ہمارے اس عمل کے نتیجے میں زیدان عالم درانی ہمیشہ کے لیے تمھاری قسمت میں لکھ دیا جائے گا۔۔۔“ اسے ہر لحاظ سے تسلی دینے میں کامیاب ٹھہرتا وہ محبت سے چور لہجے میں بولا تو حسنہ بھی اپنی چاہت کامل ہو جانے کی آس میں۔۔۔خود غرض بنتی کھل کر مسکرا دی۔

وہ خوش قسمت ہی تو تھی جو مقابل کھڑا شاندار مرد اپنی بچپن کی منگ کے خلاف گہری چال بنتا۔۔۔فقط اسکی چاہت میں دیوانہ ہو چلا تھا۔

"تمھارے لیے۔۔۔انفیکٹ ہماری سچی محبت کے لیے میں اتنا بڑا قدم اٹھانے جارہا ہوں ڈارلنگ۔۔۔اب تو تم مجھ سے یہ خفگیاں نہیں جتاؤ گی ناں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سندر چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامتا گہرے لہجے میں پوچھنے لگا۔

گزشتہ شب کی تمام تر ناراضگیوں کو تو وہ پہلے ہی اپنی تسلیوں وعدوں سے مٹا چکا تھا۔۔

جواباً وہ اس کی تپش دیتی آنکھوں میں جھانکتی ہوئی سر نہ میں ہلاتی دھیرے سے ہنسی تھی۔

"بس آپ ایک بار میرے ہو جائیں مسٹر زیدان عالم درانی۔۔۔پھر خفا نہیں ہوں گی۔۔۔" اپنے چہرے پر موجود اس کے ہاتھوں کو تھام کر دباتی وہ بڑے اعتماد سے بولی تو زیدان کی خمار زدہ نگاہیں اسکے یاقوتی لبوں کی مسکراہٹ دیکھتی بہکتی چلی گئیں۔۔۔

حسنہ کی مسکاتی نگاہیں بھی بے خودی میں اس کے لبوں کی طرف بھٹکی تھیں۔۔۔

جب اچانک دروازے پر ہوتے کھٹکے کے سبب دونوں چونک کر ہوش میں آتے ہوئے قدرے پھرتی سے ایک دوسرے سے الگ ہوتے فاصلے پر ہوئے۔

معاً دروازہ کھول کر اندر آتی حفصہ بیگم حسنہ کو یوں اپنے بیٹے کے کمرے میں دیکھ کر پل بھر کو ٹھٹھک سی گئیں۔

پھر سر جھٹک کر مسکراتی ہوئیں ان کے قریب چلی آئیں۔

"ماشاءاللہ۔۔۔ماں صدقے جائے۔۔۔میرا چاند تو آج سچ مچ کا چاند دکھائی دے رہا ہے۔۔۔خدا تمھیں ہر بری نظر سے محفوظ رکھے۔۔۔" مسکرا کر اپنی جانب دیکھتے زید ان کے رخسار محبت سے تھامتے ہوئے ان کی آنکھوں میں ستائش ہی ستائش تھی۔

اس دوران سرخ رنگ شرارے کُرتی میں شعلہ بنی حسنہ بالوں کو جھٹک کر پیچھے کرتی کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔

البتہ دل کی دھڑکنیں ہنوز تیز رفتاری سے دھڑک رہی تھیں۔

آنے والے خوشگوار لمحات کا سوچتی حفصہ بیگم نے سرشار ہوتے ہوئے زیدان کا ماتھا چوما تھا اس بات سے قدرے انجان کہ۔۔۔دو باغی ہو چکے دلوں نے سب کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے اس پل صرف اپنا سوچا تھا۔۔۔صرف اپنا۔۔۔!!!

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

ماتھے پر بل ڈالے وہ اس وقت سامنے پارلر کی طرف اپنی بیزار نگاہیں مرکوز کیے ہوئے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

"سنو عدیل۔۔۔جنید صاحب ہمارے بہت خاص گیسٹ ہیں۔۔ان کی خاطر مدارت سمیت ریسٹورنٹ کے باقی انتظامات بھی اچھے سے سنبھالینا تم۔۔۔اس وقت میں ایک ارجنٹ کام میں پھنس گیا ہوں ورنہ خود چلا آتا۔۔۔۔" رمیض سنجیدگی سے اپنے مینجر کو گائیڈ کر رہا تھا، جب وہ دلہن بنی ہوئی سج سنور کر قدم رکھتی پارلر سے باہر آئی تھی۔

وہ جو بےزار سا اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اس پر نگاہیں پڑتے ہی خدا حافظ کہہ کر کال کاٹتا سیدھا ہوا۔

حیا وقاص کچھ جھجک کر اس کی جانب دیکھتی ہوئی اپنا بھاری لہنگا تھامے قریب سے قریب تر چلی آ رہی تھی۔

ایسے میں رمیض عالم درانی کے دل کی دھڑکنیں صرف ایک پل کے لیے اسکے میک اپ شدہ من موہنے نقوش میں الجھتی تیز ہوئی تھیں۔

جیسے ہی وہ پاس سے گزرتی گاڑی کی دوسری طرف بڑھی تو وہ بھی سر جھٹکتا ہوش میں آیا۔ پھر اس کی طرف پلٹا۔

اگر جو عالم صاحب کی بجائے حفصہ بیگم اسے ایمرجنسی میں اِس محترمہ کو پارلر سے پک اپ کرنے کی درخواست کرتیں تو وہ یقیناً کوئی نہ کوئی بہانہ بنالیتا۔۔۔

مگر اب تو بابا نے بول دیا تھا سو کام چھوڑ کر اسے میرج حال تک لے کے جانا ہی جانا تھا۔

"آگے کہاں بیٹھ رہی ہو۔۔۔؟؟؟ پیچھے جا کر بیٹھو۔۔۔۔" اسے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے دیکھ رمیض نے فوری طور ٹوکا تو حیا چونک کر اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھنے لگی۔

"لیکن آگے بیٹھنے میں کیا پرابلم ہے رمیض بھائی۔۔۔؟؟" اسے حقیقتاً وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”کیونکہ میں تمھیں اپنے برابر میں نہیں بٹھانا چاہتا۔۔۔ہاں اگر زیدان خود تمھیں لینے آتا تو وہ ضرور ایسا چاہتا۔۔۔“ دوبدو جواب دیتا وہ اپنی طرف کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ چکا تھا۔

حیا نے اناری رنگ لبوں کو بھینچتے ہوئے کھلے دروازے کو آہستگی سے بند کیا۔ پھر ضبط سے پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی۔

وہ اکھڑ دماغ شخص خود کو سمجھتا کیا تھا۔۔۔؟؟

اتنے اہم دن پر بھی اسے ہمیشہ کی طرح نیچا دیکھانے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

اس دوران پارلر کے باہر گن پکڑ کے مطمئن کھڑا اگارڈ کسی ضروری کام سے بلانے پر پلٹ کر اندر جا چکا تھا۔

”تمھیں بلاوجہ بیوٹیشن کے ہاتھوں اس قدر سجنے سنورنے کی ضرورت نہیں تھی ویسے۔۔۔اس مصنوعی تراش خراش کی بانسبت تم اپنی قدرتی سادگی میں زیادہ مناسب لگتی ہو۔۔۔خواہ مخواہ پارلر آ کر خود کے ساتھ ساتھ میرا قیمتی وقت بھی برباد کر دیا۔۔۔“ ایک بے نیاز سی نگاہ پہلے سے ہی سیٹ ہوئے شیشے سے اس کے تنے چہرے پر ڈالتا وہ مکمل اعتماد سے گویا ہوا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بھاری لہجہ ہمیشہ کی طرح بے تاثر تھا لیکن بظاہر تعریف و تنقید کرتے الفاظ حیا کو حیرت سے اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کر گئے تھے۔

اس کی نظروں سے لاپرواہ ہوتے ہوئے جہاں رمیض نے اگنیشن میں چابی گھوماتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔۔۔وہیں دو انجان لوگ قدرے پھرتی سے گاڑی کے دونوں دروازے کھول کر زبردستی اندر گھسے۔

پل بھر کا کھیل تھا جب حیا کی مدھم چیخ پر رمیض نے حواس باختہ ہوتے حیرت سے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔

وہ دونوں حیا کو بیچ میں کرتے ہوئے دروازے بند کر کے اپنی لوڈ ہوئی پسٹلز اس پر تان چکے تھے۔

"کون ہو تم لوگ۔۔۔؟؟؟اور کیا چاہیے ہم سے۔۔۔۔؟؟" اس جانیلوا افتاد پر پسٹلز کو محتاط ہو کر دیکھتے ہوئے رمیض نے ضبط سے پوچھا۔

جانے کب سے اور کیوں وہ غنڈے انہی کی طاق میں بیٹھے تھے۔۔۔؟؟؟

اس دوران گاڑی کے کالے شیشے فوراً اوپر چڑھا دینا ان غنڈوں کی ہوشیاری کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

یہ بھی تو بدقسمتی ہی تھی جو پارلر سائیڈ والی روڈ پر رش نہ ہونے کے برابر تھا۔

”ر۔۔رمیض بھائی۔۔۔؟؟“ خوف سے بھیگتی آنکھوں کے سنگ حیا کے اناری لب شدت سے پھڑ پھڑائے۔

”ہمیں جو چاہیے ہو گا وہ تو ہم ہر قیمت پر لے ہی لیں گے شانے تو بس شرافت سے گاڑی چلا ورنہ۔۔۔۔اس دلہنیا کا دماغ اڑا ڈالے گے۔۔۔ گاڑی چلاااااا۔۔۔۔۔“ بائیں جانب والا شخص حیا کو بازو سے دبوچے ہوئے، پسٹل کی نوک اس کے سر پر دباتا رعب سے بولا۔۔۔

نتیجتاً حیا کی سانسیں تو بند ہوئی ہی تھیں، رمیض بھی حیا کی زرد پڑتی رنگت دیکھتا پل بھر کو بے بسی سے لب بھینچ گیا۔

”تم لوگوں کو پیسہ موبائل گولڈ جیولری جو چاہیے میں دینے کو تیار ہوں۔۔۔انفیکٹ ایکسٹرا منی بھی دے دوں گا م۔۔بس کسی کو بھی ذرہ برابر نقصان پہنچائے بنا ہماری گاڑی سے اتر جاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔۔“ سرد لہجے میں ملتجی ہوتے اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں سرخی پھیلنے لگی تھی۔

جواباً دائیں جانب بیٹھے ساغر نے غصے سے آگے ہوتے رمیض کے سر پر قدرے زور سے پسٹل ٹکائی تو کسی انہونی کے ڈر سے حیا سسکی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رمیض کی جانب تکتے ہوئے آنسو تواتر سے گالوں کو بھگو رہے تھے۔

"موبائل پکڑا اپنا اور جلدی سے گاڑی چلا۔۔۔ورنہ سچ بات ہے اِدھر ہی ٹھوک دوں گا تیرے کو یا وحشت۔۔۔" گن سے اس کے سر پر قابلِ برداشت ضرب لگا تا وہ رمیض کو سختی سے مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر چکا تھا۔

اگلے ہی پل گہرا سانس بھرتے ہوئے وہ سیٹ پر سیدھا ہوا پھر ڈیش بورڈ پر پڑا اپنا موبائل فون اس کو پکڑاتا لب بھینچ گیا۔

اس دوران دبک کر بیٹھی حیا اپنی پسلی پر پسٹل کی نوک سختی سے محسوس کرتی مزید سہم چکی تھی۔

رمیض نے شدتِ بے بسی سے ایک بار پھر (بیک ویو مرر) شیشے کو حیا پر سیٹ کیا۔ پھر بند ہو چکی گاڑی کو بددلی سے اسٹارٹ کرتا ہوا آگے بڑھا گیا۔

پیچھے پارلر سے باہر نکلتے گارڈ نے قدرے چونک کر اُس بلیک کلر کی گاڑی کو نگاہوں سے دور جاتے دیکھا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔؟؟کیا تم سچ کہہ رہے ہو حمزہ۔۔۔؟؟تمھارے رمیض ماموں نے تمھیں وہ سگریٹ نہیں دیا تھا۔۔۔؟؟تم نے جو کچھ بھی کیا خود سے کیا۔۔۔؟؟" زلیخا قدرے حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

کل رات اپنے کمرے میں آنے کے بعد وہ روتا روتا وہیں پر سو گیا تھا،اس کے بعد وہ خود بھی غصے اور بے چینی کی کیفیات میں گھری رہی تھی۔۔۔

لیکن ابھی ابھی جو حقیقت حمزہ نے اسے اٹک اٹک کر بتائی تھی،وہ اندر سے زلیخا کو اپنے تلخ رویے پر بے اختیار شرمندہ سا کر گئی تھی۔

"یس مومی۔۔۔ماموں کو تو پتا بھی نہیں تھا کہ میں ان کے روم میں اینٹر ہوا ہوں۔۔۔ مگر آپ نے مجھے اتنی زور کا سلیپ کیا اور پھر ماموں کو بھی جھوٹا بلیم کیا۔۔۔" شکایت کرتا وہ روندو سی صورت بنا گیا تھا۔

ہاں وہ زلیخا کے ڈر سے آئندہ ایسی کوئی بری حرکت نہ کرنے کا وعدہ کر چکا تھا۔۔۔

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اگر جو اس کی مومی اسے پہلی جیسی نرمی نہ دیکھاتی تو شاید اب بھی وہ اپنے ماموں کے حق میں کچھ نہ بولتا۔

https://classicurdumaterial.com/

"حمزہ تم۔۔۔۔" زلیخا جو گہرے گلابی لبوں کو پھڑ پھڑاتی ہوئی اسے تنبیہی انداز میں کچھ کہنا چاہ رہی تھی، معاً حفصہ بیگم کے پریشانی سے پاس آکر بیٹھنے پر چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

"امی۔۔۔؟؟ آپ پریشان دکھائی دے رہی ہیں۔۔ کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟" زلیخا نے حفصہ بیگم کا بے تاب چہرہ دیکھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا تھا جو فون بند جانے پر کال کاٹ چکی تھیں۔

"کیسے نہ پریشان ہوں میں زلیخا۔۔۔باراتی۔۔ دلہا۔۔ مولوی صاحب سب یہاں آچکے ہیں اور دلہن کے شدت سے منتظر ہیں۔۔۔ مگر حیا ابھی تک ہال میں نہیں پہنچی۔۔۔ رمیض اسے لینے گیا تھا پارلر سے۔۔۔ لیکن۔۔۔!! مجھے۔۔ مجھے ان دونوں کی بہت فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔" بتاتے ہوئے وہ ہال میں مہمانوں کے بیچ ہوتی مدھم مدھم چہ مگوئیوں سے بخوبی واقف تھیں۔

سنگین معاملہ سنتی زلیخا بھی یکدم ہی پریشان ہوتی تھی۔

اس دوران ان دونوں کی باتوں سے جی بھر کے بور ہوتا حمزہ اپنی ہی عمر کے ایک بچے کو سامنے کھڑا دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف لپکا تھا۔

"آ۔۔ آپ زیادہ اپ سیٹ مت ہوں امی جان ورنہ آپکا بلڈ پریشر ہائے ہو جائے گا۔۔۔لائیں ادھر میں کال کر کے دیکھتی ہوں مے بی اس بار اٹھالیں۔۔۔۔" تسلی دیتے انداز میں بولتی ہوئی زلیخا نے ان سے موبائل فون پکڑتے ہوئے جھٹ پٹ رمیض کے نمبر پر کال ملائی تھی۔

حیا تو اپنے ساتھ موبائل فون لے کر ہی نہیں گئی تھی۔۔۔

"انھیں ہزار بار کال کر چکی ہوں میں، تمھارے بابا، بھائی سب ہی۔۔۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔ پارلر والی سے بھی بات ہوئی تھی میری۔۔اس کا کہنا ہے کہ حیا اور رمیض کب کے وہاں سے نکل چکے ہیں۔۔۔ کہیں کچھ برا نہ ہو گیا ہو ان کے ساتھ۔۔۔؟؟ افففف۔۔۔ خدایا مدد۔۔۔" بتاتے ہوئے حفصہ بیگم کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

"امی کال۔۔۔ کال جا رہی ہے۔۔۔اس بار نمبر بند نہیں ہے۔۔۔۔فکر مت کریں سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔" چونک کر بولتے ہوئے زلیخا نے گویا ان کو بڑی ہی کوئی خوشخبری کی بات سنادی تھی۔

"شکر ہے رب کا۔۔۔۔کال اٹھائی رمیض نے۔۔۔؟؟؟" وہ بے تابی سے پوچھ رہی تھیں۔۔۔ مگر صد افسوس کے کال جان بوجھ کر کاٹ دی گئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"میں دوبارہ ٹرائے کرتی ہوں۔۔۔" بڑھتی دھڑکنوں کے ساتھ کہتی زلیخا نے دوبارہ کال کرتے ہوئے موبائل فون کان سے لگایا تھا۔

پھر ایک سرسری سی نگاہ سامنے حمزہ پر ڈالی۔۔۔

بڑوں کی ٹینشن سے قدرے لاپرواہ ساوہ مہمان کے اُس بچے کے ساتھ بچگانہ کھیل کھیلنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

بے اختیار حفصہ بیگم کے دل سے خیر کی دعائیں نکلنا شروع ہو چکی تھی۔

"چچ۔۔آخر مسئلہ کیا ہے اس کے ساتھ بھئی۔۔۔؟؟ پھر سے کال کاٹ دی۔۔۔" کال پھر سے کاٹ دی گئی تھی، جب زلیخا چڑ کر بولی۔

حفصہ بیگم کا دل پھر سے بیٹھنے لگا تھا۔

"ٹوں ٹوں۔۔۔ٹوں ٹوں۔۔۔" ضد میں آتی وہ پھر سے کال ملانے کو تھی، جب سماعتوں سے ٹکراتی میسج ٹیون نے اسکرین پر بھی اپنا آپ شو کروایا تھا۔

"امی رمیض کا میسج ہے۔۔۔" رمیض کے نام سے آیا میسج پل میں زلیخا کی توجہ اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تو پڑھوناں جلدی سے۔۔۔دیکھو کیا کہہ رہا ہے وہ۔۔۔؟؟؟" خیر کی خبر سننے کو ان کی سماعتیں بے تاب ہوئی تھیں۔۔۔جب زلیخا نے اثبات میں سر ہلاتے جلدی سے آیا نوٹیفیکیشن اوپن کیا۔

میسج کھل کر اسکرین پر آیا تھا۔۔۔جسے نگاہوں سے پڑھتے ہوئے زلیخا عالم درانی کے چہرے کی رنگت بدلتی چلی گئی۔

"کیا ہوا ہے کیا لکھا ہے اسنے بتاؤ مجھے بھی۔۔۔؟؟؟ حیا کو ساتھ لے کر کب تک آ رہا ہے وہ یہاں۔۔۔؟؟" قدرے چونک کر زلیخا کے تشویش زدہ تاثرات دیکھتی وہ سوال پر سوال داغتی چلی گئیں۔

"وہ نہیں آئے گا امی۔۔۔بتا دیں سب کو جا کر۔۔۔رمیض عالم درانی حیا کو یہاں لے کر نہیں آنے والا اب۔۔۔" سرد ترین لہجے میں آہستگی سے کہتی وہ حفصہ بیگم کے سر پر بم پھوڑ گئی تھی۔۔۔

مہمانوں کی سوال کرتی نگاہوں سے وقتی طور محفوظ، وہ سب گھر والے اس وقت ہال کے پرائیوٹ روم میں موجود تھے۔

"میں اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ سب میرا اور حیا کے واپس آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔ لیکن شاید آپ میں سے کوئی بھی یہ بات نہیں جانتا ہو گا کہ ہم ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔۔۔ محبت کیا، عشق کرتے ہیں عشق۔۔۔ لیکن آپ لوگوں تو اس وقت صرف اپنی عزت۔۔اپنی ساکھ کے کھو جانے کا ڈر ہو گا ناں۔۔۔ ہمارے سچے جذباتوں کی ہماری مجبوریوں کی پرواہ کوئی کہا کرے گا بھلا۔۔۔؟؟بس اسی لیے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم آپ کی ایک دوسرے کو دی ہوئی زبانوں کا قطعی کوئی پاس نہیں رکھیں گے، نہ ہی بے جوڑ رشتے جوڑنے کی سزا مزید بھگتیں گے۔۔۔ اپنی محبتوں کو دلوں میں دفنا کر نہیں رکھ سکتے ہم۔۔۔ اس لیے میں اور حیا آپ لوگوں سے بہت دور جا رہے ہیں۔۔۔ اپنی ایک الگ ہنستی بستی دنیا بسانے۔۔۔ اب واپسی کی راہیں ہمارے لیے فنا ہو چکی ہیں۔۔۔ آئی ہوپ کہ اتنی بڑی حقیقت جان لینے کے بعد آپ لوگ بھی ہمارا مزید انتظار کرنے کی بے وقوفی نہیں کریں گے۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔۔!!!" بند پرائیوٹ روم میں، اس طویل میسج کا ایک ایک لفظ بآواز بلند پڑھتے ہوئے زیدان عالم درانی کی آواز میں غصہ صاف ہچکولے لے رہا تھا۔

"وٹ دی ہیل از دِس۔۔۔۔" اگلے ہی پل اس نے حفصہ بیگم کا موبائل فون پوری شدت سے فرش پر دے مارا تھا۔

جہاں ایک طرف کھڑی حسنہ اسکی اِس حرکت پر چونکتی سیدھی ہوئی تھی وہیں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے وقاص صاحب کا سر ملامت و صدمے سے مزید جھکتا چلا گیا۔۔۔

"تو یہ تھی آپ سب کی چہیتی پارسا حیا بی بی۔۔۔ ہمم۔۔۔؟؟؟ کم اون۔۔۔ کم از کم مجھ جیسا مخلص انسان ایسی دوغلی فریب کار لڑکی کو تو بالکل بھی ڈیزرو نہیں کرتا تھا۔۔۔" اپنے مقابل پریشان کھڑی فیملی سے تلخی سے کہتا ہوا وہ اس پل ایکٹنگ کے اونچے درجوں کو چھو رہا تھا۔

"جانے کیوں۔۔؟؟ مگر مجھے اب بھی یقین نہیں آرہا اس بدترین حقیقت پر۔۔۔۔" جواب میں عالم صاحب زمین پر پڑے ٹوٹ چکے موبائل پر نظر ڈال کر آہستگی سے کہتے ہوئے زیدان کو تمسخر پر مجبور کر گئے۔

اگلے ہی پل وہ ان کے قریب آتا ہوا اپنے باپ کو نرمی سے کندھوں سے تھام گیا تھا۔

"ڈیڈ میں بھی یقین نہ کرتا۔۔۔ خدا قسم کبھی بھی یقین نہ کرتا اگر جو وہ دونوں یہاں موجود ہوتے تو۔۔۔ لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ان کی اب تک کی غیر موجودگی نے اس بدترین حقیقت کو سچ ثابت کر دیا ہے۔۔۔ اب آپ کا بے عیب بیٹا ہر لحاظ سے بے عزت ہو کر بنا دلہن کے گھر واپس جائے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گا۔۔۔۔" بڑے اعتماد سے کہتا ہوا وہ دکھ وافسوس کی چٹان بنا تقریباً سبھی کو ان دونوں سے بدگمان کر چکا تھا۔

رمیض کا نمبر بھی پھر سے بند ہو گیا تھا۔۔۔۔

ایسے میں اپنی نیک بخت بیٹی کے سیاہ بخت نکلنے پر وقاص صاحب کا دل ڈوب ڈوب جا رہا تھا۔۔۔

اس قدر شرمندگی۔۔۔افففف۔۔۔

"ایسا نہیں ہے بیٹا۔۔۔" حفصہ بیگم اس کے دکھتے لہجے پر تڑپ کر بولیں۔

معاوہ سر ہلا کر ان کی بات کی نفی کرتا ہوا سرعت سے ان کے مقابل آیا تھا۔

"ایسا ہی ہے موم بالکل ایسا ہی ہے۔۔۔اب سب لوگ رشتے دار تھو تھو کریں گے ہم پر۔۔۔وہ دونوں تو اپنی محبتوں میں بھاگ گئے، اور ان کے کیے کا بھگتے گا کون پیچھے۔۔۔؟؟میں۔۔۔ہم سب۔۔۔۔" دھیمے کرخت لہجے میں تپ کر بولتا ہوا وہ وہاں موجود سبھی کو آنے والے لمحات کے لیے فکر مند کر گیا تھا۔

کمرے سے باہر عجیب وغریب باتیں بناتے ہوئے مہمان، مولوی سمیت اب تک ان کے منتظر تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جہاں زلیخا کا دل حیار میض کے لیے حد درجہ برا ہوا تھا، وہیں حسنہ نگاہوں میں دیوانگی کی رمق سموئے مسلسل زیدان کے دلچسپ نقوش تکتی چلی جارہی تھی۔

کیا کچھ نہیں کر رہا تھا وہ اس کی محبتوں میں۔۔۔۔

"تو کیا چاہتے ہو تم۔۔۔ کیا کرنا چاہیے اب ہمیں۔۔ ہاں۔۔؟؟؟" اس بار عالم صاحب نے شدتِ ضبط سے اس کی مرضی جاننا چاہی۔

آخر یہ کیسی بے عقلی کا مظاہرہ کیا تھا اُن کے عقلمند بیٹے نے۔۔۔۔؟؟؟

ابھی تو اسکے خود کے ساتھ پہلی بیوی کو لے کر اتنا ابتر سانحہ گزرا تو۔۔۔

اور اب بالکل اچانک ہی یہ سب۔۔۔۔!!!

"م۔۔ میں آپ سب کے سامنے بے حد شرمسار ہوں۔۔۔" اس سے پہلے کہ زیدان کچھ کہتا، اپنی برداشت کھو چکے وقاص صاحب ہاتھ جوڑتے سب کے مقابل آئے تھے۔

"اپنی بیٹی کو بطورِ امانت آپ لوگوں کے ہاتھوں سونپنے کی جو زبان دی تھی۔۔۔اسے چاہ کر بھی پورا نہیں کر پایا میں۔۔۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا۔۔۔" شرم تلے سر جھکائے وہ دکھ سے بولتے چلے جا رہے تھے۔

کہاں سوچا تھا بھلا بھائی بھاوج کے سامنے ایسا وقت بھی زندگی میں دیکھنا پڑے گا۔۔۔

عالم صاحب اپنے چھوٹے بھائی کا چہرے دیکھتے بے بسی سے آنکھیں میچ کر کھول گئے۔۔۔

اپنے بے قصور باپ کو ایسی حالت میں دیکھتے ہوئے حسنہ کے تیکھے نقوش پر بے اختیار بے چینی در آئی، تو زیدان پل بھر کو تاسف زدہ ہوتا جلدی سے آگے بڑھ کر ان کے جڑے ہاتھ تھام کر نیچے کر گیا۔۔۔

"آپ کو معافی مانگنے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے چچا جان۔۔۔کیونکہ آپ اب بھی بیٹی دے کر ہمیں اپنی دی ہوئی زبان پوری کر سکتے ہیں۔۔۔" زیدان عالم درانی کے مضبوط لہجے نے جہاں سبھی کو حیرت میں ڈالا تھا، وہیں حسنہ و قاص کا دل شدتوں سے دھڑک اٹھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"م۔۔مطلب۔۔۔؟؟" حیرت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے وقاص صاحب کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

نتیجتاً زیدان نے ساکت کھڑی حسنہ کی طرف گہری نگاہ ڈالی۔۔

"مطلب صاف ہے چچا جان۔۔۔ آپ کی بڑی بیٹی تو میرے بھائی کے ساتھ بھاگ چکی ہے۔۔۔ مگر چھوٹی بیٹی تو یہی موجود ہے ناں۔۔۔ لہٰذا آپ میری حسنہ وقاص سے شادی کروا دیجیے۔۔۔ یقین جانیے یہ رہی سہی رشتہ داری بھی ختم ہونے سے کہیں زیادہ بہتر اوپشن ہو گا۔۔۔" سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ بڑے ہی شاطرانہ طریقے سے اپنے بڑوں کو نئی راہ دکھا چکا تھا۔

ایسی نئی راہ کہ جس کو مسترد کرنا شاید ہی ناممکنات میں سے ایک بن چکا تھا اب۔۔۔

"حسنہ بیٹی۔۔۔۔!!!" اگلے ہی پل حسنہ کی جانب پلٹتے ہوئے نم آنکھوں کے سنگ وقاص صاحب نے آہستگی سے اسے مخاطب کیا۔۔۔ تو سبھی کی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ خائف سی نفی میں سر ہلا گئی۔

آنسوں کی لڑیاں گلاب گالوں پر لڑھک آئی تھیں۔۔۔

یہ دکھاوا قابلِ دید ہی تو تھا۔۔۔ جبکہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس کے یوں اداکاری کرنے پر اب کہ مسکراہٹ دبانے کی باری زیدان عالم درانی کی تھی، جو اپنی طے شدہ پلیننگ پوری کرنے میں بڑی ہی شدت سے کامیاب رہا تھا۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"آآاہہ۔۔۔" حیا نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ آہستگی سے آنکھیں کھولیں تھیں۔

پھر گھنی پلکیں جھپکا جھپکا کر بھاری آنکھوں کی دھندلاہٹ کم کرتے اپنے حواس بحال کرنے چاہے۔

ہاں۔۔۔ہاں بابو ہو چکا ہے تیرے کہے کے مطابق سارا کام۔۔۔بے فکر رہ ذرا سی بھی خراش نہیں آنے دیں گے ہم اُس جوڑے کو۔۔۔ہاں۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ہو جائے گا یہ کام بھی۔۔۔اوکے۔۔۔اوکے۔۔۔" فون پر بات ختم کرتے ساغر کی چمکتی نگاہیں اسی کو ہوش میں آتا دیکھ رہی تھیں۔

سر سیدھا کرتی حیا چاہ کر بھی اپنے رسی سے بندھے ہاتھوں کو حرکت نہیں دے پائی تھی۔

معاً سامنے نظریں اٹھنے پر وہ یکدم گھبرائی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”رمیض بھائی۔۔۔؟؟“ اپنے مقابل بے ہوش ہوئے رمیض کو کرسی سے بندھا دیکھ اس کی نگاہیں پھیلتی چلی گئیں۔۔۔

”اوسوہنیو۔۔۔اگر اپنی نیندیں پوری کر ہی لی ہیں تو ہماری طرف بھی نگاہ ڈال لو۔۔۔“ ایک طرف پڑی چارپائی سے اٹھ کر اس کی جانب آتا ہوا اساغر کمینگی سے گویا ہوا تو،، ٹھٹھک کر اسے لمبی زلفیں سنوارتا دیکھ حیا کا دل شدت سے ڈوبا۔

دماغ پر زور دیتے محض ایک پل لگا تھا اسے یاد آنے میں کہ کیسے وہ رمیض بھائی کے سنگ ان غنڈوں کے ہاتھوں کڈنیپ ہوئی تھی۔

بیچ راہ میں ہی وہ پانچ لوگ زبردستی کلوروفام والا رومال سونگھاتے اسے پلوں میں بے ہوش کر چکے تھے۔۔۔اور پھر اس کے بعد۔۔۔شاید رمیض کو بھی۔۔۔!!!

”تت۔۔تم پاس مت آؤ میرے۔۔پلیز دور رہو۔۔۔“ اس کے گھٹنے بل پاس بیٹھنے پر وہ وحشت زدہ سی غرائی۔

پھر تیزی سے بھیگتی نگاہوں کے سنگ بے ہوش پڑے رمیض کی جانب ملتجی ہو کر دیکھا۔۔۔

"کیوں نہ آؤں پاس تیرے۔۔۔؟؟ اتنی حسین دلہن ہے تُو۔۔۔ بھلا کون کافر تجھے قریب سے محسوس کرنا نہیں چاہے گا۔۔۔۔" اس کے گھٹنے کو چھوتا ہوا وہ ہنس کر بولا،،، تو کراہت سے گھٹنا جھٹکتی ہوئی وہ لفظ "دلہن" پر یکدم ساکت پڑی۔

بے اختیار زیدان عالم درانی کا مسکراتا ہوا وجیہہ عکس اس کے ذہن کے پردے پر لہراتا ہوا اس کا دماغ پوری طرح سے ہلا گیا تھا۔

"آ۔۔آج تو میری شادی تھی ناں۔۔۔؟؟ میری شادی۔۔۔ٹائم۔۔۔ٹائم کیا ہوا ہے؟؟ مجھے وقت سے وہاں پہنچنا ہوگا۔۔سب لوگ میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔" فکر میں پاگل ہوتی وہ روہانسے لہجے میں بولتی چلی جا رہی تھی، جب اپنے خفیہ اڈے پر آتا عامر دور سے ہی اس کی بات سنتا بے ہنگم قہقہہ لگا گیا۔

معاًر میض کے ماتھے پر چڑھتی، مٹی تیوریاں اسکے حواسوں میں آنے کا پتا دینے لگی تھی۔

"فکر نہیں کر دولہنیا۔۔۔اب کوئی بھی تیرا انتظار نہیں کر رہا۔۔۔اور نہ ہی تجھ سے نکاح کرنے والا بچا ہے کوئی۔۔۔دن پوری طرح سے ڈھل چکا ہے۔۔۔" کمینگی سے کہتا ہوا وہ ہاتھ میں پکڑی شراب کی بوتل میز پر رکھتا خود بھی وہیں بیٹھ چکا تھا۔

ساغر بھی بالوں کو جھٹکتا ہنسا۔

حیا نے اس بدترین حقیقت پر صدمے سے اسے دیکھا۔

دل کی دھڑکنیں بند ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔

"ایسا۔۔۔نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" سسک کر نفی میں سر ہلاتے اس کی بھیگی سرخ آنکھوں نے بے ساختہ ایک طرف لگی جالی دار کھڑکی کو ٹٹولا تھا۔

اور پھر پھیلتی شام کا منظر اس کے وجود کو گویا بے جان سا کرتا چلا گیا۔

معاًر میض نے اپنی جلتی آنکھیں کھولتے ہوئے خود کا لڑھکا بھاری سر سیدھا کیا۔

مگر نگاہوں کے سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے بحال ہوتے حواس پل میں جھنجھنا اٹھے تھے۔

"ایسا ہو چکا ہے یا وحشت۔۔۔" بتاتے ہوئے ساغر کا ہاتھ پھر سے بے باکی کے ساتھ حیا کے گھٹنے پر پڑا تھا۔

اُس غنڈے کی جرات پر جہاں ہوش میں آتی حیا سسکی تھی، وہیں رمیض کا خون کھول اٹھا۔

"اپنے غلیظ ہاتھوں کو دور رکھو اسے ورنہ جان لے لوں گا میں تمھاری۔۔۔" غصے سے چیختے ہوئے رمیض نے بے اختیار خود کو چھڑوانا چاہا تھا، مگر افسوس کہ رسیاں مضبوطی سے اس کے ہاتھ پیروں کو جکڑے ہوئے تھیں۔

اس کی بھاری بھڑکتی آواز پر تینوں نے ہی قدرے چونک کر اس کا تنا چہرہ دیکھا تھا۔

"ر۔۔رمیض بھائی۔۔۔" حیا کے سسکتے لب اسے ہوش میں دیکھ کر پل بھر کو مسکرائے تھے، جب ساغر رمیض کی بے بسی دیکھتا ڈھٹائی سے ہنس دیا۔

سنجیدہ ہو چکا عامر بھی شیطانیت سے مسکرایا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

"ابے دیکھ تو دلہنیا کا مجنوں،،، کیسے ہوش میں آتے ہی واویلا مچانے لگا ہے۔۔۔ حالانکہ اصلی کھیل تو ہم نے ابھی شروع بھی نہیں کیا یا وحشت۔۔۔۔" مونچھیں مسلتا ہوا وہ رمیض کو اپنے لفظوں سے آگ لگانے میں کامیاب ٹھہرا تھا۔

"میں نہیں جانتا کہ تم لوگ کون ہو اور کس خبیث کے کہنے پر یہ سب کر رہے ہو۔۔؟؟؟ لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اگر اِس لڑکی کو ذرا سی بھی کوئی نقصان پہنچا تو بخدا آزاد ہوتے ہی میں تم لوگوں پر تمھاری سانسیں حرام کر دوں گا۔۔۔ گیٹ اٹ۔۔۔" رسی بندھے پیروں کو شدت سے جھٹکتا وہ سلگتے لہجے میں بولا، تو اس کھلی دھمکی پر ساغر نے ناگواری سے آنکھیں سکیڑیں۔

"دیکھ لیتے ہیں یہ بھی۔۔۔ اوے عامر۔۔۔۔!!! آجا ذرا اپنا باقی کا مال بھی وصول لیں۔۔۔" چیلنجنگ انداز میں کہہ کر حیا کی طرف پلٹتا وہ رمیض کی جلتی آنکھوں کی سرخی مزید گہری کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ دونوں کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ نفی میں سر ہلاتے ہوئے حیا کے سانس خشک ہوئے تھے۔

”دور رہو اس سے۔۔۔میں کہتا ہوں وہیں رک جاؤ(گالیاں)##۔۔آا اسٹاپ۔۔۔“ آپے سے باہر ہوتا وہ چیخ اٹھا تھا۔اپنا آپ چھڑوانے کی مسلسل کوشش میں جلد سرخ ہوتے اس کی رگیں پھول چکی تھیں۔

مگر وہ بے بہرہ ہوتے حیا کا پنوں سے سیٹ ہوا بھاری دوپٹہ بے دردی سے الگ کرتے ہوئے ایک طرف پھینک چکے تھے۔

”نن۔۔نہیں۔۔۔چھوؤمت مجھے۔۔۔پلیز دور ہٹو مجھ سے۔۔۔۔رمیض بھائی۔۔۔۔بچائیں مجھے۔۔۔رمیضضضض۔۔۔۔۔۔“ گلے میں پڑا گولڈ کا نیکلس بُندے، بندیا اتارنے کی کوشش میں ان کا غلیظ لمس خود پر محسوس کرتے جہاں حیا کے حلق سے بے بس آہیں،،، چیخیں نکلی تھیں۔۔۔وہیں غصے کی زیادتی سے پاگل ہوتے ہوئے، پوری شدت لگا کر اٹھتا رمیض اگلے ہی پل بھاری چیئر سمیت منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔۔۔

نتیجتاً لطف لیتے بے ہنگم قہقوں کی گونج بے ساختہ تھی۔۔۔

وہ اس وقت اپنے بڑے سے گھر کی فرنٹ سائیڈ پر بنے سوئمنگ پول میں بڑی مہارت سے شرٹ لیس تیراکی کر رہا تھا۔ دسواں راؤنڈ لگاتے ہی وہ سوئمنگ پول کی گہرائی تک گیا تھا۔ پھر پندرہ سے بیس سکینڈز تک پانی کی گہرائی میں رہتے ہوئے جھٹکے سے پانی سے باہر نکل آیا۔ بھیگے چہرے سمیت بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کیفی کی سرخ ہو رہی نگاہیں اپنی طرف آتے شیبی پر پڑیں تھیں۔ اگلے ہی پل وہ گہرے سانسوں کے بیچ پھرتی سے تیرتا ہوا پول کے کنارے پر آیا۔

"ہائے برو۔۔۔ نائٹ سموکنگ کے ٹائم سوئمنگ کی کوئی خاص وجہ۔۔۔؟؟" اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا وہ کچھ حیرت سے مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔

"کیفی کا موڈ بدلنے کے لیے کسی خاص وجہ کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔۔۔ اینی وے تُو بتا اچانک یہاں کیسے آنا ہوا۔۔۔؟؟" کنارے پر پڑے وائن کے گلاس پر سے نگاہیں ہٹاتا وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

جواباً شیبی کی مسکراہٹ بھی سمٹی تھی۔

"کچھ بتانے آیا تھا تجھے۔۔۔۔؟؟" کہتے ہوئے جانے کیوں اس نے پل بھر کو نظریں چرائی تھیں۔

"بتانا ناں۔۔ سن رہا ہوں۔۔۔" کنارے پر بازو رکھے، کیفی کا کسرتی وجود ہنوز پانی میں ٹھہرا ہوا تھا۔

"وہ۔۔۔ کیفی۔۔۔ جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا یار۔۔۔۔ آج زیدان عالم درانی نے اپنی منگ کی بجائے حسنہ وقاص سے نکاح کیا ہے۔۔۔ رخصتی بھی ساتھ ہی ہو چکی ہے۔۔۔ سننے میں آیا ہے کہ اس کی منگ اپنے جیٹھ کے ساتھ بھاگ۔۔۔!!!!" وہ تاسف زدہ سا اس کی بدلتی رنگت دیکھتا بتا رہا تھا، جب اپنا ضبط کھونے پر کیفی نے غصے سے چلاتے ہوئے وائن کا گلاس پکڑ کر زور سے دور پھینکا۔

"جسٹ شٹ اااپ۔۔۔۔ شٹ دِس نانسینس۔۔۔ چھوڑوں گا نہیں میں اس دھوکے باز عورت کو۔۔۔ کیا سوچتی ہے وہ؟؟ میری ذات، میری محبت کو دھتکار کر خود آباد رہ لے گی۔۔۔؟؟ نہیں نہیں نہیں۔۔۔ برباد کر دوں گا میں اسے۔۔۔ سب فنا کر کے رکھ دوں گا اس کی خوشیاں،،، مسکراہٹیں،،، سکون۔۔۔ عزت۔۔ سب کچھ۔۔۔ ڈیٹ ڈزاٹ۔۔۔۔" درشتگی سے دھاڑتا ہوا وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ چکا تھا۔

شیبی اپنے جگری یار کی بگڑی حالت دیکھ کر لب بھینچ گیا۔

یہ خبر واقعی اس کے دل پر چھریاں چلا گئی تھی۔

”شیبی۔۔۔!!!جو کام میں نے تم سے بولا تھا، وہ اب جلد از جلد ہو جانا چاہیے۔۔۔“ گہرے سانسوں میں پھنکار کر بولتا وہ چکنا چور ہو چکے شیشے پر انگارہ نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔

اس بکھرے کانچ کی طرح بہت جلد ہی وہ کسی کی ذات بھی بالکل اسی طرح بکھیرنے والا تھا۔۔۔

جواباً اس کے بازو پر تسلی دیتے انداز میں ہاتھ رکھتے ہوئے شیبی نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

”ویڈنگ نائٹ کی یہ سجاوٹ تو بہت دل سے کی گئی ہے مسٹر زیدان عالم درانی۔۔۔ مگر جس کے لیے کی گئی تھی افسوس وہ تو یہاں ہے ہی نہیں۔۔۔!!!“ خوشبوار گلاب کی پتیوں کے سنگ جلتی ہوئی موم بتیوں کی سجاوٹ پر نظر ڈالتی وہ بے اختیار حیا کی ذات پر چوٹ کر گئی،، تو زیدان نے اس گہرے طنز پر حسنہ کو بغور دیکھا۔۔۔ جو اس پل اس کی سیج سجائے، اسکے مقابل بیٹھی تھی۔

”تمھیں کس نے کہا کہ یہاں نہیں ہے۔۔۔۔ تم ہو تو سہی میری نظروں کے سامنے۔۔۔ میرے قریب۔۔۔ فقط تمھیں تصور میں رکھ کر میں نے اپنی موجودگی میں یہ ساری سجاوٹ کروائی تھی

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جانم۔۔۔بیلیو می۔۔۔" چوڑیوں والی کلائی تھام کر نرمی سے پشت پر سلگتے لبوں کی چھاپ چھوڑتا ہوا، وہ اپنی پہلی بے باکی سے حسنہ وقاص کا دل شدتوں سے دھڑکا چکا تھا۔

"اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔؟؟" وہ اس کے سحر میں جکڑی تھی۔

"تمھیں کھودینے کے ڈر نے مجھے محبت سے عشق کے درجے پر پہنچادیا ہے حسنہ زیدان عالم درانی۔۔۔حد سے زیادہ چاہنے لگا ہوں میں تمھیں۔۔۔۔" زیدان اس کے من بھاتے نقوش کو گہری نگاہوں سے تکتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔

پھر چمکتی پیشانی پر ٹکی بندیا کو نرمی سے اتارتا حسنہ کے دل کی دھڑکنیں مزید بڑھا گیا۔

"میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں زیدان۔۔۔پلیز زندگی میں کبھی بھی مجھ سے بدگمان ہونے کی غلطی مت کیجیے گا۔۔ورنہ میں جیتے جی مر جاؤں گی۔۔۔" جواباً حسنہ نے بھی قدرے مضبوط لہجے میں اپنی بھی چاہت کا یقین دلانا چاہا۔۔۔تو زیدان نے بھنویں سکیڑتے ہوئے اس کے سرخ لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی ٹکائی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”ششش۔۔۔تم سے بدگمان ہونے کے لیے شادی نہیں کی میں نے۔۔۔بے فکر رہو تم۔۔۔“ اپنا چہرہ حسنہ کے بے حد نزدیک کرتا وہ اس کے نقوش سرخ کر گیا تھا۔

”آپ کو اپنا بنانے کی خواہش تو پوری ہوگئی میری۔۔۔مگر دلہن بننے کا خواب تو خواب ہی بن کر رہ گیا ناں۔۔۔“ زیدان بڑی آہستگی سے اس کے مسکراتے لبوں سے انگلی سرکاتا ہوا ٹھوڑی تک لایا تھا،جب وہ اپنے دل میں پنپتی حسرت فوراً سے لبوں پر لائی۔

اس کی بات سنتا وہ دھیرے سے ہنس دیا۔

حسنہ وقاص کی مدھم روٹھی ہوئی ادا اس کے دل پر گہرا وار ہی تو کر گئی تھی۔

”دلہن نہ بن کر تم مجھ معصوم پر بجلیاں گرا رہی ہو۔۔۔سوچو اگر دلہن بن کر میرے سامنے آجاتیں تو مزید کیا کیا غضب ڈھاتی۔۔۔؟؟“ ٹھوڑی پر نرمی سے انگوٹھا مسلتا ہوا وہ خمار زدہ لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

”ہمم۔۔خوبصورت تو میں ہوں۔۔۔۔“ اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنستی وہ اترائی تھی۔

"اور زیدان عالم درانی تمھاری اسی خوبصورتی کا دیوانہ ہے۔۔۔بہت حسین ہو تم جاناں۔۔۔ تمھاری یہ مسکراہٹیں، یہ بے باک نگاہیں اور سب سے بڑھ کر قاتلانہ ادائیں۔۔۔اتنی دلفریب ہیں کہ،،،اب یہ بے معنی فاصلے پل میں مٹا دینے کو جی چاہتا ہے۔۔۔" بھاری لہجے میں باور کرواتا ہوا وہ اس کے سر پر ٹکا سرخ رنگ دوپٹہ اتار کر الگ کر چکا تھا۔

حسنہ بنا پلکیں جھپکائے، بے تابانہ اس کے نقوش تک رہی تھی۔

"بے معنی فاصلے رشتوں کو کھوکھلا کر دیتے ہیں زیدان۔۔۔اور یہ ستم میرے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔۔۔" اس کے پشت پر کھلے بالوں کو آگے کرتے ہوئے زیدان نے بڑے استحقاق سے خوشبو سونگھی تھی، جب وہ گہرے ہوچکے تنفس کے ساتھ اپنی رضامندی اس کے حق میں ظاہر کر گئی۔

وہ سرشار سا اس کی چمکتی پیشانی پر سلگتا لمس چھوڑتا ہوا حسنہ کو سکون سے آنکھیں موندنے پر مجبور کر گیا۔

"ہنی مون پر ہم ترکی جائیں گے۔۔۔" روم کی بجھتی روشنیوں پر جہاں حسنہ و قاص کی دلی خواہش۔۔۔مدھم بے باک آواز کی صورت زیدان کی سماعتوں میں گھلی تھی، وہیں پل پل سرکتی ہوئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس سیاہ رات میں دو دھڑکتے دل کسی معصوم کی سسکیوں، آہوں سے قدرے لاپرواہ۔۔۔ایک دوسرے میں مکمل گم ہوتے چلے گئے۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

دن کا سورج تقریباً ڈھلنے کو تھا، جب وہ دلہن کے بھاری جوڑے میں رمیض عالم درانی کے سنگ درانی پیلس میں داخل ہوتی سسکی تھی۔

اس کے خود کے گھر کو تو باہر سے تالا لگا ہوا تھا۔

ہاں۔۔۔ہاں یہ سچ تھا کہ گزشتہ روز اس کی عزت کو پیروں تلے روندا نہیں کیا گیا تھا،،

وہ انجان غنڈے اس کی سسکیوں منتوں سے جی بھر کے لطف لیتے ہوئے محض قیمتی زیور اتار کر اسے چھوڑ چکے تھے،،،

گویا ان کا ڈرانا مقصود تھا۔

اس دوران رمیض عالم درانی کا اس کی ذات کے لیے شدتِ بے بسی سے تلملانا قابلِ دید ہی تو تھا۔

مگر پھر کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟

https://classicurdumaterial.com/

انھیں دوبارہ سے بے ہوش کر کے وہ غنڈے خود وہاں سے مال گاڑی موبائل سب لے کر فرار ہو چکے تھے،،،

ہاں البتہ جاتے جاتے اتنی مہربانی ضرور کر گئے تھے کہ ان کے رسیوں سے بندھے ہاتھ پیر کھول گئے تھے۔

لیکن وہ تو پھر بھی برباد ہو چکی تھی ناں۔۔۔!!!

"اندر چلو۔۔۔ہمارا سب کے سامنے اپنے حق میں صفائی دینا ابھی باقی ہے۔۔۔" حیا کو وہیں ساکت کھڑا دیکھ رمیض سنجیدگی سے گویا ہوا، تو اس نے چونک کر بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

انداز میں خوف سا تھا۔

آگے بڑھنے کا خوف۔۔۔

بہت کچھ غلط ہو جانے کا خوف۔۔۔

"ڈ۔۔ڈر لگ رہا ہے بہت۔۔۔" نفی میں سر ہلاتی وہ آہستگی سے بولی تو رمیض نے نرمی سے اس کی سُنی کلائی تھامی، پھر مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اس کے سنگ اندر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس دوران وہاں کاموں میں مشغول دو ملازموں نے بڑی حیرت سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

وہ جو اپنا آپ ڈھیلا چھوڑے اس کے ساتھ گھسٹتی چلی جا رہی تھی، لاؤنج میں آتے ہی اس کا لرزتا دل اپنوں کو وہاں دیکھ کر بند ہوا تھا۔

وہ لوگ جو سادگی سے ولیمہ کر کے کچھ دیر پہلے ہی گھر واپس لوٹے تھے ان دونوں کو وہاں دیکھ کر حیرت کی زیادتی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

معاز میض نے ان کے مقابل آ کر رکتے حیا کی کلائی چھوڑی تھی۔

وقاص صاحب بے یقین۔۔ سرخ آنکھوں کے ساتھ کئی قدم چل کر اپنی بیٹی کے عین سامنے آ رکے تو حیا نے سر سے سرک چکے بھاری دوپٹے کو بہتے آنسوؤں میں واپس سر پر جمایا۔

ایسے میں عالم صاحب اور حفصہ بیگم کی تاسف زدہ نگاہیں رمیض پر ٹکی تھیں۔

"ب۔۔بابا۔۔۔۔۔؟؟" اس کے لرزتے ہوئے سرخ لب بمشکل پھڑپھڑائے تھے۔۔جب ضبط کھوتے ہی وقاص صاحب کا کانپتا ہاتھ اٹھا اور سب کی موجودگی میں اسکے نازک گال پر بے دردی سے اپنی گہری چھاپ چھوڑ گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"چٹاااخ۔۔۔۔" سکوت کو توڑتی اِس تلخ آواز نے جہاں سبھی کو چونکایا تھا وہیں اپنے جلتے گال پر حیرت سے ہاتھ جماتی وہ ساکت ہوئی۔

یہ دیکھ کر قریب کھڑے رمیض عالم درانی نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"تف ہے تم جیسی بد کردار اولاد پر جو اپنی من مرضیوں کی بدولت خود کے ساتھ ساتھ والدین کی پارسائی کو بھی داغدار کرڈالتی ہے۔۔" وقاص صاحب کے منہ سے غصے میں نکلنے والے الفاظ نہیں۔۔بلکہ دہکتے انگارے تھے جو حیا کی روح کو شدتوں سے جھلساتے چلے گئے۔

اپنے باپ کے پتھریلے چہرے کو بے یقینی سے تکتے ہوئے آنسوؤں کی لڑی ٹوٹ کر اسکے گالوں پر لڑھکی تھی۔

"بس ایک بار۔۔ایک بار مجھ سے کہہ دیا ہوتا کہ بابا جان۔۔۔مجھے آپکی مرضی سے یہ شادی نہیں کرنی۔۔۔بخدا ماتھے پر شکن لائے بنامیں تمھاری یہ بات بآسانی مان لیتا۔۔۔یوں اپنی شادی والے دن اِس شخص کے ساتھ بھاگ کر ہمارے چہروں پر کالک ملنے کی کیا ضرورت تھی تمھیں۔۔۔؟؟" سرخ چہرے کے ساتھ اپنے بھتیجے کی طرف اشارہ کرتے وہ قدرے نفرت سے چیخ رہے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حیا نے سسکتے ہوئے شدومد سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اصلیت جانے بنا وہ کس قدر غلط سمجھ رہے تھے ناں اپنی بیٹی کو۔۔۔

بد کردار۔۔۔!!!

”ایسا کچھ نہیں ہے بابا۔۔۔ آ۔۔ آپکی بیٹی بالکل بھی ایسی نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔ بس ایک بار میری بات سن لیں۔۔ م۔۔ میں آپکو سب کچھ بتاتی ہوں۔۔۔ میں خود سے کہیں بھی۔۔ کسی کے بھی ساتھ نہیں بھاگی تھی بلکہ۔۔۔۔“ رو کر یقین دلانے کی ناکام کوشش کرتی وہ بہت کچھ بتانا چاہ رہی تھی لیکن بروقت بیچ میں پڑتی حفصہ بیگم درشتگی سے اسکی بات کاٹ گئیں۔

”یہ صفائیاں بعد کے لیے رکھ لیں بھائی صاحب۔۔۔ پہلے ان سے یہ کنفرم کروالیں کہ نکاح کر کے واپس لوٹے ہیں یا پھر بنا نکاح کے ہی بے شرمی سے یہاں تک چلے آئے ہیں۔۔۔۔“ وہ بنا لحاظ کے بولیں تو حیا نے قدرے تاسف سے اپنی مہربان تائی جان کا یہ تلخ روپ دیکھا۔۔۔

معاً پیشانی مسلتے رمیض عالم کا ضبط پوری طرح سے جواب دے گیا۔

"انف از انف۔۔۔ حقیقت جانے بغیر آپ لوگ کیسے ہم پر ایسی بدترین تہمت لگا سکتے ہیں۔۔۔؟؟ اور چچا جان آپ۔۔۔ چلیں مجھ پر نہ سہی تو کم از کم اپنی پاکدامن بیٹی پر ہی اعتبار کرلیں۔۔۔ شی از ٹوٹلی انوسینٹ یار۔۔۔۔" برداشت ٹوٹنے پر رمیض نے آگے بڑھ کر قدرے برہمی سے سبھی کو ٹوکا۔۔۔ تو کمرے کا دروازہ کھول کر اپنی نئ نویلی بیوی کے ہمراہ اطمینان سے ان سب کے بیچ آتا زیدان عالم تمسخر سے مسکرایا۔

"اگر یہ ٹوٹلی انوسینٹ ہوتی ناں بھائی۔۔۔ تو عین شادی والے دن مجھے چھوڑ کر کبھی بھی آپکے ساتھ نہیں بھاگتی۔۔۔ اگر اتنی ہی پاکدامن ہوتی تو کم از کم پوری ایک رات آپ کے ساتھ تنہا گزار کر واپس یہاں تک آنے کا حوصلہ مر کر بھی نہ کرتی۔۔۔۔" زہریلے لفظوں کی گہری مار مارتا جہاں وہ سبھی کو اپنی جانب متوجہ کروا گیا تھا۔۔ وہیں اپنی سجی سنوری چھوٹی بہن کا ہاتھ اس ستمگر کے ہاتھ میں جکڑا دیکھ حیا وقاص کا سر بری طرح چکرا کر رہ گیا۔۔۔

"جھوٹ ہے یہ سب زیدان سراسر الزام ہے۔۔۔ حیا معصوم ہے، کیونکہ یہ میرے ساتھ کہیں بھاگی ہی نہیں تھی۔۔۔ نہ ہی میں اسے لے کر کہیں بھاگا تھا۔۔ ہمیں کسی نے جان بوجھ کر کڈنیپ کیا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ڈیمٹ۔۔ کڈنیپ کیا گیا تھا ہمیں بیلیو می۔۔۔" باآواز بلند ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے ہوئے رمیض کی رگیں تن چکی تھیں۔

جہاں حیا کا سکتہ ٹوٹا تھا، وہیں زیدان نے حقیقت سے صاف منہ موڑتے تنفر سے سر جھٹکا۔

"بہانے تلاشنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں برخوردار۔۔۔جب ہمیں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے تو صاف صاف کہہ کیوں نہیں دیتے کہ تم دونوں نے جو کچھ بھی کیا محبت میں پاگل ہو کر کیا۔۔۔؟؟"

تب سے خاموش کھڑے عالم صاحب ان کی ڈھٹائی پر تپ کر بولے۔

اس کی طرف سے آیا وہ محبتوں بھرا طویل میسج منہ بولتا ثبوت ہی تو تھا۔۔۔

جوابًا رمیض نے چونک کر اپنے باپ کی بے یقینی کو دیکھا۔ پھر تھکے تھکے انداز میں چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

یہ کیسی مصیبت گلے آن پڑی تھی کہ کوئی بھی اِس کڑوی حقیقت پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔

اس دوران حیرت سے اپنے مقابل آکر رکتی حیا کو دیکھ کر حسنہ کے نقوش یکدم سپاٹ ہوئے تھے۔

کیسے اجڑ کر واپس آئی تھی ناں وہ۔۔۔!!!

https://classicurdumaterial.com/

"زیدان۔۔۔؟؟زیدان نے میری چھوٹی بہن کا ہاتھ کس حق سے تھام رکھا ہے۔۔۔؟؟اور یہ دونوں ایک۔۔ایک کمرے سے کیوں نکل کر آئے۔۔۔؟؟" کڑوے لہجوں کو فراموش کیے،وہ صدمے سے پوچھتی سب سمجھ کر بھی کچھ سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی۔

جانیلوا ہی تو تھا سمجھنا۔۔۔!!!

اس کے چہرے کی اڑی رنگت دیکھتے ہوئے زیدان کے لب نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔تو بھیگی نگاہوں سے اُس کے انداز دیکھ کر حیا کو بہت کچھ غلط ہو جانے کا احساس لاحق ہوا تھا۔

"کیونکہ۔۔۔تمھاری چھوٹی بہن اب میری قانونی اور شرعی بیوی ہے۔۔۔کل ہی ہم دونوں نے سب کی رضامندی سے تمھاری غیر موجودگی میں یہ شادی کی ہے۔۔۔مبارکباد نہیں دو گی ہمیں۔۔۔؟؟؟"

حظ اٹھاتے لہجے میں زور دے کر بولتا ہوا وہ حیا و قاص کے سر پر درانی پیلس کی پوری چھت گرا گیا تھا۔

وقاص صاحب ہمت ہارتے صوفے پر ڈھ سے گئے۔

ایسے میں رمیض نے بھی قدرے حیرت سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا جو مزید مضبوطی سے ایک دوسرے کے ہاتھ تھام چکے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بیوی۔۔؟؟؟ی۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔زیدان آپ تو صرف مجھ سے محبت کرتے ہیں ناں۔۔۔تو پھر میرے علاوہ کسی اور سے شادی کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟خدا کا واسطہ ہے کہہ دیں یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔پلیز میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم مت کریں بہت محبت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔" ہاتھ جوڑتی وہ شدتوں سے سسک اٹھی تھی۔۔۔

جبکہ اپنے شوہر کے لیے اس کا یہ شدت بھرا اعتراف محبت حسنہ کو اندر تک جلا چکا تھا۔

اس پر مستزاد حیا کا آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چھڑوانے کی جرات کرنا۔۔۔اسے مزید تپا گیا۔

"بند کرو تم اپنی یہ ڈرامے بازی۔۔۔نہیں کرتے میرے شوہر تم سے کوئی محبت وحبت۔۔۔نفرت کرتے ہیں صرف نفرت اور سچ بھی یہی ہے۔۔۔تم جیسی بدکردار اور بھگوڑی لڑکی اس قابل ہے ہی نہیں کہ تم سے رتی بھر بھی محبت جتائی جائے۔۔۔" حیا کو پرے جھٹکتی وہ بنا لگی پٹی رکھے بے دردی سے اس کی ذات کے پرخچے اڑا گئی، تو حیا نے صدمے سے اپنی چھوٹی بہن کا اس قدر بدتمیزی والا لہجہ دیکھا۔

"حسنہ۔۔۔۔!!!" اگلے ہی پل اس کا ہاتھ اٹھا اور "چٹاااخ" کی تیز آواز کے ساتھ حسنہ کا رخسار سرخ کر گیا۔

اس آگ پکڑتے ہنگامے پر جہاں سبھی پریشان ہوئے تھے، وہیں زیدان نے غصے میں حسنہ کو چھوڑ کے حیا کو بازوؤں سے دبوچا۔

"ہمت کیسے ہوئی تمھاری میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔ ہمم۔۔۔؟؟ نفرت کرتا ہوں میں تم جیسی بھگوڑی، بدکردار عورت سے۔۔۔بے تحاشہ نفرت۔۔۔ سن لیا تم نے۔۔؟؟ اب اپنے محبوب کو لے کر دفع ہو جاؤ میری نظروں سے۔۔۔" چنگاڑ کر بولتا ہوا وہ پوری قوت سے اسے پرے دھکیل گیا۔

جواباً مکمل نڈھال ہوتی حیا جہاں پلوں میں زمین بوس ہوئی تھی، وہیں بے اختیار اس کی جانب بڑھتے رمیض عالم درانی کے سوا سبھی نے سنگدلی دکھاتے ہوئے ان دونوں سے اپنا منہ موڑ لیا۔

ایسے میں ریلنگ کے ساتھ لگ کر کھڑی زلیخا سرد نگاہوں سے سب تماشہ دیکھتی اگلے ہی پل وہاں سے پلٹتی جا چکی تھی۔۔۔۔

"کمال کا طعنہ دیا آج دل نے

اگر کوئی تیرا ہے تو کہاں ہے؟"

"لُک ایما۔۔۔مائے ڈائمنڈ بریسلٹ۔۔۔!!!وہ چہک کر اپنا چمکتا دمکتا بریسلیٹ ریسٹورنٹ میں بیٹھی اپنی بیسٹ فرینڈ کو دکھا رہی تھی۔

"واؤ سوئیٹ ہارٹ۔۔۔اٹس رئیلی پریشیس۔۔۔۔" ایما نے اس کے ہاتھ سے بریسلٹ لیتے ہوئے چھوٹے چھوٹے نگوں پر حسرت سے انگھوٹھا پھیرا۔

پھر بلا جھجک اپنی سفید کلائی پر پہن کر قدرے خوشی سے آگے پیچھے سے دیکھنے لگی۔

"بالکل، میں ان سب چیزوں کی دیوانی ہوں اور میرا شوہر صرف میرا دیوانہ ہے۔۔۔۔" خالصتاً انگریزی میں جتاتی ہوئی روزینہ اترائی تھی۔

اس کی دمکتی چمکتی رنگت دیکھ کر کہیں سے لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کسی کی شدید ترین نفرت کا شکار رہ چکی ہے۔

"تم بہت لکی ہو روزی، جو تمھیں اتنا امیر اور محبت کرنے والا شوہر ملا ہے۔۔۔مجھ بدنصیب کو دیکھو۔۔۔اِس ایک مہینے میں یہ میرا تیسرا بریک اپ ہے۔۔۔میری لائف میں کوئی بوائے فرینڈ ٹکتا

https://classicurdumaterial.com/

ہی نہیں ہے یار۔۔۔ آااہہہ۔۔۔۔" ایمانے بظاہر منہ بسور کر اسے بتایا۔۔۔ورنہ تو دل اپنی دوست کی ایسی خوش نصیبی پر شدتوں سے جل اٹھا تھا۔

وہ جو بھی بوائے فرینڈ بناتی تھی، یا تو وہ دو ٹکے کا فریبی نکل آتا یا پھر بال بچوں والا شادی شدہ مرد۔

"تو تم بھی میری طرح بوائے فرینڈ کی بجائے کوئی امیر شوہر پھانس لو ناں جو ہر وقت صرف تمہارے آگے پیچھے گھومتا رہے، اور دل کھول کر تم پر اپنی دولت نچھاور کرے۔۔۔ بالکل میرے ہیری کی طرح۔۔۔" روزینہ نے اس سے اپنا بریسلٹ اتروا کر اپنی گرفت میں لیتے ہوئے مخلصانہ مشورہ دیا تھا۔

معاً ایما کی نیلی نگاہیں دور سے اسی طرف آتے ہیری پر پڑی تھیں، جو شاید اپنے کلائنٹس کے ساتھ کوئی میٹنگ اٹینڈ کرنے یہاں آیا تھا۔

"سچ میں ڈھونڈ لوں۔۔۔؟؟" آہستگی سے پوچھتے ہوئے ایما کی نگاہیں عجیب انداز میں چمک اٹھی تھیں۔

بہکتی ہوئی نظروں کا مرکز سامنے ٹیبل پر بیٹھتا سوٹڈ بوٹڈ ہیری تھا جس کی خود کی نگاہ بھی اب ایما پر پڑ چکی تھی۔

"ہاں ناں ڈھونڈلو۔۔۔" پشت پر بیٹھے اپنے شوہر کی آمد سے بے خبر روزینہ نے جہاں اپنی پکی دوست کے ہاتھ میں اجازت نامہ تھمایا تھا، وہیں ہیری کو ہنوز تکتے ہوئے ایما کا دل نت نئے ارادے بناتا ہوا مزید بے ایمان ہوتا چلا گیا۔۔۔

وہ اس وقت اپنی ہونے والی ساس کے کمرے میں بیٹھی اپنی خراب قسمت پر سسک رہی تھی۔کچھ بھی ثبوت نہ ہونے کے سبب، رمیض عالم درانی اتنی آسانی سے سب گھر والوں کی ناحق بات کے آگے گھٹنے ٹیک دے گا، یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

ایسے میں حفصہ بیگم نے ملازمہ کے سنگ مل کر بے حسی سے ہاتھ چلاتے ہوئے کافی حد تک اس کی بکھری حالت کو سدھار دیا تھا۔

جھمکوں سمیت اپنا سونے کا ہار اسے پہنانے کے بعد۔۔۔اب وہ ایک ایک کڑا حیا کے بے جان ہاتھوں میں ڈال رہی تھیں۔

بڑوں کے سوچے سمجھے فیصلوں کے سبب نکاح کے فوری بعد رخصتی بھی طے کر دی گئی تھی۔۔۔

اور یہ بلاشبہ اُس نازک جان کے لیے بڑا ہی جانیلوا فیصلہ تھا۔

"پلیز مجھ۔۔مجھے یہ نکاح نہیں کرنا تائی جان۔۔۔میں نے آپکے بیٹے کو ہمیشہ سے ایک بڑے بھائی کا درجہ دیا ہے۔۔اب بھلا شوہر کا درجہ کیسے دے دوں۔۔؟؟ پلیز یہ نکاح روک دیں۔۔۔پلیززز۔۔۔" حفصہ بیگم نے اس کے سر پر بھاری دوپٹہ صحیح سے اوڑھایا تھا، جب وہ ہاتھ جوڑتی شدت سے ملتجی ہوئی۔

"یہ تو تمھیں محبت جیسے فتور میں پڑنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔اور رہی بات بڑے بھائی کی تو جان لو کہ کزن کبھی سگے بھائی نہیں ہوا کرتے۔۔۔" آئینے میں اسکارو یارو یا سادلکش چہرہ دیکھتی ہوئی وہ تندہی سے بولیں تھیں۔

"محبت؟؟ نہیں ہے مجھے اُس شخص سے کوئی محبت۔۔۔پہلے تو صرف نفرت تھی۔۔۔ مگر اب بے حد نفرت ہونے لگی ہے۔۔۔اس کی منہوسیت کا پورا پورا یقین ہونے لگا ہے مجھے۔۔۔پہلے ہی میں اپنی بچپن کی محبت کھو چکی ہوں۔۔۔اب رمیض بھائی کی بیوی بنا کر آپ سب لوگ مجھ پر ستم پر ستم مت کریں پلیز۔۔۔۔" برداشت کھونے پر کھڑی ہو کر ان کی جانب پلٹتی، وہ شدتوں سے نفرت کی چنگاریاں اڑاتی چلی گئی۔۔۔تو حفصہ بیگم کی بھنویں تن گئیں۔

"ہمارے سروں میں جو خاک تم نے ڈلوادی ہے ناں حیا بی بی، اس کے بعد تمھیں میرے بیٹے کے سوا کوئی بھی قبول نہیں کرنے والا۔۔۔ حتیٰ کہ تمھارا اپنا سگا باپ بھی نہیں۔۔۔ بہتر ہے کہ چپ چاپ وہی کرو جیسا تم سے کرنے کو کہا جا رہا ہے۔۔۔" اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکتے ہوئے انھوں نے احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"طلاق یافتہ ہے وہ۔۔۔۔" خامی بیان کی گئی تھی۔

"بچپن سے منگنی شدہ تم بھی رہ چکی ہو۔۔۔ اور دھتکاری بھی اپنے ہی منگیتر کے ہاتھوں گئی ہو۔۔۔" دوبدو جواب نے حیا کو سسکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"قاتل ہے وہ اپنی سابقہ بیوی کا۔۔۔" اس بار وہ دبا سا چیخی تو حفصہ بیگم اس کی سرخ آنکھوں میں ڈر کا ڈولتا سمندر دیکھتی ہوئی پل بھر کو نگاہ چرا گئیں۔

"بدنام تو تم بھی ہو۔۔۔۔" ضبط سے باور کرواتے ان کی آواز کچھ آہستہ ہوئی تھی۔

"اسی کی وجہ سے۔۔۔۔" وہ گالوں کو بے دردی سے رگڑتی بولی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”تو جس کے نام سے بدنام ہوئی ہو۔۔۔اسی کے نام اپنا آپ وار دو۔۔۔ورنہ زندگی جہنم ہو جائے گی۔۔۔۔“ حفصہ بیگم نے ٹھوس لہجے میں کہا تو کمرے میں آتے وقاص صاحب کو دیکھ کر حیا کے ہلتے لب ساکت ہوئے۔

”مولوی صاحب آ گئے ہیں بھابی۔۔۔آپ اسے باہر لے آئیں۔۔۔۔“ حیا کے سرخ چہرے پر ایک ضبط بھری نگاہ ڈالتے وہ بے تاثر لہجے میں گویا ہوئے۔

جہاں حفصہ بیگم نے دھیرے سے سر ہلاتے حیا کو تھا،وہیں اسے اپنی سانسیں گھٹتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

”بابا پلیز۔۔۔سچ جان لینے کے بعد کم از کم آپ تو یہ مت کریں میرے ساتھ۔۔۔!!!“ تیزی سے ان کے سامنے جاتی وہ روہانسی ہو کر منت کر رہی تھی۔

سب کی طرح ان کا بھی سچ بات کو من گھڑت کہانی مان کر یقین نہ کرنا حیا کو گھائل کر گیا تھا۔

”اگر مجھے ذلت کی موت مرتا ہوا دیکھنا چاہتی ہو تو پھر مولوی صاحب کے سامنے بلا جھجک اس نکاح سے انکار کر دینا تم۔۔۔۔“ سپاٹ لہجے میں بولتے ہوئے وہ مزید وہاں رکے نہیں تھے،بلکہ اپنی بیٹی کے بہتے آنسوؤں کی پرواہ کیے بنا برہمی سے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

پیچھے ڈھیلے ہوتے وجود کے ساتھ حیا کے سب انکار سب احتجاج پل میں بے دم ہوئے تھے۔۔۔

"ہنستے ہنستے یار ہم تو رو پڑے

آنکھیں پونچھوں؛

آنسو پھر سے نم کریں۔۔۔"

"آج تک کسی نے بھی مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔۔ مگر اُس نے سب کے سامنے میرے منہ پر تھپڑ مارا، اور میں جواب میں کچھ بھی نہیں کر سکی۔۔ آ ااہہ۔۔۔" سلگ کر بولتی ہوئی وہ اب بھی خاصا تپی ہوئی تھی۔

زیدان نے کندھے پر ٹھوڑی جماتے ہوئے اسے اپنے نرم حصار میں بھرا۔

"اتنا کچھ تو کر دیا ہے ہم نے اُس بیچاری کے ساتھ۔۔۔ درانی پیلس سے رخصت کروا کر سید حامر حوم نانی اماں کے پرانے گھر تک پہنچا دیا۔۔۔ ہم خود بھی ایک دوسرے کے ساتھ اتنے خوش ہیں۔۔ یہی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سب تو چاہیے تھا ہمیں جانم۔۔۔" آئینے میں اس کے تیکھے۔۔۔ برہم نقوش دیکھتا ہوا زیدان ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا۔

جتنا سوچا تھا، اس سے کہیں زیادہ آسان نکلا تھا سب۔

"وہ بیچاری تو چلی گئی۔۔۔ مگر جاتے جاتے میرا دل اچھا خاصا جلا کر گئی ہے۔۔۔" حسنہ کا تباہ ہوا موڈ کسی طور ٹھیک نہیں ہو پا رہا تھا۔

اگلے ہی وہ اس کا رخ اپنی جانب موڑ گیا۔

"اچھا ناں۔۔۔ موڈ ٹھیک کرو اپنا، ترکی کی ٹکٹیں کنفرم کروا چکا ہوں میں۔۔۔ چار دن بعد ہم اپنے ہنی مون پر جا رہے ہیں۔۔۔" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا۔

یہ سن کر حسنہ پل میں سب کچھ بھولتی کھل کر مسکرائی تھی۔

"ترکی۔۔۔ آ۔۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں ناں زیدان۔۔۔؟؟" یکدم قدرے خوشگوار موڈ میں پوچھتی ہوئی وہ اپنے چہرے پر رکھے اس کے ہاتھ تھامتی ایکسائٹڈ ہوئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”بالکل سچ۔۔۔۔“ آفس کے سارے انتظامات مینج کر کے وہ محض ایک،ڈیڑھ ہفتے تک کا ہی وقت نکال سکتا تھا۔

اگلے ہی پل حسنہ کھکھلاتی ہوئی اس کے چوڑے سینے سے جالگی

منہ دکھائی میں ملنے والی ڈائمنڈ کی قیمتی رِنگ اور اب ترکی کا رومانٹک وزٹ۔۔۔!!!

وہ من چاہا شخص اُسکی دیوانگی میں ہر خواہش پوری کر رہا تھا۔

زیدان بھی مسکراتا ہوا بڑی شدت سے اسے خود میں سمیٹ چکا تھا۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

رات کی گہری سیاہی تیزی سے پھیلتی ہوئی جہاں کافی حد تک وسیع آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی،وہیں وہ صوفے کی پشت پر دکھتا سر ٹکائے ہوئے پُر سوچ انداز میں ماتھا مسل رہا تھا۔

اس پل لاؤنج میں چھائی خاموشی سمیت نیم اندھیرا اُس کی وحشتوں کو مزید بڑھاوادے رہا تھا۔

ایک عرصے بعد اسکے قدم حیا وقاص کے سنگ اس گھر میں پڑے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حفصہ بیگم نے یہاں کی صفائی ستھرائی کے لیے بہت پہلے ہی دو عدد ملازمائیں بھیج دی تھیں۔۔۔

جو پھرتیوں سے ہاتھ پیر چلاتی ہوئی گھر کی حالت کافی حد تک سنوار کر یہاں سے جا چکی تھیں۔

اسے یاد تھا جب وہ امریکہ جانے سے پہلے یہاں خاص کر اپنی نانی سے ملنے کے لیے آیا تھا۔اور پھر چند ماہ بعد ہی وہ سب کو چھوڑ چھاڑ کر ہمیشہ کے لیے اس جہاں سے چل بسی تھیں۔

معاً اس کی سوچوں کا رخ بدلا تو شدید طلب ہونے پر رمیض نے جلدی سے سگریٹ سلگا کر لبوں کے بیچ دبایا۔

کتنی مضحیکہ خیز بات تھی ناں۔۔!!

وہ جو عورت ذات سے اتنا بڑا دھوکا کھانے کے بعد اپنی زندگی میں کبھی شادی نہ کرنے کی ٹھان چکا تھا، اب اپنی ہی ہونے والی بھابی کو بیوی بنا کر اس گھر میں لے آیا تھا۔

افففف۔۔۔۔۔!!!

"چلو بنا کسی ثبوت کے ایک پل کے لیے مان بھی لیتے ہیں کہ تم لوگ کڈنیپ ہوئے تھے۔۔۔ تو کیا رمیض۔۔۔؟؟؟اس سے سب بگڑے کام ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔؟؟؟ خاک میں مل چکی عزت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

واپس لوٹ آئے گی۔۔۔؟؟؟ نہیں، ہرگز نہیں۔۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا الٹا مزید بگڑے گا سب۔۔۔ بہتر یہی ہے کہ تم حیا سے نکاح کر لو۔۔۔ مرد ہو سہہ لو گے۔۔۔ مگر وہ صنفِ نازک ہے آگے کی تلخ زندگی برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔ تمھارے نام سے بدنام ہوئی ہے اب اگر اسے تمھارا ہی ساتھ نہ ملا تو وہ بِن ماں کے بچی فنا ہو کر رہ جائے گی۔۔۔" عالم صاحب کی مضبوط۔۔ سنجیدہ آواز آس پاس بکھرتی ہوئی اسے ایک بار پھر سے گہری حقیقت کو اس کے منہ پر مار چکی تھی۔

رمیض نے بے چینی سے ہوا میں دھواں اڑایا۔

"میں تیار ہوں۔۔۔" آخر میں اپنے باپ کے جڑے ہاتھ دیکھ کر کیسے وہ بے بسی کی انتہاؤں کو چھوتا ہوا اپنی ہر ضد چھوڑ بیٹھا تھا ناں۔۔۔

ضبط کا گہرا سانس بھرتے ہوئے رمیض کو اپنی بدترین ہار یاد آئی تھی۔

"موم ڈیڈ۔۔۔ جو کچھ میرے ساتھ ہو چکا ہے وہ سب میں نے بڑی مشکلوں سے برداشت کیا ہے۔۔۔ مگر اب میں اِن دونوں دغابازوں کی موجودگی اِس پیلس درانی میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ آپ اپنے بڑے بیٹے سے بول دیں کہ وہ نکاح کے بعد اپنی معشوقہ بیوی کے ہمراہ کسی الگ گھر

میں رہ لیں یا پھر اسے لے کر کم از کم امریکہ نہیں تو لندن دبئ کہیں بھی شفٹ ہو جائیں میری بلا سے۔۔۔ مگر یہاں نہیں۔۔۔ ورنہ رشتوں میں جو بگاڑ پیدا ہوا ہے وہ طوفان بد تمیزی میں بھی بدل سکتا ہے۔۔۔" زیدان کی وہ بد ظنی،،،وہ نفرت آمیز لہجہ۔۔۔ بھلا کیسے بُھلایا جا سکتا تھا۔۔۔!!!

چھوٹا بھائی تھا وہ اُسکا۔۔۔۔

اور پھر عالم صاحب نے بھی تو فقط اُسی کی بات کو ترجیح دی تھی۔۔۔

جانے انجانے وہ اپنوں سے بہت دور ہو چکا تھا۔۔۔بہت ذیادہ دور۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں وہ حالاتوں، رشتوں سے بے بس ناچاہتے ہوئے بھی یہ زہریلا گھونٹ حلق سے نیچے اتار چکا تھا،،،

لیکن یہ بھی سچ تھا۔۔۔اگر وہ اس رشتے سے خوش نہیں تھا، تو خوش وہ بھی نہیں تھی۔

رمیض نے اذیت سے سوچتے ہوئے ادھ جلے سگریٹ کو کوفت سے نیچے پھینکتے ہی بوٹ تلے مسلا۔

شاید نکاح کے بعد وہ خود بھی اپنی بیوی کے ہمراہ درانی پیلس میں رہنا گوارا نہ کرتا۔۔۔۔

”آاا۔۔ہہہ۔۔۔۔“ اچانک سماعتوں میں گھلتی چھناکے کی آواز کے ساتھ تیز نسوانی چیخ نے رمیض کو شدت سے چونکایا تھا۔

اگلے ہی پل وہ تشویش زدہ سا صوفے سے اٹھتا ہوا دو کمروں میں سے ایک کی جانب بڑھا تھا۔

دروازہ لاک نہیں تھا۔۔۔

رمیض تیزی سے اندر داخل ہوا جہاں وہ ٹوٹے بکھرے کانچ کے قریب ترین بیٹھی اپنی کلائی زخمی کرنے کو تھی۔

اس سے پہلے کے حیا اپنی نازک جان کسی جوکھم میں ڈالتی،،، رمیض لمبے ڈگ بھرتا ہوا بروقت اس تک پہنچا، اور قدرے پُھرتی سے کانچ کا نوکیلا ٹکڑا اس سے چھین کر پرے پھینک گیا۔

حیا نے صدمے سے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا،، جو اگلے ہی پل جھک کر اسے بازو سے دبوچتا ہوا جھٹکے سے اپنے سامنے کھڑا کر گیا تھا۔

”ایسی بے وقوفی کر کے مزید بدنام ہونا چاہ رہی تھی تم۔۔۔؟؟؟“ وہ غصے سے دھاڑا تو نم پلکیں جھپکاتی حیا بھی جیسے ہوش میں آئی۔

پھر بھیگی نگاہوں کے سنگ بڑے ضبط سے اپنے بازو پر سختی سے جما اس کا ہاتھ دیکھا۔

"چھوؤ مت مجھے۔۔زہر لگتا ہے تمھارا یہ لمس۔۔۔۔" اگلے ہی پل وہ پوری قوت لگاتی اسکی گرفت جھٹک چکی تھی۔

شدید ناگواری تلے رمیض کی تیوریاں بڑھتی چلی گئیں۔

"حالاتوں سے مجبور ہو کر میں تمھارے نکاح میں تو آچکی ہوں رمیض عالم درانی۔۔۔ مگر یاد رکھنا کہ حیا وقاص تمھاری قربت کسی صورت نہیں جھیلے گی۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔بے حد نفرت۔۔۔۔" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ لرزتی ہوئی آواز میں نفرت سے پھنکار رہی تھی۔

اتنی بکواس پر رمیض کا ضبط ٹوٹنے لگا۔۔۔تو وہ بے اختیار ایک قدم اسکے قریب ہوا۔

"مجھ سے تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرنا سیکھو تم۔۔۔۔ایسی بکواس باتوں اور بے کارٹون کا عادی ہرگز نہیں ہوں میں۔۔۔۔گوٹ اٹ۔۔۔" اس کی سنسناتی کنپٹی پر شہادت کی انگلی سے زور ڈالتے ہوئے بڑے اس نے ضبط سے جتایا تھا۔

حیا کی آنکھوں کی نمی مزید گہری ہوئی۔

"تمیز ہاں۔۔۔؟؟؟ جب تم نے کسی تمیز کا مظاہرہ نہیں کیا تو پھر میں کیوں کروں۔۔؟؟" ویسے بتاؤ ناں تمھاری نیت کب مجھ پر خراب ہوئی تھی، جب اُن غنڈوں نے میرے سر سے عزت کی چادر کھینچی تھی، تب۔۔؟؟ یا پھر شروع سے ہی خراب تھی۔۔؟؟؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں تمھارے چھوٹے بھائی کی منگ تھی۔۔۔" اس کا ہاتھ جھٹکے بنا ہی، وہ براہ راست اس کا گریبان مٹھیوں میں دبوچتی بھیگتے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

اس کے شدت سے چبھتے تیز دھار طنزوں نے حقیقی معنوں میں رمیض کا دماغ گھوما ڈالا۔

وہ لڑکی اسے کیا سمجھ رہی تھی۔۔۔؟؟؟

ایک شدید گرا ہوا انسان!!

"اوشٹ اپ یو ڈیمٹ۔۔۔ جسٹ شٹ اااپ۔۔۔ شوق یا محبت میں نکاح نہیں کیا میں نے تم سے۔۔۔ فقط تمھاری بکھر چکی عزت کو سمیٹنے کے لیے قبول کیا ہے میں نے تمھیں۔۔۔ مت بھولو کہ اس معاملے میں جتنی مجبور تم تھی اتنا ہی مجبور میں بھی تھا۔۔۔ انڈرسٹینڈ۔۔۔۔" اپنا گریبان چھڑوا کر اس کے بھیگے گال دبوچتا وہ طیش زدہ سا چلایا تو حیا اندر تک کانپتی سسک اٹھی۔

"ت۔۔تو پھر کیوں چنی تم نے اپنے لیے یہ مجبوری۔۔۔؟؟کک۔۔کیوں مجھے اپنے بھائی کی طرح دھتکار نہیں سکے تم۔۔۔؟؟؟کم از کم میری زندگی مزید عذاب تو نہ ہوتی۔۔۔" برہمی سے پوچھتی وہ اس کے آگے ایکدم ڈھیلی پڑی تھی۔

اس کے بہتے آنسوؤں کے بعد سرخ ناک کو کرختگی سے دیکھتا وہ اس کا چہرہ چھوڑ گیا۔

"چاہنے کے باوجود بھی میں نے تمھیں نہیں دھتکارا یہ احسان مانو میرا۔۔۔اور اگر نہ مان کر یونہی میرے خلاف چلتی رہی تو بیلیو می حیا وقاص تمھاری اِس عذاب زندگی کو مکمل جہنم میں بدل کر رکھ دوں گا میں۔۔۔۔" اُسکے جتلاتے ہوئے سرد ترین لہجے پر حیا نم سرخ نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"جیسے اپنی پہلی بیوی کی بدل کر رکھ دی تھی۔۔اُسے مار کر۔۔بے رحم قاتل بن کر۔۔؟؟؟" تاسف سے پوچھتی ہوئی وہ رمیض کی دکھتی رگ پر قدم رکھ چکی تھی۔

اگلے ہی پل وہ تنے جبڑوں کے ساتھ حیا کو بازوؤں سے دبوچ کر قریب ترین کرتا ہوا اسکی سانسیں روک گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”آئندہ میں تمھاری اس لمبی زبان سے اپنی سابقہ بیوی یا پھر اپنے چھوٹے بھائی کا لفظ بھر بھی ذکر نہ سنوں۔۔۔ورنہ آئی سوئیر۔۔دوبارہ بے رحم قاتل بننے میں مجھے ایک سیکنڈ نہیں لگے لگا۔۔۔۔“ اس کی پھٹی پھٹی دھندلائی آنکھوں میں انگارہ آنکھیں گاڑتا ہوا وہ سفاکی سے گویا ہوا۔۔تو حیا کے لرزتے وجود میں خوف کی لہر سی دوڑ گئی۔

مقابل وائفی کلر تھا اور یہ بات انتہائی قابلِ احتیاط تھی۔

”م۔۔میں ڈرتی نہیں ہوں آ۔۔آپ سے۔۔۔“ جواباً بمشکل تھوک نگلتے ہوئے حیا کے مدھم سرخ لب پھڑ پھڑائے۔

مقابل کی سانسوں میں رچی سگریٹ کی بُو شدت سے اس کے نتھنوں میں گھستی ہوئی پل پل اس کے اوسان خطا کر رہی تھی۔

اگلے ہی پل وہ آنکھوں میں تمسخر سمیٹتا حیا کی سماعتوں پر جھکا تو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر سپید گالوں پھسلے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تو پھر ڈرنا سیکھو وائفی۔۔۔آئی سوئیر تمھارے حق میں بڑی فائدہ مند رہے گی یہ چیز۔۔۔۔"

جانیلو ابھاری سرگوشی کرتا ہوا وہ حیا وقاص کے ڈر کو مزید بڑھاوا دیتا مزید وہاں رکا نہیں تھا، بلکہ اسے بھاری لہنگے کے بوجھ کے ساتھ وہیں چھوڑتا۔۔۔پلٹ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے وہ اس کے گہرے الفاظ پر غور کرتی نئی فکروں میں ڈوبی تھی۔

اس دوران بے دھیانی میں ایک قدم پیچھے لینے پر ٹوٹے کانچ کی کرچی حیا کی ایڑھی میں گھستی ہوئی اسے شدت سے سسکنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

آگے کی زندگی اب واقعی عذاب سے جہنم ہونے والی تھی۔

کاش۔۔۔کاش اُس دن رمیض عالم درانی کی جگہ وہ زیدان عالم درانی کے ساتھ اغواء ہوئی ہوتی۔۔۔تو آج یہ سب نہ جھیلنا پڑتا اسے۔۔۔

پھٹتے ذہن کے ساتھ سوچتی ہوئی وہ تکلیف سے لاپرواہ بنتی نیچے ڈھیتی چلی گئی۔۔۔

"زلیخا میم۔۔۔یہ پراجیکٹ فائل عالم صاحب نے بھجوائی ہے۔۔۔آپ پلیز اسے چیک کر کے اپروو کر دیجیے۔۔۔" وہ ایمپلائی اس کے روم میں آتی خوشگوار لہجے میں ملتجی ہوئی، تو زلیخا سر سیٹ سے ہٹاتی ہوئی اثبات میں سر ہلا گئی۔

"فائن میں کر لوں گی۔۔۔تم جاؤ اور میرے لیے چائے بنا کر لے آؤ۔۔۔سر درد سے پھٹ رہا ہے میرا۔۔۔" ایمپلائی نے آہستگی سے فائل اس کے آگے ٹیبل پر رکھی تو وہ نرمی سے بولی۔

کافی کی جگہ وہ زیادہ چائے لینا پسند کرتی تھی اور اس کی عادت سے سبھی واقف تھے۔

"شیور میم۔۔۔۔" ایمپلائی تابعہ داری سے مسکرا کر بولتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی تو زلیخا نے سر واپس سیٹ کی پشت سے ٹکا لیا۔

آج وہ عالم صاحب کے ہمراہ کافی دنوں بعد آفس آئی تھی۔۔۔جبکہ زیدان آجکل دیر سے آنے لگا تھا۔

پچھلے دنوں کی ہنگامہ آرائی کے بعد سے وہ اپنی فیملی سمیت بہت زیادہ ان کمفرٹیبل ہو چکی تھی۔

ایسے میں حمزہ کا الٹے سیدھے سوالات کر کر کے اسے زچ کرتے رہنا بھی کچھ کم نہیں تھا۔

ان سب ناخوشگوار تبدیلیوں میں سے ایک نئی تبدیلی جو رونما ہوئی تھی وہ یہ بھی تھی کہ محض فون کے تھرو بات چیت کرنے پر ہی اُس نوجوان لڑکے کو ان کے آفس میں جاب مل گئی تھی جس نے مال میں چند بدمعاش آوارہ لڑکوں سے اسے بچایا تھا۔

ستائیس سالہ وہ مڈل کلاس لڑکا فائق درید اسی کی خاص سفارش پر اب عالم صاحب کا میل اسیسٹنٹ بن چکا تھا۔

آج آمنا سامنا ہونے پر وہ کس قدر مٹھاس سے اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا ناں۔۔۔

تھنکیس کرتے سمے ایک عجیب سی چمک تھی اس کی گہری آنکھوں۔۔۔

زلیخا مدھم دکھتی کن پٹیوں کو زور دے کر سہلاتی ہوئی سوچ رہی تھی، جب اچانک ٹیبل پر رکھا اس کے موبائل فون کی میسج ٹیون بجی۔

سر جھٹک کر موبائل فون اٹھاتے ہوئے اس نے لاک کھول کر انباکس اوپن کیا تھا۔

"بی اونیسٹ۔۔۔سیاہ سے زیادہ سبز رنگ جچتا ہے تم پر جانِ من۔۔۔۔" کسی ان ناؤن نمبر سے ایسا واہیات میسج پڑھ کے زلیخا کا موڈ پل میں خراب ہوا تھا۔

مگر چونکنا بھی بے اختیار تھا، کیونکہ پچھلے دنوں میں وہ اپنے چھوٹے بھائی کی شادی میں یہ دونوں رنگ ہی پہن چکی تھی۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟؟" ضبط سے سوال ٹائپ کرتی وہ کسی اپنے رشتے دار کی توقع کر رہی تھی۔

"تمھارے حسن کا دیوانہ۔۔۔" کچھ پلوں بعد الٹا جواب آیا تھا۔

لب بھینچتے ہوئے زلیخا کا پارہ ہائی ہوا۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔ نفرت ہے مجھے ایسے چیپ مذاق اور تم جیسے چیپ مردوں سے، جو اپنے گھٹیا پن میں رشتے داری کا لحاظ کرنا بھی نہیں جانتے۔۔ آئی بلاک یو۔۔۔" تندہی سے ٹائپنگ کر کے میسج سینڈ کرتی وہ اچھا خاصا جھاڑ چکی تھی۔

دوسری طرف وہ ڈھیٹ پنے سے مسکرایا تھا۔

"تمھارے بیٹے کی قسم مذاق نہیں ہے یہ۔۔۔ تمھاری ذات کو لے کر بہت سنجیدہ ہوں میں ڈارلنگ۔۔ اور ہاں۔۔۔ تم سے محبت پالنے کے لیے مجھے تمھاری رشتے داری کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ فی الحال تو میرا اجنبی ہونا ہی کافی ہے۔۔ بعد میں مضبوط رشتے داری بھی جوڑ ہی لوں گا تم

سے۔۔۔" آئی ونک کرتے ایموجی کے ساتھ ڈھیر سارے سرخ دل بھیجتا وہ انجان شخص اپنے اس میسج سے زلیخا عالم درانی کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔؟؟؟

سورج کی بکھری روشنی تلے وہ سفید رنگ کی بڑی سی پرائیوٹ بوٹ تھی جو اس پل گہرے سمندر کے بیچ و بیچ ٹھہری ہوئی تھی۔

ایسے میں چلتی ہوئی مدھم ہوا اس کے کھلے سیاہ بالوں سے قدرے آہستگی سے چھیڑ خانیاں کر رہی تھی۔

معاًوہ ظالم اسے گردن کی پشت سے دبوچ گھسیٹ کر بوٹ کے کنارے تک لایا تھا۔ سہمی نم آنکھوں سے سمندر کی گہری ہلچل تکتی حیا مزید گھبرائی۔

"کیا کہا تھا تم نے مجھ سے وائفی؟ کہ اب میرا چھونا تمھیں زہر سے بھی زہر لگتا ہے۔ میرے لمس نے تمھیں اس دنیا کی غلیظ ترین عورت بنا دیا ہے۔۔۔ ہے ناں؟؟ یہ۔۔۔ یہی سب بکواس کی تھی ناں تم نے میری جان؟" سرد ترین لہجے میں پوچھتا ہوا وہ جھٹکے سے اسے جھکا گیا تھا کہ اسکا نازک پیٹ حفاظتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسٹینڈ سے جا لگا۔ جواباً سسکی روکنے کو وہ اپنا نچلا لب سختی سے کچل گئی۔ خوف سے پھیلی نگاہوں میں سمایا ہوا بہتے پانی کا منظر اس کے رونگٹھے کھڑے کر رہا تھا۔

"اب تم دیکھو گی ڈارلنگ! دیکھو گی کہ کیسے میں سانسوں سمیت تمھاری تمام تر غلاظت مٹاتا ہوں۔ تمھیں آج صحیح معنوں میں تمھاری حقیقی پارسائی سے آشنا کرواؤں گا میں۔" جھک کر سماعتوں میں پھنکار گھولتا رمیض عالم درانی اگلے ہی لمحے اسکالرز تاوجود اٹھائے بے دردی سے اپنی بانہوں میں سمیٹ گیا۔۔۔ تو اس افتاد پر بوکھلاتی وہ رہائی پانے کو تڑپ کر رہ گئی۔

"ن۔۔۔ نہیں پلیز تم ایسا کچھ بھی نہیں کروگے۔ تت۔۔۔ تم جانتے ہوناں مجھے تیرنا نہیں آتا۔ میں سچ مچ مر جاؤں گی مجھے نیچے اتارو فوراً۔ ل۔۔۔ لیومی! آئی سیڈ لیومی۔۔۔!" اپنے شوہر کے جانلیوا ارادے بھانپتی وہ بھیگتی آواز میں شدت سے چلائی تھی اس امید پر کہ شاید مقابل کو کچھ ترس آ جائے۔

اُس شخص کو ترس آ جائے جسے وہ بذاتِ خود "وائفی کلر" جیسے لقب سے نواز چکی تھی۔

مگر اپنے کشادہ سینے پر ان گنت نازک مکے کھاتا وہ سنگدل انسان اس کی اُڑی ہوئی رنگت دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا۔

آنسو تواتر سے حیا کے سپید گالوں کو بھگو رہے تھے۔

"جب میں نے اپنی سابقہ من پسند بیوی کو نہیں بخشا تو بھلا تم جیسی ناپسندیدہ عورت پر ترس کھانے کی غلطی کیسے کر سکتا ہوں؟ چھڑوانا چاہتی ہو ناں مجھ سے اپنا آپ سیکنڈ وائفی؟ تو لو۔۔۔ چھوڑ دیا۔۔۔"

چہرہ قریب ترین کر کے سپاٹ لہجے میں غراتا ہوا وہ اگلے ہی پل اسکا مچلتا ہوا نازک وجود پوری قوت سے اسٹینڈ کے پار گہرے پانی میں اچھال چکا تھا۔۔

"سمندر کے اندر اگر کسی شارک سے روبرو ملاقات ہوئی تو اسے میر اسلام دینا مت بھولنا مائے کیوٹ وائفی۔۔۔" حلق کے بل چیختی ہوئی۔۔۔ چھپاک کی آواز کے ساتھ پانی کے اندر گرتی وہ اس ستمگر کا لطیف سا سفاک طنز شدت سے ان سنا کر گئی تھی۔۔۔"

"ہاا۔۔ا۔۔۔ہ۔۔۔۔۔" اپنے سلگتے چہرے پر ٹھنڈے پانی کی مدھم پھوار شدت سے محسوس کرتی حیا گہری نیند سے تڑپ کر سو جھی آنکھیں کھول گئی۔۔ تو اس پر جھکا رمیض اسے یوں جاگتا دیکھ چونکا۔

پھر ہاتھ میں پکڑا تکیہ اس کی اکڑ چکی گردن کے نیچے رکھے بغیر ہی پیچھے ہوا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حیا کی خوف سے پھیلی سرخ نگاہیں رمیض کے شرٹ لیس کسرتی وجود کے بعد،، سنجیدہ چہرے سے ہوتے ہوئے بھیگے بالوں پر ٹھہری تھیں۔۔۔جو کہ ڈھٹائی سے ہنوز وہیں جم کر کھڑا تھا۔

اگلے ہی پل وہ اپنی گردن کی اکڑاہٹ کو فراموش کرتی ہوئی سائیڈ ٹیبل پر پڑے واز کو پکڑ کے پھرتیوں سے دور ہوئی۔۔۔تو رمیض نے حیرت سے اسکی یہ عجلت بھری حرکت دیکھی۔

"ی۔۔یہ کیا کرنے جارہے تھے تم۔۔۔؟؟اس تکیے کی مدد سے سانسیں دبا کر میرا قتل کرنے والے تھے ناں تم۔۔۔۔؟؟؟ہے ناں۔۔۔۔؟؟؟بولو۔۔۔جواب دو۔۔۔۔" وحشت زدہ سی پوچھتی وہ شاید اب بھی اُس برے خواب کے زیرِ اثر تھی۔

واز اس انداز میں دبوچا ہوا تھا جیسے ابھی مقابل کے سر پر دے مارے گی۔

جبکہ اسکی تیزی سے بھیگتی ہوئی سہمی نگاہیں دیکھ کر مقابل کا دماغ اس کی انتہائی فضول بات پر پل میں گھوم گیا۔۔۔

وہ جو شاور لینے کے بعد بنا شرٹ کے۔۔ مجبوراً رف سے حلیے میں ہی سیدھا اس روم میں چلا آیا تھا، معاً اُسے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر ٹیڑھی گردن کے ساتھ سوتا ہوا دیکھ،،، ناچاہتے ہوئے بھی قریب پڑا تکیہ ہاتھ میں لیتا اس کے قریب آگیا تھا۔

مگر افسوس کہ ہنوز بھاری لہنگے میں پوری طرح چوکس ہو کر بیٹھی وہ لڑکی اس کی ہمدردی کو کس قدر غلط رنگ دے رہی تھی ناں۔۔۔!!!

"قتل۔۔۔؟؟؟ تمھارا دماغ تو سیٹ ہے بے وقوف لڑکی۔۔۔؟؟؟ شادی کی پہلی صبح، میں تمھارا قتل آخر کس دشمنی کی بناء پر کروں گا۔۔ ہمم۔۔؟؟؟ سریسلی یو آر آ مینٹلی سِک لیڈی۔۔ میری ہی غلطی تھی جو فضول میں تم سے ہمدردی جتانے چلا آیا۔۔۔۔" غصے سے بولتا ہوا وہ اگلے ہی پل ہاتھ میں پکڑا نرم تکیہ درشتگی سے اس کے منہ پر اچھال گیا۔

"آآاہہ۔۔۔۔" سیدھا منہ پر پڑتا تکیہ حیا کی گردن میں درد کی شدید لہر ابھار چکا تھا۔۔۔ جس کی پرواہ کیے بناہی رمیض چلتا ہوا کبرڈ تک آیا۔

جواباً گردن تھام چکی حیا نے بھی بے ساختہ پلٹتے ہوئے اُسے کبرڈ سے گرے رنگ کی شرٹ نکال کر پہنتے دیکھا۔ پھر کسی حد تک اصل معاملہ سمجھ آنے پر آہستگی سے واز نیچے رکھتے ہوئے بے دردی سے اپنے آنسو رگڑے۔

بلاشبہ رمیض نے دوسرے کمرے میں رات گزاری تھی لیکن حفصہ بیگم نے جو ان دونوں کا سارا ضروری سامان یہاں بھجوایا تھا وہ ملازمہ خاص ملنے والی تاکید پر اسی روم میں سیٹ کر گئی تھی۔

"دشمنی کا تو پتا نہیں مگر۔۔۔ ہمارے بیچ دوستی جیسا بھی کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔ اس لیے آپ میرے ساتھ ہمدردیاں جتانے سے گریز کیجیے۔۔۔ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔۔۔" سنبھل کر بیڈ سے اترتی وہ آہستگی سے کہتی ہوئی اس پر چوٹ کر گئی تھی۔

اپنی مطلوبہ جینز سمیت بیلٹ بھی لیتا وہ کبرڈ کا دروازہ زور سے بند کر کے اس کی جانب مُڑا۔

"دوستی دشمنی کی کس کو پڑی ہے۔۔۔؟ میاں بیوی کا رشتہ ہے ناں۔۔۔ کافی ہے۔۔۔ اسی لیے مجھے اپنی پسند بتانے کی بجائے فقط میری پسند پر چلنا سیکھو تم۔۔۔" سرد مہری سے دوبدو جواب دیتا وہ حیا کو لب بھینچنے پر مجبور کر گیا۔

"ریڈی ہو کر میں ریسٹورنٹ جا رہا ہوں، پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکا ہوں۔۔۔ میرے پیچھے اپنا اور اس گھر کا اچھے سے دھیان رکھنا اب تمھاری ذمہ داری ہے۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔!!!" سنجیدگی سے کہتے ہوئے رمیض نے سر تا پیر ایک گہری نگاہ اس کے نازک وجود پر ڈالی۔۔ پھر سر جھٹکتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا،،، تو پیچھے اس کی دوپل کی تپش زدہ نظروں سے چونک چکی حیا کو تب سے اپنا بھاری دوپٹہ نہ لینے کا احساس یکدم ہی سرخ سا کر گیا۔

اگلے ہی پل وہ نم آنکھوں سے پلٹتی اہانت کے احساس تلے تپی ہوئی بیڈ تک آئی۔۔۔ پھر سرخ رنگ کا مدار دوپٹہ اچھے سے خود پر لپیٹتی ہوئی گردن کی ٹیسوں پر چڑ سی گئی۔

آرام دے کپڑے ہونے کے باوجود بھی وہ بدل نہیں پائی تھی۔ اپنی ہوش ہی نہیں تھی تو بھلا کیسے بدلیتی۔۔۔؟؟

معاً پیٹ میں مچلتی بھوک نے آواز کرتے ہوئے جہاں حیا کو شدت سے اپنا احساس دلایا تھا،،، وہیں گردن میں پھر سے اٹھتی درد کی لہر پر ضبط کرتی ہوئی وہ سب سے پہلے فریش ہونے کی نیت سے افسردہ سی واشروم کی طرف لپکی۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"تمھاری بیسٹ فرینڈ کا شوہر ہوں میں۔۔۔اگر روزی کو ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی کہ تم جان بوجھ کر مجھے پھانسنے کی کوششیں کر رہی ہو تو وہ تمھیں جان سے مار ڈالے گی۔۔۔" وہ حاتم شیراز کے لاکڈ آفس روم میں بڑی بے باکی سے اسکی کشادہ گود میں براجمان گردن کو تھامے ہوئے تھی، جب ایما کی گولڈن لٹ کو نرمی سے کان کے پیچھے اڑستا وہ خمارزدہ آواز میں گویا ہوا۔

ڈراتے لہجے میں صاف غیر سنجیدگی گھلی ہوئی تھی۔

بلاشبہ وہ چوبیس سالہ امریکن لڑکی روزینہ سے کم حسین تھی، مگر دو چار ملاقاتوں کے بعد سے،،، ایک عورت ہونے کے ناطے اس جیسے رنگ باز مرد کو بہکانے میں بڑی حد تک کامیاب ٹھہری تھی۔۔۔

یہ اس کی بے باکیوں کا ہی اثر تھا جو وہ اب بھی اس کے لیے اپنی ایک چھوٹی سی میٹنگ کو کینسل کر چکا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”مر تو میں پہلے ہی چکی ہوں تم پر ڈارلنگ،،، تمھاری اِس ہاٹ پر سینلٹی پر۔۔۔۔صاف صاف بولو ناں کہ تم اپنی بیوی سے ڈرتے ہو۔۔۔“ ایما اسکی ٹائی سے چھیڑ چھاڑ کرتی ہوئی آخر میں منہ بسور کر خالصتاً انگریزی میں بولی تو ہیری کی دبی دبی مسکراہٹ پل میں سمٹ گئی۔

”حاتم شیراز (ہیری) نام ہے میرا۔۔۔ڈرانا جانتا ہوں مگر ڈرنا میری فطرت میں شامل نہیں ہے سوئیٹ ہارٹ۔۔۔رمیمبر اٹ۔۔۔“ مضبوط لہجے میں کہتا ہوا وہ اس کی پیلے رنگ کی ٹائٹ شرٹ میں پھنسی نازک کمر پر گرفت سخت کر گیا تو ایما اپنا تیر صحیح نشانے پر لگتا دیکھ کھلکھلا کر ہنس دی۔

تو بالآخر جہاں وہ اپنی بیسٹ فرینڈ کے شوہر کو اپنی دلفریب اداؤں کے جال میں مکمل پھنسا چکی تھی، وہیں اپنی مردانگی پر زعم کرتا ہوا ہیری خود کی بیوی کے ساتھ بے وفائی کرنے میں بلا جھجک رضامند ہوا تھا۔۔۔

گویا قسمت ایک بار پھر سے دغابازی کے بدترین پنوں کو واپس پلٹنے کے لیے شدتوں سے اتاولی ہوئی تھی۔۔۔

آج اُنھیں ترکی کے شاندار ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تقریباً تیسرا روز ہونے کو آیا تھا۔۔۔

آئے دن گھومنا پھرنا، شاپنگ، ہوٹلنگ اور محبوب شوہر کے سنگ گزرتے ہوئے حسین ترین رومانوی لمحات حسنہ وقاص کی ذات کو معتبر کرنے کو کافی تھے۔

زیدان ایک بار پہلے بھی ترکی آچکا تھا۔

دھوکے بازی سے ہی سہی،،، مگر زیدان کو اپنا بنانے کا فیصلہ اسے اپنی زندگی کا سب سے باشعور اقدام لگا تھا۔۔۔

اور اس پر وہ شرمندہ تو قطعی نہیں تھی۔

زیدان کے یکدم ہنی مون پر جانے کا سن کر گھر والوں کو وقتی حیرت تو ہوئی ہی تھی۔۔۔بلاشبہ یہ پسند کے برعکس سمجھوتے کی شادی تھی، مگر وہ بڑی ہوشیاری سے سب کو اپنی جانب یہ بتا کر قائل کر چکا تھا، کہ سب تلخیوں کو فراموش کر کے جتنا وقت وہ دونوں میاں بیوی سکون سے ساتھ گزاریں گے، اتنا ہی آئندہ آنے والے وقت میں یہ سب ان کے لیے مفید رہے گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنی حقیقی محبت کو ہنوز پسِ پردہ رکھتے ہوئے۔۔۔ گویا سمجھداری کے نام پر سب کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا بڑا ہی اچھا طریقہ نکالا گیا تھا یہ۔۔۔

آتے آتے وہ خاص کر اپنی بڑی بہن کا دل جلانے کی غرض سے اس کے نمبر پر اپنے ہنی مون کو لے کر لمبا چوڑا میسج بھی چھوڑ آئی تھی۔

آج بھی وہ زیدان کے ساتھ سمندر کنارے بنے ہوئے اوپن ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے کے بعد اب اشتیاقاً ترکی کی کشادہ سڑکوں شاہراہوں پر گھوم پھر رہی تھی۔

آج کا موسم بھی چلتی ہواؤں کے سنگ ہلکے سرمئی بادلوں کی آمد پر خوشگوار سا تھا۔

رستے میں آتی شاپس اور سٹالز بیچ بیچ میں حسنہ کی توجہ کھینچنے کا سبب بنتے۔

ایسے میں کتنوں کی ہی بھرپور نگاہیں حسنہ وقاص کے دوپٹے سے ندارد۔۔۔ سرخ رنگ مغربی طرز کے لباس سے چھلکتے دلکش وجود پر پڑتی تھیں، جس سے ساتھ چلتے زیدان عالم درانی کو تو کوئی خاص فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

اس کے نزدیک بیرونی ممالک میں ایسے گھومنا پھرنا ایک نہایت معمولی سی بات تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاً حسنہ کی نگاہ سامنے ترکش آدمی پر پڑی جو رنگ برنگی بڑی بڑی سی کاٹن کینڈیز لیے کھڑا تھا۔

"ہا۔۔ہ۔۔۔کاٹن کینڈی۔۔۔پلیز پلیز پلیز زیدان مجھے یہ لے کر دیں ناں۔۔۔۔" بڑے لاڈ سے کہتی ہوئی وہ زیدان کو کسرتی بازو سے دھکیل کر اس شخص کے پاس لے گئی۔۔۔جو کہ اب اپنے پاس آنے والے نئے گاہکوں کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

"ہیپی ناؤ۔۔۔۔۔؟؟؟" ہلکے گلابی رنگ کی بڑی سی کاٹن کینڈی خرید کر اسے پکڑاتے ہوئے زیدان نے مدھم سانس کر پوچھا تو جلدی سے ریپر اتارتی حسنہ سر اثبات میں ہلاتی ہوئی کھلکھلائی۔

بلاشبہ وہ لیراز کی صورت میں کاٹن کینڈی کی قیمت اپنی مرضی سے زیادہ دے چکا تھا۔

یکلخت زیدان کی جیب میں بجتے ہوئے موبائل فون نے اس کی توجہ کھینچی تو کاٹن کینڈی کی بائٹ لینے کو بے تاب حسنہ بھی چونک سی گئی۔

"ہیلو۔۔۔ہاں فراز بولو۔۔۔۔سب خیریت۔۔۔؟؟" کال پک کرتے ہی زیدان کچھ قدم چلتا ہوا ایک سائیڈ پر آرکا تھا، جبکہ اس کے چہرے پر در آنے والی سنجیدگی سے بے خبر حسنہ کاٹن کینڈی کھاتی ہوئی زیدان کی پشت دیکھنے لگی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گزرتے پلوں میں جہاں اُس کی بات چیت طول پکڑتی جا رہی تھی۔۔۔وہیں کھڑے حسنہ کے دماغ میں تیزی سے شرارت کی چنگاریاں بھڑک اٹھیں۔

زیدان کے پاس جانے کی بجائے اگلے ہی پل وہ دبے قدموں بھاگ کر قریبی گلے میں جا گھسی تھی۔۔۔

ارادہ چھپ کر زیدان کو تنگ کرنے کا تھا لیکن جاتے جاتے کاٹن کینڈی والے متوجہ شخص کو سرخ لبوں پر شہادت کی انگلی جما کر چپ رہنے کا اشارہ کرنا بالکل بھی نہیں بھولی تھی۔

اطراف میں بنے چھوٹے بڑے گھر خوبصورت تھے۔

آدھا گلا پار کر چکی حسنہ نے پھولی سانسوں میں پلٹ کر دیکھا، مگر زیدان کا ہنوز کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

اس کشادہ ویران گلے کے آخری سرے سے دوسرے گلے کا رستہ اٹیچ تھا۔

"افففف زیدان۔۔۔کہاں رہ گئے ہیں آپ۔۔۔؟؟اب آ بھی جایئے ناں مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں تک۔۔۔" کینڈی کا سواد باقاعدگی سے چکھتی وہ بے تابی سے بڑبڑائی تھی جب یکدم ہی ایک ڈرا سہما بچہ دوسرے گلے سے نکل کر اس کے عین سامنے آیا۔

"Yardım et leydime yardım et beni bu köpekten kurtar"

"مدد کرو۔۔۔مدد کرو میری محترمہ۔۔بچاؤ مجھے اس کتے سے۔۔۔" وہ کوئی سات سالہ چھوٹا سا بچہ تھا جو پوری قوت سے اپنی ترکی زبان میں چیختا ہوا بھاگ کر اسی کی جانب آ رہا تھا۔

"بھبھ۔۔۔بھاؤ۔۔بھاؤ۔۔۔" معاً سفید رنگت کا ہٹا کٹا۔۔پھرا ہوا کتا بھی بھونکتا ہوا گلے سے باہر نکلا۔

"ہاا۔۔۔ہ۔۔۔۔کتا۔۔۔۔" بچے کو حیرت سے تکتے ہوئے معاً حسنہ کی الجھی نگاہیں پیچھے پڑے کتے پر پڑیں تو بے اختیار سہمتی ہوئی وہ جلدی سے پاس ہی گھر کی دہلیز تک لپکی۔

یہ یقیناً اس کی خوش قسمتی ہی تھی جو پہلے سے ہی ان لاک گیٹ کے سبب،،، کاٹن کینڈی وہیں گراتی وہ آناً فاناً اندر گھسی تھی۔

قریب پہنچ چکے اُس شرابور بچے کا رنگ گیٹ کا دروازہ واپس بند ہوتے دیکھ شدت سے فق ہوا تھا۔

"Lütfen beni bu köpekten kurtarın yoksa ısırır lütfen kapıyı açın içeri gireyim."

"پلیز مجھے اُس کتے سے بچالو۔۔۔ورنہ یہ مجھے کاٹ کھائے گا۔۔۔پلیز دروازہ کھولو میرے لیے۔۔۔مجھے اندر آنے دو۔۔۔" رک کر گیٹ کا چھوٹا دروازہ پیٹتا ہوا وہ خوف سے روتا ہوا چیخ رہا تھا کہ شاید وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں لاک کھول کر اسے بھی پُھرتی سے اندر کھینچ لے گی،،،

مگر چھلانگ لگا کر اس پر جھپٹتے کتے نے گویا اس کی ساری امیدوں کے دم توڑے تھے۔

"آاااہہ۔۔۔ہہہہہ۔۔۔ہہہ آنے ے ے ے (امی)۔۔۔" تکلیف کے مارے حلق سے نکلتی اُس بچے کی تند چیخیں جہاں دروازے کے ساتھ لگ کر سانس بحال کرتی حسنہ کو مزید بزدل بنا گئی تھیں۔۔۔وہیں شازو نامی پریشان حال عورت،ہاتھ میں موٹا ڈنڈا لیے پُھرتی سے اِس گلے میں داخل ہوئی۔

پھر زمین پر گرے خود کے بچے کو شدت سے زخمی ہوتا دیکھ،اکھڑتی سانسوں کے ساتھ سینے پر ہاتھ جماتی ان کی جانب بھاگی۔

ہتھے سے اکھڑ چکا وہ ظالم کتا اسکے روتے چیختے بچے کی ٹانگوں کو ہنوز بے دردی سے بھنبھوڑ رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"دیکھو میں یہ دروازہ نہیں کھول سکتی مجھے کتوں سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ تم یہاں رکنے کی غلطی مت کرو بلکہ آگے کو بھاگ جاؤ۔۔۔۔۔" چیخ و بکا سن کر بھی لرزتی ہوئی تیز آواز میں تنبیہی کرتی حسنہ کا ضمیر خود غرضی تلے دب کر مکمل مر چکا تھا۔

"Sus. Sus. Yaaah. Sus. Çocuğumu bırak. Zavallıyı bırak. Yoksa seni öldürürüm. Git buradan. Git buradan."

"ہشش۔۔۔ ہشش یااااہ ہششش۔۔۔۔ چھوڑ میرے بچے کو۔۔۔ چھوڑ دے بدبخت ورنہ جان سے مار ڈالوں گی میں تجھے۔۔۔ دفع ہو جا یہاں سے۔۔۔ مر دفع ہووو۔۔۔" شازو بھیگی آنکھوں کے ساتھ لاٹھیوں سے اس پاگل کتے پر ضرب در ضرب لگاتے ہوئے ترکی زبان میں چلا رہی تھی۔

اس دوران درد سے بلبلاتا وہ بچہ ہنوز ہوش میں تھا۔

"بھ۔۔بھاؤ۔۔۔ بھبھ۔۔۔بھاؤ۔۔۔۔" خود پر بھاری پڑتی لاٹھیوں کے سبب اذیت سے بھونکتا ہوا وہ کتا بالآخر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

"Ah çocuğum Ay oğlum."

"آآاہہ میرا بچہ۔۔میرا چاند بیٹا۔۔۔" موٹا ڈنڈا پرے پھینکتی شازو جہاں اپنے بری حالت میں زخمی پڑے بیٹے کے پاس آتی سسکی تھی،،،وہیں کتے کی غیر موجودگی کا احساس کرتی حسنہ بھی بڑی ہمت سے دروازہ کھولتی باہر نکل آئی۔

معاً اپنی ماں کی کشادہ گود میں سمٹے بچے کی اذیت سے روتی ہوئی خوفزدہ نگاہیں۔۔اُس اجنبی عورت کے سنجیدہ چہرے سے ٹکرائیں۔

"A..Anne... Annem çok acı çekiyor, kapıyı açmasını söyledim ama bana yardım etmedi ve beni vahşice bu köpeğe teslim etti."

"ا۔۔امی۔۔۔امی بب۔۔بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔میں نے اس کو بولا تھا۔۔د۔۔دروازہ کھول دو مگر اس نے میری م۔۔مدد نہیں کی اور مم۔۔مجھے بے رحمی سے اس کتے کے حوالے کر دیا۔۔۔" اپنی زبان میں بمشکل شکایت لگا تا وہ بچہ شہادت کی کانپتی انگلی حسنہ کی جانب کر گیا تو اپنے بچے کی تپی پیشانی چومتی شازو نے سرخ آنکھوں میں غضب لیے سے اس کی طرف دیکھا۔

تو گویا وہ بھی اُس خونخوار جانور کی مانند برابر کی قصوار تھی۔۔۔!!!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ان کی زبان سے لاعلم حسنہ جہاں اس کے زہریلے انداز پر بھر کو سٹپٹانے پر مجبور ہوئی تھی، وہیں اپنی محبوب بیوی کی تلاش میں اس وسیع گلے میں قدم رکھتا زیدان سامنے کا منظر دیکھتا چونکا۔

تیز ہواؤں کے سنگ چھائے سرمئی رنگ بادل پل پل گہرے ہوتے چلے جا رہے تھے۔

"Cadı. Hayatını kurtarmak için masum çocuğumu ölüme ittin. Sen nasıl bir kadınsın?

Sende biraz insanlık yok mu?"

"ڈائن۔۔۔تونے اپنی جان بچانے کے لیے میرے معصوم بچے کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔۔۔کیسی عورت ہو تم۔۔۔؟؟ کیا انسانیت نام کی چیز نہیں ہے تم میں زرا سی بھی۔۔۔؟؟" ترکی زبان میں دھاڑتی ہوئی وہ کھولتے خون کے ساتھ اپنے نڈھال بچے کو وہیں چھوڑتی اٹھی، پھر قریب ترین آتی بے اختیار حسنہ پر جھپٹ پڑی۔

جوابا زیدان حیران ہوتا جلدی سے ان کی جانب بھاگا تھا۔

”آاااہہہ۔۔۔پاگل ہو گئی ہو کیا تم جاہل عورت۔۔۔؟؟ چھوڑو مجھے۔۔۔یُو بِچ۔۔۔“ اپنے کھلے بال اسکی سخت مٹھیوں میں جکڑے دیکھ حسنہ بوکھلاتی ہوئی درد سے چلائی۔

مگر شازو نم سرخ آنکھوں کے سنگ ترکی زبان میں مزید اسے برا بھلا کہتی ہوئی بال ہی جڑ سے اکھاڑ دینے کو تھی۔

ہنوز شفاف سرمئی زمین پر نیم درازوہ بچہ درد سے سسکتا ہوا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

”کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟؟ لیو مائے وائف۔۔۔۔“ زیدان نے قریب آتے ہی حسنہ کے سلکی بال شازو کی گرفت سے بمشکل چھڑواتے ہوئے، پوری قوت سے اسے پرے دھکیلا۔

نتیجتاً حسنہ خائف سی سسکتی ہوئی زیدان کے سینے سے جالگی تو شازو نے بڑے ضبط سے اس کے شوہر کو دیکھا۔۔۔

”ز۔۔زیدان۔۔۔۔یہ پاگل عورت جانے کیا اول فول بکے جارہی ہے تب سے۔۔۔؟اس کے بچے کو ایک پاگل کتا کاٹ کے بھاگا ہے اور اب یہ سرپھری اس کا غصہ بلاوجہ ہی مجھ پر نکال رہی ہے۔۔۔پلیز

https://classicurdumaterial.com/

چلو یہاں سے۔۔۔" خود کی غلطی چھپانے کو آدھی ادھوری بات بتاتی وہ بڑے خوف سے شازو کو دیکھ رہی تھی۔

اس کی بات پر ہوا میں اڑتے بالوں کو نرمی سے سہلاتے زیدان نے بڑے تحمل سے اثبات میں سر ہلایا۔

" چلو چلیں۔۔۔" ایک بھرپور تاسف بھری نگاہ اپنی جانب تکتے نڈھال۔۔ سسکتے ہوئے بچے پر ڈال کر آہستگی سے کہتا وہ حسنہ کے ہمراہ آگے بڑھا تھا۔

جبکہ اُنھیں وہاں سے جاتا دیکھ شازو تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔

"Nereye götürüyorsunuz onu?masum biricik oğlum bu cadının vurdumduymazlığının kurbanı oldu, yüzünü kaşıyacağım."

"کہاں لے جارہے ہو اس کو بھگا کر؟ میرا معصوم اکلوتا بیٹا اس ڈائن کی سنگدلی کا شکار ہو چکا ہے میں اس کا منہ نوچ لوں گی۔۔۔" غصے سے آگ بگولہ ہوتی شازو نے ایک بار پھر سے حسنہ کو اپنی وحشتوں کا

نشانہ بنانا چاہا، مگر بروقت پلٹ کر شدت سے دھکا دیتے ہوئے زیدان نے اسے لڑکھڑا کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ یُو میڈ بلڈی وُومن۔۔۔اب اگر میری بیوی کو دوبارہ سے چھوا تو تمھارے دونوں ہاتھ توڑ کے رکھ دوں گا۔۔۔" شہادت کی انگلی اٹھا کر وارن کرتا وہ دہاڑا تھا جبکہ شازو اس کی سمجھ نہ آنے والی زبان پر اسے غصے سے گھور کر رہ گئی۔

شدتِ بے بسی سے آنسو ٹپ ٹپ گال بھگونے لگے تھے۔

حسنہ کے لب مسکرائے۔۔۔

"Anne...."

"امی۔۔۔" اس دوران بچہ اپنی ماں کی حالت پر اٹھنے کی کوشش میں بری طرح سسکا۔۔۔

معاً ان دونوں کو سنگدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پلٹ کر وہاں سے جاتا دیکھ شازو کے لب حرکت میں آئے تھے۔

“Benim. Hasret çeken bir annenin laneti üzerinize olsun. Senin gibi bir cadı asla anne olma şansına sahip olamaz.”

”یہ میری۔۔۔ایک تڑپتی ہوئی ماں کی بددعا ہے تمھیں۔۔۔تم جیسی ڈائن کو کبھی بھی ایک ماں ہونے کا سکھ نصیب نہ ہو۔۔۔۔“ ہاتھ اٹھا کر شدت سے بددعا دیتی ہوئی اُس عورت کی سلگتی زبان پر جہاں بروقت کڑکتی ہوئی بجلی نے لبیک کہا تھا۔۔۔وہیں سر پڑتے اس بڑے خسارے سے قدرے انجان وہ اس سنسان گلے سے نکلتے چلے گئے۔۔۔

پیچھے شازو تڑپ کر اپنے اٹھ کر بیٹھ چکے بیٹے کی طرف لپکی تھی۔۔۔

”میری بیٹی سے خفا مت ہوں وقاص صاحب۔۔۔میری حیا بے قصور ہے۔۔۔بے قصور ہے وہ۔۔۔“ شفاف سفید رنگ کپڑوں میں ملبوس وہ دلبرداشتہ ہو کر کہہ رہی تھیں۔

نیلی روشنی میں چمکتا ہوا کلثوم بیگم کا سفید ہالے میں لپٹا بے داغ چہرہ اس پل ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔

"بے قصور نہیں ہے وہ۔۔۔ میرا مان توڑا ہے اُس نے۔۔۔ اس کی خود سری نے کہیں پر بھی مجھے سر اٹھانے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔" جواباً ان کے مقابل سینہ تان کر کھڑے وقاص صاحب برہمی سے گویا ہوئے۔

لہجے میں غصے کی تپش واضح تھی۔

"وہ سچ بتا چکی ہے۔۔۔ پھر بھی آپ سب اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔۔۔؟ مت کریں ایسا بڑی اذیت میں ہے وہ۔۔۔۔" شدت سے ملتجی ہونے کے سبب آنسو ٹوٹ کر کلثوم بیگم کے گالوں پر پھسلے تھے۔

وقاص صاحب نے بے بہرہ ہوتے ہوئے ان کی طرف سے رخ پھیر لیا۔

"سچ۔۔۔؟؟؟ بیگم وہ سچ نہیں بلکہ اپنی غلطی پر پردہ ڈالنے کے لیے محض حیلے بہانے تھے تمھاری بیٹی کے۔۔۔ حقیقی قربانی تو میری چھوٹی بیٹی نے دی ہے سمجھوتے کی شادی کر کے۔۔۔ اس ناقابلِ قبول رشتے کو نبھا کے۔۔۔ جو کہ حیا کو نبھانے چاہیے تھے۔۔۔۔" تندہی سے بولتے ہوئے وہ کلثوم بیگم کو شدتِ بے بسی سے سسکنے پر مجبور کر چکے تھے۔

"ابھی آپ محض وہی کچھ دیکھ رہے ہیں جو آپ کو ظاہری طور پر دکھایا جارہا ہے وقاص صاحب۔۔۔ مگر یاد رکھیے گا۔۔۔ زیادتی کرنے والا زیادتی بھگتنے کا بھی حقدار ہوتا ہے۔۔۔" دکھ سے کہتی وہ ایک دم ہی چپ ہوئی تھیں۔

اور پھر نا ختم ہونے والی طویل خاموشی نے وقاص صاحب کو بے چینی سے پلٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

مگر صد افسوس کہ اب ان کی محبوب بیوی وہاں کہیں بھی نہیں تھیں۔۔۔

پھیلتے دھوئیں میں نیلی روشنی بھی تیزی سے مدھم پڑتی یخ اندھیرے میں بدلی تھی، جب وہ بگڑتے تنفس کے سنگ بند آنکھیں جھٹکے سے کھول گئے۔

"کلثوم۔۔۔۔۔۔!!!" ڈوبتے دل کے ساتھ وقاص کے لب شدت سے پھڑپھڑائے تھے۔

اس دوران نیند کے سبب متلاشی زدہ سرخ آنکھیں پورے کمرے میں گھوم کر ناکام سی واپس لوٹ آئی تھیں۔

وہ اب واقعی میں کہیں بھی نہیں تھیں۔۔۔

نہ خواب میں نہ ہی حقیقت میں۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

لیکن جاتے جاتے ان کا حیا کی طرف سے سخت ہو چکا دل ضرور بے چین کر گئیں تھیں۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

بدھ کی روشن دوپہر گلاس وال سے اندر کو جھانک رہی تھی۔۔۔ جس سے بے پرواہ وہ دونوں اس وقت عالم کے آفس روم میں بیٹھے ٹیکن تھری گیم کھیلنے میں مصروف تھے۔

اسکرین پر جمی حمزہ کی نگاہیں جہاں فائٹرز کے سٹنٹس پر پل پل پُر اشتیاق ہوتی چلی جا رہی تھیں۔۔وہیں کی بورڈ پر لاپرواہی سے چلتی فائق کی انگلیاں اس کے پھر سے ہارنے کا پتہ دینے کے درپے تھیں۔

"مجھے ٹیکن تھری گیم بہت پسند ہے انکل۔۔۔ اسپیشلی پال فائٹر۔۔۔ دیکھنا میں آپکے جن فائٹر کو پھر سے ہرادوں گا۔۔۔۔" جتنے کو بے تاب حمزہ پُر یقین لہجے میں گویا ہوا تو ساتھ بیٹھا فائق اس بچے کی اس قدر فریکنینس پر مسکرا دیا۔

یہ چوتھی بار تھا جو وہ جان بوجھ کر ایک سات سالہ بچے سے ہارا تھا۔

آج وہ اپنی ماں کے ہمراہ ضد کر کے یہاں آیا تھا۔اور پھر کتنے ہی آفس رومز میں دربدر گھوم کر بھی اس کی بوریت دور نہیں ہوئی تھی۔

یہ تو فائق درید تھا جو کسی کام سے عالم صاحب کے روم میں آیا تھا، مگر پھر ان کی بجائے حمزہ کو وہاں پا کر۔۔۔بلا جھجک اس دل بھاتے بچے کی پسند پر چلتا ہوا پہلی ہی ملاقات میں اس کی گڈ بک میں شامل ہو چکا تھا۔

"کے۔او۔۔۔۔" اسپیکر سے پھوٹتی وائس نے حمزہ کی جیت کے سنگ دوسرے ہی راؤنڈ پر گیم اوور کی تھی۔

"یاااہوووووو۔۔۔۔میں جیت گیا مسٹر جن۔۔۔ہااہااا۔۔۔یُو آر آ لوزر۔۔۔لوزر۔۔۔" خوشی کے مارے وہ اپنے نانا کی سیٹ پر ہی کھڑا ہوتا اچھل اچھل کر اسے لتاڑ رہا تھا۔

اب فائق کو پنش کی صورت میں اسے آئسکریم بھی تو کھلانی پڑنی تھی۔

جواباً فائق پل بھر کو ہنستا ہوا منہ بسور گیا۔۔۔تو حمزہ نے اپنے نیو فرینڈ کا بظاہر اترا ہوا چہرہ دیکھ کر دل سے قہقہہ لگایا۔

معاًدروازے کے پاس کھڑے ہو کر تب سے ان کی گفتگو سنتا مینجر کمال تیزی سے اندر داخل ہوا تو دونوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"واہ مسٹر اسیسٹنٹ۔۔۔ہائی پوسٹ پانے کے لیے کام کاج چھوڑ کر اونرز کے بچوں کا دل بہلانا اچھا شارٹ کٹ ہے ویسے۔۔۔" ٹیبل کے قریب آتے ہوئے اس نے بلا جھجک گہرا طنز کیا تو فائق نے،، مسٹر کمال کی بات پر سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

جب سے وہ یہاں آیا تھا، اس شخص کی نظروں میں حد سے زیادہ کھٹکتا تھا۔

"پلیز اپنی چھوٹی ذہنیت کا علاج کروایئے مسٹر کمال۔۔۔بچہ بور ہو رہا تھا بس اسی لیے میں نے اسے ذرا سی کمپنی دی ہے۔۔۔" کہتے ہوئے فائق کے لہجے کی ناگواری حمزہ نے بھی صاف محسوس کی تھی۔

"آئی ناؤ آپ میرے نیو فرینڈ سے جیلس ہو رہے ہیں۔۔۔کیونکہ میں نے آپ کی بجائے ان سے جوڑو فرینڈشپ کر لی ہے۔۔۔" حمزہ نے بھی معصومیت سے کہتے ہوئے اپنی طرف سے اسے آگ لگائی تھی۔

"او ولٹل بے بی اصل معاملہ تمھارا بیسٹ فرینڈ بننا نہیں۔۔۔بلکہ اصل فائدہ تو تمھاری کھڑوس ماں کو پھنسانا ہے۔۔۔اتنے سال ہو گئے اپنی خدمات پیش کرتے کرتے۔۔۔ مگر وہ ہے کہ کسی کے ہاتھ ہی نہیں آتی۔۔۔" خالصتاً انگریزی میں بولتا ہوا جہاں وہ حمزہ کو پوری طرح کنفیوز کر گیا تھا، وہیں اس کی کمینگی کو سمجھتے ہوئے فائق غصے سے مٹھیاں بھینچتا اس کے نزدیک آرکا۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔اب اگر اس سے آگے تم نے ذرا سی بھی بکواس اور کی تو آئی سوئیر میں تمھارا منہ توڑ دوں گا ابھی کہ ابھی۔۔۔" شہادت کی انگلی اٹھا کر سخت ترین لہجے میں وارن کرتے ہوئے فائق کی یہ بدلحاظی دروازے کے قریب آتی زلیخا نے بھی حیرت سے سنی تھی۔

بھنویں سکیڑتے ہوئے ہاتھ ناب پر ہی جم کر رہ گیا تھا۔

"تمھیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے؟ تمھاری محبوبہ یا بہن کے بارے میں تو بات نہیں کر رہا ناں میں۔۔۔دو ٹکے کے معمولی سے ملازم ہو سو اپنی اوقات میں رہو تم۔۔۔زلیخا کو تو میں پھنساؤں گا ہی اور ساتھ میں تمھیں بھی اس کمپنی سے چلتا کروں گا تم دیکھنا۔۔۔" مقابل کو تپانے کی خاطر ناگواری سے چٹکی بجا کر بولتا ہوا مسٹر کمال، بلاشبہ جذبات میں آ کر اپنے پیروں پر بہت بڑا کلہاڑا مار چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب کی بار اس کی بات کو کافی حد تک سمجھتے حمزہ کو بھی وہ شخص اچھا نہیں لگا تھا۔

"سالے۔۔۔وہ پھنسانے کے نہیں۔۔۔فقط محبت کے قابل ہے۔۔۔سنا تُو نے۔۔۔شی از کیپ ایبل جسٹ فار لوڈیمٹ۔۔۔" معاً فائق نے برداشت کھونے پر اس کا کالر دبوچ کر غراتے ہوئے بے دھڑک مکا اس کے منہ پر دے مارا۔۔۔تو جہاں زلیخا غصے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔وہیں مسٹر کمال درد سے بلبلا کر کئی قدم لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہوا۔

حمزہ نے قدرے اشتیاق سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

فائق درید کے مارنے کا انداز اسے بالکل ٹیکن تھری گیم کے جن فائٹر کی طرح لگا تھا۔

"فائق۔۔۔فائق جسٹ لیو ہم۔۔۔" سرخ چہرہ لیے وہ پھر سے پیٹنے کو بوکھلا چکے مسٹر کمال کی طرف لپکا تھا،،،جب بروقت بیچ میں پڑتی زلیخا نے چلا کر اسے پیچھے دھکیلا۔

کسرتی بازو مضبوطی سے تھامتے وقت بلاشبہ زلیخا عالم درانی کی دھڑکنیں پل بھر کو بے ترتیب ہوئی تھیں۔

"تو مومی ہی از آ بیڈ انکل۔۔۔" حمزہ نے پلکیں جھپکاتے ہوئے مداخلت کی۔۔۔تو انگارہ نظر بھر کر زلیخا کی جانب دیکھتا ہوا فائق ضبط سے پیچھے ہٹا۔

نیتجتاً اس کی نگاہوں کی گہری سرخی نے زلیخا کا دل مزید دھڑکایا تھا۔

"آ۔۔آپ نے دیکھا زلیخا میم۔۔۔یہ جاہل مڈل کلاس لڑکا کیسے جانوروں کی طرح بے ہیو کر رہا تھا میرے ساتھ۔۔۔۔چھوٹے سے بچے کا بھی لحاظ نہیں کیا اس نے۔۔۔آ۔۔آپ پلیز اسے فوراً یہاں سے نکال باہر کریئے یہ ہماری کمپنی کے لیے بالکل بھی سوٹ ایبل نہیں ہے۔۔۔۔" پل میں پینترا بدلتا مسٹر کمال اپنے صاف جھوٹ سے زلیخا کو آخری حد تک تپا گیا۔

"چٹااااخ۔۔۔۔۔!!" اگلے ہی پل اس کا شدت سے اٹھتا ہاتھ مسٹر کمال کو اس کی اوقات بتا گیا تھا۔

"پھنسنے پھنسانے کا گیم ہر لحاظ سے اوور ہو چکا ہے مینیجر کمال صاحب۔۔۔اب آپ یہاں سے دفع ہو سکتے ہیں۔۔۔گیٹ لاسٹ۔۔۔۔۔" وہ غرا کر بولتی ہوئی مقابل کی پیشانی پسینے سے تر کر چکی تھی۔۔

فائق کی سخت نظروں میں اس کے لیے صاف تمسخر ابھرا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"م۔۔ میم۔۔۔" مسٹر کمال نے اپنے حق میں بوکھلا کر کچھ کہنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

جبرا الگ سے دکھ رہا تھا۔۔۔

"آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔۔۔۔۔۔" دروازے کی جانب اشارہ کرتی وہ چلائی۔۔۔تو حمزہ نے کمال کے بوکھلائے چہرے کو دیکھ منہ چڑایا۔۔

اگلے ہی پل فائق کو خونخوار نگاہوں سے تکتا ہوا وہ غصے سے پیر پٹخ کر روم سے نکلتا چلا گیا۔

پانچ سالوں کی محنت یوں ایک جھٹکے میں ملیامیٹ ہو جائے گی یہ تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔

"یااہووووو۔۔۔اس والے کھیل میں اب کی بار آپ کی جیت ہوئی ہے مسٹر جن۔۔۔۔" سیٹ سے اتر کر ان دونوں کے قریب آتا حمزہ جوشیلے لہجے میں بولا، تو ذرا جھکتے ہوئے فائق نے مسکرا کر ہائے فائے کلیپ کرنے کے بعد بے اختیار زلیخا کی جانب دیکھا،،، جو کچھ حیرت سے بغور انہی دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"اِدھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔تم روئی تھیں۔۔۔؟؟؟" بھاری سنجیدہ آواز اس کے آس پاس بکھری تھی۔

"ن۔۔نہیں تو۔۔۔۔۔" ڈوبتے سورج کو نم آنکھیں سکیڑ کر انہماک سے تکتے ہوئے معاً حیا کو اپنا گزشتہ رات کا بولا گیا جھوٹ یاد آیا تھا۔

اجنبیت کی ڈوریوں میں لپٹے یہ افسردہ دن یونہی تیزی سے کٹتے چلے جا رہے تھے۔

وہ دونوں مضبوط رشتے میں بندھنے کے باوجود بھی ایک دوسرے کی زندگی میں کوئی مداخلت کیے بنا۔۔الگ الگ کمروں میں رہ رہے تھے۔۔۔ایسے میں جان پہچان کی پرانی ملازمہ بختو گھر کے سارے کام کاج کر کے شام سے پہلے چلی جاتی تھی۔

مگر کل جب بختو نے،زیدان اور حسنہ کے ہنی مون انجوائے کر کے واپس پاکستان لوٹ آنے کی خبر چغلی کے انداز میں اسے سنائی تھی،،،

تو پہلے حیا وقاص کے دل کی حالت بگڑی تھی اور پھر تنہائی میں آنکھوں کی بھی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

"جہاں تک میں نے دیکھا ہے، چچا جان کا غم تمھیں اس قدر افسردہ تو ہرگز نہیں کرتا کہ نوبت یوں آنکھیں سُجانے تک آجائے۔۔۔اس غیر معمولی روگ کا تو پھر ایک ہی مطلب ہوا ناں کہ تمھیں میرے چھوٹے بھائی بھابی کے ہنی مون پر جانے کی خبر مل چکی ہے۔۔۔۔انٹرسٹنگ۔۔۔۔" پل بھر کو باریک بینی سے سوچنے کے بعد، ٹھوڑی پکڑ کر اس کی تیزی سے نم پڑتی نگاہوں میں جھانکتے ہوئے رمیض عالم درانی نے کتنا صحیح اندازہ لگایا تھا ناں۔۔۔

سوچتے ہوئے حیا بے اختیار اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

اس احساس سے قدرے انجان کہ دو کمینی نگاہیں بڑی فرصت سے اس کی پشت کو سر تا پیر گھورنے میں مصروف تھیں۔۔۔

"کام والی نے بتایا یا تمھاری بہن نے۔۔۔؟؟؟ یا پھر خود میرے اپنے بھائی نے۔۔۔۔؟؟؟ کیونکہ چچا جان کا غم تمھیں اس قدر افسردہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔۔۔۔جتنا کہ کسی بچھڑے محبوب کا۔۔۔" سختی سے اس کی ٹھوڑی مسلتا ہوا وہ کیسے ڈرا دینے والی تفتیش کر رہا تھا۔۔

جبکہ دل کی چوری سرِعام پکڑے جانے پر حیا کا چہرہ خفت سے سرخ پڑا تھا۔ آنکھوں کی حیرت تیزی سے بھیگتی چلی گئی تھی۔

"پلیز رمیض۔۔۔ آپ کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اب میرے اُس شخص سے سارے رابطے ختم ہو چکے ہیں۔۔۔۔" مضبوط لہجے میں صفائی دیتے ہوئے پل بھر کو اس کی سانسیں اٹکی تھیں۔۔۔ مگر خود کو چھڑوانے کی ہمت بھلا کہاں تھی اُس لمحے۔۔۔

موبائل فون سِم سب کچھ تو وہ بدل چکی تھی۔۔۔۔

"تو پھر تمھاری سوچوں کے رابطے ابھی تک اس کے ساتھ کیوں قائم ہیں۔۔۔؟؟؟ کہہ دو کہ میں غلط بول رہا ہوں۔۔۔!!!" بہتے آنسو دیکھ دھاڑ کر بولتا ہوا وہ اسے وحشت سے نگاہیں چرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

ایسے میں مقابل کی سلگتی سانسیں براہِ راست اسکے چہرے پر پڑتی اسے جھلسا ہی تو رہی تھیں۔

اپنی بے بسی کو شدت سے یاد کرتے ہوئے دو آنسو ٹوٹ کر حیا کے گالوں پر پھسلے۔

اس دوران چھت کی دیوار سے لگ کر کھڑے اس نفوس کی برداشت اسے ہنوز پتھر کا بنا دیکھ اب جواب دینے لگی تھی۔

"ا۔۔اگر آپ غلط نہیں۔۔۔تو پورے صحیح بھی نہیں ہیں۔۔۔۔" بڑی ہمت سے اس کی حقارت زدہ سرخ آنکھوں میں جھانکتی ہوئی وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔۔تو کچھ لمحوں تک اس کے مدھم کانپتے لبوں کو خاموش نگاہوں سے تکتا ہوا رمیض اس کی ٹھوڑی چھوڑتے ہی کلائی تھام گیا۔

پھر اپنے ساتھ تقریباً گھسیٹتا ہوا خود کے بیڈروم میں لے آیا۔۔۔اس کے ماتھے کی شکنیں دیکھ حیا کا دل ناچاہتے ہوئے بھی لرزا تھا۔۔۔جب وہ اگلے ہی پل اسے تندہی سے بیڈ کی جانب دھکیل گیا۔

"لیسن حیا رمیض عالم درانی۔۔۔اب سے تم میرے سنگ ایک ہی کمرہ اور ایک ہی بیڈ شیئر کرو گی۔۔۔ہمارے بیچ کاغذی رشتہ ہی سہی، مگر مجھے یہ قطعی منظور نہیں کہ مجھ سے جڑی عورت میری بجائے کسی اور مرد کو اپنی یادوں میں بسا کر میرے ساتھ بے وفائی کرے۔۔۔اور تم تو کبھی ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت ورنہ بہت برا انجام کروں گا میں تمھارا۔۔۔" اسکے حیرت سے پلٹنے پر وہ شہادت کی انگلی اٹھائے قریب آتا بولا نہیں۔۔بلکہ شدت سے غرایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نتیجتاً نفی میں سر ہلاتے حیا کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔

تمھارے آنسو۔۔۔ تمھاری مسکراہٹیں۔۔۔ تمھارا سوچنا۔۔ حتیٰ کہ تمھاری ذات فقط مجھ تک محدود ہونی چاہیے۔۔۔ آخری بار وارن کر رہا ہوں تمھیں سمجھ لو یہ بات۔۔۔" بڑے استحقاق سے اس کا دایاں رخسار مسل کر آنسو صاف کرتا ہوا وہ جنون کی سی کیفیت میں جتا رہا تھا۔

وہ جنونیت جس کی توقع کم از کم حیا وقاص کو تو بالکل بھی نہیں تھی۔

اس دوران دل ناچاہتے ہوئے بھی دھڑکا تھا۔

جہاں سورج حیا کی بھیگی نگاہوں کی پرواہ کیے بنا ہی پل پل ڈوبتا چلا جا رہا تھا،،، وہیں اس کی سوچوں میں خلل ڈالے بنا ہی پشت پر موجود وہ نفوس اب بڑی مہارت سے بے آواز دیوار پر چڑھ رہا تھا۔

"اب کبھی شادی نہیں کروں گا، کہنے والا مرد اتنی جلدی پھسل جائے گا، میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ ہمارے درمیان صرف نفرت۔۔۔ بے بسی اور مجبوری کا رشتہ ہے اس لیے نہ تو میں آپ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی شئیرنگ کروں گی اور نہ ہی وہ حق دوں گی جس کی لالچ نے آپ کو اس حد تک

بے ایمان کر دیا ہے۔۔۔" اس کی قربت سے قدرے سہم کر دو قدم پیچھے ہوتی وہ طنزاً بولتی چلی گئی تھی۔

جواباً اس سنگین صورتحال کے باوجود بھی رمیض کے لبوں پر مسکراہٹ اپنی ذرا سی چھب دکھلا کر اگلے ہی پل غائب ہوئی تھی۔

"قانونی اور شرعی بیوی ہو تم میری۔۔۔ میں جب مرضی چاہوں تم سے اپنا حق وصول کر سکتا ہوں۔۔۔ مگر وہ کیا ہے ناں کہ اس حد تک بے ایمان ہونے کے لیے رشتے میں دو طرفہ محبت اور اعتبار کا ہونا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔۔۔ جو کہ ہمارے درمیان تقریباً ناپید ہے۔۔۔ اس لیے بے فکر ہو جاؤ۔۔۔ میں زبردستی ایسی حدیں پار کرنے کا عادی بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔ ہاں البتہ جس دن یہ دونوں عناصر ہماری زندگی میں شامل ہو گئے تو تب نہ میں اپنا حق لینے سے رکوں گا اور نہ ہی تم دینے سے۔۔۔" سنجیدگی سے جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اس کی غلط فہمی کو دور کرتا ہوا وہ مزید وہاں رکا نہیں تھا بلکہ بہت کچھ جتا کر اسے مزید بے چین کرتا ہوا کمرے سے ملحق ٹیرس کی طرف نکلتا چلا گیا۔

پیچھے وہ چاہ کر بھی باغی بنتی اس کمرے سے باہر قدم نہیں رکھ پائی تھی،،،

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

الٹا شدتِ بے بسی سے نازک مٹھیاں بھینچ کر بیڈ کے ایک طرف بالکل کنارے پر جا ٹکی تھی۔۔۔

مگر وہ تھا کہ اس کے سونے سے پہلے اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔

"ھپپپپپ۔۔۔۔۔۔۔" گہرا سانس لے کر اپنے بھیگے گال صاف کرتی حیا مزید سوچوں کی گہرائی میں ڈوبنا چاہ رہی تھی، جب کسی کے چھلانگ لگانے پر ٹھٹھک کر پیچھے پلٹی۔

معاً کاشی ہاتھ جھاڑتا ہوا سیدھا ہوا، پھر حیا کی بے یقین آنکھوں میں کمینگی سے ہنس کر دیکھا۔

"ت۔۔تم۔۔۔؟؟ تم یہاں پر کیا کرنے آئے ہو۔۔۔۔؟؟" ہوش میں آتی وہ بپھری ہوئی اُس ٹھرکی باز شخص کی جانب لپکی۔اس دوران سر سے اتر اشفون کا دوپٹہ تیزی سے واپس اوڑھ چکی تھی۔

"دور دور سے اب میرا گزارا نہیں ہو رہا تھا اسی لیے آپ جیسی بیوٹیفل لیڈی کے قریب سے دیدار کرنے آیا ہوں۔۔۔" کاشی نے تپش دیتے لہجے میں جواب دیا۔

اس بے تکی بات پر مٹھیاں بھینچتے ہوئے حیا کے غصے کا گراف مزید بڑھا۔

وہ جب سے اس گھر میں آئی تھی۔۔۔بوریت کے سبب چھت پر ٹہلتے ہوئے خود کو ہلکا پھلکا کرنے کے دوران کئی بار اس آوارہ شخص کی بے باک نگاہوں کو بھی سہہ چکی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تم انتہائی بے حیا انسان ہو۔۔۔شرم نہیں آتی تمھیں دوسروں کی چھتوں پر بنا اجازت ٹپکتے ہوئے۔۔۔؟؟نکلو یہاں سے۔۔۔" اس کی اتنی بڑی جرات پر وہ قدرے نفرت سے غراتے ہوئے بولی۔

اگر جو خود رمیض آکر ان دونوں کو ایسے دیکھ لیتا تو۔۔۔۔!!!

پل بھر کو سوچتے ہوئے حیا کا دل شدت سے ڈوبا تھا۔

اس احساس سے قدرے بے خبر۔۔۔ کہ رمیض عالم درانی اپنے طریقے سے اپنا آپ شدت سے اسکی سوچوں میں گھول چکا تھا۔

"آپ دوسری تو نہیں، میری پڑوسن ہیں۔۔۔اور اگر پڑوسن اتنی حسین ہو تو بھلا کون کافر سامنے ٹپکنے سے باز آئے گا۔۔۔؟" نازک وجود بے باکی سے تکتے ہوئے کاشی اسکا ہاتھ چھونے کی کوشش میں ڈھٹائی سے بولا،،،

وہ کئی سالوں سے اکیلا ہی ساتھ والے گھر میں رہائش پزیر تھا اور اپنی عیاش فطرت کے سبب ایسے ہی کئی نادان لڑکیوں پر دل ہار کر انھیں اپنے جال میں پھانس لیا کرتا تھا۔

اور اس بار اُسے پھانسنے کو ملی تھی یہ نازک مگر چڑچڑی سی حسینہ۔۔۔!

"جسٹ شٹ اااپ۔۔۔" معاًحیا نے حیرت ملے غصے میں اپنا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اگلے ہی پل پوری شدت سے تھپڑ اسکی گال پر دے مارا۔

"چٹاااخ۔۔۔۔" سکوت توڑتی آواز نے جہاں کاشی کی گال تپائی تھی۔۔۔

وہیں سرخ رنگت کے سنگ حیا کی سانسیں بھی ضبط تلے گہری ہوئیں۔

اس دوران سفید رنگ شفون کا دوپٹہ بھی اتر کر کندھوں پر آ گرا تھا۔

مقابل کی یہ سب دست درازیاں ناقابلِ برداشت ہی تو تھیں۔۔۔

نتیجتاً کاشی نے سرخ ہوتی آنکھیں نکال کر اسے غصے سے دیکھا۔ پھر دانت پیستا ایک قدم اس کی جانب آیا۔

ایک کمزور سی لڑکی نے اسے دن دھارے پیٹ ڈالا تھا سو میٹر تو شارٹ ہونا ہی تھا۔۔۔

"ابھی کہ ابھی دفع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ کبھی غلطی سے بھی میرے سامنے آنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ ورنہ میرا شوہر جس قدر جلاد ہے ناں، تمھیں زندہ زمین میں گاڑھ کے رکھ دے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گا۔۔۔اب نکلو یہاں سے۔۔۔" اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی، لرزتی آواز میں چیخ کر بولتی حیا نے نم آنکھوں کے سنگ اسے نفرت سے پرے دھکا دیا۔

پہلے آفتیں کم تھیں کیا؟ جو اب یہ عجیب مصیبت بھی گلے آن پڑی تھیں۔۔۔

جواباً ذرا لڑکھڑا کر پیچھے ہوتے وہ اپنے ماتھے پر آئے بال پیچھے جھٹک گیا۔

"اچھا نہیں کیا تم نے مجھے تھپڑ مار کر حیا بی بی۔۔۔ اگر تمھاری اس حیا کو پاش پاش نہ کر دیا تو میرا نام بھی کاشان آصف نہیں۔۔۔" منہ پر ہاتھ پھیر کر کھلے لفظوں میں اسے دھمکاتے ہوئے کاشی کا فشار خون بڑھا، تو حیا نے بھیگتے گال رگڑ کر صاف کیے۔

دل کی دھڑکنیں ڈوب کر ابھری تھیں۔۔۔

"نکلووووو یہاں سے۔۔۔ جسٹ گیٹ لاسٹٹٹٹٹ۔۔۔۔۔" وہ بدلحاظی سے چلائی۔۔۔ تو کاشی نے اطراف میں دیکھتے ہوئے ضبط سے سر ہلایا۔

پھر ڈھٹائی سے آخری بھرپور نگاہ اس پر ڈال کر وہاں سے پلٹ گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسے قدرے پھرتیوں سے دیوار پر چڑھتا دیکھ۔۔حیا بھی رکتی دھڑکنوں کے سنگ نیچے جانے کو بھاگی تھی۔۔۔

”کوئی گڈ نیوز ہے ڈاکٹر راشدہ۔۔۔؟؟؟کیا۔۔کیا میں پریگنینٹ ہوں۔۔۔۔؟؟“ مقابل کے تاثرات پرکھے بنا ہی وہ آنکھوں میں چمک لیے پوچھ رہی تھی۔

گزشتہ روز زیدان کے آفس چلے جانے کے بعد وہ حفصہ بیگم کو بتا کر اپنی بیسٹ فرینڈ کے گھر چلی آئی تھی۔مگر پھر دعوت اڑانے کے بعد الٹیوں کا سلسلہ۔۔۔اور پیٹ میں یکدم سے اٹھتی درد کی طویل شدت نے اسے یہاں آنے پر مجبور کر چھوڑا تھا۔

اور اب حتمی رزلٹس آچکے تھے۔۔۔جنھیں جاننے کو وہ اس پل حد درجہ بے تاب دکھائی دے رہی تھی۔

جواباً ڈاکٹر راشدہ نے آہستگی سے فائل بند کرتے ہوئے بڑے ضبط سے حسنہ کی جانب دیکھا۔

https://classicurdumaterial.com/

بظاہر خوش باش نظر آنے والی وہ لڑکی اپنے وجود میں کتنا بڑا روگ پالے ہوئے تھی۔۔۔، یہ شاید اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔

"مس حسنہ زیدان عالم۔۔۔۔!!!کیا آپ واقعی تیار ہیں اپنے حوالے سے رزلٹس جاننے کے لیے۔۔۔؟؟؟" خود کو تلخ حقیقت بتانے کے لیے تیار کرتی ہوئیں وہ اس سے بھی پوچھ رہی تھیں۔

"ہنڈرڈ پرسنٹ ریڈی ڈاکٹر راشدہ۔۔۔ آپ بتایئے ناں۔۔۔۔" آپس میں ہاتھ مسل کر جوش سے یقین دہانی کرواتی وہ تو یہ تک سوچ چکی تھی کہ زیدان سمیت باقی گھر والوں کو کب اور کیسے سرپرائز دینا ہے۔۔۔!!

آخر کو درانی خاندان کا پہلا پوتا، پوتی اس دنیا میں آنے والا تھا، اور یہ بات اس کے دل کی مچلتی دھڑکنیں مزید دھڑکا رہی تھی۔

مگر پھر اگلے ہی پل اِس روم میں گونجتی ڈاکٹر راشدہ کی مضبوط آواز نے گویا ہر شے کو آگ لگا ئی تھی۔

"یُو آر ناٹ پریگنینٹ مس حسنہ زیدان۔۔۔اور نہ ہی آپ آئندہ کبھی ہو سکتی ہیں کیونکہ آپ کا وجود بانجھ پن کا شکار ہے۔۔۔" اچھے ہاسپیٹل سے تعلق رکھتی ڈاکٹر راشدہ پروفیشنل انداز میں ٹھہر ٹھہر کر بتاتی صحیح معنوں میں حسنہ وقاص کے جسم سے اُس کی روح کھینچ گئی تھیں۔۔۔

جواباً ٹھٹھک کر سکتے کی حالت میں جاتے ہوئے حسنہ کا گلابی لبوں کو آہستگی سے وا کرنا بے اختیار تھا۔

"ی۔۔۔یہ آپ کیا۔۔۔؟؟کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔؟؟آ۔۔آپ دوبارہ فائل چیک کریں۔۔۔بہت بڑی غلطی ہوئی ہو گی آپ سے جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔" بے یقینی سے پوچھتی وہ آخر میں وحشت سے چلائی۔

جواباً ڈاکٹر راشدہ نے تاسف سے حسنہ کی بھیگتی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔جس کی پیشانی بھی اِس حقیقت کے ناقابل برداشت بوجھ تلے اب نم سی ہو رہی تھی۔

"دیکھیے مس حسنہ۔۔۔میں آپ سے اسی بے یقینی،ڈر اور بے اختیاری ردِ عمل کی توقع کر رہی تھی۔۔۔ایسے کیسز میں زیادہ تر خواتین ایسا ہی جذباتی رویہ اپناتی ہیں۔۔۔جیسا کہ اب آپ۔۔۔مگر افسوس کہ سچ یہی ہے جو یہ رپوٹ آپکی بابت لفظ بہ لفظ بیان کر رہی ہے۔۔۔درحقیقت آپ میں وہ

مین پارٹس سرے سے ہی موجود نہیں ہیں جو ایک بچے کی پیدائش کے لیے بہت ضروری ہوتے ہیں۔۔۔ایم سوری ٹو سے۔۔۔بٹ اس بانجھ پن کے ساتھ اب آپ کبھی بھی ماں نہیں بن سکتیں۔۔مزید یہ کہ اس بہترین ہاسپیٹل کو چھوڑ کر آپ کہیں بھی چلی جائیں۔۔۔فائنل رزلٹس آپکو یہی دیکھنے کو ملیں گے۔۔۔" وہ لیڈی ڈاکٹر ایک ایک بات اس کے سامنے کھول کر رکھتی ہوئی کتنے اعتماد سے اس کی ذات کی دھجیاں اڑا رہی تھی ناں۔۔۔

چھٹتے دل کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی حسنہ بے اختیار سسکی۔

پھر تواتر سے بہتے آنسوؤں کے سنگ لرزتے ہاتھوں سے سامنے پڑی اپنی بربادی (فائل) کو تھام گئی۔

اسے لفظ لفظ ٹٹولتے دیکھ ڈاکٹر راشدہ نے اس کے بھیگتے چہرے پر صدمے کے ساتھ بڑھتی بے چینی کو بھی صاف محسوس کیا تھا۔

اگلے ہی پل حسنہ خائف سی ہوتی فائل کو گویا کوئی زہریلا سانپ سمجھ کر دور پھینک چکی تھی۔۔

یہ سب کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔!!!

اس قدر کڑوی حقیقت۔۔۔جس کا وہ کبھی تصور میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ک۔۔کیا یہ بدترین سچ بدل نہیں سکتا ڈاکٹر۔۔۔۔؟؟؟" شدت سے دکھتی کنپٹیوں میں انگلیاں دھنساتی وہ سسکی روک کر قدرے وحشت سے پوچھ رہی تھی۔

ایک کھوکھلی عورت کی زندگی کیا ہوتی ہے۔۔؟؟ یہ سب اس سے پوشیدہ تو ہرگز نہیں تھا۔

"فی الحال تو ناممکنات میں سے ایک نظر آرہا ہے یہ۔۔۔۔" اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھ کر بولتے ہوئے ان کا انداز قطعیت بھرا تھا۔

حسنہ نے شدتِ بے بسی تلے سختی سے نچلا لب کچلا۔

وہ تو سرتاپیر پرفیکٹ لڑکی تھی۔۔پھر اِس بدتر محرومی کے ساتھ کیسے جی سکتی تھی بھلا۔۔۔۔؟؟؟

اِس۔۔۔اِس دنیا نے ہی اسے جینے نہیں دینا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بری ہوتی حالت پر معاً ڈاکٹر راشدہ نے جگ سے پانی، گلاس میں انڈیل کر حسنہ کے قریب کیا۔۔۔جسے نظرانداز کرتی وہ پھٹتے دماغ کے ساتھ آنکھیں موندگئی۔

کبھی وارث نہ دینے کی صورت میں اگر۔۔۔اگر زیدان عالم کی دوسری شادی کروادی گئی یا پھر خود اس کے شوہر نے بدظن ہوکر اسے چھوڑدیا تو۔۔۔کیا وہ یہ بھاری ستم برداشت کرپائے گی۔۔۔۔؟؟؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مٹھیاں بھینچتے ہوئے منفی سوچیں شدت سے حسنہ وقاص پر حملہ آور ہوئی تھیں۔

نہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔!!!جوابا سلگتا دل زوروں سے چیخا تھا۔

طنز کے وہ گہرے نشتر۔۔۔

اس کے کھوکھلے وجود کا مذاق اڑاتی ہوئیں لوگوں کی سنگین نگاہیں۔۔۔

اور۔۔۔اور سب سے بڑھ کر اسکی بربادی پر زہریلی ہنسی ہنستی اس کی بڑی بہن حیا وقاص۔۔۔۔

افففف۔۔۔۔۔۔!!!

ضبط ٹوٹنے پر حسنہ بگڑے تنفس کے ساتھ جہاں پٹ سے آنکھیں کھول گئی تھی۔۔۔وہیں اس کے ذہن میں زور کا ہوتا جھماکا اسے چونکا گیا۔

یہ سوچ اسے پہلے کیوں نہیں آئی تھی۔۔۔۔؟!

ڈاکٹر راشدہ اسی کے پل پل بدلتے تاثرات بغور دیکھ رہی تھیں۔۔۔جب حسنہ نے سرخ نم چہرے پر ہاتھ پھیر کر ان کی طرف دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”مگر مجھے بہت کچھ نظر آرہا ہے ڈاکٹر راشدہ۔۔۔بد قسمتی سے اگر عورت بانجھ پن کا شکار ہو جائے تو یہ معاشرہ اس کی خوشگوار زندگی تلخیوں سے بھر دیتا ہے۔۔ لیکن اگر ایک مرد اسی محرومی کا شکار ہو جائے تو نہ صرف اس کے عیب کی پردہ پوشی کی جاتی ہے، بلکہ اس کی تلخ زندگی کو بھی سب کے سامنے خوشگوار بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔۔۔“ بتاتے ہوئے اس کے بھیگے لہجے میں سختی کے سنگ تمسخر بھی سمٹ آیا تھا۔

”اور اب میں بھی کچھ ایسا ہی چاہتی ہوں۔۔۔چاہتی ہوں کہ میرے عیب کے پرخچے اڑانے کی بجائے میرے شوہر کے عیب کی پردہ پوشی کی جائے۔۔ایک جھوٹ کی بدولت اس کی ہونے والی تلخ زندگی کو خوشگوار بنا کر پیش کیا جائے۔۔اور اس سب میں مجھے آپ کی مدد درکار ہے۔۔۔“ آنکھوں کی بڑھتی ہوئی سرخی کے سنگ مزید بولتی ہوئی وہ اپنے مطلب کے لیے زیدان عالم درانی سے بے وفائی تک کرنے کو تیار تھی۔

”م۔۔میری مدد۔۔۔؟؟ کیسی مدد۔۔۔۔؟؟“ اس کی بات کے نتیجے میں حیران ہونے کی باری اب ڈاکٹر راشدہ کی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”زیادہ کچھ نہیں۔۔۔بس آپ کو ایک عدد فیک رپوٹ بنانا پڑے گی۔۔۔میرے شوہر کے سامنے میرے ہی حق میں جھوٹی گواہی دینا ہوگی۔۔۔اور اتنی سی مدد کے لیے میرے خیال سے دو لاکھ روپے کا معاوضہ کافی ہو گا آپکے لیے ڈاکٹر راشدہ فیضان۔۔۔!!!“ لالچ دیتے لہجے میں بولتی ہوئی وہ نم آنکھوں کے ساتھ بڑے ضبط سے مسکرائی۔۔۔تو چہرے کی بدلتی ہوئی رنگت کے سنگ ڈاکٹر راشدہ کی نگاہوں میں بھی حسنہ وقاص کے خلاف صاف باغی پن اتر آیا۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

”زلیخا۔۔۔بیٹا وہ۔۔۔بلقیس آپا نے تمھارے لیے ایک رشتہ بتایا ہے مجھے۔۔۔لڑکا ویل ایجوکیٹڈ ہے۔۔۔جاب کرتا ہے۔۔۔اچھے خاندان سے ہے۔۔۔گڈ لوکنگ،خوش مزاج اور سب سے بڑھ کر کنوارا ہے ابھی تک۔۔۔عمر میں تم سے ایک سال چھوٹا ہی ہو گا بس۔۔۔“ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھ رہی تھی،جب اسکے پاس بیٹھتی حفصہ بیگم نے کچھ جھجک کر بات کا آغاز کرتے ہوئے۔۔۔بڑے ناپ تول کر الفاظ ادا کیے تھے۔

"آہاں۔۔۔اور بیچ کی بات کیا ہے امی۔۔۔؟؟وہ بھی بتائیے ذرا۔۔۔آخر کو وہ کنوارا لڑکا بھلا کیوں ایک ساتھ سالہ بچے کی ماں سے شادی کرنے کو رضامند بیٹھا ہے۔۔۔۔" لیپ ٹاپ سے توجہ ہٹاتی زلیخا نے بنا لگی پٹی کے جواب مانگا تو حفصہ بیگم پل بھر کو گڑبڑا سی گئیں۔

"ا۔۔اسے ماں اور بچے دونوں کو اپنانے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔لیکن۔۔۔لیکن وہ بس اتنا چاہتا ہے کہ گھر داماد بننے کے ساتھ ساتھ تمھارے نام کی پراپرٹی میں بھی برابر کا حصے دار بن جائے۔۔اور اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے۔۔اس کا ہو یا پھر تمھارا بات تو ایک ہی ہو گی ناں۔۔۔" بتاتے ہوئے آخر میں حفصہ بیگم کی آواز زلیخا کی بدلتی نگاہیں دیکھ بے حد دھیمی پڑی تھی۔

"بس اتنا ہی۔۔۔؟؟؟فوراً سے پہلے انکار کر دیجیے آپ اسے۔۔۔لالچی اور دھوکے بازوں سے شدید ترین نفرت ہے مجھے۔۔۔ایسے لوگوں کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے اور یہ بات آپ اچھے سے جانتی ہیں امی۔۔۔۔" تمسخر سے پوچھتی وہ آخر میں لیپ ٹاپ کو بند کرتی چیخ سی گئی۔

"تو کیا تم ساری زندگی ایسے ہی نکال دو گی۔۔۔کبھی اپنا گھر نہیں بساؤ گی۔۔۔؟؟دل جلتا ہے میرا زلیخا۔۔۔دل جلتا ہے جب جب میں اپنی بیٹی اور نواسے کی زندگی سے جڑی اس بڑی محرومی کے بارے

میں سوچتی ہوں۔۔۔اور تم بھی یہ بات اچھے سے جانتی ہو۔۔۔" اس کا کندھا تھام کر بولتی ہوئی حفصہ بیگم بھی شدتِ بے بسی تلے تپ کر بولی تھیں۔

وہ گھر چل کر آئے کتنے ہی رشتے بے دھڑک ٹھکرا چکی تھی۔۔۔۔

"اگر تم کسی سے محبت کرتی ہو تو بھی بتا دو۔۔۔۔" وہ مزید گویا ہوئیں تو زلیخا نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

محبت۔۔۔۔۔!!!!

"سالے۔۔۔وہ پھنسانے کے نہیں۔۔۔فقط محبت کے قابل ہے۔۔۔سنا تُو نے۔۔۔ شی از کیپ ایبل جسٹ فار لوَڈیمٹ۔۔۔۔" معاًفائق کی دھاڑتی آواز سماعتوں میں اترتی ہوئی پل بھر کو زلیخا کے دل کی دھڑکنیں چھیڑ گئی تھی۔

اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات بغور دیکھتے ہوئے حفصہ بیگم نے اپنی نم آنکھوں کو جھپکا۔

https://classicurdumaterial.com/

"آپ فکر نہیں کریں امی۔۔۔ جس دن مجھے کوئی شخص سچ میں میرے اور حمزہ کے قابل لگا۔۔ تو میں بنا دیر کیے اس کے ساتھ اپنا گھر بسا لوں گی۔۔۔" قدرے مضبوط لہجے میں بولتی ہوئی زلیخا عالم درانی یہ بات بخوبی جانتی تھی کہ وہ حمزہ سمیت اپنے ماں باپ پر ہرگز بوجھ نہیں تھی۔۔۔

مگر ایک کسک ضرور تھی جو دلوں میں پنپتی ہوئی اس بڑی محرومی کا احساس شدت سے دلاتی تھی۔۔۔ اور بار بار دلاتی تھی۔۔۔

وہ ہاتھ میں چیزی پیزے کا شاپر پکڑے ہوئے شکست خوردہ سا گھر واپس آیا تھا۔

ہال میں لگی گھڑی سکوت میں ٹِک ٹِک کرتی ہوئی اس پل رات کے سوا بارہ بجا رہی تھی۔

رمیض گہرا سانس بھرتا ہوا سیدھا کچن کی جانب بڑھا۔

پھر شاپر میں سے پیزے کا ڈبہ نکال کر فریج میں رکھتا ہوا۔۔۔ ٹھنڈے پانی کی بوتل پکڑے شیلف کی طرف آیا۔

شیشے کے گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے اس کا موڈ مزید خراب سا ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پولیس میں کمپلین درج کروانے کے باوجود بھی اب تک ان بدذات غنڈوں کی کوئی خبر ہاتھ نہیں لگی تھی۔۔۔

شاید وہ سارا کچھ لوٹ کر اُسی وقت کراچی شہر سے فرار ہو چکے تھے۔

دو گھونٹ میں ہی سارا پانی پی کر رمیض نے گلاس شیلف پر پٹخنے کے سے انداز میں رکھا۔

وہ چاہ کر بھی اپنی اور حیا کی بے گناہی کو سب کے سامنے ثابت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

ثابت نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ کسی کی گہری سازش تھی۔۔۔

"بیٹا۔۔۔ جو کچھ بھی برا ہونا تھا سو ہو چکا۔۔۔ اب خود کو ماضی کے بھاری بوجھ سے آزاد کر دو اور زندگی میں آگے بڑھو جیسے سب بڑھ چکے ہیں۔۔۔" بے چینی سے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے اس کی سماعتوں میں عالم صاحب کا نرم لہجہ شدتوں سے گھلا تھا۔

آج وہ ریسٹورنٹ اس سے ملنے کم۔۔ سمجھانے زیادہ آئے تھے۔۔۔

اِس تیزی سے بھاگتے وقت کے دوران وہ کم از کم دو بار حفصہ بیگم سے بھی فون پر مختصراً بات چیت کر چکا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"فقط کہنا یا تصور میں سوچنا آسان ہے بابا۔۔۔ کرنا ہرگز نہیں۔۔۔" وہ ہنوز بضد تھا۔

"اگر انسان چاہے تو ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتا ہے بیٹا۔۔۔ تم ایک بار دل سے ارادہ تو کر کے دیکھو۔۔۔" وہ باپ تھے سو دوبدو جواب حاضر تھا۔

"تو پھر بنا کسی ثبوت کے آپ بھی مان لیں۔۔۔مان لیں کہ میں حیا کو اسکی شادی والے دن اپنے ساتھ بھگا کر نہیں لے گیا تھا۔۔۔ جو بھی ہوا تھا وہ سب حادثہ تھا۔۔۔ یا پھر کسی انجانے دشمن کی گہری چال۔۔۔ مگر ہم بے قصور تھے۔۔۔ کسی اور کا نہ سہی، مگر ان سنگین حالات میں مجھے کم از کم آپ کا یقین چاہیے بابا۔۔۔" چہرے پر ہاتھ پھیر کر کچن سے باہر نکلتے ہوئے رمیض کو اپنا ٹوٹا ہوا بے بس سا لہجہ یاد آیا تھا۔۔جب وہ نم آنکھوں سے ملتجی ہوتا خود کے ساتھ ساتھ عالم صاحب کو بھی قدرے افسردہ کر چکا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔مان لیا کہ تم دونوں بے قصور ہو۔۔۔ مگر مجبور میں بھی ہوں۔۔۔ زید ان کے ساتھ جو اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے اس کی وجہ سے مجھے اپنے چھوٹے بیٹے کا بھی ساتھ دینا ضروری ہے رمیض۔۔۔ خیر میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد تمھیں ایک شاندار فلیٹ لے دوں۔۔۔ موجودہ

حالات کے تحت یہی مناسب ہے۔۔۔" چوڑا کندھا تھپتھپا کر اسے یقین کی ڈور تھمانے کے ساتھ ساتھ عالم صاحب نے اپنی مجبوریوں سے آگاہ کرنا بھی ضروری سمجھا تھا۔

شاید بگڑے معاملات سنورنے کا وقت ابھی بہت دور تھا۔۔۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے بابا۔۔۔فی الحال تونانی جان کے گھر میر ااور حیا کا گزارا ہو رہا ہے۔۔۔لیکن کل کو اگر فلیٹ لینے کی ضرورت پڑی بھی تو وہ میں خود سے مینج کر لوں گا۔۔ریسٹورنٹ کا اونر ہوں۔۔۔اب اتنا باصلاحیت تو ہو ہی چکا ہوں میں۔۔۔" پل بھر کو لب بھینچ کر سر کو جنبش دیتے ہوئے اپنے باپ کی مجبوریوں کو سمجھتا وہ آخر میں مسکرا کر گویا ہوا تھا۔۔۔

نتیجتاً اس کی جانب دیکھتے عالم صاحب خود بھی مسکرا دیئے تھے۔۔۔

سست روی سے چلتے ہوئے رمیض اپنے کمرے کے سامنے آرکا۔۔

پھر سوچوں سے سر جھٹک کر آہستگی سے دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔

سامنے ہی وہ بیڈ پر اس کی جانب پیٹھ کیے سو رہی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ایسے میں سوٹ کے ہم رنگ دوپٹے کو خود پر اچھے سے پھیلا کر سونا۔۔ گہری نیند میں بھی اس کی احتیاط کو اچھے سے واضح کر رہا تھا۔۔۔

انتہائی کمزور سی احتیاط کو۔۔۔

رمیض نے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔

"چلو یہ بھی مان لیتا ہوں کہ تمھیں اس چیز کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مگر اپنی بیوی کو اگنور کرنے کی بجائے اس پر توجہ دینے کی تو خاصی ضرورت ہے ناں تمھیں بیٹے۔۔۔ جب ہمارے کہنے پر اِس سفر کا انتخاب کر ہی چکے ہو تو پھر منزل تک پہنچنے میں کیا قباحت ہے بھلا۔۔۔؟! میری خاطر ایک بار ایسا بھی کر کے دیکھ لو۔۔۔۔" سماعتوں میں گھلتی عالم صاحب کی قدرے مان بھری متلجیانہ آواز نے رمیض کو ناچاہتے ہوئے بھی حیا کی جانب لپکنے پر مجبور کیا تھا۔

جہاں وہ اس کے آنے سے پہلے ہی سو جایا کرتی تھی،، وہیں خود کی لائٹ جلا کر سونے کی عادت سے بھی واقف کروا چکی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس کے پاس آکر رکتا رمیض اگلے ہی پل اپنی ہتھیلی بیڈ کراؤن پر مضبوطی سے ٹکاتا ہوا ذرا سا اس پر جھکا تھا۔۔۔

حیا کے بے داغ چہرے کی سائیڈ کو بغور تکنے کی جرات کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کی سرد سیاہی گہری ہوئی تھی۔۔۔۔جب نیند میں ہی کروٹ چھوڑ کر سیدھی ہوتی ہاتھ پیٹ پر رکھ گئی۔

پلک جھپکائے بناوہ ہنوز اسی کا دمکتا چہرہ یک ٹک گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

نقوش میں معصومیت کی کشش سمیٹے بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔

آہستگی سے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے گال کو چھونے کی گستاخی کرتے ہوئے جہاں رمیض عالم درانی کا دل دھڑک اٹھا تھا۔۔۔وہیں گال پر ہوتی سرسراہٹ کے سبب۔۔۔ننھی پیشانی پر پڑتی تیوری حیا کے نیند میں بھی بے چین ہونے کا پتہ دے گئی تھی۔

مسکراہٹ دبا کر سرعت سے ہاتھ پیچھے ہٹاتے ہوئے رمیض عالم درانی نے بھلا کہاں سوچا تھا کہ وہ روزینہ کے علاوہ کسی اور عورت کو بھی ایسی نگاہ سے دیکھے گا۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"مگر وہ عورت اس کی شریعی بیوی تھی۔۔۔" حیا کو واپس سے پر سکون ہوتا دیکھ رمیض کے دل نے ٹھوس جواز پیش کیا تھا۔

"لیکن اگر یہ بھی محبت کا دیا روشن ہونے کے بعد بے وفا نکلی تو۔۔۔؟؟؟" بے اختیار دماغ نے کھلبلی سی مچائی۔

"مگر اُس میں اور اِس میں تو زمین آسمان کا سا فرق تھا۔۔۔

انداز۔۔۔

لباس۔۔۔

عادات۔۔۔

لب ولہجہ۔۔۔

فطرت۔۔۔

کچھ۔۔۔کچھ بھی تو ایک جیسا نہیں تھا۔۔۔" اس کے نقوش تکتے ہوئے دل صاف صاف بغاوت پر ہی تو اتر رہا تھا۔۔۔

"ماسوائے اِس ایک کمی کے۔۔۔حیا رمیض عالم درانی کی پہلی محبت وہ نہیں بلکہ اسکا چھوٹا بھائی تھا۔۔"
بڑی خامی بتاتا دماغ گویا دل پر طنز کا نشتر پیوست کرتا ہوا ہنسا تھا۔

"افففف۔۔۔۔" بے اختیار رمیض سرعت سے پیچھے قدم لیتا مٹھیاں بھینچ گیا۔

"اگر وہ ٹوٹا بکھرا شخص اپنا دردناک ماضی بھلانے کی کوششوں میں تھا،،تو کیا وہ نازک سی لڑکی،،،ایک بیوی ہو کر شوہر کی محبت ملنے پر اپنا ہر دکھ نہیں بھلا سکتی تھی۔۔۔؟؟؟" چل کر اپنی جگہ پر(بیڈ کے دوسری طرف) آتے ہوئے دل کی دہائیاں ہنوز زوروں پر تھیں۔۔۔

"اگر ایسا ہے تو پھر۔۔۔یہ بھی آزما کر دیکھ لو۔۔۔آگے تمھاری قسمت۔۔یا پھر حیاو قاص کی فطرت۔۔۔۔" جھنجھنا تا ہوا دماغ دوٹوک سناتا جہاں ایک دم ہی ٹھنڈا ہوا تھا۔۔۔وہیں رمیض عالم درانی بڑے استحقاق سے حیا کی جانب کروٹ لے کر لیٹتا ہوا،بیچ میں باڑ بنے تکیے کو دبوچ گیا۔۔۔

اس دوران کسی کی نگاہوں کی گہری تپش بھی حیا کی پکی نیند میں کوئی ہلچل نہیں مچا پائی تھی۔۔۔

"آنکھوں سے شروع ہو کر
کہانی الفت تک جا پہنچی؛

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جب ہم کو ہوش آیا تو بات

شروعاتی محبت تک جا پہنچی۔۔۔"

"ہاں تو پھر بتاؤ مجھے ڈارلنگ تمھارے لیے کس کلر کی شرٹ لوں۔۔۔۔؟؟؟ گرے یا بلیک۔۔۔؟؟؟ مجھے تو گرے والی زیادہ اچھی لگ رہی ہے۔۔۔ تم پر بہت سوٹ کرے گی۔۔۔"

مہنگے مال سے خود کے لیے ڈھیر ساری شاپنگ کرنے کے بعد اب وہ جینٹس بوتیک میں کھڑی، موبائل فون پر ہیری سے اسکی چوائس پوچھ رہی تھی۔

شرٹس کی پِکس وہ پہلے ہی اسے واٹس ایپ کر چکی تھی۔

"بلڈی ریڈ کلر۔۔۔ ریئلی ہاٹ۔۔۔" دوسری طرف وہ جواب دینے ہی والا تھا جب۔۔۔ بیچ کے سامنے اسکی مضبوط عریاں بانہوں میں نیم دراز اِیمانے ہولے سے اس کے کان میں خمار زدہ سرگوشی کی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”آاا۔۔ جانِ من وہاں پر بلڈی ریڈ کلر کی شرٹ دیکھوناں۔۔یو ناؤ آئی لائیک اِٹ بیڈلی۔۔۔۔“

اِیما کی دلچسپ مسکراہٹ کو دیکھ کر شستہ انگریزی میں بولتا ہوا وہ کسی اور کی پسند کو اپنی پسند جتا رہا تھا۔

”بلڈی ریڈ۔۔۔۔؟؟؟او۔۔اوکے۔۔میں دیکھتی ہوں۔۔۔ایکسیوزمی۔۔۔۔!!!“ اسپیکر سے اُبھرتے خوشگوار فرمائشی لہجے پر روزینہ پل بھر کو چونکتی سنبھلی۔پھر نگاہیں دوڑاتی سیل مین کو مخاطب کرنے لگی۔۔۔

انداز میں کچھ حیرت بھی تھی۔۔۔

اس کا شوہر بھلا کب سے خود کے لیے یہ رنگ پسند کرنے لگا تھا۔۔۔۔؟؟؟

ہیری کی طرف سے گفٹ ملی ڈائمنڈ کی رِنگ کو انگوٹھے تلے مسلتی اِیما۔۔۔نیم عریاں لباس میں آتے جاتے رہائشی لوگوں کو دیکھتی اب بے زار ہونے لگی تھی۔

اگلے ہی پل اس نے ہیری سے موبائل جھپٹ کر کال کاٹنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”نو اِیما۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ بے اختیار ہیری نے ذرا پیچھے ہوتے ہوئے دبی آواز میں اسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔تو دوسری طرف سماعتوں سے ٹکراتی اپنے شوہر کی مدھم تنبیہی پر روزینہ ٹھٹھک سی گئی۔

نتیجتاً اِیما منہ بسورتی ہوئی اسی کے کندھے سے جا لگی تھی۔

”ہیری۔۔۔؟تم نے ابھی ابھی کیا بولا۔۔۔؟؟اِیما۔۔۔!!اِیما کا نام لیا ناں تم نے ابھی۔۔۔۔؟؟؟میں نے سنا۔۔۔۔“ روزینہ قدرے حیرت سے مشکوک ہوتی پوچھ رہی تھی۔۔۔

وہ تو بزنس ٹور پر آیا ہوا تھا ناں۔۔۔۔

ہیری پل بھر کو ہڑبڑا کر اِیما کی شیطانی ہنسی کو گھورتا ہوا فوراً سے پہلے سنبھلا۔

”واٹ اِیماااا۔۔۔۔۔؟؟؟نوووو سوئیٹ ہارٹ۔۔۔میں نے تو فون پر تمھیں فلائنگ کس دی ہے یار۔۔۔لائیک دِس۔۔۔اُمّمماااا۔۔۔۔۔“ قدرے شاطری سے وہ روزینہ کی آنکھوں میں اپنی نام نہاد محبت کی دھول جھونک کر پل میں اسے خود سے مطمئن کر گیا۔۔۔

اس دوران سیل مین بھی مطلوبہ رنگت کی شرٹ سامنے رکھ چکا تھا۔

"آاااڈارلنگ۔۔۔مائے میسٹیک۔۔اُمماااایوٹو۔۔۔۔۔۔" خود کو مل رہے اِس قدر بڑے فریب سے قدرے انجان روزینہ نے جہاں شیریں محبت کا جواب محبت سے دیا تھا۔۔۔وہیں اپنی مکاری پر کمینگی سے مسکراتا ہوا ہیری جل چکی اِیما پر اپنی گرفت مضبوط ترین کر گیا۔۔۔

قدرے سختی سے کَسی ہوئی مٹھی کو بار بار اپنی شکن آلود پیشانی پر مارتا ہوا وہ کس حال میں آفس آیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔

بھینچی ہوئی آنکھوں کی گہری سرخی اِس پل اس کے اندر شدت سے لگی آگ کا پتا دے رہی تھی۔

اگر آج دبئی کے کلائنٹس کے ساتھ حد سے زیادہ ضروری میٹنگ فکس نہ ہوئی ہوتی تو۔۔۔شاید وہ کبھی۔۔۔کبھی بھی خود کی غیر ہو رہی حالت پر یہاں نہ آتا۔۔۔

"ز۔۔زیدان۔۔۔مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔کچھ بہت ضروری۔۔۔آپ۔۔۔آپ پلیز ہمت سے میری یہ بات سنیئے گا۔۔۔کیونکہ مجھے علم ہے کہ اس سب کے لیے بہت حوصلے کی ضرورت پڑے

گی۔۔۔۔" وہ آفس نکلنے کے لیے نک سک سا تیار تھا،جب اس کے سینے پر آہستگی سے ہاتھ جماتی ہوئی کتنی پریشانی سے بولی تھی ناں وہ۔۔۔۔

"تم بولو ناں جانم۔۔۔فقط تمھاری ہی تو سننے کے لیے ہمہ تن گوش ہوں میں۔۔۔۔" معاً اُسکو نازک کمر سے تھامتے سمے زیدان کو اپنا شوخ سا میٹھا لہجہ یاد آیا تھا۔۔

"ہماری رپورٹس کے فائنل رزلٹ آچکے ہیں۔۔۔۔" پریشانی کے سنگ اب کہ حسنہ کی بے چینی بھی بڑھی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں ویک اینڈ پر دورانِ سیر و تفریح،اسکی بیوی اچانک ہونے والی طبیعت خرابی کے سبب نہ صرف اسے اپنے ساتھ اچھے ہاسپٹل لے گئی تھی بلکہ حد درجہ ضد کر کے۔۔۔محبت کی قسمیں دے دلا کر۔۔۔خود کے ساتھ ساتھ اُس کا پرسنل ٹیسٹ بھی وہاں موجود میل ڈاکٹر سے کروا چکی تھی۔۔۔

ورنہ تو وہ کبھی بھی ایسے نت نئے جھمیلوں میں نہیں پڑا تھا۔۔۔

"تو۔۔۔۔؟؟؟" آنکھوں میں چمک لے کر پوچھتے ہوئے وہ کسی خوشخبری۔۔۔کسی خوشگوار سرپرائز کی توقع کر رہا تھا،

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسکے خود کے ساتھ ساتھ اب تو باقی گھر والے بھی تیزی سے بیت رہے وقت کے سنگ کسی ایسی ہی خوشگوار اطلاع کے منتظر تھے۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔!!!!

"تو یہ کہ۔۔۔ پچھلے کئی دنوں سے جس بات کا مجھے اور ڈاکٹرز کو ڈر لاحق تھا،، وہی ہوا ہے۔۔۔ رپورٹس کے مطابق۔۔۔۔ میں تو ماں بن سکتی ہوں،،، م۔۔ مگر آپ۔۔۔ آپ میں ایک۔۔ باپ بننے کی صلاحیت سرے سے ہی موجود نہیں ہے زیدان۔۔ یو آر آن کمپلیٹ مین۔۔۔۔" حسنہ وقاص نم آنکھوں کے ساتھ زیدان عالم درانی کو بے یقینی تلے ساکت کرتی ہوئی۔۔۔ اس کے سر پر پورے گھر کی چھت ہی تو گرا گئی تھی۔

معاً زیدان نے ماتھے پر زور کی ضرب لگاتے ہوئے ضبط کھونے پر جھٹکے سے انگارہ آنکھیں کھول لیں۔۔۔

مگر سلگتی یادیں یادداشت میں ہنوز بہتی ہوئی اسے گہری اذیت سے دوچار کر رہی تھیں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہاؤڈیریُو۔۔۔ہمت کیسے ہوئی تمھاری مجھ سے ایسا۔ایسا چیپ گھٹیا مذاق کرنے کی۔۔۔؟؟؟مجھے سچ بتاؤ حسنہ وقاص۔۔۔صرف سچ۔۔؟؟" ہوش میں آکر اسے کندھوں سے جھٹکتا جیسے وہ پاگل سا ہوا تھا۔۔

ساری نرمی پل میں مفقود ہوئی تھی۔

"آپ کے سر کی قسم زیدان،،،ہماری محبت کی قسم جو کچھ میں نے بتایا وہی سچ ہے۔۔بالکل سچ۔۔۔" اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بھیگتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہتی وہ اس کے دماغ کی رگیں ہلا گئی تھی۔

سوچتے ہوئے زیدان نے طیش سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔۔۔

"لیکن اگر پھر بھی آپ کو میری کہی باتوں پر یقین نہیں آرہا تو آپ یہ رپورٹس چیک لیں۔۔۔خود جاکر ڈاکٹرز سے اپنی اس محرومی کے بارے میں پوچھ لیں۔۔یا پھر کسی بھی نئے پرانے ہاسپٹل میں جاکر کنفرم کروالیں۔۔۔بخدا فائنل رزلٹس آپ کو ایک سے ہی ملیں گے کیونکہ آپ کا یہ مرض لاعلاج ہے زیدان۔۔لاعلاج ہے یہ مرض۔۔۔۔" بند کمرے میں رو کر مزید سچ اگلتی ہوئی وہ فائل ہاتھ میں دیتی کیسے بے دردی سے اس کی مردانگی کی دھجیاں بکھیر رہی تھی ناں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس قدر بے دردی سے کہ زیدان عالم درانی کو دو پل کے لیے اپنے ہی وجود سے شدتوں کی گھن محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"امپاسیبل۔۔۔یہ۔۔۔یہ سب کیا ہو گیا ہے میرے ساتھ۔۔۔م۔۔میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔آئی سوئیر میں کچھ غلط کر بیٹھوں گا۔۔۔" وہ ضبط سے نم ہوتی انگارہ آنکھیں اپنی بابت لکھے روگ پر زیادہ دیر تک جما ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

ڈاکٹرز سے بھی وہ گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی پرسنلی کنفرم کروا چکا تھا۔۔۔

آخر یہ۔۔۔یہ کیسی انہونی ہوئی تھی اس کے ساتھ۔۔۔ہمم۔۔؟؟

وہ تو بالکل پرفیکٹ مرد تھا ناں۔۔۔!!

تو پھر ایسی بدتر محرومی کیوں۔۔۔؟؟؟آخر کیووووں۔۔۔؟؟؟

شدت سے دکھتی کنپٹیوں کو ہتھیلیوں تلے مسلتے ہوئے وہ گہرے گہرے سانس لیتا ہوا گویا خود کی ہی توہین محسوس کر رہا تھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"کہیں اسے حیاو قاص کی بد دعا تو نہیں کھا گئی تھی۔۔۔؟؟؟" سرخ چہرے پر ضبط سے ہاتھ پھیرتا ہوا زیدان چونکا۔۔۔

ہاں شاید۔۔۔۔!!!دل و دماغ نے جیسے شدت سے تائید کی تھی۔

"سر۔۔۔؟؟؟" بالوں کو مٹھی میں جکڑے وہ مزید گہرائیوں میں اترنا چاہ رہا تھا،،جب دروازہ ناک کر کے بلا جھجک اندر داخل ہوتا فائق اسے ٹھٹھک کر سیدھا بیٹھنے پر مجبور کر گیا۔

"ہوں۔۔؟؟ کہو سن رہا ہوں۔۔۔۔" قدرے ناگواری سے اسے دیکھ کر ٹائی صحیح کرتے ہوئے زیدان رکھائی سے بولا۔۔۔

شاید وہ فارن کلائنٹس سے ہونے والی میٹنگ کے لیے ہی اسے بلانے آیا تھا۔۔۔

"سر آپ کو بتانا تھا کہ۔۔۔" فائق اس کے تنے چہرے کو بغور دیکھتا ہوا نرمی سے بول رہا تھا،جب وہ سرعت سے اس کی بات کاٹ گیا۔۔۔

"ہاں تو پھر۔۔۔آ گئے دبئی سے کلائنٹس۔۔۔؟؟میٹنگ کے لیے سب ریڈی ہے۔۔۔؟؟؟" سیٹ سے کھڑے ہوتے ہوئے وہ تندہی سے سامنے پڑی فائل بھی اٹھا چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"نو سر۔۔۔ایکچوئیلی وہ کلائنٹس آج نہیں آرہے۔۔۔۔اَن فارچونیٹلی عین وقت پر ہی وہ فلائٹ کو اپنے کسی پرسنل ایشو کی وجہ سے کینسل کر چکے ہیں۔۔۔۔۔" فائق نے پل بھر کو لب بھینچ کر بات بتائی تو زیدان نے چونک کر اسکی جانب سخت نظروں سے دیکھا۔

"وہاااٹ۔۔۔۔؟؟اور یہ کب کی بات ہے۔۔۔؟؟کب انفارم کیا انھوں نے تمھیں اس بارے میں۔۔۔؟؟؟" فائل واپس ٹیبل پر پٹختے ہوئے زیدان غصے سے اس کی طرف آتا پوچھ رہا تھا۔۔

مینیجر کمال کے چلے جانے کے بعد اب ذیادہ تر کام وہی تو سنبھال رہا تھا۔

نتیجتاً اپنے چھوٹے باس کے تیوروں پر فائق کا چہرہ ناچاہتے ہوئے بھی سپاٹ ہوا۔

"آلموسٹ دو گھنٹے ہو چکے ہیں اس بات کو سر۔۔۔۔۔" بنا گھبرائے بتاتا وہ ہاتھ پشت پر باندھ چکا تھا۔

"تو کیا تم مجھے یہ بات پہلے نہیں بتاسکتے تھے یُوڈیمٹ۔۔۔ ہمم۔۔۔؟؟" زیدان کو اس کا سینہ چوڑا کر کے جواب دینا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا، جبھی مزید خراب ہوتے دماغ کے ساتھ مقابل کے منہ پر زوروں کا مکا رسید کر گیا۔

https://classicurdumaterial.com/

"افففف۔۔۔" آنکھ کے ٹھیک نیچے اٹھتی درد کی شدید لہر پر بے ساختہ ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔ فائق کے لیے زیدان کا اتنا شدید ردِ عمل غیر متوقع سا تھا۔

"میرا قیمتی وقت برباد کر دیا تُو نے سالے۔۔۔ دو گھنٹے سے یہاں بیٹھ کر جھک مار رہا تھا تُو ہاں۔۔۔؟؟؟ بول۔۔۔ پہلے کیوں انفارم نہیں کیا تُو نے مجھے ان کمی کمینوں کے بارے میں۔۔۔۔؟؟؟" بنا کسی لحاظ کے براہ راست اسے اسکے کالر سے دبوچ کر جھنجھوڑتا ہوا وہ پل پل بپھر رہا تھا۔۔۔

تواتر سے ہوتی ٹیسیوں پر بمشکل ضبط کرتے فائق نے مٹھیاں بھینچ کر کھولیں۔۔۔

"تم نے بھی تو کچھ نہیں بتایا تھا مجھے۔۔۔۔" اپنا کھنچا کالر زیدان کی آہنی گرفت سے چھڑوائے بناوہ سرخ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سرد ترین لہجے میں غرایا،،، تو جہاں اسکی بات کا مطلب نہ سمجھتے ہوئے زیدان نے مزید سختی سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔ وہیں عالم صاحب کا میسج لے کر روم میں آتی زلیخا سامنے کا منظر دیکھ ششدر رہ گئی۔

اگلے ہی پل وہ ماتھا پیٹ کر تیزی سے ان کی جانب لپکتی ہوئی دونوں کے بیچ میں آئی تھی۔۔۔

”ز۔۔۔زیدان۔۔۔؟؟زیدان کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔؟؟پاگل ہو گئے ہو گیا چھوڑو اسے۔۔۔زیدان۔۔۔!!!“ اُن دونوں کو بمشکل ایک دوسرے سے الگ کرتی ہوئی وہ کچھ ہی لمحوں میں ہانپ سی گئی تھی۔

”ہاں ہو گیا ہوں میں پاگل اپیہ۔۔۔ہو گیا ہوں۔۔۔۔“ بالوں کو مٹھی میں جکڑے۔۔۔بھڑک کر بولتا ہوا وہ مزید وہاں رکا نہیں تھا، بلکہ زلیخا کو مزید حیرت میں دھکیلتا ہوا آفس روم سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

فائق نے آنکھ کے نیچے تیزی سے سوجھتی ہوئی سرخ جگہ پر انگلیاں پھیریں۔۔۔

پھر سر جھٹکتے ہوئے آہستگی سے اپنا کالر صحیح کیا۔۔۔تو دھاڑ سے دروازہ بند ہونے پر زلیخا بے اختیار اس کی جانب پلٹی۔

”تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟اور یہ سب ہوا کیوں۔۔۔؟؟“ تذبذب کا شکار ہو کر پوچھتی وہ فائق کو تکلیف میں بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"کلائنٹس کے نہ آنے کا شدید غصہ مجھ معصوم پر نکالا گیا ہے۔۔ مگر اس کے باوجود بھی آپ پوچھ رہی ہیں تو میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔" دکھتی جگہ کو مسل کر کہتا وہ بڑی نرمی سے بول رہا تھا۔

اس کی سرخ نگاہوں میں میٹھا تاثر دیکھ کر زلیخا کا دل بے اختیار دھڑکا۔

اسکے گہرے اندازوں پر جہاں اب وہ اکثر چونک سی جایا کرتی تھی۔۔۔وہیں اس کے مردانہ ہاتھوں کی کافی کا ذائقہ بھی اسی کے جیسا خاموش مگر قدرے گہرا ہوتا تھا۔۔

"اس کی طرف سے میں تم سے سوری کرتی ہوں فائق۔۔۔۔یقیناً وہ کسی چیز کو لے کر بہت زیادہ ٹینس ہو گا جبھی ایسا کر گیا۔۔ورنہ میرا چھوٹا بھائی بات بات پر مار پیٹ کرنے والا انسان بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔" آنکھ کے نیچے آہستگی سے پھیلتی مدھم نیلاہٹ پر وہ معذرت کرنے کے ساتھ ساتھ زیدان کے حق میں بھی صفائی پیش کر رہی تھی۔

"اٹس اوکے مس زلیخا۔۔۔ویسے میں اسے محض اپنی فکر سمجھوں یا پھر آپکے بھائی کی تعریف۔۔۔؟؟؟" سینے پر بازو باندھ کر پوچھتا ہوا وہ غیر سنجیدہ ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس دوران درد کی وقفے وقفے سے اٹھتی ٹیسیں ہنوز تھیں۔

جواباً زلیخا نے بھی سینے پر بازو باندھتے ہوئے بھنویں اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔جو چوٹ کھا کر بھی دل سے مسکراتا تھا۔۔۔۔

"تم اندر سے بھی ویسے ہی ہوناں جیسے سب کو باہر سے نظر آتے ہو۔۔۔؟؟؟" قدرے سنجیدگی سے سوال کرتی وہ فائق کے لبوں پر رینگتی مسکراہٹ کو مزید گہرا کر گئی تھی۔

"سب کے لیے تو نہیں۔۔۔فقط خاص لوگوں کے لیے۔۔۔اگر شک ستائے تو بلا جھجک آزما کر دیکھ لیجیے گا۔۔۔۔" مدھم۔۔۔شیریں لہجے میں بولتا ہوا فائق درید آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

پیچھے زلیخا عالم درانی پُر سوچ نگاہوں سے اسے وہاں سے جاتا ہوا دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

اس دوران دھڑکتا دل یکدم ہی زیدان کے رویے کی بابت سوچتا ہوا مزید بے چین ہوا تھا۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"میں نہیں جانتی کہ میری خوشیوں کا حقیقی قاتل کون ہے بابا۔۔۔؟؟؟ مگر آپ کا نہ پہلے مجھ پر یقین کرنا۔۔۔اور نہ ہی اب مجھے اعتبار کی کوئی ڈور تھمانا میری اِن اذیتوں کو دن بہ دن بڑھاوا دے رہا

ہے۔۔۔کم از کم ایک بار۔۔۔ایک بار تو اپنی ساری خفگیاں مٹا کر مجھ پر بھروسہ کریں بابا۔۔بالکل اسی طرح جیسے اپنی چھوٹی بیٹی حسنہ پر کرتے ہیں۔۔اندھا دھند اعتبار۔۔۔۔" بھیگی آنکھوں سے وائس میسج کرتی ہوئی وہ آج پھر اپنے باپ کے آگے شدتوں سے ملتجی تھی۔۔۔

مگر افسوس کہ اب وہ اس کے لیے اس قدر سخت دلی کا مظاہرہ کرنے لگے تھے۔۔۔کہ اُس سے بات تک کرنا بھی گوارا نہیں سمجھتے تھے۔

ہاں البتہ حیا کو یہ تسلی ضرور تھی کہ وہ اس کی تاسف زدہ۔۔۔بھیگتی عرضیوں کو وقت بے وقت ضرور سن لیا کرتے تھے۔۔۔۔

موبائل کی اسکرین بند کرتے ہوئے حیا نے ضبط کا گہرا سانس لیا۔۔۔پھر ریلکس کرنے کو سرخ چہرے پر ہاتھ پھیر کر کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

ہلکے مہندی رنگ شلوار قمیض کے سنگ کندھے پر ہم رنگ شفون کا دوپٹہ جمائے،،،اس کی کھلی رنگت دمک سی رہی تھی۔۔۔

بختو اس وقت دُھل چکے کپڑوں کو سکھانے کے لیے چھت پر گئی ہوئی تھی۔۔۔

اُس دن کی بدمزگی کے بعد سے اس کا خود چھت پر جانا تو تقریباً نہ ہونے کے برابر ہو چکا تھا۔۔۔

جبکہ رمیض زور کی طرح اس وقت بھی ریسٹورنٹ میں موجود تھا۔

حیا بالوں کا ڈھیلا جوڑا بناتی ہوئی سیدھا کچن میں گئی۔۔۔

پھر سست روی سے اپنے لیے چائے بنانے کے بعد وہ ہال میں موجود صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ارادہ چائے پینے کے ساتھ ساتھ سامنے لگی ایل۔ای۔ڈی میں کوئی پروگرام لگا کر اپنا دھیان بٹانے کا تھا۔۔۔

اکثر بوریت۔۔اداسی میں وہ یہی سب تو کرتی تھی۔۔۔۔

چائے کے گھونٹ بھرتی حیا جہاں کچھ بھی پسند نہ آنے پر۔۔۔دوسرے ہاتھ سے ریموٹ کے ذریعے چینل بدلتی ہوئی بے اختیار ٹام اینڈ جیری کارٹونز پر آ کر تھمی تھی۔۔۔وہیں خلافِ معمول رمیض عالم درانی بھی اپنے دھیان میں دبے قدموں گھر میں داخل ہوا۔

جیری کے جان بوجھ کر چھیڑنے پر ٹام کا پھرتیوں سے اس کے پیچھے بھاگنا حیا کے پنکھڑی لبوں پر ہولے سے مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ڈراموں فلموں سے ہٹ کر واحد یہ کارٹون اس کے لیے آل ٹائم فیورٹ رہے تھے۔۔۔

رمیض جینز کی جیب میں چابیاں پھنساتا ہوا لاؤنج میں آتے ہی چونک کر رکا۔

سامنے دیکھ کر۔۔۔ گھنی بھنویں اچکاتے ہوئے اسکی گہری سیاہ آنکھوں میں خوشگوار سی حیرت ابھری تھی۔

تو یعنی اسکی بیوی بچگانہ کارٹونز دیکھنے کی بھی شوقین تھی۔۔۔۔!!!

اگلے ہی پل وہ چلتا ہوا اس کی پشت پر آرکا۔۔۔۔

مگر حیا اس کی موجودگی سے ہنوز انجان چوکڑی مارے۔۔بڑے ہی انہماک سے کارٹونز دیکھ رہی تھی۔۔۔جہاں اب ٹام کا اپنی نخریلی۔۔۔ محبوبہ بلی کو پٹانے کا دلچسپ سین شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس دوران چائے کا آخری طویل گھونٹ بھرتے اس نے کپ سامنے ٹیبل پر رکھا تھا۔

"چھوٹی بچی ہو کیا۔۔۔؟؟؟" چلتی اسکرین سے مسکراتی نگاہیں ہٹاتا وہ بظاہر سرد لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔جب پشت سے آتی بھاری آواز پر ہڑبڑا کر پلٹتی حیا نے حیرت سے اس کا وجیہہ چہرہ دیکھا۔۔

پھر کندھے سے اتر چکے دوپٹے کو جلدی سے خود پر پھیلا کر لیتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

”نہیں تو۔۔۔باشعور، شادی شدہ لڑکی ہوں۔۔۔“ ریموٹ پکڑ کر والیوم اونچا کرتی ہوئی وہ اپنے شوہر کا طنز اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

”اگر اتنی ہی باشعور ہو تو پھر یہ بچگانہ کارٹونز کیوں دیکھ رہی ہو؟؟؟ٹام اینڈ جیری۔۔۔سریسلی۔۔۔؟؟؟“ اسکے سر کے دائیں بائیں صوفے کی پشت پر ہاتھ ٹکاتا وہ ذرا جھک کر مذاق اڑاتے لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

حیا بخوبی جانتی تھی کہ وہ کارٹون سیریز سے شروع سے ہی الرجک تھا۔۔۔

”تو کیا رومینٹک فلمیں دیکھوں۔۔۔؟؟؟“ ذرا تپ کر پوچھتی ہوئی جہاں وہ اسے زچ کرنے کو ڈھٹائی سے مزید والیوم بڑھا گئی تھی۔۔۔وہیں رمیض کی مسکراہٹ بے ساختہ گہری ہوئی۔

”دیکھنے میں ویسے کوئی حرج بھی نہیں ہے بیوی۔۔۔۔“ بھاری۔۔شریر لب و لہجے کہتا ہوا وہ اسکی طرف حد درجہ جھکا۔۔۔تو براہِ راست کان کی لُو پر پڑتی اُسکی گرم سانسیں، حیا کی دھڑکنیں شدت سے اتھل پتھل کر گئیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاًوہ اُسکی غیر متوقع نزدیکی پر قدرے بوکھلاتی ہوئی۔۔۔بدک کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔پھر حیرت سے اس کی جانب پلٹی۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔کارٹونز دیکھنے میں کیا حرج ہے۔۔۔؟؟؟بلی چوہے والے ہی سہی، لیکن ان میں بھی رومینٹک سینز کی کمی نہیں ہے۔۔۔۔" گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ آنکھیں پھیلا کر لرزتا احتجاج کرتے ہوئے۔۔۔اگلے ہی پل دونوں کی نگاہیں بیک وقت چلتی اسکرین پر پڑیں تھیں۔۔۔

ٹام بلا اپنی نخریلی محبوبہ کے ساتھ بڑی نفاست سے ڈانس کے اسٹیپ لیتا ہوا سرشار سا دکھائی دے رہا تھا۔

اگلے ہی پل اس نے سفید رنگت کی بلی کو لچکیلی کمر سے پکڑ کر ہوا میں انتہائی اونچا اچھالتے ہوئے واپس اپنی بانہوں میں تھاما۔۔تورمیض نے سینے پر بازو باندھتے ہوئے بھنویں اچکا کر حیا کا ضبط سے گلابی پڑتا چہرہ دیکھا۔۔۔

"واہ کیا خوب رومینس ہے۔۔۔اگر جو کبھی میں نے تمھیں اِس بلے کی مانند اتنی دور ہوا میں اچھالا تو میری بانہوں میں واپس آتے آتے تم یقیناً اپنے حواس کھو چکی ہوگی محترمہ۔۔۔۔بہتر ہے کہ بچگانہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

عادتیں چھوڑ کر اب کچھ عقلمندی کا مظاہرہ کرو۔۔۔" رمیض تاسف سے سر ہلا کر لطیف سا طنز کرتا ہوا حیا کو اپنی بات سے مزید سرخ کر گیا۔

پھر سر جھٹکتا ہوا فریش ہونے کو اپنے روم کی جانب بڑھا۔۔۔ تو حیا نے نازک مٹھیاں بھینچ کر کھولیں۔۔

"آ۔۔۔ آپ مجھ سے اتنا فری ہونے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں رمیض صاحب۔۔۔؟؟؟ یقین کریں یہ غیر سنجیدگی آپ پر رتی برابر بھی نہیں جچ رہی۔۔۔" اس کی پشت کو گھورتی ہوئی وہ لرزتی دھڑکنوں پر قابو پاتی قدرے تیکھی آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

اب بھلا وہ کیوں بلاوجہ ہی اپنی بتائی گئی حدود پار کرنے کی ناکام کوششوں میں تھا۔۔۔

جوابا رمیض عالم درانی اشتیاقاً اس کی جانب پلٹا۔

قریب آتے ہوئے گہری سنجیدہ نگاہیں اسی کے بے چین سے۔۔۔ دلکش نقوش پر مرکوز تھیں۔

"مانتا ہوں کہ تم شروع سے ہی میری شدید سنجیدگی، سرد پن اور بے رخی کو جھیلتی آئی ہو۔۔۔ مگر اب میرا نظریہ تمھیں لے کر بہت حد تک بدل چکا ہے بیوی۔۔۔ سو تم بھی میرے ان بدلتے تیوروں کی

عادت ڈال لو۔۔۔۔" اسکے تپتے رخسار پر آئی لٹ کو آہستگی سے کان کے پیچھے اڑس کر،،، مضبوط لہجے میں اپنے بدلاؤ کا کھلا اظہار کرتا ہوا وہ حیا کو حیرتوں میں چھوڑ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

"اتنی آسانی سے تو کبھی بھی نہیں رمیض عالم درانی۔۔۔۔۔" سکتہ ٹوٹنے پر واپس صوفے پر ڈھیتے ہوئے جہاں حیا کے پنکھڑی لب شدت سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

وہیں گلابیت گھلی آنکھوں میں فکر کے گہرے سائے دوڑنے لگے۔۔۔۔

کیا وہ حقیقتاً اُس کی جانب مائل ہو رہا تھا۔۔۔۔؟؟؟

ہونے والے سنگین حادثات کے باوجود بھی اتنی آسانی سے۔۔۔۔؟؟؟؟افففف۔۔۔۔!!!!

"سیف۔۔۔۔مجھے میرا لنچ باکس واپس کرو۔۔۔یہ تمھارا نہیں میرا ہے۔۔۔۔" چھٹی کے وقت پلے گراؤنڈ میں ایک طرف موجود وہ اپنے سامنے کھڑے انتہائی صحت مندانہ بچے کو وارنگ دیتا ہوا سخت لہجے میں بول رہا تھا۔

سیف حمزہ سے ایک کلاس آگے تھا اور اپنے تین عدد ساتھیوں کی بچہ گینگ کے ساتھ مل کر ایسے ہی اکثر اُسے اور اس کے چشمش دوست کو تنگ کیا کرتا تھا۔۔۔

کبھی کاپی پھاڑ کر تو کبھی بریک ٹائم ٹیچر کی غیر موجودگی میں لنچ باکس چھین کر۔۔۔

ایک بار تو کمپلین کرنے پر اسے ٹیچر سے سخت پنش بھی مل چکی تھی۔۔۔ لیکن وہ صدا کا ڈھیٹ بچہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر نہ صرف مزید چھیڑ خانیوں پر اتر آیا تھا۔۔۔ بلکہ موقع ملتے ہی کاروائی کرنے کے بعد قدرے رعب ڈال کر اسے خاموش بھی کروادیا کرتا تھا۔

"چل ہٹ۔۔۔ نہیں کروں گا میں اسے واپس۔۔۔ یمی یمی پاستہ تو صرف میں اکیلا ہی کھاؤں گا۔۔۔ تم بھاگو یہاں سے۔۔۔ تمھارا ڈرائیور بابا تمھیں لینے آگیا ہوگا۔۔۔۔" سینے پر ہاتھ مار کر اسے پیچھے دھکیلتے سیف نے بچا کچھا پاستہ بھی خود ہی ہڑپ کرنا چاہا تھا۔۔۔

جواباً سیف کے ساتھ کھڑے اُس کے شریر دوست حمزہ کا غصے والا چہرہ مزاق اڑاتی نظروں سے دیکھ کر ہنس دیئے۔۔

"یُورائنو (گینڈے) کے بچے۔۔۔اِدھر واپس کرو میرا لنچ باکس۔۔۔میں کہتا ہوں واپس کرواسے مجھے۔۔میں اب خاموش نہیں رہوں گا۔۔۔اپنی مومی اور ٹیچر سے تمھاری کمپلین ضرور کروں گا۔۔۔" بھوک سے گڑبڑاتے پیٹ پر ضبط کرتا حمزہ ہمت کرتا ہوا جہاں اس سے لڑنے جھگڑنے پر اتر آیا تھا۔۔۔وہیں اس کے مکامار کر لنچ چھیننے کی ناکام کوشش میں سیف کا پارہ چڑھ گیا۔۔۔

اس دوران حمزہ کا سہما ہوا چشمش دوست ایک طرف کھڑا سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

دو دن پہلے ہی توسیف نے اسکا بھی چشمہ توڑ کر سارا الزام اس پر دھر دیا تھا۔

"ڈونٹ چچ می یُولِزرڈ (چھپکلی) کے بچے۔۔۔۔" حمزہ کی جرات پر سیف نے اپنے سر یس ہو چکے دوستوں کو ایک نظر دیکھا۔۔پھر غصے سے چلاتے ہوئے حمزہ کی نازک گال پر زور کا تھپڑ دے مارا۔۔۔

"آآآآآآ اااااا۔۔۔ہ۔۔مومی۔۔۔" نتیجتاً حمزہ بوکھلا کر کٹی گھاس پر گرتا ہوا بے اختیار تلملایا۔۔۔۔

توجہاں چشمش سنان مزید گھبرایا تھا۔۔وہیں سیف سمیت اسکے باقی دوست بھی حمزہ کی حالت پر دبے دبے قہقہے لگاتے ہنس دیئے۔

جبکہ اِس تماشے سے قدرے انجان لاتعداد بچے اپنی اپنی کلاسوں سے نکلتے ہوئے اسکول کے کھلے گیٹ کی جانب اندھادھند بھاگتے چلے جارہے تھے۔

"اووو۔۔۔چچ۔چچ۔چچ۔۔۔روندو بے بی اپنی مومی کو بلا رہا ہے۔۔۔؟؟مومی کی بجائے تم اپنے ڈیڈی کو کیوں نہیں بلا لیتے۔۔۔تاکہ وہ آئیں اور مجھ سے تمھارا یہ خالی لنچ باکس چھین کر تمھیں دے دیں۔۔۔۔۔۔" حمزہ کو روتے ہوئے جلتا گال مسلتے دیکھ اگلے ہی پل سیف نے پاستہ نیچے گراتے ہوئے اسے شدت سے چِڑایا تھا۔

"کیسے آئے گا یار۔۔۔؟؟اس کا تو ڈیڈی ہی نہیں ہے اِس دنیا میں۔۔۔ہاہاہاہااا۔۔اااا۔۔۔" ساتھ والے بچے نے بھی دل جلاتی باتوں میں حصہ ڈال کر ہاتھ پر ہاتھ مارتے اپنے شریر دوستوں کو ہنسایا۔۔۔تو نازک مٹھیاں بھینچتا ہوا وہ غصے سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"میرے ڈیڈی نہیں ہیں تو کیا ہوا۔۔۔؟پاورفل بیسٹ فرینڈ تو ہیں ناں میرے پاس۔۔۔بالکل ٹیکن تھری گیم کے جن جیسے۔۔۔فائٹ کر کے تم سب کو سبق سیکھا دیں گے وہ۔۔۔۔" روہانسے لہجے میں بھڑک کر چیلنج کرتا ہوا وہ اُن سب کو اپنی طرف سے ڈرا دھمکا رہا تھا۔

احساسِ محرومی پھر سے اس کے ننھے وجود میں پھیلتی ہوئی اس کا معصوم دل شدت سے ہلکان کر گئی تھی۔۔۔

سنان نے بے چارگی سے حمزہ کو آنسو رگڑ کر صاف کرتے ہوئے دیکھا پھر آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"اپنا لنچ باکس ان غریبوں کو دے دو حمزہ۔۔۔ اور اپنا بیگ اٹھاؤ۔ ہم اپنے اپنے گھر چلتے ہیں۔۔۔" وہ تقریباً کان میں گھس کر بڑے دھیمے انداز میں بولتا مشورہ دے رہا تھا، جب سیف نے آگے بڑھتے ہوئے اُس چشمش کو بے دردی سے پرے دھکیلا۔

جواباً حمزہ نے غصے سے اسکا گندمی موٹا چہرہ دیکھا تھا۔

"اچھا تو تمھارا ایک پاورفل بیسٹ فرینڈ بھی ہے۔۔۔!! گڈ۔۔۔ مگر ڈیڈی تو نہیں ناں۔۔۔ جب تمھارا خود کا کوئی ڈیڈی ہو گا تب آکر ہمیں سبق سکھانا۔۔ مگر تب تک کے لیے ہماری کسی سے بھی نو کمپلین نو شکایت۔۔۔ ورنہ اِس سے بھی برا کریں گے ہم تمھارے ساتھ۔۔۔ چلو دوستوں۔۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کان سے پکڑ کر دھمکاتا ہوا اسیف اگلے ہی پل لنچ باکس نیچے پٹخ کر۔۔۔ اپنے دوستوں کے سنگ مکار ہنسی ہنستا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

معاً حمزہ نے نم آنکھوں سے جھک کر اپنا لنچ باکس پکڑنے کے بعد ایک طرف پڑا بیگ بھی اٹھاتے ہوئے کندھوں پر چڑھایا۔

"میں کہوں گا مومی سے۔۔۔ کہوں گا کہ وہ میرے بیسٹ فرینڈ "جِن" کی وائف بن کر جلدی جلدی انھیں میرا ڈیڈی بنا دیں۔۔۔ پھر تم دیکھنا وہ اِن بیڈ بوائز کو کیسے سبق سیکھاتے۔۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔" اُن سب کو نگاہوں سے اوجھل ہوتا دیکھ حمزہ نے قطعیت بھرے مضبوط ارادے کرتے ہوئے۔۔۔ اپنے قدم آگے بڑھائے تو اس کے سنگ چلتا سنان چشمہ صحیح کرتا سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔

قدرے اداسی سے اسکول گیٹ پھلانگنے پر جہاں منتظر کھڑے ڈرائیور ناصر نے جلدی سے اس کے لیے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔ وہیں کافی فاصلے پر کھڑے نفوس نے آنکھیں سکیڑ کر بڑے ہی غور سے اُس خوبصورت بچے کو گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا۔۔۔

"تو یہ رہا مومی کا پیارا بچہ۔۔۔۔میر انتھا شکار۔۔۔۔" سیاہ لبوں کی گہری پھڑ پھڑاہٹ پر اس کی چمکتی ہوئی شاطر آنکھیں بے اختیار مسکرائی تھیں۔۔۔

وہ کافی دیر کا سویا ہوا اب جا گا تھا۔۔۔

سست روی سے فریش ہونے کے بعد اپنے کمرے سے نکل کر۔۔۔وسیع لاؤنج میں قدم رکھتے ہی، وہ اپنے باپ کو سامنے بیٹھا دیکھ چونک اٹھا۔

مگر ان کا کافی دیر بعد یہاں آنا اُس کے لیے غیر متوقع ہر گز نہیں تھا۔۔۔

"اپنے پاگل پن میں آکر یہ کیسی کیسی گھٹیا حرکتیں کرتے پھر رہے ہو تم کیفی۔۔۔۔؟؟ کل رات نہ صرف تم نے آوارہ دوست کے ساتھ مل کر اپنے چھوٹے بھائی کو بے دردی سے مارا پیٹا۔۔۔بلکہ اپنی ماں کو فون کال پر غلاظت بھی بکی۔۔۔ذرا شرم نہیں آئی تمھیں یہ سب کرتے ہوئے بولو۔۔؟؟" وہ جو کب سے اسی کی آمد کے شدت سے منتظر تھے،،، فوری اٹھ کر قریب آتے ہوئے اپنا اشتعال اُس پر انڈیلتے چلے گئے۔

کیفی نے بڑے ضبط سے اُن کا غصے سے تنا ہوا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کی دوسری بیوی اور اُس کے بے غیرت بیٹے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے بابا۔۔۔اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے۔۔۔رہی بات کل رات کی تو جو کچھ بھی میں نے کیا بہت کم کیا۔۔مجھے اس سے بھی زیادہ کرنا چاہیے تھا۔۔۔" بے تاثر لہجے میں زور دے کر کہتا وہ مقابل کو مزید طیش دلا گیا تھا۔

اور دلاتا بھی کیوں نہ۔۔۔!!!

آخر کو اُن کے عیاش بیٹے نے گزشتہ روز کیا کچھ نہیں بکا تھا اُس کی مری ماں کے خلاف۔۔۔

کیفی تب پندرہ سال کا تھا جب اس کی سگی ماں کے سوئم پر ہی اس کے سنگدل باپ نے اپنی پریمیکا (محبوبہ) کے ساتھ دھوم دھام سے شادی رچالی تھی۔۔۔ گینگسٹر کی بہن ہونے کے ساتھ ساتھ وہ چالباز عورت امیریت میں بھی اس کے باپ سے دو ہاتھ آگے تھی۔۔۔

اور پھر کیفی کو اس کی دادی کے پاس چھوڑ کر وہ خود اُن سے دور دوسری بیوی کے سنگ الگ گھر بسا چکے تھے۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

ہاں البتہ جاتے جاتے وہ اِس بڑے سے شاندار گھر کے علاوہ دو چلتی چلاتی فیکٹریاں اپنی پہلی اولاد کے نام کرنے کی ذمہ داری بخوبی نبھانا قطعی نہیں بھولے تھے۔۔۔

گزرتے وقت کے سنگ جہاں اس کے باپ کو حرام کے کاموں میں ملوث ہونے میں ذرا دیر نہیں لگی تھی،،، وہیں دادی کے بعد ملازموں کے ہاتھوں پلتے کیفی سے وہ اکثر ملنے آجاتے تھے۔۔۔

مگر پھر کم سے کم ہوتا یہ میل ملاپ اُن دونوں باپ بیٹے کے بیچ سرد تعلقات کو خراب سے خراب ترین کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

اسی طرح جوانی کی دہلیز پار کرنے کے بعد الگ یونیورسٹیز میں پڑھائی کے کئی سال برباد کرتا ہوا وہ دوستیوں اور ادھوری محبت میں اپنا کھویا سکون تلاشتا رہا تھا۔۔۔

مگر نہ تو اسے کبھی سکون میسر آیا تھا اور نہ ہی کوئی دل سے چاہنے والا۔۔۔

کتنا بدقسمت مرد تھا ناں وہ۔۔۔

"سرکشی میں اب تم حد سے بڑھ رہے ہو کیفی۔۔۔مجھے اتنا مجبور مت کرو کہ میں تمھارے ساتھ صاف صاف سختی پر اتر آؤں۔۔۔" اسکی جانب شہادت کی انگلی اٹھا کر وہ کڑک آواز میں گویا ہوئے تو ان کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کیفی کے ماتھے پر بھی تیوری چڑھ آئی۔۔۔

"اور آپ خود۔۔۔؟؟؟ آپ بھی تو ظلم و زیادتی کی ہر حد پار کر چکے ہیں ناں بابا۔۔۔کل میری مری ماں کی سالانہ برسی تھی۔۔۔مگر اس میں شرکت کرنے کی جگہ۔۔۔میرے ساتھ رہ کر مجھے دو بول تسلی کے بولنے کی بجائے آپ تو بس اپنی فیملی اور عیاش دوستوں کی سنگت میں بے ہودہ پارٹیاں کرتے پھر رہے تھے۔۔۔اس بات پر شرم تو آپکو بھی کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔" ضبط ٹوٹنے پر وہ مٹھیاں بھینچ کر چیخا تھا۔۔۔

"کیفی ی ی ی ی۔۔۔۔۔!!!" اگلے ہی پل مقابل کا ہاتھ اٹھا تھا اور "چٹاااخ۔۔۔" کی زوردار آواز کے ساتھ اس کا رخسار لال کر گیا۔۔

کیفی نے نم۔۔جلتی آنکھوں کے ساتھ اپنے باپ کو قدرے تاسف سے دیکھا تھا۔

فقط یہ۔۔۔یہی تو ان کی محبت تھی۔۔۔!!!

"تم سے پیار کرنے کا۔۔۔ تمھیں کھلی ڈھیل دینے کا ایسا صلہ ملے گا مجھے۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔کیا کچھ نہیں کیا میں نے تمھارے لیے۔۔اور تم۔۔۔۔۔۔" وہ ہنوز اُس پر بھڑک رہے تھے۔۔۔جب کیفی بے اختیار نفی میں سر ہلاتا ہوا اُنھیں ٹوک گیا۔۔۔

"نہیں بابا نہیں۔۔۔۔ آپ نے جو کچھ بھی کیا وہ محض اپنے دکھاوے کے لیے۔۔ساری دنیا کے سامنے خود کو اچھا ظاہر کرنے کے لیے کیا۔۔۔ مگر افسوس۔۔۔افسوس کہ مجھے کبھی بھی وہ پیار نہیں دے سکے آپ جس کا میں اولین مستحق تھا۔۔۔نہ مجھے۔۔۔اور نہ ہی میری ماں کو۔۔۔اور اس بڑی ناانصافی کے لیے میں آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گا بابا۔۔۔ مرتے دم تک نہیں۔۔یاد رکھیے گا میری یہ بات۔۔۔" ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے وہ مزید وہاں نہیں رکا تھا۔۔۔بلکہ مزید بھیگتی ہوئی انگارہ آنکھوں کو سختی سے رگڑتا ہوا تندہی کے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

پیچھے وہ اپنے متنفر ہو چکے بیٹے کے لفظوں پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"ٹِک۔۔ٹِک۔۔ٹِک۔۔۔۔" کمرے میں لگی گھڑی اس وقت رات کے سوا دو بجا رہی تھی،،، جس سے قدرے لاپرواہ ساوہ کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر کھڑا اسگریٹ پر سگریٹ سلگاتا چلا جارہا تھا۔۔

آااہ۔۔۔ہ۔۔۔۔۔!!!

محض چند دنوں میں ہی وہ کتنا زیادہ بدل گیا تھاناں۔۔۔

راتوں کو دیر سے گھر لوٹنا۔۔۔

کثرت سے اسموکنگ کرنا۔۔۔

آفس ورکرز،،،گھریلو ملازموں پر بلاوجہ کی بھڑاس نکالنا۔۔۔

بے سکونیوں سے ہر پل آشنا رہنا۔۔۔

حتیٰ کہ گھر والوں سے بھی ڈھنگ سے بات نہ کرنا۔۔۔

اپنے کنفرم ہوچکے روگ کو راز رکھتے رکھتے وہ مغرور۔۔۔انا پرست شخص حقیقتاً اپنی مسکراہٹ کھوچکا تھا۔۔۔

اس کے باوجود بھی کم از کم اسے یہ تسلی تو تھی ہی کہ اُس کی اتنی بڑی محرومی فقط میاں بیوی کے بیچ میں ہی گہرے راز کی مانند محفوظ تھی۔۔۔

لیکن اپنے اندر پلتے اِس روگ کے سبب ٹھیک سے نظریں تو وہ حسنہ وقاص سے بھی نہیں ملا پا رہا تھا۔۔۔

سگریٹ کا دھواں اڑاتے ہوئے زیدان نے قدرے بے تابی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

معاً اپنی پشت پر سنائی دیتی قدموں کی آہٹ پر وہ خیالوں سے چونکتا ہوا پلٹنے کو تھا،، جب حسنہ نے بروقت اُسے پیچھے سے آ کر اپنی بانہوں میں بڑی نرمی سے سمیٹا۔۔۔

اُسکی مہربان محبت پر بے اختیار ادھ جلا سگریٹ پرے پھینکتے ہوئے زیدان نے آنکھیں موند کر کھولیں۔۔۔

"کیوں خود کو اس قدر اذیت دے رہے ہیں آپ زیدان۔۔۔؟؟؟ کیا جانتے نہیں کہ اگر آپ تکلیف میں ہوں تو سکون مجھے بھی میسر نہیں آتا۔۔۔" اپنی تپتی گال اس کی چوڑی پشت پر ٹکاتی ہوئی وہ بظاہر بڑی نرمی سے اس سے شکایت کر رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جواباً زیدان نے تھکا ہوا گہرا سانس لیا۔۔۔

"میری اذیت کا معیار تم جانتی تو ہو اچھے سے۔۔۔ پھر بھی کامل سکون کی بات کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟ ہونہہ۔۔۔ میں چاہتا تھا کہ اپنے عشق سے تمھارے وجود کو مہکا کے تمھیں مکمل معتبر کر دوں۔۔۔ مگر تمھاری بڑی بہن کی گہری بد عاؤں نے تو الٹا میرے وجود کو ہی سلگا کر نا مکمل کر چھوڑا ہے۔۔۔" چوڑے سینے کو جکڑے ہوئے اس کے نازک ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامتا وہ قدرے تاسف سے غرایا۔۔۔ تو حسنہ کا دل اس کی بے چینیوں پر اندر ہی اندر وحشت زدہ ہوا۔۔۔

خود کی خاطر بڑی مشکلوں سے جو کھیل وہ رچا چکی تھی۔۔۔ اب اس سے ہارنا گویا زندگی سے ہارنے کے مترادف تھا۔۔۔

معاً ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑواتی ہوئی حسنہ سلک کی لانگ نائٹی میں ملبوس سرعت سے اس کے مقابل۔۔۔ بے حد قریب آئی تھی۔

"آپ کا سکون فقط میں ہوں زیدان۔۔۔ آپ کے پاس ہوں۔۔۔ ہر لمحہ ساتھ ہوں۔۔۔ جب مجھے کوئی مسئلہ نہیں تو پھر آپ کیوں اس قدر فکروں میں گھلے جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ نہیں دیکھا جاتا ناں

مجھ سے آپکا یہ افسردہ چہرہ مزید۔۔۔بس کر دیں اب۔۔۔پلیززز۔۔۔۔" اس کی ٹیبر ڈ پر بڑے حق سے ہتھیلیاں جماتی جہاں وہ اسے سمجھانے کو ہلکان ہوئی تھی۔۔۔وہیں زیدان بھی اپنی مچلتی محبت کے آگے بے بس ہوتا اسکی نازک کمر اپنی مضبوط بانہوں میں سمیٹ گیا۔۔۔

"مانتا ہوں کہ محبت نہیں عشق کرتی ہو تم مجھ سے۔۔۔مگر جان لو کہ زندگی کے ہر معاملے میں صرف محبت ہی کافی نہیں ہوا کرتی حسنہ۔۔۔آخر کب تک۔۔۔کب تک تم مجھ جیسے نامکمل مرد کے ساتھ بن ماں کے زندگی کا مزہ لوٹتی رہو گی۔۔۔ہمم۔۔۔؟؟؟" اسکی سیاہ حقیقتوں سے قدرے انجان، وہ بڑے ضبط سے اپنی سب سے بڑی خامی گنواتا ہوا لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

حسنہ نے پل بھر کو اسکی جلتی نگاہوں سے نظریں چراتے ہوئے بمشکل تھوک نگلا۔

پھر آنکھوں میں نمی لاتی ہولے سے مسکرائی۔۔۔

"اپنی زندگی کی آخری سانس تک۔۔۔۔ایک بار مجھ پر یقین تو کر کے دیکھیں آپ زیدان۔۔۔۔پھر آپکو بھی اچھے سے علم ہو جائے گا کہ میری محبت زندگی کے ہر چھوٹے بڑے معاملے کو مات دینے کے

لیے کافی ہے۔۔۔ہم۔۔۔ہم مستقبل میں بچے کی اڈاپشن کا پلین بھی تو کر سکتے ہیں ناں۔۔۔۔" بڑے اعتماد سے جتاتے ہوئے اس کی نازک انگلیاں زیدان کی بئیرڈ پر مسلسل سرسرا رہی تھیں۔۔۔

زیدان دل بھاتے لمس سمیت اس کے گہرے لفظوں پر اندر تک سرشار ہوا تھا۔۔۔۔

"بہت لکی ہوں میں جو مجھے تم جیسی بیوی ملی ہے۔۔۔میرے بے تاب دل کا سکون ہو تم جانم۔۔۔۔آئی لویو۔۔۔۔آئی لویو سو مچ۔۔۔۔" بڑے جذب سے خمار زدہ آواز میں کہتا ہوا زیدان جہاں اپنی محبوب بیوی کو خود کے کسرتی سینے میں بھینچ چکا تھا۔۔۔

وہیں اپنے کھلے بالوں میں سرسراتی ہوئیں اس کی مردانہ انگلیوں پر حسنہ وقاص کا شدتوں سے ڈوبتا، تیزی سے دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔

"آاااائیی۔۔کاکروچ۔۔۔۔!!!" موٹے تازے لال بیگ کو سرعام من مستیاں کرتے دیکھ وہ دبا دبا سا چیختی ہوئی،،، پھرتیوں سے دروازہ کھول کر گیلے بالوں کے سنگ اندھا دھند واشروم سے باہر کو بھاگی۔۔۔

تو جہاں ورسٹ واچ ڈریسنگ ٹیبل پر ہی بھول جانے کے سبب رمیض عالم درانی واپس کمرے کے وسط میں آچکا تھا،،، وہیں گیلے سلیپرز کی وجہ سے یکدم حیا کا شفاف فرش پر پیر پھسلا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ سر کے بل بری طرح سے زمین بوس ہوتی،،، ٹھٹھک کر تیزی سے اُس کی طرف لپک چکے رمیض نے۔۔ ایک ہی جست میں بروقت اُسے کلائی سے تھام کر اپنے کسرتی سینے کی جانب کھینچ لیا۔

نتیجتاً پوری طرح سے بوکھلا چکی حیا نے بے اختیار مقابل کو سختی سے نازک مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے شدت سے مسکرانے پر مجبور کیا تھا۔

گھبراہٹ میں بھاری ہو چکے تنفس کے سنگ نم بالوں سے اٹھتی شیمپو کی بھینی بھینی خوشبو پر رمیض عالم درانی نے بے اختیار ضبط کا گہرا سانس بھرا۔

" مانا کہ میں بہت ہینڈسم ہوں بیوی۔۔۔ قابلِ عشق بھی ہوں۔۔۔ مگر میری بانہوں میں آنے کے لیے تمھیں خود کو چوٹ لگوانے کی حماقت بالکل بھی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔ مجھ سے ڈائریکٹ کہو ناں۔۔۔ بنا کسی وجہ کے بھی اپنی بانہوں میں بھر سکتا ہوں تمھیں۔۔۔ " بھاری۔۔ نرم لہجے میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہونے والے میٹھے طنز سے کہیں زیادہ حیا وقاص کو اپنی نازک کمر پر نرمی سے دھرا اُس کا بھاری ہاتھ محسوس ہوا تھا۔

اگلے ہی پل قدرے ہوش میں آتی وہ جھٹکے سے اُس سے دور ہوئی۔۔۔ تو مقابل نے ہلکے گلابی رنگ سوٹ میں نکھرتے ہوئے اُس کے گلاب نقوش بغور دیکھے۔

"م۔۔میرا پیر پھسلا ہے۔۔۔ دل یا عقل نہیں جو میں آپ کی بانہوں میں پناہیں ڈھونڈتی پھروں گی۔۔۔" دھک دھک کرتے دل پر بمشکل قابو پاتی وہ کچھ برہمی سے گویا ہوئی۔۔ تو پل بھر کو دھیرے سے ہنستا رمیض حیا کا دل مزید دھڑکا گیا۔۔۔

گزرتے ہوئے دنوں میں وہ شخص اب جانتے بوجھتے اُسے تنگ کرنے لگا تھا۔۔۔

رات کو سوتے سمے لائٹ بند کر دینا،، تو کبھی زبردستی رعب میں لا کر اپنا درد ہوتا سر دبانے کے لیے اُسے مجبور کرنا۔۔۔۔

مختصراً جتنا دور بھاگتی تھی اتنا ہی قریب سے قریب ترین آنے کے بہانے تلاشنے لگا تھا وہ۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”سر یسلی۔۔۔؟؟؟اور جو آدھی آدھی رات میں اپنی ساری عقلیں گنوا کر میرے سینے سے آ لگتی ہو اُس کا حساب کون چکتا کرے گا۔۔۔؟؟؟“ معاً کسرتی سینے پر سنجیدگی سے بازو لپیٹ کر صاف صاف چھیڑتے ہوئے وہ خود تو نہیں ہچکچایا تھا،،،ہاں البتہ اُسے اپنی بے باک لفظوں سے ہچکچانے پر ضرور مجبور کر چکا تھا۔

” اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں اس صاف جھوٹ کو سچ مان جاؤں گی تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے رمیض صاحب۔۔میں گہری نیند میں بھی ایسی حماقت کی خواہاں نہیں ہو سکتی۔۔۔!!!“ گہری سیاہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بڑے یقین سے جتا رہی تھی۔۔۔جب رمیض نے پل بھر کو لب بھینچتے ہوئے قدرے سنجیدگی سے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔پھر اپنی شریر نگاہوں کا زاویہ بے اختیار حیا کے قدموں کی جانب پھیرا۔

”کاکروچ۔۔۔۔!!!“ یک لفظی بھاری آواز حیا وقاص کو شدید گھبراہٹ میں لانے کے لیے کافی تھی،،،جب اگلے ہی پل وہ اچھل کر سیدھا رمیض کے کندھے سے آ لگی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ اپنا کسرتی بازو اُس کے نازک ہاتھوں کی گرفت میں سختی سے مقید دیکھ کر رمیض کے لب ایک بار پھر سے دلکش مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

" رمیضضضضض۔۔۔پلیز اسے یہاں سے مار بھگائیں خدا قسم مجھے بڑا ڈر لگتا ہے اِن کیڑے مکوڑوں سے۔۔۔۔" شفاف زمین کو پوری آنکھیں پھیلا کر ٹٹولتی ہوئی حیا شدت سے ملتجی ہوتی ہلکان ہونے کو تھی۔۔۔

اس قدر ہلکان کہ خود کے اچھا خاصا بے وقوف بنائے جانے پر بھی دھیان دینا محال ہوا تھا۔۔۔

" آگئی ناں پھر سے میرے قریب ترین۔۔۔اب تو یہ ثابت بھی ہو چکا۔۔۔" معاً سماعتوں کے قریب جھک کر مسکراتی ہوئی بھاری سرگوشی کرتا ہوا وہ مزید وہاں نہیں رکا تھا۔۔۔بلکہ حیرت تلے ڈھیلی پڑتی گرفت پر نرمی سے اپنا بازو چھڑواتا ہوا حیا و قاص کو ساکت چھوڑے،،،ورسٹ واچ لے کر سکون سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”بہت بڑے فریبی ہیں آپ رمیض عالم درانی۔۔۔حساب تو اب میں بے باک کروں گی اِس چیز کا۔۔یاد رکھیے گا۔۔۔۔“ اتنی آسانی سے خود کے پاگل بنائے جانے پر شدتِ غضب سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے حیا وقاص کے پنکھری لب محض پھڑ پھڑا کر رہ گئے تھے۔۔۔

جبکہ دھڑکنیں ہنوز بے ترتیب سی تھیں۔۔۔

”اے ہاں یار۔۔۔جتنی خوبصورت ہے اس سے کہیں زیادہ مغرور بھی۔۔سالی نخریلی کہیں کی۔۔۔“ وہ خوشگوار سے موڈ میں عالم صاحب کی طرف سے ملی ہوئی گاڑی کی ڈگی کھولے ہوئے۔۔ریسٹورنٹ کا کچھ ضروری سامان رکھ رہا تھا۔۔جب یکدم سماعتوں سے صاف ٹکراتی ہوئی مردانہ۔۔کمینی آواز نے رمیض عالم درانی کو ناچاہتے ہوئے بھی چونکایا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ گردن موڑتا ہوا آہستگی سے پیچھے پلٹا تھا۔۔۔

کئی قدموں کے فاصلے پر موجود ایک نوجوان لڑکا اُسکی جانب پیٹھ کیے اپنی بائیک صاف کرتا ہوا۔۔مسلسل فون پر محوِ گفتگو تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ رمیض کو اُس آوارہ لڑکے کی اطراف سے بے نیازی بری طرح کھلی تھی۔۔

اگلے ہی پل وہ قدرے ناگواری سے سر جھٹک گیا۔۔۔ریسٹورنٹ سے مخصوص ٹائم نکال کر آج اُسے اپنے انتہائی قریبی دوست فیضان کو بھی ائیر پورٹ سے ریسیو کرنے جانا تھا۔۔۔جو اٹھارہ سالوں بعد اچانک امریکہ سے واپس لوٹ رہا تھا۔۔۔

"ایک بار ہاتھ آگئی تو خدا قسم چھوڑوں گا نہیں میں اسے۔۔۔بلکہ کسی لائق ہی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔پلین کے مطابق اپنا پتا تو میں پھینک چکا ہوں۔۔۔اب بس دھواں اٹھنے کے فوری بعد آگ بھڑکنے کا ویٹ ہے مجھے۔۔۔پھر دیکھ۔۔۔کیسے تیرا یہ یار کاشی تھپڑ کا بدلہ اُس کی عزت کی دھجیاں بکھیر کر لیتا ہے۔۔۔" شطانیت سے اپنے دوست کو باور کرواتے ہوئے جہاں وہ خباثت سے ہنس دیا تھا۔۔۔وہیں دانتوں پر دانت جماتے ہوئے رمیض نے تندہی سے ڈگی بند کی۔۔۔پھر پیشانی پر ناپسندیدگی کے بل ڈالے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا۔اگر وہ اُس کا پڑوسی تھا تو بلاشبہ یہ بڑی ہی قابلِ افسوس بات تھی۔۔۔

"بے غیرت۔۔۔واہیات انسان۔۔۔" باہر لگے شیشے میں صاف دکھائی پڑتی اس کی سیاہ پشت کو تنفر سے تکتے ہوئے اگلے ہی پل رمیض گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوا وہاں سے بھگا لے گیا۔۔۔

اپنی مہنگی گاڑی کو گیراج میں کھڑا کرتی ہوئی وہ اگلے ہی پل فرنٹ دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی۔

جینز کے سنگ گہرا پرپل ٹاپ جہاں اُسکی کھلی سفید رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔۔۔وہیں کچھ دن پہلے کروایا گیا باب ہیر کٹ اُس کے دکھاوے میں کافی حد تبدیلی لے آیا تھا۔

روزینہ کے اشارہ کرنے پر جہاں ملازم گاڑی سے اسکا سوٹ کیس نکالنے کو بھاگ کر لپکا تھا۔۔۔وہیں اِس شاندار ولا کے اندر داخل ہوتی اپنی مالکن کو دیکھ میڈ بے اختیار بوکھلا سی گئی۔

"ہیری گھر پر ہی ہے۔۔۔؟؟؟" اسے ہاتھ میں وائن سے بھرے دو گلاسوں کا ٹرے تھامے دیکھ قریب آتی روزینہ نے آنکھوں سے سیاہ چشمہ اتارتے ہوئے قدرے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

ارادہ اپنی غیر متوقع آمد پر ہیری کو حیران کن سرپرائز دینے کا تھا۔۔۔ورنہ تو اس نے اپنے شوہر کو پیرس سے واپسی کی ڈیٹ ایک دن آگے کی بتائی تھی۔

"جی۔۔یس میم۔۔۔۔" مخصوص یونیفارم میں ملبوس میڈ زرد ہوتے رنگ کے ساتھ بمشکل بولی۔۔۔تو روزینہ اس کے چہرے پر دوڑتی پریشانی کو محسوس کرتی ہوئی چونکی۔۔۔

پھر سر نفی میں ہلاتی ہوئی لاپرواہی سے آگے بڑھی۔

"میڈم۔۔۔آپ کو تو کل آنا تھاناں۔۔۔پھر آج اچانک یہاں کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟" گھبراہٹ میں سرعت سے پلٹتی میڈ خود کو حیرت میں ڈوبا سوال کرنے سے باز نہیں رکھ پائی تھی۔

پیچھے ہی ملازم سوٹ کیس لیے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جب اپنے بیڈروم کی طرف جاتی روزینہ میڈ کے لب و لہجے پر برہم ہوتی پلٹی۔

"تم کون ہوتی ہو مجھ سے یہ سوال پوچھنے والی۔۔ہاں۔۔؟؟ میڈ ہو تو میڈ بن کے رہو۔۔۔اپنی اوقات بھولنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔انڈرسٹینڈ۔۔۔۔!!!" خالصتاً انگریزی میں انگلی اٹھا کر اسے ٹھیک ٹھاک سناتی ہوئی وہ مزید وہاں رکی نہیں تھی۔۔۔بلکہ میڈ کے ضبط سے سر جھکانے پر پیر پٹختی ہوئی اپنے روم کی جانب لپکی۔

https://classicurdumaterial.com/

پیچھے ملازم نے اپنے صاحب کی بیوی کے تیکھے تیوروں پر محتاط ہوتے ہوئے سوٹ کیس میڈ کے پاس ہی رکھ دیا تھا،،، جو اس کی جانب دیکھ کر لب کچلتی ہوئی آنے والی ہنگامی صورتحال کی بابت شدت سے فکر مند ہوئی تھی۔۔۔

"ہیری ڈارلنگ۔۔ آئی۔۔ کک۔۔۔" اپنے بیڈ روم کا ان لاکڈ دروازہ آہستگی سے کھول کر اندر داخل ہوتی وہ قدرے جھک کر بولنا چاہ رہی تھی۔۔۔ جب سامنے کے سلگا دینے والے منظر نے اس کے الفاظ بیچ میں ہی ضبط کر ڈالے۔۔۔

ہیری جو اِیما کے گلے میں گولڈ نیکلس ڈالنے کے بعد۔۔ اس کو اپنے مضبوط حصار میں سمیٹتا ہوا ہنوز ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ معاً چہکتی ہوئی نسوانی آواز پر ٹھٹھک کر پلٹا۔

اسی کے سنگ اِیما بھی سرعت سے مڑی تھی۔۔۔

"ڈیم۔۔۔۔" وائن لاتی میڈ کی بجائے روزینہ کو پھٹی پھٹی بے یقین آنکھوں سے خود کی جانب تکتا پا کر ہیری کے لب شدت سے پھڑ پھڑائے۔۔۔

اس نے میڈ کو سختی سے وارن کیا بھی تھا کہ کوئی بھی اِس روم تک نہ آنے پائے۔۔۔

مگر مقابل "کوئی بھی" نہیں۔۔۔ بلکہ اسکی "بیوی" تھی۔۔۔

وہ بیوی جو تیزی سے بھیگتی آنکھوں کے ساتھ من من بھاری قدم اٹھاتی ان کے قریب آئی تھی۔۔

اس دوران ہاتھ میں تھام رکھا قیمتی کالا چشمہ تو ہاتھ سے چھوٹ کر پیچھے ہی کہیں گر چکا تھا۔

"اِی۔۔اِیما۔۔۔۔؟؟؟" بند ہوتے دل کے سنگ روزینہ کے لب شدید حیرت تلے پھڑ پھڑائے تھے۔۔ جو اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر نیکلس پر ہاتھ جماتی ہوئی اب کہ کافی حد تک گھبرا چکی تھی۔۔۔

"روزی۔۔ تم۔۔ تم تو کل آنے والی تھی ناں بے بی۔۔۔۔؟؟؟" اُس کی غیر متوقع آمد پر اپنی حیرت کو دبائے بنا ہیری کچھ نرمی سے گویا ہوا جب روزینہ نے بہتے آنسوؤں میں اسکا تپا چہرہ۔۔۔ پھر اس کے شرٹ لیس وجود کو دیکھا۔۔۔

اور یہی۔۔۔ یہی پر آ کر اُس کا ضبط ٹوٹ کر بکھر اتھا۔۔۔

"یُو بلڈی ہور (فاحشہ)۔۔۔۔ چٹاااخ۔۔۔۔" اگلے ہی پل روزینہ نے اِیما کے چہرے پر رکھ کر تھپڑ مارا۔۔ تو شدت سے جلتے گال پر حیرت سے ہاتھ جماتے ہوئے اس نے بے اختیار شکایتی نگاہ ہیری پر ڈالی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جواباً وہ طول پکڑتے اِس ہنگامے پر گڑبڑا یا تھا۔۔۔

”دوستی کے نام پر سیاہ دھبہ ہو تم۔۔۔شرم نہیں آئی اپنی ہی بیسٹ فرینڈ کو چیٹ کرتے ہوئے۔۔۔ہاں۔۔؟؟؟ آخر تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر پر ڈورے ڈالنے کی۔۔۔؟؟جواب دو مجھے۔۔۔؟؟؟“ اس کی شفاف گردن سے اپنا قیمتی نکلیس جھپٹ کر اتارتی وہ۔۔۔ چیختی ہوئی مزید بپھری تھی۔۔۔

”ریلکس روزی پلیز۔۔۔۔“ ہیری نے اسے سنجیدگی سے ٹوکا۔۔پھر آگے بڑھ کر بیڈ پر پڑی نارنجی ٹی شرٹ تھامتے ہوئے جلدی سے اپنے وجود پر چڑھائی۔۔۔

مگر وہ اس قدر بڑے ہو چکے خسارے کو سہتی کسی کی سن ہی کہاں رہی تھی۔۔۔۔!!!

”تمھارا شوہر عشق کرتا ہے مجھ سے۔۔۔۔اسے ڈوروں کا نام دے کر یوں بدنام تو مت کرو تم۔۔۔۔“ اس کے ناخنوں کے سبب اپنی گردن پر پڑنے والی خراشوں پر ضبط کرتی ہوئی ایماز ہر خند لہجے میں مسکرا کر بولی۔۔۔

تو سماعتوں میں گھلتی اس کی شستہ انگریزی۔۔اس کی ہمت۔۔۔

اور اِس قدر اعتماد پر روزینہ مزید پاگل ہونے لگی۔۔۔

"عشق۔۔۔ہاں۔۔۔؟؟؟ جان لے لوں گی میں تمھاری گھٹیا دھوکے باز عورت۔۔۔(گالیاں ##)۔۔۔۔" تواتر سے بھیگتے رخساروں کی پرواہ کیے بنا ہی مغلظات بکتی ہوئی جہاں وہ اِیما کے کھلے بال مٹھیوں میں دبوچ کر اسے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے لگا چکی تھی۔۔۔وہیں اس افتاد پر بوکھلا تا ہوا ہیری سرعت سے اپنی پاگل ہو چکی بیوی کی طرف لپکا۔

"لیو می یو میڈ بچ۔۔۔ آہ۔۔ہ۔۔ہیری پلیز سیو می۔۔۔۔" روزینہ کے نم گالوں پر خراشے ڈالتی ہوئی وہ قدرے اذیت سے چیخ کر خود کو چھڑوانے کی ناکام مزاحمت کر رہی تھی۔

"روزی اسٹاپ۔۔۔۔ آئی سیڈ جسٹ لیو ہر۔۔۔۔روزینہ۔۔۔۔!!!تڑااخ۔۔۔۔۔۔!!!" اس کا شدتوں سے مچلتا وجود بڑی مشکلوں سے قابو کر کے دور کھینچتے ہوئے ہیری اپنے بھی بازو زخمی کروا چکا تھا۔۔۔جبھی روزینہ کو جھٹکے سے اپنی جانب موڑ کر طیش میں آتا ہوا وہ اس کے لال بھبھوکا چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مار گیا۔

خالصتاً انگریزی میں چیختی چلاتی وہ یکدم ہی ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ایسے میں سینے میں پڑتی ٹھنڈ پر اِیما کے لب شاطرانہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

"تم۔۔۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔؟؟؟" آہستگی سے سلگتے گال کو چھوتی ہوئی روزینہ بے یقینی سے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

آنسو ٹوٹ کر گالوں پر پھسلے۔۔۔

"اِیما۔۔۔ تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ جسٹ گو۔۔۔۔" اسکا جواب دینے کی بجائے وہ اِیما کو فوری وہاں سے جانے کا بول رہا تھا۔۔

"اس سب کا بدلہ میں تمھیں برباد کر کے لوں گی۔۔۔ تم دیکھنا۔۔۔۔" نیچے گرا اس کا قیمتی نیکلس اٹھاتی اِیما کر خنگی سے دھکا کر اگلے ہی پل تندہی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔ تو روزینہ نے قدرے تاسف سے لب بھینچ کر ہیری کی جانب دیکھا جہاں رتی بھر بھی کوئی شرمندگی نہیں تھی۔۔۔

"تو کیا سچ میں تم اس کے عشق میں گرفتار ہو چکے ہو ہیری۔۔۔۔؟؟؟ تم۔۔۔ تم نے بھی مجھے اس۔۔۔ اس ڈائن کے ساتھ مل کر فریب دیا ہے۔۔۔۔" معاً اسے گریبان سے دبوچتی وہ پھر سے بپھری تھی۔۔۔ اور اُس کا یہ رویہ ہیری کو ایک آنکھ بھی نہیں بھایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہاں دیا ہے۔۔۔ دیا ہے میں نے تمھیں فریب۔۔۔ تو۔۔۔؟؟ کیا کرلو گی۔۔۔؟؟؟" درشتگی سے اس کے ہاتھ جھٹکتا اب کی بار وہ بھی دھاڑا تھا۔

روزینہ پل بھر کو تھمتی شدت سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

وہ تو اس کا دیوانہ تھا۔۔۔ پھر ایسے کیسے بدل سکتا تھا بھلا۔۔۔؟؟؟

"نہیں نہیں نہیں۔۔۔ آئی ناؤ تمھیں صرف مجھ سے محبت ہے۔۔۔ تم سر تا پیر صرف مجھے چاہتے ہو۔۔ ایسا کر ہی نہیں سکتے تم۔۔۔" اس کا تپا ہوا سرخ چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتی۔۔۔ وہ روتی ہوئی اُس سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر ہیری کی آنکھوں میں صاف تمسخر سمٹ آیا۔۔۔

"میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔ کر سکتا ہوں کیونکہ میں بھی تمھی سا ہوں روزی۔۔۔ اگر تم عورت ہو کر۔۔۔ اپنے سابقہ شوہر کے عشق کو جھٹلاتے ہوئے دوسری محبت کرنے کا ہنر رکھ سکتی ہو تو پھر ایک رنگ باز مرد ہو کر میں کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟" عریاں بازوؤں سے دبوچ کر سلگتے لفظوں کی گہری مار مارتا ہوا وہ روزینہ کو ششدر ہی تو کر گیا تھا۔

افففف۔۔۔اس قدر گہرا طعنہ۔۔۔۔۔!!!

بھیگے گالوں پر پڑی خراشیں اس کے اندر کی جلن کو مزید بڑھا گئی تھیں۔۔۔

"وہ میری غلطی تھی ڈیم۔۔۔۔بہت بڑی غلطی۔۔۔مگر عشق تو میں نے صرف تمہی سے کیا ہے ناں۔۔سس۔۔سنو ناں ہیری پلیز۔۔۔پلیز ڈونٹ ڈو دِس۔۔۔تم صرف میرے ہو۔۔۔یہ سب برداشت نہیں ہو گا مجھ سے۔۔۔م۔۔میں مر جاؤں گی یا پھر اسے مار ڈالوں گی۔۔۔" شدتِ بے بسی سے تلملا کر بولتی ہوئی وہ مقابل کو بڑی زہر لگی تھی۔۔۔۔

روزینہ کا لفظ اس کو شرمندگی میں دھکیلنے کی بجائے الٹا اُس باختیار شخص کی ضد کو بڑھا وا ہی تو دے رہا تھا۔۔۔

"تو پھر مر جاؤ میری طرف سے۔۔آئی ڈیم کیئر۔۔۔۔۔" معاًدانت پیس کر سفاکی سے بولتا ہوا وہ مزید وہاں نہیں رکا تھا بلکہ اسے بے دردی سے خود سے پرے دھکیلتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

پیچھے وہ اپنے بال دبوچ کر گرنے کے سے انداز میں نیچے بیٹھتی ہوئی شاید یہ بھول چکی تھی۔۔بھول چکی تھی کہ۔۔۔گزرے وقت میں کوئی اُس کے لیے بھی۔۔۔بالکل ایسے ہی تڑپا تھا۔۔۔۔

اور بڑی شدتوں سے تڑپا تھا۔۔۔۔۔

"جنید۔۔۔؟؟آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟سب خیریت تو ہے ناں اتنے اپ سیٹ کیوں ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کو سوتا چھوڑ اپنے روم میں چلی آئی تھی۔۔ مگر اپنے شوہر کو ہاتھ میں پکڑا موبائل فون درشتگی سے بیڈ پر اچھالنے کے بعد سر تھامتے دیکھ شدت سے ٹھٹھکی۔۔۔

پھر خود بھی الجھ کر اس کے پاس آکر بیٹھتی ہوئی قدرے پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"راشدہ۔۔۔کیا بتاؤں اب میں تمھیں۔۔۔ عنقریب بہت بڑا خسارہ بھگتنا پڑے گا اب ہمیں۔۔۔!!!"

وہ اپنی دکھتی کنپٹیاں مسلتا ہوا بڑے ضبط سے بول رہا تھا۔

اُس کی بات سنتی راشدہ چونکی۔۔۔

جنید کم ہی اُس سے اپنے کام کو لے کر ڈسکشن کرتا تھا۔۔۔

مگر اب تو معاملہ کافی حد تک سنگین پڑتا دکھائی دے رہا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

"کیسا خسارہ جنید۔۔۔؟؟؟ کیا بات ہوئی ہے کھل کر بتائیں مجھے۔۔۔؟؟؟" اس کی پریشانی میں ہمدردی بنتی وہ جاننے کو بے تاب ہوئی تو اسکے ہاتھ تھامنے پر جنید نے تھکا ہوا چہرہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

"میر ابد دماغ کولیگ۔۔۔زیدان عالم درانی میری پریشانی کی حقیقی وجہ ہے راشدہ۔۔۔وہ خبطی بندہ۔۔۔اُففف۔۔۔اچھا بھلا فارن پراجیکٹ ہاتھ لگا تھا ہمارے۔۔۔مشترکہ طور پر ڈیل سائن کرنے کے بعد ہم دونوں ہی اسے مل کر ہینڈل کرنے والے تھے۔۔۔مگر یہ جانتے ہوئے بھی کہ اُس کے بغیر میں اکیلا کروڑوں کی یہ ڈیل افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔عین وقت پر مکر گیا وہ کمینہ۔۔۔" مٹھیاں بھینچ کر۔۔۔چبا چبا کر بولتے ہوئے جنید کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اِس سر عام ناانصافی پر جا کر زیدان کا سر پھاڑ ڈالے۔۔۔۔

اُس کے محض ایک انکار کے سبب۔۔۔سارے معاہدے کا ستیاناس ہونے کو تھا۔۔۔

جبکہ اپنے کام کو لے کر تو جنید ڈھائی کروڑ لگانے میں پہل کر بھی چکا تھا۔۔۔۔

اگر جو وہ اب بھی نہ مانتا تو ڈبل منافع ہاتھ لگنے کی بجائے ایک بڑا خسارہ اسکی قسمت کو سیاہ کر سکتا تھا۔۔۔

" زیدان عالم درانی" کا نام سنتے ہوئے راشدہ نے پل بھر کو نگاہ چراتے ہوئے شدت سے اپنا نچلا لب کچلا۔۔۔

کیا کچھ تازہ نہیں ہوا تھا اسکی یاداشت میں۔۔۔۔

سسکتی منتیں۔۔۔

لالچ دیتا نسوانی لہجہ۔۔۔

دھمکیوں پر اترتی پُر اثر پھنکاریں۔۔۔

"وہ ایسا نہیں تھا۔۔۔لیکن پچھلے کئی دنوں سے اس کی عجیب حرکتوں نے مجھ سمیت باقی سب کو بھی پریشان کرر کھا ہے۔۔۔بارہا کنوینس کر چکا میں ہوں اسے۔۔۔مگر۔۔۔وہ ہے کہ۔۔۔میں بتا رہا ہوں راشدہ۔۔۔اگر جو زیدان عالم درانی اس فارن ڈیل کے لیے بر وقت راضی نہ ہوا تو میں، تو بڑا نقصان جھیلوں گا ہی۔۔۔مگر ساتھ میں اُس کمینے پر بھی فراڈ کا کیس تھوپوں گا۔۔۔۔۔" مزید بتاتے ہوئے اس کا تپا ہوا لہجہ قطعیت بھرا تھا۔۔۔

معاًراشدہ نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اُس کے مردانہ ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس دوران ڈوبتے دل نے بھی پل میں اپنے پریشان شوہر کے حق میں قطعیت بھرا فیصلہ کیا تھا۔۔

ایک بالکل صحیح فیصلہ۔۔۔۔!!!

”شاید میں جانتی ہوں کہ وہ کچھ دنوں سے ایسی عجیب حرکتیں کیوں کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟“ بڑی جرات سے، ذرا جھجک کر اصل مدعے کا آغاز کرتی ہوئی راشدہ۔۔۔ جنید کو ٹھٹھک کر حیرت سے اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔

”کیا مطلب۔۔۔؟؟ت۔۔ تم جانتی ہو۔۔؟؟ اگر جانتی ہو تو بتاؤ ناں مجھے بھی۔۔ آخر کیوں کر رہا ہے وہ یہ سب۔۔۔؟؟؟“ بے چینی سے اسکی جانب مکمل پلٹتا ہوا وہ اسے فربہ کندھوں سے تھامے پوچھ رہا تھا۔۔۔

راشدہ نے جنید کی ٹٹولتی ہوئی سرخ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دو پل کا وقفہ لیا۔

”جب ایک ٹھیک ٹھاک مرد کو اِس جھوٹی خبر پر یقین آجائے ناں کہ وہ ساری زندگی کبھی باپ نہیں بن سکتا۔۔۔ تو مینٹلی ڈسٹربنس کے سبب ایسی جذباتی منمانیاں کرنا بہت کامن سی بات ہو جاتی ہے پھر۔۔۔۔“ فقط اپنے شوہر کی خاطر۔۔۔ قدرے ٹھہر ٹھہر کر بتاتی ہوئی راشدہ جہاں سیاہ حقیقت سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پردہ اٹھی گئی تھی۔۔۔وہیں تیزی سے گزرتے ان معلوماتی پلوں میں، حیرت تلے دبا جنید ایک ایک بات جان کر اب بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"غور سے دیکھ ڈرائیور چاچے۔۔۔ تیری خود کی ہی بیٹی ہے یہ۔۔۔ کافی خوبصورت بھی ہے۔۔۔ہے ناں۔۔۔؟؟؟" وہ سانولی رنگت کا شاطر شخص اپنے موبائل کی چمکتی اسکرین آگے کرتا ہوا۔۔۔بے یقینی تلے دبے اڑتالیس سالہ ناصر کو بڑے مزے سے اُس کی منجھلی بیٹی کی تصاویر دِکھاتا چلا جارہا تھا۔۔۔

"ر۔۔رانی۔۔؟؟؟م۔۔میری بچی۔۔۔۔" بنا کسی چادر دوپٹے کے رسیوں کی مدد سے کرسی کے ساتھ جکڑی ہوئی رانی اپنے پریشان باپ کے ہوش اڑانے کو کافی تھی۔۔

وہ بے چارہ تو رانی کی طویل غیر موجودگی پر اب مجبوراً اپنے رشتے داروں سے اُس کی بابت پوچھنے جارہا تھا۔۔۔مگر یکدم ویران سے رستے میں ملتے اِس انجان شخص نے اپنی گھٹیا کرتُوت دکھا کر اس کا دماغ سُن ڈالا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بالکل تیری جوان بچی اس وقت میرے قبضے میں اپنی سُدھ بُدھ کھوئے ہوئے ہے۔۔۔" شہاب نے انگھوٹے سے اسکرین کو مسلتے ہوئے قدرے خباثت سے جتایا۔۔۔

اپنے ایک دوست کے سنگ سنسان راہ سے اُس لڑکی کو اٹھانا اس کے لیے زیادہ مشکل کام نہیں تھا۔۔۔

معاً آپے سے باہر ہوتا ناصر دونوں ہاتھوں سے اُس توانا۔۔کمینے شخص کا گریبان دبوچ گیا۔۔۔

"چھوڑ دے میری بیٹی کو ورنہ جان لے لوں گا میں تیری۔۔۔ چھوڑ دے اُسے گھٹیا انسان۔۔۔ہاااہ۔۔۔ہ۔۔۔" غصے سے چلاتا ہوا ناصر مقابل کو مکے مارنے کی ناکام کوششوں میں ہانپ سا گیا تھا۔۔۔

کیونکہ شہاب نے بڑی مہارت سے اس کی مردانہ کلائی بروقت پکڑ کر مڑوڑ ڈالی تھی۔۔۔

"ابے اوئے کھوسٹ چاچے۔۔۔ یہ کمزور سے ہاتھ پیر چلانے کی بجائے اب میری بات دھیان سے سن تُو۔۔۔اگر نہیں چاہتا کہ تیری رانی ہوش میں آنے کے بعد میری دسترس میں بھی آجائے۔۔۔تو جیسا

میں کہتا ہوں ویسا کر۔۔۔۔" وہ چبا چبا کر پھنکارتا ہوا اگلے ہی پل تندہی سے اسکی دکھتی کلائی چھوڑ گیا۔۔۔ تو حد درجہ پریشان ہو چکے ناصر نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔

اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ عزت کی روزی روٹی کھانے والا وہ عام سا بندہ کب مقابل غنڈے کا دشمن بن بیٹھا تھا۔۔۔؟؟؟

کیوں راہ جاتی اُس کی جوان لڑکی کو ڈھلتی صبح میں ہی اٹھا لیا گیا تھا۔۔۔۔؟؟؟

"بتاؤ۔۔کک۔۔۔ کیا کرنا ہو گا مجھے۔۔۔؟؟" شدت سے ڈوبتے دل پر قابو پاتا ناصر اب بڑے ضبط سے پوچھ رہا تھا۔

جواباً چھوٹے بڑے مختلف جرائم میں ملوث شہاب مطمئن ہوتا کمینگی سے مسکرایا۔۔۔

پھر سیاہ لبوں کی مسکراہٹ سمیٹ کر اس کے لرزتے کندھے پر ہاتھ جماتا ہوا ذرا قریب ہوا۔

"جس کو ڈیلی اسکول چھوڑنے اور لے جانے کی ذمہ داری تُو نے اٹھا رکھی ہے ناں ڈرائیور چاچے۔۔۔مجھے بس وہ بچہ چاہیے۔۔۔" وہ کچھ رازداری سے بولا تو اس کی ڈیمانڈ جان کر ناصر نے چونکتے ہوئے قدرے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اس کا مسکراتا چہرہ دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اُسے تو لگا تھا کہ وہ اس سے کسی بڑی رقم کی ڈیمانڈ کرے گا۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

در حقیقت تو وہ اس کا حریف تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ تو اُسکی آڑ میں فقط درانی خاندان سے دشمنی پالے ہوئے تھا۔۔۔

مگر کیوں۔۔۔۔؟؟؟

"کل تُو اس بچے کو معمول کے مطابق اسکے گھر سے اٹھائے گا۔۔۔ مگر اسکول لے جانے کی بجائے سیدھا میری بتائی جگہ پر لے کر آئے گا سمجھا۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔ جن جن اذیتوں میں۔۔ میں تجھے مبتلا کروں گا وہ تُو سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔" ناصر کی تقریباً سفید ہو چکی داڑھی کو مدھم سا کھینچ کر پھنکار کر دھمکاتا ہوا وہ اُس کو مزید وحشتوں میں ڈال گیا تھا۔۔۔

بلاشبہ شہاب کو اُس بچے تک رسائی کا سب سے آسان طریقہ فی الحال یہی ڈرائیور دکھائی پڑ رہا تھا۔۔۔۔

گزشتہ روز وہ فیک ڈرائیور بن کر ناصر کے آنے سے کچھ دیر پہلے ہی حمزہ کو اسکول سے لینے گیا تھا۔۔۔ یہ کہہ کر کہ۔۔۔

"پہلے ڈرائیور کی طبیعت ناساز ہو چکی ہے جبھی گھر والوں نے ناصر کی جگہ اسے بھیج دیا ہے۔۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مگر گیٹ پر کھڑے چوکنے گارڈ نے سخت رولز کے سبب یہ کہتے ہوئے صاف منع کر دیا تھا کہ۔۔۔

"جب تک پیرنٹس خود انھیں یہ بات کنفرم نہیں کر دیتے۔۔۔تب تک وہ بچے کو کسی بھی ایرے غیرے شخص کے ساتھ نہیں بھیج سکتے۔۔۔۔"

اور نتیجتاً شہاب مٹھیاں کستا ہوا ناکام واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔

"آخر تم ایسا کرنا کیوں چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟ مم۔۔۔میں یہ کام نہیں کر پاؤں گا۔۔۔اُن کا برسوں پرانا اعتبار اٹھ جائے گا مجھ پر سے۔۔ تمھیں خدا کا واسطہ ہے،،،ت۔۔تم۔۔۔تم کچھ کیے بنا ہی میری رانی کو صحیح سلامت واپس لوٹا دو۔۔۔۔" تڑپتے ہوئے دل کے راضی نہ ہونے پر جہاں ناصر نے بے اختیار اس کے آگے لرزتے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔وہیں اس کے ترلے منتوں پر شہاب کا دماغ سلگا۔

"ابے اوئے دو کوڑی کے ڈرائیور۔۔۔دوسروں کا اعتبار چاہتا ہے تُو۔۔۔؟؟ یا پھر خود کی عزت۔۔۔۔؟؟ یہ فیصلہ تجھے کرنا ہے اور ابھی کے ابھی کرنا ہے۔۔۔اگر پولیس یا کسی اور کو بیچ میں انوالو کر کے تُو نے میرے ساتھ ذرا سی بھی چالاکی کی۔۔۔تو یاد رکھنا بدلے میں تجھے تیری رانی کی لاش

ہی ملے گی بس۔۔۔۔" شہاب نے بے دردی سے اسکا گریبان دبوچتے ہوئے جہاں بڑی ہی سفاکی سے دھمکایا تھا۔۔وہیں ناصر بہتے آنسوؤں میں سر جھکاتا ہوا حد درجہ کمزور پڑا تھا۔۔۔

"ٹیییں۔۔۔ٹیییں۔۔۔۔" معاً پیچھے سے آتی گاڑی نے باآوازِ بلند ہارن بجایا،،،تو قدرے سست روی سے گاڑی چلاتا ناصر اپنے گزشتہ روز کے خیالوں سے قدرے چونک باہر آیا۔۔۔

پھر سر جھٹکتے ہوئے پچھلی گاڑی کو ذرا سا راستہ دیتا ہوا خود کی رفتار بھی تیز کر گیا۔۔۔

اگلے ہی پل ناصر کی نم۔۔۔سرخ۔۔۔آنکھیں بیک ویو مرر پر پڑی تھیں۔۔۔

"مجھے معاف کر دینا میرے بچے۔۔۔۔اپنی اولاد کی خاطر میں یہ سب کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔۔۔۔" پچھلی سیٹ پر حمزہ شاہ زین کا بے سدھ پڑا وجود افسردگی سے تکتے ہوئے اس کے لرزتے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے تھے۔۔۔

وہ اس کی وارن کرتی ہوئی سخت نگاہوں سے بچ بچا کر۔۔۔بہانہ لگاتی سیدھا کچن میں چلی آئی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آج رمیض نے امریکہ سے آئے اپنے جگری دوست فیضان اور اُسکی فرنگی بیوی صوفیہ کو اسپیشلی گھر پر انوائٹ کیا تھا۔۔۔

مگر جذبات میں آکر جو پنگاوہ اُس خطرناک شخص سے جانتے بوجھتے لے بیٹھی تھی۔۔۔اب اُسکا انجام سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی۔۔

رمیض عالم درانی نے بطورِ شیف سارے پُر ذائقہ دعوتی کھانے بذاتِ خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیے تھے۔۔۔

مگر پھر ایپرن، کیپ اتار کر فریش ہونے کی غرض سے جیسے ہی وہ اپنے روم میں گیا۔۔۔حیا فوری دبے قدموں کچن میں چلی آئی تھی۔

دل کو بھاتی خوشبوؤں کو بمشکل اگنور کرتی ہوئی وہ نمک دانی اٹھاتی تیزی سے اُس کے تیار شدہ کھانوں کی جانب آئی تھی۔

پھر اُس کی بڑی محنت سے تیار کی گئی اسپیشل ڈش "چکن پیڈ تھائی نوڈلز" کا انتخاب کرتی معنی خیزی سے مسکرائی۔۔۔

بہت ہی کم وقت لگا تھا حیا و قاص کو نوڈلز میں آدھی نمک دانی انڈیل کر اُسکا ستیاناس کرتے ہوئے۔۔۔

جلدی جلدی سے اچھی طرح مکس کرتی وہ جس خاموشی سے یہاں آئی تھی،،، اُسی خاموشی سے اپنے پیچھے شک و شبہات کی کوئی گنجائش چھوڑے بنا کچن سے باہر نکلتی چلی گئی۔۔۔

مگر پھر کھانے کی ٹیبل پر کیا ہوا تھا۔۔۔۔!!

فیضان اور صوفیہ نے جتنے اشتیاق سے وہ نوڈلز چکھے تھے۔۔۔ اتنی ہی تیزی سے منہ کے زاویے بری طرح بگاڑتے ہوئے بے اختیار وہیں تھوک بھی ڈالے تھے۔۔۔۔

نتیجتاً رمیض نے حیرت سے اُنھیں بنا دیری کے گھٹا گھٹ پانی چڑھاتے دیکھ۔۔۔ خود بھی پریشانی سے اپنے بنائے ہوئے نوڈلز چکھے تھے۔۔۔۔

زہر ہوتا نمک منہ میں گھلتے ہی اُس نے جن نگاہوں سے گھبر اچکی حیا کو دیکھا تھا۔۔۔وہ تاثر ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑانے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

"افففف۔۔۔۔!!!" معاً سر جھٹک کر اپنی سوچوں کا تسلسل توڑتی حیا نے گلاس میں بچے پانی کا آخری گھونٹ بھی جلدی سے نگلا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پھر خود کو ریلکس کرنے کی غرض سے چہرے پر ہاتھ پھیرتی ہوئی کچن کی دہلیز کی جانب لپکی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ باہر نکل پاتی۔۔ عین وقت پر کچن میں داخل ہوتے رمیض نے اسے ٹھٹھک کر وہیں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

"ک۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔؟؟ ایسے میری طرف کیوں آ رہے ہیں آ۔۔ آپ۔۔۔؟؟؟" اسے قدرے سنجیدگی کے ساتھ قدم قدم چل کر اپنی جانب آتا دیکھ۔۔۔ حیا بھی اپنے قدم پیچھے لیتی ہوئی خائف سی بولی۔۔۔

حلق تر کرتے ہوئے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سی ہوئی تھیں۔۔۔

مگر وہ تھا کہ بنا رکے۔۔۔ ڈھٹائی سے اس کے قریب آتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

"ر۔۔ رمیض اسٹاپ۔۔۔۔ پلیز۔۔ دور رہیں مجھ سے۔۔۔۔۔" قدرے چونک کر شیلف کے ساتھ لگتی وہ ایک بار پھر سے اُسے سہم کر ٹوک چکی تھی۔۔۔

معاً رمیض قریب ترین آ کر رکتا ہوا،،، اسکے دائیں بائیں شیلف پر اپنی ہتھیلیاں جما گیا۔۔۔ تو خود کو اُسے کے حصار میں مقید ہوتا دیکھ حیا حیرت تلے گڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔

"میرے بنائے گئے نوڈلز میں ڈھیروں نمک ملا کر اسے زہر بنانے والی تمہی تھی ناں وائفی۔۔۔۔۔۔؟؟؟" ذرا سا اُس پر جھک کر سرد لہجے میں پوچھتا ہوا وہ حیا کو بارہا نگاہیں چرانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

"نن۔۔ نہیں تو۔۔۔۔۔" شیلف میں گھسنے کی ناکام کوشش میں وہ جھوٹ بولتی ہوئی ہکلائی۔۔

"نہیں۔۔۔؟؟؟" اُس کے یوں صاف مکر جانے پر رمیض زور دے کر غرایا۔۔۔ تو حیا نے ہڑبڑا کر اس کی تپش دیتی سنجیدہ۔۔۔ نگاہوں میں دیکھا۔۔

"ہ۔۔ہاں۔۔۔۔" مقابل کے رعب میں آتے ہوئے اس کے پنکھڑی لب ہولے سے پھڑپھڑائے تھے۔۔۔

"مجھے میرے دوست اور اسکی فرنگی بیوی کے سامنے اتنا بے عزت کروانے کی اب کیا سزا دوں میں تمھیں۔۔۔؟؟؟ ہمم۔۔۔۔؟؟؟" اس کے سہمے اعتراف پر سر کو جنبش دے کر نیا سوال کرتا ہوا وہ اس کے پریشان نقوش کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ک۔۔کوئی بھی نہیں۔۔۔۔" نچلا لب کچل کر معصومیت سے بولتے ہوئے حیا کے دل کی گداز دھڑکنیں تیز سے تیز ہوتی چلی جارہی تھیں۔۔۔

لبوں پر بھٹکتی نگاہوں کا زاویہ فوری بدلتے ہوئے رمیض کے دھڑکتے دل نے ہولے سے کروٹ بدلی تھی۔۔۔

"یہ تو واہیات حرکت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا تمھیں۔۔۔۔!!" بظاہر اپنے لہجے کو سخت بناتا وہ حیا کی غلافی نگاہیں نم کر گیا تھا۔

"س۔۔سوری۔۔۔۔" اپنے انجام کی بابت سوچتی حیا۔۔بے اختیار مٹھیاں بھینچتی روہانسی لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

پیچھے سے کسی نہ کسی کے آجانے کی بھی فکر الگ سے لاحق تھی۔۔۔۔

"لفظ سوری سے میری کوئی واقفیت نہیں ہے۔۔۔۔جب تمھیں اچھے سے میری طبیعت کا پتا تھا کہ میں کس حد تک خطرناک شخص ہوں۔۔۔۔غصے میں آجاؤں تو کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔پھر بھی۔۔۔پھر بھی تم نے جانتے بوجھتے مجھ سے الجھنے کی ہمت کی۔۔۔؟؟؟ یہ سب فضولیات کر کے میری توجہ پانا چاہ رہی ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم حیار میض عالم درانی۔۔۔ہوں۔۔۔؟؟؟" اسکی دلچسپ حالت پر رمیض اپنی مسکراہٹ بآسانی دبا کر بولتا ہوا اس پر مزید جھکا۔۔۔

تو اسکی بے باکی پر ہراساں ہوتی حیا سرخ چہرے کے ساتھ جہاں تھوڑا پیچھے کو جھکتی بے ساختہ اس کے کسرتی سینے پر دونوں ہاتھ جما گئی تھی۔۔۔وہیں شیلف پر قریب ہی پڑی لائٹر گن،،،رمیض بآسانی اپنے گرفت میں لے گیا۔۔۔

"آپکو سمجھ نہیں آتا ذرا دور ہٹ کر بات کریں مجھ سے۔۔ا۔۔اور۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔میں تو بس اپنے اندر دبی۔۔۔بھڑا۔۔۔س۔۔۔۔" حیا دبے دبے غصے میں بول رہی تھی جب وہ اچانک سے لائٹر کا ٹریگر دبا کر شعلہ ابھارتا ہوا اس کے سامنے لے آیا۔۔۔

"ہاں تو پھر بتاؤ مجھے۔۔۔۔!!!کہاں سے سُلگانا شروع کروں میں تمھیں۔۔۔۔؟؟؟اس دماغ سے۔۔۔؟؟جس نے تمھیں اپنے شوہر کے خلاف ایسا فضول قسم کا آئیڈیا دیا۔۔۔۔یا پھر ان کانپتے ہاتھوں سے۔۔۔؟؟جنھوں نے تمھارے اس بکواس آئیڈیے کو پورا کرکے

دکھایا۔۔۔ہوں۔۔؟؟جواب دو۔۔۔؟؟؟" ہنوز بھڑکتے شعلے کو اسکے چہرے کے قریب لہرا کر اب لرزتے ہاتھوں کی جانب لے کر آتا ہوا وہ حقیقتاً حیا کے ہوش اڑا چکا تھا۔۔۔

"ر۔۔رمیض نہیں۔۔۔ نہیں پلیز یہ نہیں کریں میرے ساتھ۔۔۔م۔۔میں آپ سے کبھی الجھنے کی غلطی نہیں کروں گی اب۔۔۔کوسوں دور رہوں گی آپ سے آئی سوئیر۔۔۔۔۔۔" مقابل کی سنگدلی پر شدت سے پھڑپھڑاتی دھڑکنوں کے سنگ وہ جل جانے کے ڈر سے حد درجہ گھبراتی ہوئی اب کہ شدت سے رو دینے کو تھی۔۔۔

مقابل سے پنگا لینا کتنے خسارے میں ڈال گیا تھا اسے۔۔۔۔!!!

رمیض نے جھٹکے سے آگ کا شعلہ بجھاتے ہوئے لائٹر گن کو شلیف پر پھینکا تھا۔۔۔

"اور اگر میں تمھیں خود سے دور ہی نہ جانے دوں تو۔۔۔؟؟ قریب رہ پاؤ گی میرے۔۔۔۔؟؟؟" اس کے سرخ گالوں پر ٹوٹ کر پھسلتے آنسوؤں کو نرمی سے صاف کرتا ہوا وہ مدھم گھمبیر لہجے میں گویا ہوا تو اس کے پل پل بدلتے روپ پر شدت سے چونکتی وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

پھر ہولے سے نفی میں سر ہلاتی رمیض کو اس کی توقع کے مطابق جواب دے گئی تھی۔۔۔

"جب تک میں اپنے حقیقی مجرم سے آشنا نہیں ہو جاتی۔۔۔تب تک مجھ سے کوئی بھی امید لگانے کی حماقت مت کیجیے گا۔۔۔۔" برہمی سے کہتی ہوئی وہ مزید اُس کی بولتی ہوئی۔۔۔گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

بلکہ پوری قوت لگا کر اُسے خود سے پرے دھکیلتی ہوئی وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔۔۔

پیچھے وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر کھولتا ہوا ضبط کا گہرا سانس بھر کے رہ گیا۔۔۔پھر شکست زدہ سا بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا خود بھی وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

"ڈاکٹر راشدہ۔۔۔میری وائف ہیں۔۔۔" سماعتوں میں اترتی اسکے کولیگ کی دھماکہ کرتی آواز نے زیدان کے گاڑی چلانے کی اسپیڈ حد درجہ بڑھا دی تھی۔۔۔

کچھ دیر پہلے آفس روم میں جو بھیانک ترین انکشاف اُس پر کھلا تھا۔۔۔اسکے بعد اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ پلکیں جھپکاتے ہی گھر پہنچ جائے۔۔۔

”وہ رپورٹ۔۔فیک تھی مسٹر زیدان۔۔۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔۔۔“ کس قدر مضبوط لہجہ تھاناں اُس عورت کا۔۔۔

اس قدر مضبوط کہ زیدان ساکت۔۔۔ پھیلی نگاہوں سے اُس کا خفت زدہ سا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔۔۔

”م۔۔مطلب۔۔۔۔؟؟؟“ اس کے لیے زیادہ بولنا محال ہی تو ہوا تھا اُس پل۔۔۔۔

”مطلب یہ کہ۔۔۔ آپ کسی بھی محرومی کا شکار نہیں ہیں۔۔۔باپ بننے کی صلاحیت موجود ہیں آپ میں۔۔۔۔ مگر آپکی وائف۔۔۔ آئی ایم سوری ٹو سے۔۔۔وہ بانجھ پن کا شکار ہیں اس لیے کبھی ماں نہیں بن سکتیں۔۔۔۔“ تپتے دماغ میں مسلسل ہوتی آوازوں کی بازگشت پر اُس کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔۔۔

رئیل رپورٹس بھی اس کے سامنے پیش کی گئی تھیں۔۔۔

مگر وہ اتنی آسانی سے یقین کرنے کو تیار ہی کہاں تھا بھلا۔۔۔۔!!!

کیونکہ حقیقی اعتبار تو اس نے اپنی بیوی کی

سچائی۔۔۔

قسم۔۔۔۔

محبت۔۔۔۔

پر کیا تھا۔۔۔اور دل سے کیا تھا۔۔۔

جبھی تو۔۔۔ جبھی تو وہ کسی اور ہاسپٹل میں اپنے پرسنل ٹیسٹ کروانے نہیں گیا تھا۔۔۔

"میں کیسے مان لوں کہ یہ سب سچ ہے۔۔۔؟؟اگر پہلی بار جھوٹ بولا جاسکتا ہے تو اب کیوں نہیں۔۔۔۔؟؟؟یا پھر یہ سوچوں کہ تم دونوں نے فراڈ کرکے میری ذات کا تماشہ بنایا۔۔۔؟؟جس فارن ڈیل سے میں نے ہاتھ روکا تھا اُسی چیز کا بدلہ اِس بے ہودہ صورت میں لیا گیا ہے مجھ سے۔۔۔۔ہممم۔۔۔۔؟؟؟" وہ مشتعیل سا ٹیبل پر ہاتھ مارتا اپنا ضبط کھو رہا تھا۔۔۔

بگڑے تنفس کے ساتھ اسٹیرنگ پر اپنی پکڑ مزید سخت کرتے ہوئے اس نے اسپیڈ ایک سو بیس سے کم نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

"اول بات تو یہ کہ ہمارا لفظ لفظ سچ ہے زیدان عالم درانی۔۔۔اور رہی بات فراڈ کی تو جان لو کہ وہ ہم نے نہیں۔۔۔بلکہ تمھاری خود کی بیوی نے تم سے کیا ہے۔۔۔۔میں مانتا ہوں کہ میری بیوی نے گمراہ ہو کر

حسنہ وقاص کا وقتی ساتھ ضرور دیا تھا۔۔۔ مگر راشدہ کو آنسوؤں۔۔لالچ اور دھمکیوں کے زیرِ اثر اس حد تک لانے والی بھی تمھاری ہی بیوی تھی۔۔۔۔ "اب کی بار آفس کے بند روم میں درشتگی سے باور کرواتے ہوئے اُسے کا دل بند کر دینے والا اس کا کولیگ جنید اصغر تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ہاں وہ رونگھٹے کھڑی کرتی اس بدترین حقیقت کو بھی تہمت سمجھ کر جھٹلا دیتا۔۔۔اگر جو بطورِ ثبوت۔۔۔روم میں لگے خفیہ کیمرے کی بدولت اپنی محبوب بیوی کو بڑی رقم پکڑاتے ہوئے نہ دیکھتا تو۔۔۔۔۔

"آآآآآاااااہ۔۔۔۔ہ۔۔۔۔ہ۔۔۔۔" دماغ کی پھٹتی رگوں پر گاڑی روکتے ہی زیدان اسٹیرنگ پر زور سے مکا مارتا ہوا چیخا تھا۔۔۔

اپنی محبوب بیوی سے اس قدر بڑے دھوکے کی اس نے قطعی توقع نہیں کی تھی۔۔۔

حسنہ وقاص کے پیچھے کیا کچھ نہیں سہا تھا اُس نے۔۔۔

گھر آ چکا تھا۔۔۔

سنسناتے دماغ پر زور دیتے ہوئے زیدان کو مزید یاد آیا تھا کہ آتے آتے وہ اپنے کولیگ کو واپس سے فارن پراجیکٹ میں حصہ ڈالنے کی گڈ نیوز سنا آیا تھا۔۔۔

بجتے ہوئے شدید ہارن پر جہاں بوکھلاتے گارڈ نے جلدی سے گیٹ کو دو حصوں میں وا کیا تھا۔۔۔ وہیں زیدان گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوا قدرے تندہی سے اُسے گیراج تک لے آیا۔۔۔

نم سی سرخ انگارہ آنکھوں کو سمیت سرخ چہرے پر سختی سے ہاتھ پھیرتا وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔ پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی طرف لپکا۔۔

"زیدان۔۔۔!!! بیٹا تم جلدی گھر واپس آ گئے۔۔۔۔۔؟؟" اپنے کمرے سے نکلتی حفصہ بیگم نے اسے چونک کر دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔ مگر وہ ان سنا کرتا ہوا اپنے روم میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

نیتجتاً ہر بات سے بے خبر۔۔ حفصہ بیگم نے اپنے لاڈلے بیٹے کے رویے پر قدرے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ پھر وہاں سے پلٹ گئیں۔۔

معاً حسنہ کے شاور لے کر واشروم سے باہر نکلنے پر۔۔۔وہ خود پر بڑی مشکلوں سے قابو پاتا ہوا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

جبکہ زیدان کو اس وقت چونک کر اپنے سامنے دیکھتی وہ خوشگوار حیرت سے مسکرائی تھی۔۔۔

"جان۔۔۔!! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اس وقت۔۔۔؟؟؟ یہ تو آپکے آفس کا ٹائم ہوتا ہے ناں۔۔۔" گیلے بالوں سے تولیہ اتار کر بیڈ پر اچھالتی ہوئی وہ شوخ لہجے میں بھنویں اچکاتی پوچھ رہی تھی۔۔۔

زیدان اسکی دلکش فریبی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بڑے ضبط سے مسکرایا۔۔۔

"میرا یہ کمبخت دل تمھارے بغیر کہیں لگا ہی نہیں۔۔۔ کیا کرتا۔۔۔ آنا پڑا۔۔۔" بھاری شیرینی لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر کہتا ہوا۔۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اس کا کھلا کھلا سا وجود خود سے لگا چکا تھا۔

"پھر تو اچھا کیا جو میرے پاس چلے آئے۔۔۔" جواباً۔۔لحظے بھر کو شرماتی ہوئی حسنہ اس کی تپش دیتی سرخ نگاہوں میں دیکھ کر کھکھلائی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

زہر ہی تو لگی تھیں مقابل کو اُس کی یہ دلکش مسکراہٹیں۔۔۔۔

”کتنی مکمل محبت ہے ناں ہماری جانم۔۔۔سوائے اِس ایک محرومی کے جو اس وقت میرے اندر پنپ رہی ہے۔۔۔“ زیدان دھیمے۔۔۔بے تاثر لہجے میں بولتا ہوا اس کے نم بالوں کو چھیڑ رہا تھا۔

”ہماری کامل محبت ہر محرومی پر غالب ہے زیدان۔۔۔کیا یہ کافی نہیں۔۔۔۔؟؟؟“ اپنی کمر پر اسکے بازو کا پل پل سخت ہوتا حصار محسوس کرتی حسنہ بڑی نرمی سے اسے شیشے میں اتارنا چاہ رہی تھی۔

اس کے گلابی گالوں کو شدت سے چھوتا وہ سر کو ہولے سے جنبش دے گیا۔۔۔

حسنہ کی دھڑکنیں نرم لمس پر پل پل بے ہنگم ہوتی چلی جا رہی تھیں۔۔۔

”ویسے جانم۔۔۔کیا تمھیں اب بھی پورا یقین ہے کہ میں کبھی باپ نہیں بن سکتا۔۔۔؟؟“ بظاہر نرم لہجے میں استفسار کرتے ہوئے زیدان کے اندر بھانبھڑ جل رہے تھے۔

حسنہ نے اپنے گال پر اُس کی سرکتی ہوئی مردانہ انگلیوں کو دھڑکتے دل کے ساتھ تھاما۔ پھر اس کی اندرونی حالت سے قدرے بے خبر اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"مجھے یقین سے زیادہ افسوس ہے کہ آپ کبھی بھی باپ نہیں بن سکتے۔۔۔ مگر اس تلخ حقیقت کے باوجود بھی میں آپ کی اِس کمی کو ہماری محبت پر کبھی غالب نہیں آنے دوں گی زیدان۔۔میں۔۔ آاااہ۔۔۔!!!" اپنے لہجے میں محبت گھول کر وہ بڑے اعتماد سے بول رہی تھی۔۔۔جب یکدم ضبط ٹوٹنے پر زیدان نے بے اختیار حسنہ کا نازک گلا دبوچ کر اسے خود سے بے حد قریب کیا تھا۔

"جس لیڈی ڈاکٹر کو تم نے پیسوں کی پاور اور بکواس دھمکیوں کے زور پر میرے نام کی فیک رپورٹ بنوانے پر مجبور کیا تھا ناں۔۔۔وہ میرے کولیگ کی بیوی تھی۔۔۔ آج اپنے شوہر کے ساتھ میرے آفس میں آکر ایک بات بتا چکی ہے وہ مجھے۔۔۔بتا چکی ہے کہ میں تو باپ بن سکتا ہوں۔۔۔ مگر تم جیسی یُوز لیس عورت کبھی ماں نہیں بن سکتی ڈیمٹ۔۔۔۔۔" غصے سے اس کے منہ پر چیختا ہوا وہ حقیقت کے زور پر اُس کے رنگ اڑا چکا تھا۔۔۔

"چ۔۔چھوڑیں مجھے زیدان۔۔۔پاگل ہو گئے ہیں کیا آپ۔۔۔؟؟جھ۔۔۔ جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔ سراسر جھوٹ۔۔۔۔" حلق میں ہوتی گھٹن کے سبب حسنہ ناکام مزاحمت کرتی ہوئی پھنسی پھنسی آواز میں بمشکل گویا ہوئی۔۔۔ورنہ تو دل و دماغ اس اچانک افتاد پر مکمل بند ہونے کو تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اُسکے اس قدر ڈھٹائی سے جھوٹ بولنے پر۔۔۔ آپے سے باہر ہوتے زیدان کا، گلا چھوڑتے ہی شدت سے بھاری ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔

"چٹاااخ۔۔۔۔!!!" کمرے میں گونجتی گہری آواز کے ساتھ جہاں حسنہ دھڑام سے دبیز قالین پر گری تھی۔۔۔وہیں بلیک پینٹ کی جیب سے اپنا موبائل فون باہر نکالتے ہوئے زیدان نے پھرتیوں سے مطلوبہ ویڈیو کلپ چلائی۔

پھر قریب آتے ہوئے اس کی حیرت و بے یقینی کو پیروں تلے روندتا اس کے اوپر جھکا۔

"دیکھو اسے غور سے۔۔۔۔یہ رشوت دینے والی جہنمی عورت تمہی ہوناں۔۔۔ایک نمبر کی دھوکے باز۔۔۔اب بھی سچائی کو میرے منہ پر جھٹلاؤ گی۔۔۔؟؟جواب دو۔۔۔۔!!" اس کی ٹپ ٹپ آنسو بہاتی آنکھوں کے آگے چلتی اسکرین کرتا زیدان نخوت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

خود کو نوٹوں کی گڈی ڈاکٹر راشدہ کے حوالے کرتا دیکھ حسنہ کا دل شدت سے ڈوب کر ابھرا۔۔۔

"م۔۔میں نے جو کچھ بھی کیا۔۔۔فقط آپ کو۔۔۔آپکی محبت کو پانے کے لیے کیا زیدان۔۔۔اپنی آئندہ کی زندگی کو سنوارنے کے لیے کیا۔۔اور میرے نزدیک یہ بالکل بھی غلط نہیں ہے۔۔۔"

بکھرچکے نم بالوں کی پرواہ کیے بناسسک کر بولتی ہوئی وہ آخر میں دبادباسا چیختی اعتراف کر ہی گئی تھی۔۔۔

مگر اسکی قدرہٹ دھرمی بھی تو اِس پل قابلِ دید تھی۔۔۔۔!!!

"تم جیسیوں کو تو محبت کا "م" تک کرنا نہیں آتا۔۔۔ محبتوں میں وفا کیا خاک کروگی۔۔۔!!کیا کچھ نہیں کیا میں نے تمھارے لیے حسنہ وقاص۔۔۔ مگر بدلے میں تم نے کیا کیا۔۔۔؟؟اپنا روگ دھوکے سے میرے نام کرنے چلی تھی تم۔۔۔ ہمم۔۔۔؟؟؟سب جاننے کے بعد اب نفرت ہونے لگی ہے مجھے تم سے۔۔شدید نفرت۔۔۔دل تو چاہ رہا ہے کہ ابھی کے ابھی طلاق دے کر تمھیں اس گھر سے چلتا کروں۔۔۔۔" اس کے نم بالوں کو مٹھی میں دبوچتا وہ قدرے چیخ کر گویا ہوا تو حسنہ ملنے والی اِس دوہری اذیت پر سختی سے کانپتے لب کچل گئی۔۔۔پھر اس کے آخری جملے پر قدرے ششدر ہو کر دھندلائی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

محض تھوڑے سے وقت میں بھلا اتنا کیسے بدل سکتا تھا وہ۔۔۔۔؟؟؟

آخر اس نے کیا ہی کیا تھا۔۔۔؟؟؟

صرف ایک کاری ضرب ہی تو لگائی تھی مقابل کی مردانگی پر۔۔۔!!!

"بس کر دیجیے زیدان۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے بس کر دیجیے اب۔۔۔۔ آپ مر کر بھی ایسا نہیں کر سکتے سنا آپ نے۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔!!!" جھٹکے سے اپنا آپ اس سے چھڑوا کر۔۔ پاگلوں کی طرح غراتی ہوئی وہ اُس سے زیادہ گویا خود کو تسلی دے رہی تھی۔۔۔

زیدان نے شعلہ بار نگاہوں سے اس کی کَسی مٹھیوں میں جکڑا ہوا اپنا سفید گریبان دیکھا۔۔۔

"چیلنج کر رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟؟ فائن۔۔۔ اٹھو اور چلو میرے ساتھ۔۔۔۔ ذرا باقی گھر والوں کو بھی تو پتا چلے تمھاری بدترین اصلیت کے بارے میں۔۔۔ اس کے بعد تمھارا حتمی فیصلہ بھی ہو جائے گا۔۔۔" بے اختیار حسنہ کو بازوؤں دبوچ کر خود کے ساتھ کھڑا کرتا وہ اگلے ہی پل اُسے بند دروازے کی جانب گھسیٹ چکا تھا۔۔۔

نتیجتاً حسنہ کے ہوش اڑے۔۔۔

آاااہ۔۔۔۔ یہ سب کیا سے کیا ہو گیا تھا اُس کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"چھوڑیں مجھے۔۔۔زیدان آئی سیڈ اسٹاپ۔۔۔جسٹ اسٹاپ اٹ زیدان۔۔۔۔۔" زیدان نے طیش میں ناب گھوما کر ذرا سا دروازہ وا کیا ہی تھا۔۔۔جب وہ پوری قوت سے تلملاتی ہوئی اپنا آپ اس کی سخت گرفت سے چھڑوا گئی۔۔۔پھر پھولے سانسوں کے ساتھ خائف سی کئی قدم پیچھے ہٹی۔۔

مقابل کی سنگدلی پر سرخ آنکھوں سے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے۔۔۔

زیدان ضبط سے لب بھینچتا ہوا اسکی جانب پلٹا۔۔۔

"اگر تم نے میرے ساتھ ایسا کچھ بھی کیا ناں۔۔۔تو یاد رکھنا پھر میں بھی سب کو تمھاری سچائی بتا دوں گی۔۔۔" شہادت کی انگلی اٹھائے وہ صاف دھمکاتی ہوئی پھنکاری۔۔۔

اس بات سے قدرے انجان کہ اُس سے ملنے کے لیے آئے وقاص صاحب۔۔۔دروازے تک آتے ہوئے یکدم اِن لرزتے لفظوں پر چونک کر وہیں تھمے تھے۔۔۔

"بتا دوں گی کہ ہماری محبت کی خاطر رمیض اور حیا کو عین شادی کے دن کڈنیپ کروانے والا کوئی اور نہیں بلکہ تم تھے زیدان عالم درانی۔۔۔ہاں۔۔۔ان کی زندگیوں کو تباہ کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تمھارا ہی تھا۔۔۔۔۔" وحشتوں سے بولتی ہوئی جہاں وہ زیدان کا سنسناتا دماغ بھک سے اڑا گئی تھی۔۔۔وہیں اس تلخ ترین انکشاف پر وقاص صاحب شدتوں سے کنگ ہوئے۔۔۔

"افسوس ہورہا ہے آج مجھے اپنے انتخاب پر۔۔۔شدید افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے ایک انتہائی گری ہوئی بانجھ عورت سے بے تحاشہ محبت کی۔۔۔کاش۔۔۔کاش کہ میں نے اُس وقت حیا کو نہ چھوڑا ہوتا تو آج میں سکون میں ہوتا۔۔۔۔" شدتِ بے بسی سے مٹھیاں بھینچتا زیدان۔۔۔اسکی جانب نفرت سے دیکھتا ہوا طنزوں کی گہری مار۔۔۔مار رہا تھا۔

"مگر مجھے کوئی افسوس نہیں ہے۔۔۔" پھٹتے دل کے ساتھ وہ بظاہر بے تاثر لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"تف ہے تم جیسی بدکردار اولاد پر جو اپنی من مرضیوں کی بدولت خود کے ساتھ ساتھ والدین کی پارسائی کو بھی داغدار کر ڈالتی ہے۔۔۔" بے اختیار وقاص صاحب کو اپنے بولے گئے سخت ترین جملے یاد آئے تھے۔۔۔

کتنا غلط بول گئے تھے وہ۔۔۔

"اپنی شادی والے دن اِس شخص کے ساتھ بھاگ کر ہمارے چہروں پر کالک ملنے کی کیا ضرورت تھی تمھیں۔۔۔؟؟" تہمت پر تہمت۔۔۔ ستم پر ستم۔۔۔

یاداشت تازہ کرتے ہوئے حیرت زدہ آنکھیں تیزی سے بھیگی تھیں۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے بابا۔۔۔ آ۔۔ آپکی بیٹی بالکل بھی ایسی نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔ بس ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔ م۔۔۔ میں آپکو سب کچھ بتاتی ہوں۔۔۔ میں خود سے کہیں بھی۔۔ کسی کے بھی ساتھ نہیں بھاگی تھی بلکہ۔۔۔۔" دھڑکتا دل کرلایا تھا۔۔۔۔

کاش اُنھوں نے اپنی بے گناہ بیٹی کا یقین کیا ہوتا۔۔۔

بے اختیار ضبط کا گہرا سانس بھرتے وہ سینے پر ہاتھ رکھ گئے۔۔۔

"اب نہ سہی۔۔۔ مگر آئندہ سے تم بڑے افسوس اور پچھتاوے اٹھانے والی ہو میرے ہاتھوں۔۔۔۔" سرد ترین لہجے میں کہہ کر، سرخ چہرے پر ہاتھ پھیر تا وہ مزید وہاں نہیں رکا تھا۔۔۔ بلکہ اُس کی ڈھٹائی پر لعنت بھیجتا ہوا پلٹا۔۔۔

پھر دھاڑ سے پورا دروازہ کھولتے ہی وقاص صاحب کو وہاں کھڑا دیکھ بے ساختہ ساکت ہوا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ب۔۔بابا۔۔۔۔۔؟؟؟" حسنہ بھی انھیں دیکھ شدتوں سے گھبرائی تھی، جو نم آنکھوں کے ساتھ متاسف زدہ سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

زیدان نے پریشانی سے ماتھے کی تیوری مسلی۔۔۔

تو یعنی بد قسمتی سے وہ سب کچھ جان چکے تھے۔۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اپنے چچا جان سے نگاہیں چراتا ہوا حسنہ کی جانب پلٹا۔۔۔ جو ان سنگین حالاتوں میں بھی پاس بیڈ پر پڑا دوپٹہ کانپتے ہاتھوں سے خود پر اوڑھ چکی تھی۔۔۔۔

"اگر میری فیملی کے ایک بھی فرد کو میرے اِس سچ کے بارے میں ذرہ برابر بھنک پڑی۔۔۔ تو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اُسی پل تمھیں طلاق کے تین لفظ بول کر اِس گھر سے چلتا کروں گا۔۔۔ یاد رکھنا میری یہ بات۔۔۔۔" حسنہ کی جانب شہادت کی انگلی اٹھا کر سپاٹ لہجے میں باور کرواتے ہوئے وہ درحقیقت وقاص صاحب کو تنبیہ کر رہا تھا۔۔۔

حسنہ نے اس کی بدلحاظی پر سسکتے ہوئے مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔ جس کی رتی بھر بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے زیدان عالم درانی تندہی سے تیوری چڑھائے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاوٗ وقاص صاحب نے رخسار پر پھسلتے آنسوؤں کے سنگ اپنی چھوٹی بیٹی کی بکھری حالت دیکھی تھی،،،،

"بابا۔۔۔پلیز۔۔۔۔" بے اختیار ان کے سامنے لرزتے ہاتھ جوڑتی حسنہ آہستگی سے نفی میں سر ہلاتی ہوئی گویا ان سے منت کر رہی تھی۔۔۔

"میری حیا۔۔۔۔۔۔!!!" جواباً قدرے بے چینی سے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کے لب شدت سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

اگلے ہی لمحے وقاص صاحب اُس سے چہرہ پھیرتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔۔

پیچھے وہ طیش میں دبا دبا سا چیختی۔۔۔اگلے ہی پل بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں دبوچ کر کھینچتی ہوئی، ایک ہی جھٹکے میں دور اچھال چکی تھی۔۔۔

"مانا کہ عشق ہمارا مکمل نہیں

جینا ظلم، زندگی جہنم ہی سہی؛

قبول ہے قتل ہونا دفن ہو جانا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مگر عشق میں فریب منظور نہیں۔۔۔"

═══ ★INTERMISSION★ ═══

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

لرزتے ہاتھوں سے پیسوں بھرا بیگ سینے میں دبوچے ہوئے وہ،،،اس وقت آبادی سے قدرے دور۔۔سنسان جگہ پر بنی اِس ٹوٹی پھوٹی بے نام عمارت کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

سُرخ خوفزدہ آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو اس کی اندرونی بے چینیوں کا شدت سے پتہ دے رہے تھے۔

دو دن۔۔۔ !!

کہنے کو تو محض وہ دو دن ہی تھے۔۔۔ مگر حمزہ کی گمشدگی کے سبب زلیخا کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں تھے۔۔۔اُسے یاد تھا جب وہ عالم صاحب اور فائق کے سنگ میٹنگ اٹینڈ کرنے کے سلسلے میں گالا تا ریسٹورنٹ میں آئی تھی،،،اور پھر واشروم ایریا سے فریش ہو کر نکلتے سمے۔۔۔اچانک اُسے اَن ناوٴن نمبر سے ایک ویڈیو موصول ہوئی تھی۔

ناچاہتے ہوئے بھی کلپ چلانے پر جہاں اگلے ہی لمحے رسیوں میں بندھا حمزہ روتا ہوا پوری اسکرین پر واضح ہوا تھا۔۔۔وہیں لبوں پر ہاتھ جماتی زلیخا کی سانسیں بے اختیار تھمی تھیں۔۔۔

ویڈیو میں اس کے لختِ جگر کے نازک چہرے پر زوروں سے تھپڑ مارتا نقاب پوش۔۔اور درد کی شدت سے "مومی۔۔۔مومی" کہہ کر بلکتا ہوا اس کا نازوں سے پلا سات سالہ بچہ۔۔۔

اُففففف۔۔۔۔

قیامت ہی تو تھی زلیخا عالم درانی کے لیے۔۔۔۔

تبھی عین وقت پر اسٹارٹ ہو چکی میٹنگ میں بلانے کی خاطر۔۔۔اُس کی جانب آتے ہوئے فائق نے پہلے اُسکی فق رنگت دیکھی تھی۔۔۔

اور پھر قدرے حیرت سے۔۔۔اُس کی ڈھیلی گرفت سے چھوٹ کر نیچے گرتا ہوا موبائل فون۔۔۔۔

اس کے بعد برپا ہونے والی ہنگامی صورتحال کو۔۔۔مزید یاد نہ کرتے ہوئے زلیخا سر جھٹک کر ماضی سے واپس حال میں لوٹ کر آئی تھی۔۔۔

معاً اُس نے بھیگا چہرہ موڑ کر اپنے ہمراہ کھڑے فائق دُرید کو دیکھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اگلے ہی پل دونوں کی نگاہیں ملی تھیں۔۔۔

نتیجتاً زلیخا کا بے چین دل بے ساختگی میں دھڑک اٹھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں اُس شخص نے اُن کٹھن پلوں میں قریب آ کر نہ صرف اُسے سنبھالنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔۔۔ بلکہ عین وقت پر کڈنیپرز کی طرف سے آنے والی کال کو بذاتِ خود غصے میں اٹینڈ کرتے ہوئے۔۔۔ حمزہ کے حق میں جذباتی بات چیت بھی کر ڈالی تھی۔۔۔۔

یہ تو بھلا ہوا تھا کہ۔۔۔ جواب میں کڈنیپرز نے فقط اُن دونوں کو ہی پرائیویسی کا پورا پورا خیال رکھتے ہوئے اپنے پاس آنے کا بول دیا تھا۔۔۔

ورنہ کافی حد تک ممکن تھا کہ آج وہ یہاں اکیلی آتی۔۔۔۔

ان مشکلوں حالاتوں کے دوران جہاں زیدان پولیس والوں کو ساتھ بھیجنے پر بضد تھا۔۔۔ وہیں شدید پریشانی میں پھنسے عالم صاحب اور رمیض اِس نازک معاملے کو گہرائی اور خاصی عقلمندی سے ہینڈل کرنا چاہ رہے تھے۔۔۔

جبھی اعتبار کی ڈور تھماتے ہوئے اُن دونوں کو پیسوں بھرا بیگ دے کر یہاں تنہا بھیج چکے تھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"مم۔۔مجھے میرا بچہ تو مل جائے گا ناں۔۔۔؟؟؟اگر اُن وحشیوں نے اپنی مطلوبہ رقم لینے کے باوجود بھی میرے بیٹے کے ساتھ کوئی شیطانی کر ڈالی تو۔۔۔؟؟؟نہیں نہیں نہیں۔۔۔م۔۔۔میں بتا رہی ہوں فائق درید زندہ نہیں رہ پاؤں گی میں حمزہ کے بغیر۔۔۔پلیز سیو ہِم۔۔۔" ہاتھ کی پشت سے بے چین ہو کر نم گال رگڑتی ہوئی وہ روہانسی ہوتی بولی تو۔۔۔فائق نے ہمت کرتے ہوئے اُس کا وہی لرزتا ہاتھ سنجیدگی سے تھام لیا۔۔۔

محض اِن دو دنوں میں اُسکا کِھلتا گلاب چہرہ کتنا مرجھا سا گیا تھا ناں۔۔۔ !!!

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں زلیخا عالم درانی۔۔۔وعدہ کرتا ہوں حمزہ پر ایک بھی کھرونچ آئے بنا۔۔میں اُسے صحیح سلامت آپ کے حوالے کروں گا۔۔۔پھر چاہے اس کے لیے مجھے اپنی جان کو ہی جوکھم میں کیوں نہ ڈالنا پڑے۔۔۔میں دریغ نہیں کروں گا۔۔۔۔" زلیخا کا سرخ چہرہ ضبط سے بے تابانہ تکتے ہوئے گویا اُس نے بڑی مضبوط تسلی دی تھی۔۔۔۔

اس قدر مضبوط کہ ہاتھ چھڑائے بنا ہی وہ پل بھر کو اطمینان سے بھیگی آنکھیں موند کر کھول گئی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی پل فائق اُسے ساتھ لیتا ہوا اِس بوسیدہ سی کھنڈر عمارت کے اندر کی جانب لپکا تھا۔۔۔

”رکو بے۔۔۔“ وہ پھونک پھونک کر آگے کو قدم بڑھا رہے تھے جب اچانک ایک نقاب پوش شخص پسٹل تھامے ہوئے تیزی سے اُن کے سامنے آیا۔۔۔

پھر زلیخا کے بے ساختہ خوف سے دبا سا چیخنے کی پرواہ کیے بنا ہی۔۔۔ عمارت سے باہر احتیاطاً جھانک کر پوری تسلی کرتا ہوا۔۔۔ واپس ان کی جانب پلٹا۔

اس کے بعد اُن دونوں کے پاس موبائل فون نہ ہونے کی پوری پوری چھان بین کرتا ہوا مطمئن ہوا۔۔۔

”چلو اب میرے ساتھ۔۔۔ باس تمہی لوگوں کے منتظر ہیں۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ یاد رہے کوئی بھی ہوشیاری نہیں چلے گی۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔“ سختی سے بولتا ہوا شانی نامی کڈنیپر اُن پر گن تانے ہوئے۔۔۔ اگلے ہی پل اُنھیں سب سے آخر میں بنے کمروں میں سے ایک کی طرف گھسیٹ چکا تھا۔۔۔ کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی۔۔۔ جہاں سامنے چیئر پر رسیوں سے بندھے حمزہ کو بے ہوش دیکھ، زلیخا کی روح شدت سے لرزی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہیں فائق نے دوسرے نقاب پوش کڈنیپر کو اپنی جانب آتے دیکھ غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

وہ لیڈر تھا جس نے یہ سارا ناقابلِ برداشت کھیل رچایا تھا۔۔

ایک ماں ہونے کے ناطے اچانک اپنی ساری برداشت کھوتی زلیخا۔۔سیاہ رنگت کا بیگ فرش پر پھینکتی ہوئی تڑپ کر حمزہ کی جانب لپکنے کو تھی۔۔۔

جب فائق نے بروقت اُسے بازو سے تھام کر اپنی جانب کھینچا۔۔

" اے لڑکی۔۔۔۔زیادہ شانی نہیں بننے کا۔۔۔بولا تھا ناں کہ کوئی ہوشیاری نہیں۔۔۔ایک بار کی سمجھائی بات بھیجے میں نہیں گھستی کیا تیرے۔۔۔۔؟؟؟" شانی فوری اُس پر اپنی پسٹل تان گیا تھا۔۔۔۔

" ابھی رک جائیں زلیخا۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔آپ کو ڈیل کے بتائے گئے اصول یاد ہیں ناں۔۔۔۔۔!!!" فائق اُس کی پھٹی پھٹی بھیگی آنکھوں میں ضبط سے دیکھتا ہوا۔۔۔دھیمے لہجے میں گویا منت کر رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اُسکی یاددہانی پر زلیخا کی سوجن زدہ آنکھوں کی سرخی بڑھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

" فائق بچہ ہے وہ میرا۔۔۔میرے سامنے ہے وہ۔۔۔پہلے ہی بہت دوری سہہ چکی ہوں اب تو مجھے اُس سے ملنے دوناں۔۔۔پلیزززز۔۔۔۔۔" سسک کر دبا دبا سا چیختی ہوئی وہ شاید پسٹل کے ڈر سے بھی لاپرواہ ہوچکی تھی۔۔۔جبھی سمجھنے کو نہیں آرہی تھی۔۔۔

" بس کچھ دیر اور۔۔۔سمجھیے میری بات کو۔۔۔۔۔۔" معاً فائق نے زلیخا کو دونوں بازوؤں سے تھام کر ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے،،ہوش میں لانا چاہا تھا۔۔۔

جوبالکل قریب سے اُس کی سرخ آنکھوں میں تکتی ہوئی اب کی بار تھمی۔

پھر بے ہوش ہوئے حمزہ پر بھرپور نم نگاہ ڈالتی ہوئی شدتِ بے بسی سے لب بھینچ گئی۔

" پیسے لائے ہو۔۔۔؟؟؟" کب سے ان کی جانب بے زاریت سے دیکھتا ہو اشہاب نامی لیڈر صاف مدعے پر آیا۔۔۔تو سبھی اُس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"ہاں۔۔۔" جھک کر نیچے گرا بیگ اٹھاتے ہوئے فائق نے تندہی سے جواب دیا۔۔پھر نا محسوس طریقے سے زلیخا کا ہاتھ تھام گیا۔

https://classicurdumaterial.com/

"پولیس یا کوئی ساتھی۔۔۔ بھی۔۔۔۔؟؟" پھر سے سوال کرتا ہوا وہ احتیاطاً کرخت انداز میں ٹٹول رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔" فائق نے اب بھی یک لفظی جواب ہی دیا تھا۔

"گڈ گڈ۔۔۔۔ تو پھر یوں کرو کہ ہمارے اصولوں پر چلتے ہوئے ایک ہاتھ سے دو۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے لے لو۔۔۔۔" دونوں کے ضبط سے تنے چہرے دیکھتا شہاب ہنوز نقاب میں پوشیدہ۔۔ قدرے کمینگی سے بولا تو آنسو ٹوٹ کر زلیخا کے رخساروں پر پھسلے۔

شانی ہنوز اُن پر اپنی لوڈ ہوئی پسٹل تانے کھڑا تھا۔۔۔۔

"ظالم۔۔۔۔" ان لوگوں کی اِس قدر بے حسی پر زلیخا کے پنکھڑی لب ایک کرب سے پھڑ پھڑ ائے تھے۔

"اوئے بیگ پکڑ اس سے اور پیسے گن کے بتا۔۔ پورے ہیں۔۔۔۔؟؟" شانی سے پسٹل پکڑ کر بے زاریت سے حکم دیتا ہوا وہ۔۔۔ ابھی تک بے سدھ پڑے حمزہ کی جانب لپکا۔۔۔ تو زلیخا کا دل کسی بڑے خدشے کے تحت پھڑ پھڑ ایا۔

https://classicurdumaterial.com/

شانی نے جٹ پٹ فائق سے بیگ جھپٹا تھا۔۔

"پورے بیس لاکھ ہیں یہ باس۔۔۔۔" کچھ وقت لگا کر۔۔۔۔حساب کتاب پورا کرتے ہی شانی نے گویا اپنے لیڈر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

"کیاااا۔۔؟؟؟ بیس لاکھ۔۔۔؟؟ مگر میں نے تو اِن سے پورے پچیس لاکھ کی ڈیمانڈ کی تھی۔۔۔یعنی کہ میرے ساتھ فراڈ۔۔۔!!!" معاً وہ خاصہ طیش میں آتا غرایا تو اُس کے تیوروں پر فکر مند ہوتی زلیخا کا دل جہاں بری طرح ڈوبا تھا،،وہیں فائق کا بھی دماغ اس بکواس پر خراب ہونے لگا۔۔۔

"جھوٹ مت بکو۔۔۔ہمیں اچھے سے یاد ہے کہ تم نے بیس لاکھ کی ہی ڈیمانڈ کی تھی۔۔۔اب اپنی بات سے مکرو نہیں اور ہمارا بچہ ہمارے سپرد کرو۔۔۔"فائق ان دونوں کی کارگردگی دیکھ اب کہ زچ ہوتا خود بھی غصے سے دھاڑا تھا۔

جواباً شہاب نے دانت کچکچائے۔۔۔پھر تندہی سے اپنی گن لوڈ کرتے ہوئے۔۔۔مدھم مدھم ہوش میں آرہے حمزہ کی، ننھی پیشانی پر پسٹل کی ٹھنڈی نال رکھی۔

”نہیں کروں گا۔۔۔ کیا کرلے گا بے۔۔۔“ وہ یک دم ہی بضد ہوا تھا۔۔۔ بے اختیار نرم گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاتی زلیخا کی جان تو لبوں پر آئی ہی تھی۔۔۔

ساتھ میں فائق کا دماغ بھی اسکی جرات پر بھک سے اڑا۔۔۔

ایسے میں اطمینان سے پیچھے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا شانی بیگ کو اپنے مضبوط قبضے میں لے چکا تھا۔۔۔

”نن نہیں پلیز۔۔۔ م۔۔ میں ابھی کہ ابھی اپنے کلائنٹ سے کہہ کر تمھیں پانچ لاکھ تو کیا۔۔۔ دس لاکھ مزید منگوا دیتی ہوں۔۔۔ مگر پلیز میرے بچے کو کچھ مت کہنا۔۔۔ پلیززززز ہاتھ جوڑتی ہوں میں تمھارے آگے۔۔۔“ شدتوں سے بوکھلاتی زلیخا تیزی سے دو قدم شہاب کے قریب آتی ہوئی لرزتے ہاتھ جوڑ گئی۔۔۔ تو وہ اُس کا بھرا بھرا دلکش وجود سر تا پیر دیکھتا ہوا۔۔۔ شانی کے سنگ خباثت سے ہنس دیا۔

”ابھی منگوا دیتی ہوں کا کیا مطلب ہے بے شانی۔۔۔؟؟ کیسے منگوائے گی تُو۔۔۔؟؟؟ فون کر کے یا پھر واپس جا کر۔۔۔؟؟؟ الو کا پٹھا سمجھ رکھا ہے کیا ہمیں۔۔۔؟؟؟ ابھی کہ ابھی، یہی پر کھڑے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کھڑے پیسے نکال باقی کے بھی۔۔۔ورنہ تیرا بچہ تو گیا۔۔۔۔" پوری طرح ہوش میں آچکے حمزہ کی کنپٹی پر۔۔بے دردی سے پسٹل کی نال مارتا ہوا شہاب، اگلے ہی پل ٹریگر پر انگلی جما کر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتا ہوا درشتگی سے بولا۔۔۔۔

تو حمزہ کے سنگ زلیخا بھی بلبلا اٹھی۔۔

وہ ابھی تک اُس خبیث شخص کی دشمنی کا حقیقی سبب نہیں جان پائی تھی۔۔۔ جس کا خمیازہ اُس بے چارے ناصر ڈرائیور کو بھی بھگتنا پڑا تھا۔۔۔

بقول اُسکے حمزہ کو بچاتے بچاتے نہ صرف وہ خود زخمی ہو کر بستر سے لگ پڑا تھا۔۔۔بلکہ معذرت خواہانہ انداز اپناتے ہوئے اپنی ملازمت کو بھی بذاتِ خود چھوڑ چکا تھا۔۔۔

سختی سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اب کہ فائق درید کا ضبط پوری طرح سے ٹوٹنے پر آیا تھا۔۔۔

"فاااائق میرا بچہ۔۔۔۔میرا بچہ فائق۔۔۔ت۔۔۔تم نے وعدہ کیا تھ تم اُسے بچالو گے۔۔۔۔اور تم جو کوئی بھی ہو۔۔۔پلیز میرے بچے کو کچھ بھی مت کرنا۔۔۔ت۔۔۔تم جو کہو گے جیسا کہو گے میں کروں گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ناں۔۔۔" روروکر حلق کے بل چیختی ہوئی زلیخا اپنے بچے کی فکر میں ہلکان ہی تو ہو چکی تھی،،، جبکہ بری طرح سے سہما ہوا حمزہ اُسکی حالت دیکھتا ہوا شدتوں سے رو رہا تھا۔۔۔

"پیسے۔۔۔؟؟؟" بے رحم بناوہ ڈھٹائی سے بولا تھا،، جب بالکل اچانک سے ہی بپھڑ چکا فائق۔۔۔ دو جستوں میں چیئر کے ساتھ لگ کر کھڑے شہاب تک پہنچتا ہوا،، اُس پر بری طرح جھپٹا۔۔۔

افراتفری کے اِن غیر متوقع لمحوں میں۔۔۔ محض ایک پل لگا تھا ساری بساط الٹنے میں۔۔۔ جب فائق نے شہاب کی ناک پر پوری شدت سے مکا مارتے ہوئے پسٹل اُس کے ہاتھ سے چھینی تھی۔۔۔۔

نتیجتاً دکھتی ناک پر ہاتھ رکھ کر بلبلاتا ہوا وہ کئی قدم پیچھے ہوا۔۔۔ تو فائق بروقت صحیح پوزیشن لیتا،،، اگلے ہی پل لوڈ ہوئی پسٹل شہاب کے سر پر تان گیا۔۔۔۔

"حمزہ کو سنبھالیے زلیخا۔۔۔۔ فوری۔۔۔ اور اگر ہم میں سے کسی ایک کو بھی مزید نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو میں اِس میں موجود چھ کی چھ گولیاں اُسی وقت تمھارے دماغ میں اتار دوں گا مسٹر کڈنیپر۔۔۔" وہ چیخا تو زلیخا لمحے کے ہزارویں حصے میں۔۔۔ روروکر نڈھال ہو چکے حمزہ کے قریب ترین آئی۔۔۔

پھر قدرے محبت سے اُس کے بھیگے نقوش چومتے ہوئے رسیاں کھولنے لگی۔۔۔

ایسے میں۔۔اپنے باس کے سر پر منڈلاتی موت دیکھ شانی بمشکل تھوک نگلتا بے بس سا ہوا تھا۔۔۔

"ہمت کیسے ہوئی تیری اُس بچے پر پسٹل تاننے کی۔۔ہاں۔۔۔؟؟؟اب میں تجھے بتاؤں گا کہ موت کے گہرے سائے تلے اصل اذیت دینا کسے کہتے ہیں۔۔۔؟؟؟"

شہاب کے پیٹ پر پوری قوت سے لات مار کر اُسے زمین بوس کرتا ہوا فائق اپنے آپے سے باہر ہوا تھا۔۔۔

"م۔۔مومی۔۔۔مجھے بڑا پین فیل ہو رہا ہے مومی۔۔اور۔۔۔اور۔۔پتا ہے؟؟م۔۔مجھے بہت۔۔بہت ذیادہ ڈر بھی لگا تھا آپ کے بغیر مومی۔۔۔جب میں آپکو بلا رہا تھا تو آپ کک۔۔کیوں نہیں آئی تھیں میرے پاس۔۔۔؟؟بڑا مِش کیا تھا میں نے آپکو مومی جان۔۔۔" اپنی ماں کی گرم جوش بانہوں میں سمٹا حمزہ مدھم ہچکیاں لیتا ہوا مسلسل اپنا درد بتا رہا تھا۔۔۔

اُس کی باتوں پر مشکلوں سے مسکراتی ہوئی زلیخا کا دل پھٹنے سا لگا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”حمزہ۔۔۔۔حمزہ میری جان۔۔۔میرے چندا ا۔۔ڈرو نہیں۔۔۔۔ تمھاری مومی اب آگئی ہیں ناں تمھارے پاس۔۔۔اور دیکھو تمھارے فائٹر فرینڈ جن کو بھی ساتھ لائیں ہیں تا کہ تمھیں سیو کر سکیں۔۔۔ششش۔۔۔۔بس اب رو نہیں۔۔۔چپ ہو جاؤ۔۔۔جسٹ ریلکس مائے بریو بوائے۔۔۔“ نرمی سے بھیگی آواز پر قابو پاتے ہوئے زلیخا نے ایک بار پھر سے حمزہ کے ننھے معصوم نقوش کو چٹاچٹ چوم ڈالا تھا کہ بے قرار ممتا کو اندر تک چین آ جائے۔۔۔

شانی سے اب مزید اپنے باس کی دھلائی برداشت نہیں ہوئی تھی،،،

جبھی بیگ وہیں چھوڑ۔۔۔اُس نے دانت پیستے ہوئے پیچھے سے آ کر فائق کی پسلی پر زور کا مکا دے مارا۔۔۔

تو جہاں حمزہ کے سنگ زلیخا نے قدرے متفکر ہو کر اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہیں فائق کا بیلنس بگڑتے ہی،،،زخمی ہو چکے شہاب نے قدرے چالاکی سے ہمت کرتے ہوئے اُس کے ہاتھوں سے پسٹل جھپٹ لی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاً پولیس سائرن کی آوازیں شدت سے اِس بوسیدہ عمارت کے باہر گونجی۔۔۔تو دونوں کڈنیپرز اِس غیر متوقع افتاد پر گھبرا سے گئے۔۔۔۔۔

ایک پل کو تو فائق درید کی رنگت بھی متغیر ہوئی تھی۔۔۔

" سالے ایک اور بڑا فراڈ۔۔۔!!!اب تو سزا طے ہے۔۔۔۔۔" طیش تلے سلگ کر بولتے ہوئے شہاب نے براہِ راست فائق درید کے چوڑے سینے کا نشانہ لیا تھا۔۔۔۔

عالم صاحب کی جانب سے پلین کے مطابق بھیجی گئی پولیس بڑی تیزی کے ساتھ بڑے داخلی دروازے سے عمارت کے اندر داخل ہو چکی تھی۔۔۔۔

" فائق پلیز سیو ہِم سیلف۔۔۔۔حمزہ میرے میرے پاس محفوظ ہے۔۔۔او۔۔اور تو اور۔۔۔پولیس بھی آچکی ہے اب۔۔۔۔۔" زلیخا فائق کی کٹھن حالت دیکھ، شور مچاتی دھڑکنوں کے سنگ قدرے سہم کر بولی تھی۔۔۔۔

پر شاید کسی بھی قسم کے بچاؤ کے لیے اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”ٹھاااا۔۔۔ہ۔۔ہ۔۔۔“ اگلے ہی پل جانلیوا آواز کے ساتھ چلتی گولی،،، فائق درید کے مضبوط وجود کو گہری ترین اذیت سے تڑپا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

اُسی وقت پولیس کی نفری دوڑتی ہوئی اس شور شرابے والے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

”فائق۔۔۔۔۔۔؟؟؟“ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے لڑکھڑا کر گرتے دیکھ زلیخا کے لب بڑی اذیت سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔

ایسے میں اپنے فائٹر فرینڈ جِن کی تیزی سے خون آلود ہوتی حالت دیکھ حمزہ ایک بار پھر سے سہم کر رونا شروع کر چکا تھا۔۔۔۔

مگر اِن سنگین ترین حالات کے باوجود بھی کھلبلی مچاتی محبت نے جہاں بڑی شدت سے کسی کے اجاڑ دل کو روشن کیا تھا۔۔۔وہیں۔۔۔ کہیں دور منڈلاتی قسمت کچھ اداسی سے مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

”فائنلی میں نے تمھیں اُس ڈائن کے بدترین چنگل سے چھڑوالیا ہیری۔۔۔اب تو ساری دنیا ہی تمھارے لیے میری شدت کو جان چکی ہے۔۔۔جان چکی ہے کہ تم صرف میرے ہو۔۔۔جسٹ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مائن۔۔۔۔" مقابل کے نیم برہنہ سینے پر سر ٹکائے۔۔۔ایک جذب سے بولتی ہوئی وہ آج دنیا جہان کی چمک اپنی آنکھوں میں بھر لائی تھی۔

جبکہ اُس کے یوں اترانے پر ہیری نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔۔۔

اِس شاندار سے بیڈ روم میں وقفے وقفے سے گونجتی روزینہ کی چہچہاہٹیں بھلا اُسے اب کہاں بھلی لگ رہی تھیں۔۔۔جو اپنی من مانیوں پر اتراتی ہوئی اِیما کو وقتی طور پر ہی سہی مگر اُس سے دور کر چکی تھی۔

"ہاں میں تمھارا ہوں روزی۔۔۔۔مگر تم میری فطرت کو اچھے سے جانتی ہو کہ محبت میں قید مجھ جیسے مرد کو زہر سے بھی بدتر لگتی ہے۔۔۔۔" اُس نے مدھم سلگتے ہوئے لہجے میں بے دھڑک اپنی فطرت اُسے باور کروائی تھی، جب اُسکی بانہوں میں سمٹی روزینہ۔۔۔سر اٹھا کر دلچسپی سے اُسکی جانب دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"زہر ہی سہی۔۔۔۔مگر میرے وجود میں پل رہے ہمارے اِس بچے کی خاطر تمھیں اب یہ زہر ساری زندگی کے لیے پینا پڑے گا ہیری۔۔۔اُس بچے کی خاطر جو ہمارے برباد ہوتے رشتے کو واپس سے آباد

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کرنے کا سبب بنا ہے۔۔۔" بے اختیار اپنے نازک پیٹ پر نرمی سے ہاتھ جماتی روزینہ نے حقیقت کی گہری مار مارتے ہوئے۔۔اُس رنگ باز شخص کا اطمینان ایک بار پھر سے غارت کیا تھا۔۔۔

کئی دنوں کی بے سکونیوں میں یکدم برپا ہونے والی اِس خوش کُن تبدیلی نے جہاں روزینہ کو راحتوں کی اِک نئی راہ دکھائی تھی۔۔۔وہیں ہیری ملنے والی اِس غیر متوقع خبر سے اندر ہی اندر ہل کر رہ گیا تھا۔

رفتہ رفتہ اُس کی نظروں سے اترتی ہوئی وہ عورت ایک بار پھر سے ماں بننے والی تھی۔۔۔

"ہاں یہ بچہ۔۔۔اِس کی بروقت اینٹری تمھارے حق میں بڑی ہی اچھی ثابت ہوئی ہے۔۔۔" بددلی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔قدرے زور دے کر کہتا ہیری بلاشبہ اپنی بیوی کی کوکھ میں پلتی اپنی اولاد سے قطعی خوش نہیں تھا۔۔۔

اور خوش ہوتا بھی کیوں۔۔۔۔؟؟؟

یہ سب تو نہیں چاہیے تھا اُسے۔۔۔۔

اپنے پیروں میں زنجیریں باندھنے کے ہی تو مترادف تھی یہ چیز اُس کے لیے۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

اور پھر دھڑکنوں کو شدت سے لبھاتا ہوا اپنا من پسند مقصد۔۔۔وہ بھی تو پورا کرنا تھا اُسے۔۔۔ جسکی زبان وہ دل سے اپنی چاہنے والی کو دے کر آیا تھا۔۔۔

"بالکل۔۔۔اور ہم دونوں ہی تمھیں تاعمر کے لیے کسی اور کا نہیں ہونے دیں گے۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ تم پر۔۔۔ تمھارے وجود پر۔۔۔ اور تمھاری ایک ایک چیز صرف ہمارا حق ہے۔۔۔ صرف اور صرف ہمارا۔۔۔ گیٹ اِٹ۔۔۔۔۔" اپنی محبتوں میں شدت سمو کر شستہ انگریزی میں بولتی ہوئی روزینہ نے جہاں بے تابانہ اُسکی اُگی ہوئی شیو کو سہلایا تھا۔۔۔وہیں ہیری اُس کی پل پل بڑھتی قربتوں میں گھٹن محسوس کرنے کے باوجود بھی رفتہ رفتہ پگھلتا چلا گیا۔۔۔

اِس بات سے قدرے بے خبر کہ آنے والے حالات کتنوں کے ہی حق میں جانلیوا ثابت ہونے والے تھے۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

گھڑی اس وقت رات کے سوا بارہ بجا رہی تھی، جب وہ تھکن زدہ سا اپنے کمرے میں اینٹر ہوا۔۔۔

جلتے لیمپ کی روشنی میں سامنے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے شاید وہ اُسی کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔۔۔

زیدان کف اوپر کو موڑتا ہوا اس کے قریب چلا آیا۔ پھر سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے بے تاثر نگاہوں سے اُس کے سوئے نقوش بغور دیکھے۔

بینگنی رنگت کی لانگ نائٹی پر کھلے بال بچ رہے تھے۔۔۔۔

مگر زیدان کو قطعی نہیں۔۔۔

اُس فسادی جھگڑے کے بعد سے اپنی ذات کا بری طرح روندا جانا جہاں حسنہ وقاص کی دمکتی رنگت کو بے چینیوں تلے اب ماند کر چکا تھا۔۔۔ وہیں زیدان عالم درانی کی اُس عورت کے لیے ساری دلچسپیاں ایک دم سے ختم ہو چکی تھیں۔۔۔

آج حمزہ کے صحیح سلامت گھر واپس لوٹ آنے پر جہاں سب کے بجھے چہروں پر مسکراہٹیں دوڑ گئی تھیں۔۔۔ وہیں فائق نامی وہ معمولی ساورکر کڈنیپر سے گولی کھانے کے بعد اب ایک نئی پریشانی کا سبب بنتا ہوا۔۔ اس وقت ہاسپیٹلائزڈ تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ایسے میں اُس کی بیوی کی پھیکی پھیکی مسکراہٹ اور اس سب معاملے سے کافی حد تک بے نیازی اُس کے سوا کوئی بھی محسوس نہیں کر پایا تھا۔

معاً سر جھٹکتے ہوئے وہ زیدان نے گہرا سانس لیا۔۔۔"اٹھو۔۔۔۔۔" زرا سا اُسکی جانب جھکتا ہوا وہ سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔۔ مگر وہ تھی کہ پکی نیند کے سبب ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔

"تم سے کہہ رہا ہوں اٹھو فوراً۔۔۔" سوئی حسنہ کا سکون برباد کرنے کی خاطر۔۔۔اُسے بازؤ سے پکڑ کر جھنجھوڑتا ہوا وہ جانتے بوجھتے اس کے سر پر دھاڑا تھا۔

اگلے ہی لمحے وہ قدرے گھبرا کر اپنی خمار زدہ سرخ آنکھیں کھول گئی۔

"ہاا۔۔ہ۔۔۔۔۔زیدان۔۔۔!!آ۔۔آپ۔۔۔آپ آ گئے۔۔۔؟؟میں تب سے آپ ہی کا تو انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔" اس اچانک افتاد پر قدرے ہڑبڑا کر کہتی ہوئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کا جواب زیدان کو زہر لگا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ ناگواری سے بھنویں سکیڑتا ہوا سامنے رکھے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

”بھوک لگی ہے مجھے۔۔۔ کھانا لاؤ میرے لیے۔۔۔۔“ کچھ تھکاوٹ سے شوز اتارتے ہوئے وہ بے لچک انداز میں بولا تھا۔

حسنہ اُسکے اکھڑ لب و لہجے پر ضبط کر کے رہ گئی۔۔۔

مقابل کی محبت میں جو جرم اُسنے کیا تھا،،، اُسکی پاداش میں وہ کئی دنوں سے ایسے ہی تو پیش آ رہا تھا اُسکے ساتھ۔۔۔

کتنا منا بہلا چکی تھی ناں وہ اُسے۔۔۔۔

لیکن مقابل تھا کہ کسی بھی طرح سے ماننے پر ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

”میں نے بھی ابھی تک کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔۔ میں ہم دونوں کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں۔۔ مل کر کھائیں گے۔۔۔۔“ مقابل کے اجنبیت بھرے انداز سہنے کے باوجود بھی وہ شرین لب و لہجے میں بولتی ہوئی بھاری بھاری سر کے ساتھ فوری بیڈ سے اتر چکی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

" میں تم جیسی منافق عورت سے دو بول بات تک کرنا گوارا نہیں کرتا اور تم ساتھ مل بیٹھ کر کھانے کا سوچ رہی ہو۔۔۔ ہونہہ۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی۔۔۔۔" سرعت سے ٹوکتا زیدان اپنے لہجے کی حقارت سے حسنہ کا دل ایک بار پھر سے چھلنی کر گیا۔۔۔

وہ تیزی سے نم پڑتی آنکھوں سے اُسکے تنے نقوش دیکھنے لگی۔۔۔۔

"اب کھڑی میرا منہ کیا تک رہی ہو؟؟؟ جاؤ بھی یہاں سے۔۔ جو کرنے کو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔۔"

دوسری طرف اب پہلے والا زیدان نہیں تھا جو اس کی نم آنکھوں پر بے چین سا ہو جایا کرتا تھا،، جو اُسکے حُسن۔۔ اُسکی محبتوں میں مرمٹتا تھا۔۔۔ جبھی شوز کو تندہی سے جھٹک کر دور پھینکتا ہوا۔۔۔ اُسے کٹے دل کے ساتھ کمرے سے نکل جانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ٹرے میں سلیقے سے کھانا رکھ کر کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

تب تک زیدان بھی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔ حسنہ گرم کھانے کی ٹرے اُس کے سامنے رکھتی ہوئی خود بھی کچھ جھجک کر بیڈ پر ہی اُس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”یہ کیا بے سوادی سا کھانا اٹھا لائی ہو تم میرے لیے۔۔۔۔ہمم۔۔۔؟؟؟؟اسے تو ٹھیک سے گرم بھی نہیں کیا ہوا۔۔۔حیا کو دیکھا ہے کبھی۔۔۔۔!!!ہمیشہ ہر کام سلیقے سے کرتی ہے۔۔۔اور تم۔۔۔تم تو کچھ بھی نہیں کر پاتی ہو اُس جیسا۔۔۔لولیول۔۔۔“ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ آج ساری کُنگ حسنہ نے خود اپنے ہاتھوں سے کی تھی۔۔۔جبھی نیم گرم۔۔وائٹ قورمے کے سنگ نوالے کا ذائقہ منہ میں گھلتے ہی وہ اچھا خاصا بھڑک اٹھا تھا۔۔۔

حسنہ نے قدرے حیرت سے اُسے دیکھا جو ٹرے کو حقارت سے اُسکی جانب دھکیلتا ہوا ایکٹنگ کرنے میں پیش پیش تھا۔۔۔۔

اس پر مستزاد مقابل کا آگ لگاتا ہوا طنز۔۔۔۔۔اُسکا ضبط ہی تو توڑ چکا تھا۔۔۔۔

”میں اُس جیسا کبھی بننا بھی نہیں چاہتی زیدان۔۔۔۔اور آپ کیوں جان بوجھ کر بات بات میں اُسے بیچ میں گھسیٹ لاتے ہیں۔۔۔؟؟مجھے مینٹلی ٹارچر کرنے کے لیے۔۔۔۔؟؟؟کیوں۔۔۔کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا زیدان۔۔۔۔؟؟؟کیوں بھول رہے ہیں؟؟؟بیوی ہوں میں آپکی۔۔۔محبت ہوں میں آپکی۔۔۔۔!!!“ جواب میں وہ بھی تپ کر کھڑی ہوتی پھٹ پڑی تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ اُسے بے عزت کرنے کا اب کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔۔۔زیدان اُسکی بے تحاشہ جلن پر پل بھر کو تمسخر اڑاتے انداز میں مسکرایا۔۔۔پھر خود بھی اٹھ کر حسنہ کے قریب ترین آکر رکتا ہوا اُس کے نرم چہرے میں اپنی سخت انگلیاں دھنسا گیا۔۔۔

" اِسی چیز کا تو بے تحاشہ افسوس ہے مجھے ڈارلنگ۔۔۔تم سے محبت کر کے جو غلطی کی سو کی۔۔۔بیوی بنا کر اُس سے بھی بڑی حماقت کر ڈالی۔۔۔جو میرے اعتبار کو ایک بار ٹھیس پہنچاتا ہے ناں مجھے اُس شخص سے آٹومیٹکلی نفرت ہو جاتی ہے۔۔۔پھر چاہے وہ میری سو کالڈ بانجھ بیوی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔!!!" حسنہ کی سرخ بھیگی آنکھوں میں جھانکتا ہوا وہ بڑے سکون سے اُسکی تذلیل کر رہا تھا۔۔۔ٹوٹ کر گالوں پر پھسلتے آنسوؤں پر وہ اہانت سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔۔۔

"اور رہی بات حیا و قاص کی تو۔۔۔جان لو کہ میری زبان سے اُس کا ذکر ایک بار چھوڑ کر ہزار بار ہو گا اور بار بار ہو گا۔۔۔۔جانتی ہو کیوں۔۔۔؟؟؟" اپنی لطف لیتی مسکراہٹ کو پل میں سمیٹتا ہوا وہ یکدم رکا۔۔۔تو حسنہ نے پیشانی پر بل ڈال کر ضبط سے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اس دوران دماغ نے کہیں کچھ بہت غلط ہو جانے کا احساس دلایا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاًزیدان اُس کے بھیگتے گال سے اپنا تپتا گال مس کر کے اُسکی سماعت پر جھکتا ہوا اپنی بیوی کا دل ڈوبا گیا۔۔۔۔

"کیونکہ تمھارے نام کی بجائے اب میرا یہ باغی دل تمھاری بڑی بہن حیا وقاص کے نام دھڑکنے لگا ہے۔۔۔اور وہ بھی بڑی شدتوں سے۔۔۔افففف۔۔۔۔۔" اپنے کسرتی سینے کو مسل کر۔۔۔ سلگتی ہوئی سفاک سرگوشی کرتا وہ اپنے اِس نئے انکشاف سے حسنہ وقاص کی روح کو لرزا ہی تو گیا تھا۔۔۔

معاً اُسکے چوڑے سینے پر زور سے دو ہتھڑ مار کر وہ اگلے ہی پل اُسکا گریبان مٹھیوں میں دبوچ گئی۔۔۔

"تم میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتے زیدان عالم درانی۔۔میں ایسی بے وفائی بالکل بھی ڈیزرو نہیں کرتی ہوں۔۔۔اگر تم نے ایسا کچھ بھی غلط کرنے کی کوشش کی ناں تو یاد رکھنا۔۔۔بہت کچھ کر چکی ہوں میں۔۔۔اور بہت کچھ کر جاؤں گی۔۔۔۔" قدرے غصے سے غراتی ہوئی وہ اُسے صاف دھمکا رہی تھی۔۔۔اِس کھلی بدتمیزی پر زیدان نے بھی مشتعل ہو کر اُسکی کلائیاں دبوچ لیں۔۔۔۔

"مجھے میری من مرضیوں سے روکنا تمھاری اوقات سے بہت پرے کی بات ہے۔۔۔اور اگر کچھ کر بھی گئی تو منہ کے بل گرنا تمھارا مقدر بن جائے گا یُوڈیمٹ۔۔۔۔" حسنہ کے لڑھکتے آنسوؤں کی رتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

برابر بھی پرواہ کیے بنا۔۔وہ چبا چبا کر بولتا ہوا اگلے ہی پل اُسے دبیز قالین پر بے دردی سے دھکیل چکا تھا۔۔۔

"آآاہہہہ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!" کہنیوں کے بل رگڑ کھا کر گرتی ہوئی وہ بے اختیار سسکی۔۔۔۔

مگر وہ حقارت ملے غصے سے اُسکا سراپا گھورتا ہوا مزید وہاں رکا نہیں تھا۔۔۔بلکہ سگریٹ پیک، لائٹر اٹھاتا ہوا تندہی سے کمرے سے ملحق ٹیرس کی جانب لپکا۔۔۔

پھر ٹھک سے وہاں کا دروازہ بند کر گیا۔۔۔۔

پیچھے بے دم پڑی حسنہ نے اہانت کے شدید احساس تلے اٹھ کر بیٹھنے کی رتی برابر بھی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

"حسنہ وقاص نام ہے میرا۔۔۔۔تمھاری لاکھ ناراضگی۔۔لاکھ بدظنی ہی سہی زیدان عالم درانی۔۔۔مگر جان لو کہ میں کسی بھی قیمت پر ہمارے اِس رشتے کو برباد نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔تمھاری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری عورت فقط میں ہی ہوں۔۔۔۔اس لیے جس طرح پہلے تمھیں تم سے چھینا تھا اب بھی ویسے ہی چھین لوں گی۔۔۔۔۔" بکھر کر سرخ چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے ہٹائے بنا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہی،،،وہ مدھم سلگتی آواز میں بولتی چلی گئی۔۔۔تو بھیگی سرخ آنکھوں میں بے اختیار ایک جنون سا ہلکورے لینے لگا۔۔۔۔

اگلے ہی پل بے دردی سے لب کچلتی ہوئی وہ۔۔۔اپنی تپی پیشانی کو سختی سے بھینچی مٹھی پر ٹکا گئی تھی۔۔۔۔۔

آج بختو بی بی اپنی بیٹی کی خراب حالت کی وجہ سے کام پر نہیں آپائی تھی۔۔۔جبھی حیا کو صبح کے ناشتے کے بعد اب دوپہر کا کھانا بھی کچن میں کھڑے ہو کر خود ہی بنانا پڑ رہا تھا۔۔۔

گزشتہ روز حمزہ کا صحیح سلامت گھر واپس لوٹ آنا جہاں اُس سمیت ساری فیملی کو اندر تک اطمینان دلا گیا تھا۔۔۔وہیں فائق نامی اُس سلجھے ہوئے آفس ورکر کا ہنگامی صورتحال کے دوران کندھے پر گولی کھانا بھی متفکر کرنے کو کافی تھا۔۔۔

کس قدر نیک بخت شخص تھا ناں وہ۔۔۔جو بنا کسی ڈیمانڈ۔۔۔بغیر کسی لالچ کے اتنا سب کچھ کر گیا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پریشر کُکر کو اچھے سے بند کر کے چولہے پر چڑھاتے ہوئے بے اختیار حیا کی سوچوں کا رُخ بدلا۔

کل رات خود اُس کے شوہر نے بھی تو اپنی بے باک جسارت سے اُسے حد درجہ متفکر ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

ایک پل لگا تھا حیا کو گزری رات کا وہ دل دھڑکا دینے والا منظر پھر سے یاد کرتے ہوئے۔۔۔۔

"ی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ بال چھوڑیں میرے۔۔۔۔!!" اپنے کھلے ہوئے لمبے بالوں میں کھچاؤ لگنے پر جہاں وہ کچی نیند سے جاگتی ہوئی فوری پیچھے پلٹی تھی، وہیں وہ اُسکی نچلی زلفوں کو بنا چونکے مسل کر سونگھتا ہوا۔۔۔اُسے شدت سے ہڑبڑانے پر مجبور کر گیا۔

"کافی اچھی خوشبو ہے ان کی۔۔۔بائے داوے کونسا شیمپو یوز کرتی ہو تم۔۔۔؟؟؟" بھاری گھمبیر سی آواز میں پوچھتے ہوئے رمیض عالم درانی کی کنگ کر دینے والی ڈھٹائی قابلِ دید تھی۔

سینے پر صحیح سے دوپٹہ پھیلاتی حیا کو قدرے محتاط ہوتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھنا پڑا۔۔۔تو وہ بھی اُس کی جانب دیکھتا ہوا نرمی سے اس کے بال چھوڑ گیا۔

صد شکر تھا اس دوران بیچ میں رکھی گئی تکیے کی باڑ ہنوز تھی۔

"یہ کیسا بے تکا سا سوال ہے۔۔۔؟؟؟م۔۔مجھے اِس وقت آپ کی طبیعت بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی رمیض صاحب۔۔۔۔میرے خیال میں اب مجھے یہاں سے اٹھ کر وہاں صوفے پر چلے جانا چاہیے تاکہ میں سکون کی نیند سو سکوں۔۔۔۔۔" اُس کی گہری سیاہ آنکھوں میں خمار کی گہری رمک دیکھتے ہوئے تلخ ہوتی حیا جلدی سے بیڈ سے نیچے اترنے کو تھی۔۔۔جب وہ سرعت سے آگے ہو کر نازک کلائی تھامتا ہوا اُسے شدت سے اپنی جانب کھینچ گیا۔۔۔

نتیجتاً وہ دبی چیخ کے ساتھ واپس بستر پر اُسکے بہت قریب گری تھی۔

"بیوی ہونے کے ناطے تم پر رتی برابر حق ہی تو جتا رہا ہوں میں۔۔۔۔لیکن تم ہو کہ یوں بھڑک رہی ہو جیسے میں نے تمھیں اپنی مضبوط باہنوں میں بھینچ لیا ہو۔۔۔!!!" بڑے استحقاق سے اُس پر سے اپنا کسرتی بازو گزار کر۔۔۔اُس کی چھوٹی چھوٹی دلکش آنکھوں میں دیکھتا ہوا وہ بڑی سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

ہلکے گلابی رنگ سوٹ میں،،، سرخ ہوتی رنگت پر حیا کو سانس لینا مشکل ہوا۔

وہ شخص اُس کے بہت قریب تھا۔۔۔

”پلیز رمیض۔۔۔ دور ہٹیے مجھ سے۔۔۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ زبردستی کے قائل نہیں ہیں۔۔۔“ اٹھنے کی سکت کھوتے ہوئے وہ بامشکل بول پائی تھی۔

”بے شک نہیں ہوں۔۔۔ مگر میں بھی تمھاری طرح سکون کی نیند سونا چاہتا ہوں اس لیے۔۔۔ ہاتھ تو نہیں چھوڑوں گا۔۔ نہ اب۔۔ نہ آگے کبھی۔۔۔۔ تم بھی بے کار کی مزاحمت مت کرو۔۔۔ تھک جاؤ گی۔۔۔۔“ اُس کی آنکھوں میں بھرتی نمی دیکھ کر دھیمے پُر تپش لہجے میں کہتا ہوا وہ پیچھے تو ہٹ چکا تھا۔۔۔ لیکن واپس اپنی جگہ پر سکون سے نیم دراز ہوتے ہوئے نازک کلائی ہنوز اسی کی مضبوط گرفت میں تھی۔

حیا نے گہرے سانس لیتے ہوئے ضبط سے گردن موڑ کر اُسکی جانب دیکھا۔۔۔ جو نگاہوں میں مدھم سرخی لیے اُسی کو بے تابانہ تک رہا تھا۔

ناچاہتے ہوئے بھی حیا کی دھڑکنے شدت سے شور مچانے لگیں۔

یہ بہکے تیور اُس شخص کی سخت طبیعت سے بھلا کہاں میل کھاتے تھے۔۔۔۔!!!

"آپ کب سے مجھ میں اپنا سکون تلاشنے لگے رمیض عالم درانی۔۔۔؟؟؟ کیا آپ ایک بار پھر سے محبت کرنے کی سنگین غلطی کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ جس نے خساروں کے سوا کچھ دیا ہی نہیں۔۔۔" ٹوٹ کر کنپٹی پر پھسلتے آنسوؤں پر وہ طنزاً پوچھ رہی تھی۔

اُسی کی جانب رُخ کیے وہ قدرے متاسف سا مسکرایا۔

"جانتی ہو؟ میرا تیز دماغ ہر بار محبت کرنے سے روکتا ہے مجھے۔۔۔ مگر یہ جو باغی دل ہے ناں۔۔۔!!!" کہتے ہوئے وہ بے اختیار ذرا سا قریب کھسکتا ہوا اُس کا ہاتھ اپنے دھڑکتے دل پر جما گیا۔۔۔ تو بے چین ہوتے ہوئے حیا کے پورے وجود میں سرد سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔۔۔

"یہ تمھارے دلفریب نقوش دیکھ کر پھڑ پھڑانے سا لگتا ہے۔۔۔ دماغ کی ہزاروں نصیحتوں کے خلاف ہو جاتا ہے۔۔۔ خساروں سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔۔۔ اور۔۔۔ اور مجھے بار بار اُکساتا ہے محبت جیسی غلطی دوبارہ کرنے پر۔۔۔۔۔" وہ اپنے اندر پنپتے جذبات کو بھاری نرم آواز صورت اُسکی سماعتوں میں گھول رہا تھا۔۔۔

اور وہ۔۔۔ وہ سانس روکے کچھ خائف سی اُسے سنتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بلاشبہ اپنی بے باکیت سے وہ اُسے آہستہ آہستہ اپنی جانب قائل مائل کرنے کا خواہاں تھا۔۔۔

"بیلیومی بیوی۔۔۔میں یہ سنگین حماقت اب تمھارے ساتھ دُہرانا چاہتا ہوں۔۔۔اور بڑی شدت سے دُہرانا چاہتا ہوں۔۔۔بس ایک تمھارے ہی قائل ہونے کی دیری ہے۔۔۔" شدت سے باور کرواتا ہوا وہ بے اختیار اُس کے لرزتے ہاتھ پر دباؤ دے گیا۔۔۔

تو وہ بنا کچھ کہے۔۔۔

بنا کوئی مزاحمت کیے۔۔۔

شدتوں سے پھڑ پھڑاتے ہوئے دل کے ساتھ اپنا لال بھبھوکا چہرہ سیدھا کرتی سختی سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔

مگر رمیض عالم درانی نے اُس کی کلائی کو قطعی آزادی نہیں بخشی تھی۔

معاً پریشر کُکر کی زوروں سے بجتی سیٹی پر جہاں حیا نے قدرے ٹھٹھک کر آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔وہیں

خیالوں کا تسلسل ٹوٹ کر بکھرنے کے باوجود بھی اُس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آج صبح سے ہی وہ اُس سے کتراتی پھر رہی تھی جو جانے کیوں ابھی تک ریسٹورنٹ نہیں گیا تھا۔۔۔؟؟؟

"کھڑوس۔۔۔وائفی کلر کہیں کا۔۔۔۔وہ صرف سخت جان ہاتھوں سے ہی نہیں بلکہ اپنی اوچھی باتوں سے بھی سانسیں بند کرنے کا ہنر رکھتا ہے۔۔۔عورت ذات سے سخت چِڑ کھانے والا اب کیسے اپنی نیت بدل گیا ہے ناں مجھ پر۔۔۔۔؟؟شروع سے ہی مجھ معصوم کی سانسیں خشک کیے رکھتا تھا۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔" سر جھٹک کر دبے دبے غصے میں خود کلامی کرتی ہوئی حیا ساتھ ہی ساتھ دھنیہ کاٹنے لگی۔۔۔اس چیز سے قدرے انجان کے کوئی اُس کی پشت پر خاموشی سے کھڑا اُس کی ساری گفتگو بآسانی سن رہا تھا۔۔۔۔

"کبھی کبھی تو دل کرتا ہے کہ اُس چھچھوڑے کھڑوس کی گردن پکڑ کے بالکل اس طرح مڑور ڈالوں۔۔۔یُوں۔۔یُوں کرکے۔۔۔اور پھر اینڈ پر ایسے ہی کھینچ کر الگ کردوں۔۔۔۔" تنہائی میں اندر دبی بھڑاس نکالنے کو جہاں بے ساختہ ہی اُس نے باقی کے دھنیے کو ڈنڈیوں سے مڑور کر کھینچتے ہوئے الگ کر ڈالا تھا۔۔۔وہیں اپنی بیوی کی ایسی غیر متوقع حرکت پر رمیض عالم درانی کے ماتھے پر تیوریاں چڑھ آئیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بس اتنا ہی دل کرتا ہے تمھارا۔۔یاں پھر کچھ اور بھی خواہشات اُگلنا باقی ہیں ابھی میرے بارے میں۔۔۔؟؟؟" کسرتی سینے پر بازو لپیٹے ہوئے۔۔۔معاًوہ قریب ترین آکر غراتا اُس کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی تو نکال چکا تھا۔

"ہااہ۔۔۔ر۔۔۔رمیض آ۔۔آپ۔۔۔؟؟؟" ہاتھ میں پکڑا ادھنیہ بے اختیار شیلف پر پٹخ کر گہرا جھٹکا کھاتی ہوئی وہ اس کی جانب پلٹی۔۔۔

وہ سرد مہری سے اُسی کے سہم چکے نقوش گھور رہا تھا۔

"م۔۔میں وہ۔۔۔آہ۔۔۔ی ی ی۔۔۔۔" فق ہوتی رنگت کے ساتھ اس کے لب کچھ کہنے کی کوشش میں شدت سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔جب یک دم وہ اسے گردن سے دبوچ کر دبا دبا سا چیخنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

مضبوط گرفت میں نرمی سی تھی۔۔۔مگر وہ لرزتے ہاتھوں سے اُس کی مردانہ کلائی تھامتی ہوئی ٹھیک ٹھاک گھبرا چکی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

وحشت سے پھیلی دلفریب آنکھوں میں بغور جھانکتے ہوا رمیض اگلے ہی پل اس کی سماعتوں کی جانب جھکا۔۔۔تو وہ سانس روک گئی۔

اس دوران دھواں چھوڑتی سیٹی ہنوز بج رہی تھی۔۔۔

"آج رات جب تم ہمارے بیڈروم میں گھسو تو اپنی اِس نازک گردن کے لیے حفاظتی تدابیر لازمی کرلینا بیوی۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارا یہ چھچھوڑا کھڑوس۔۔۔وائفی کلر اپنی اوچھی باتوں کی بجائے سخت جان ہاتھوں سے ہی تمھاری سانسیں بند کرڈالے۔۔ ہمم۔۔۔؟؟" انگوٹھے سے اُس کی شہ رگ سہلا کر اُسکے رونگٹھے کھڑے کرتا وہ سیدھا ہوا۔۔۔تو جواباً حیا نے نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ جلدی سے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

سرمئی رنگ شرٹ تلے جینز پہنے رمیض نے اپنی اُمڈتی مسکراہٹ بامشکل دباتے ہوئے اُس پر سے نگاہیں ہٹائیں۔۔۔

پھر شیلف پر بکھرے دھنیے کو دیکھ کر تاسف سے گہرا سانس بھرا۔۔۔تو اُس سے نگاہ چرانے کی پوری کوشش کرتی حیا اچانک جلنے کی بُو محسوس کرتی جلدی سے پلٹی اور قدرے پُھرتی سے چولہا بند کر دیا۔۔۔

"حیاااا۔۔۔۔۔؟؟؟حیاااابیٹا۔۔۔۔۔؟؟؟" معاً لاؤنج سے آتی شناسا آواز پر جہاں رمیض چونکا تھا وہیں حیا کے دل کی دھڑکنیں ڈوب کر ابھریں۔۔۔

"بابا۔۔؟؟؟ی۔۔یہ تو میرے بابا کی آواز ہے ناں۔۔۔؟؟" اگلے ہی پل سب بھلائے۔۔رمیض کی جانب پلٹتی وہ قدرے خوشگوار حیرت سے بڑبڑائی۔پھر سر پر دوپٹہ جماتی ہوئی سرعت سے کچن سے باہر کو بھاگی تھی۔۔۔

رمیض بھی بالوں پر ہاتھ چلاتا ہوا اُسی کے پیچھے لپکا تھا۔۔۔

"بابا۔۔۔۔؟؟؟" لاؤنج کے بیچ و بیچ کھڑے وقاص صاحب کھلے کمروں کی جانب دیکھ رہے تھے،،،جب بے تابی سے اُن کی پشت پر آکر رکتی حیا روہانسے لہجے میں اُنھیں شدت سے مخاطب کر گئی۔۔۔۔

”حیا۔۔میری بیٹی۔۔۔۔۔“ معاًوہ چونکتے ہوئے اُس کی جانب پلٹے۔۔۔پھر بے تابانہ اُسکا سر قدرے شفقت سے اپنے سینے سے لگا گئے۔۔۔تو ان دونوں کو سکون سے دیکھتا رمیض ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔

”اسلام و علیکم چچا جان۔۔۔آپ کو یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی مجھے۔۔۔۔“ معاًوقاص صاحب سے نگاہیں ملنے پر وہ خوش اخلاقی سے گویا ہوتا مزید وہاں رکا نہیں تھا۔۔۔بلکہ اپنے چچا جان کی نم مسکراہٹ پاکر، اگلے ہی پل دونوں باپ بیٹی کو تنہا چھوڑتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

رمیض عالم کے نزدیک فی الحال کے لیے اُن دونوں کو اکیلا چھوڑ دینا ہی بہتر تھا۔۔۔ویسے بھی اب اُسے ریسٹورنٹ کے لیے نکلنا تھا۔۔۔۔

”م۔۔مجھے یقین نہیں ہورہا ب۔۔بابا۔۔۔آپ۔۔۔۔۔آپ مجھ ہی سے ملنے کے لیے یہاں آئے ہیں ناں۔۔بتائیں۔۔۔؟؟؟“ معاًسر اُٹھاتی حیا نے بھیگے گال رگڑتے ہوئے یقین دہانی چاہی تھی۔۔۔۔

جواباًوقاص صاحب لب بھینچتے ہوئے سر اثبات میں ہلا گئے۔۔۔

"ہاں بیٹا۔۔۔۔ایک باپ کو اُس کی بیٹی کی سچی تڑپ یہاں تک کھینچ لائی ہے۔۔۔۔" اُس کے سر پر آہستگی سے ہاتھ جما کر بولتے ہوئے وہ حیا کی مسکراہٹ گہری کر گئے تھے۔

"بابا۔۔۔۔بابا۔۔۔آپ نہیں جانتے کہ کتنا تڑپی تھی میں آپ کے سینے سے لگ کر اپنے سارے غم بہانے کے لیے۔۔۔۔!!کتنا انتظار کیا تھا اپنے سر پر آپ کا یہ شفقت بھرا ہاتھ پانے کے لیے۔۔۔کتنی ہی دعائیں مانگی تھیں میں نے بابا۔۔کتنی ہی۔۔۔۔!!!" اپنے سر پر رکھا اُن کا کپکپاتا ہاتھ۔۔۔لرزتے ہاتھوں سے تھامتی ہوئی وہ پل پل جذباتی ہو رہی تھی۔

اُس کے آنسو افسردگی سے دیکھتے ہوئے وقاص صاحب کو شرمندگی سی محسوس ہونے لگی۔

کتنا غلط کر بیٹھے تھے ناں وہ اپنی ہی اولاد کے ساتھ۔۔۔۔!!!

"ایک بار۔۔۔۔بس ایک بار مان جایئے ناں بابا۔۔۔۔خدا قسم بے قصور ہوں میں۔۔۔۔خدا قسم اپنی شادی والے دن میں رمیض کے ساتھ کہیں بھی نہیں بھاگی تھی۔۔۔وہ تو۔۔۔" گہری حقیقت سے بے خبر وہ ایک بار پھر سے معافی تلافی۔۔۔ترلو منتوں پر اتر آئی تھی۔۔۔جب وقاص صاحب بے چین ہوتے اُسے شدت سے ٹوک گئے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بس بس بس۔۔۔م۔۔میں مان چکا ہوں۔۔۔۔مان چکا ہوں کہ۔۔۔میری حیا بے قصور ہے۔۔معصوم ہے پاکدامن ہے۔۔۔" نم آواز میں جتاتے ہوئے وہ اپنے مضبوط ترین لہجے سے حیا کو چونکا ہی تو گئے تھے۔۔۔

ایک ہی بار میں اس قدر یقین۔۔۔۔؟؟؟

مگر اگلے ہی اُس کے باپ کا اپنے لرزتے ہاتھوں کو معافی کی صورت اسکے سامنے جوڑنا اُسے ششدر کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو حیا بیٹی۔۔۔۔اپنے باپ کو معاف کر دو کہ جس میں حقیقت پر اعتبار کرنے کی صلاحیت سرے سے ہی موجود نہیں ہے۔۔۔بہت شرمندہ ہوں میں بیٹا۔۔۔بے حد شرمندہ ہوں جو اپنی باکردار۔۔پارسا بیٹی پر جانتے بوجھتے ظلم کر بیٹھا میں۔۔۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر بہتے آنسوؤں کے سنگ بولتے ہوئے وہ شرمسار سے سر جھکا گئے تو حیا کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

"ب۔۔بابا آپ۔۔۔۔آپ حقیقت جانتے ہیں۔۔۔۔؟؟ مگر ک۔۔کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟" تڑپ کر اُن کے جڑے ہاتھوں کو تھامتی ہوئی وہ بے یقینی سے سسک کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کیا اِن حقیقتوں کے سنگ وہ اُس کے گنہگار کو بھی جان چکے تھے۔۔۔؟؟؟

کہیں رمیض نے ہی تو یہ سب نہیں کروایا تھا۔۔۔؟؟؟

پل میں ابھرتے ہزار وسوسوں نے حیاو قاص کے وجود میں بے چینیوں کا طوفان برپا کیا تھا۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں۔۔۔۔نہ صرف حقیقت کو۔۔۔بلکہ تمھاری خوشیوں کا قتل کرنے والے مجرموں کو بھی۔۔۔بذاتِ خود ان کے لبوں سے اعترافِ جرم سن چکا ہوں میں۔۔۔۔" سر اٹھا کر اُس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے ان کی نم آنکھوں میں وحشتیں در آئی تھیں۔۔۔

دل نے بے اختیار نفرت سے کروٹ بدلی۔۔۔

"کک۔۔کون ہیں وہ مجرم بابا۔۔۔۔؟؟؟" نم پلکیں جھپکا جھپکا کر بے تابی سے پوچھتی حیا سر تا پیر سماعت بنی تھی۔۔۔

"زیدان عالم درانی۔۔او۔۔۔اور۔۔حسنہ وقاص۔۔۔۔۔۔" وقاص صاحب کے لب جہاں بڑی ہمت سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔وہیں حیا رمیض عالم درانی کا لرزتا وجود بے یقینی کے بھاری بوجھ تلے شدت سے بے جان ہوتا چلا گیا۔۔۔۔

یہ انکشاف حقیقی معنوں میں جانلیوا تھا۔۔۔۔

"کیسے ہو اب تم۔۔۔؟؟؟" چوڑے کندھے پر اٹھتی ٹیسوں کو لب بھینچ کر برداشت کرتا ہوا وہ،،، بمشکل اٹھ کر سفید رنگ تکیے سے ٹیک لگا گیا تھا، جب وہ بے چین نگاہوں سے اُسے سر تا پیر دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔

اُس روز اگر وہ بروقت پیچھے نہ ہٹتا تو پسٹل سے برق رفتاری کے ساتھ نکلتی وہ جانلیوا گولی کندھے کی جگہ یقیناً اُس کا سینہ چیر جاتی۔۔۔۔

مگر صد شکر۔۔۔۔صد شکر کہ ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

کئی دنوں کے اسپیشل ٹریٹمنٹ کے سبب اب تو وہ کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔

لیکن فی الحال پوری طرح سے نہیں۔۔۔

کیا ہوتا اگر جو اُن بدترین لمحات میں فائق درید کو واقعی میں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔؟؟؟

ڈوبتے دل میں بے اختیار اٹھتا یہ ایسا سوال تھا،، جو زلیخا عالم درانی کی گزشتہ کئی راتوں کی نیندیں خراب کر چکا تھا۔

"کیسا لگ رہا ہوں میں آپکو۔۔۔؟؟ میری آنکھوں میں دیکھ کر خود بتایئے ناں۔۔۔!!!" اُسے کھویا کھویا سا دیکھ وہ قدرے نرم گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔۔ تو زلیخا نے چونک کر اُس کی پل میں بدلتی نگاہوں میں دیکھا۔

سفید رنگت کے پرنٹڈ کرتے تلے بلیک کیپری پہنے، وہ کھلے بالوں میں جچ رہی تھی۔

مقابل کا سوال جتنا غیر متوقع تھا۔۔۔ اُس سے کہیں زیادہ گہرا تھا۔۔۔

"م۔۔مجھے تم ابھی بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے ہو۔۔۔۔" دل شدت سے دھڑک اٹھا تھا، مگر لہجہ خاصی سادگی لیے ہوئے تھا۔

جواباً گہرا سانس بھرتے ہوئے فائق کو اُس کی یہ بے نیازی اندر ہی اندر کھلی تھی۔

"تو گویا آپ حقیقتوں کو اپنے رنگ میں ڈھال کر ان کے معنی بدلنا بخوبی جانتی ہیں۔۔۔انٹر سٹنگ زلیخا عالم درانی۔۔۔۔" بظاہر دھیرے سے ہنس کر کہتا ہوا وہ اگلے ہی پل کچھ تھکاوٹ سے سر پشت سے ٹکا گیا۔۔۔تو بیڈ سے محض دو قدم دور کھڑی زلیخا نے اُسکی بند ہوتی آنکھیں دیکھ لب بھینچے۔

"میں بس یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تمھیں میرے بیٹے کی اس قدر پرواہ کیوں ہے آخر۔۔۔؟؟کیوں ایک اجنبی ہوتے ہوئے بھی تم۔۔۔تم یوں مر مٹنے کے لیے بھی تیار بیٹھے ہو۔۔۔؟؟؟" سینے پر بازو لپیٹ کر سرد آواز میں پوچھتی ہوئی وہ۔۔فائق کو سر اٹھا کر بے تابانہ اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کر چکی تھی۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ میں اب مر مٹنے کی حد تک پرواہ کرنے لگا ہوں۔۔۔۔مگر میری یہ پرواہ فقط آپکے بیٹے تک تو محدود نہیں ہے۔۔۔آپ کی بھی تو خاصی پرواہ کرتا ہوں میں۔۔۔اور رہی بات میرے اجنبی ہونے کی تو جان لیجیے زلیخا۔۔۔جان لیجیے کہ جہاں بے لوث محبتیں بسنے لگیں پھر وہاں اجنبیت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔۔۔" بھاری لب ولہجے میں دھڑلے سے جتاتا ہوا فائق جہاں، سفید پٹیوں تلے مچلتی درد سے بھی لاپرواہ بنا تھا۔۔۔وہیں قدرے حیرت سے اُس کا سنجیدہ چہرہ تکتے ہوئے زلیخا کا چہرہ بے اختیار گلابی پڑا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بے لوث م۔۔ محبتیں۔۔۔۔۔؟؟؟" بازو ڈھیلے چھوڑتے ہوئے اسکی آواز صاف لڑکھڑائی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی پل وہ ضبط سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ آگے ہوتا،،، باآسانی اسکی سفید کلائی اپنی مضبوط گرفت میں تھام گیا۔۔۔

فائق کی اِس بے جھجک ہمت پر گہرا سانس بھرتی زلیخا نے قدرے ٹھٹھک کر اسکی طرف دیکھا۔

شور مچاتی دھڑکنیں تو بہت پہلے ہی اُس کے حق میں مچل رہی تھیں۔۔۔۔

"جاننا چاہ رہی تھیں ناں آپ میری اندورنی حالت کے بارے میں۔۔۔۔ تو پھر سنیے۔۔۔۔ شدید محبت ہو چکی ہے مجھے آپ سے زلیخا عالم درانی۔۔۔ آپ کے بنا زندگی جینے کا تصور اب میری سانسوں کے لیے جانلیوا ابنتا جا رہا ہے۔۔۔ اس لیے۔۔ اسی لیے جلد از جلد آپکو اپنی زندگی میں شامل کر کے خود کی ادھوری ذات مکمل کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔ یہی۔۔۔ یہی تو ہے میری حقیقت جس کو آپ جانتے بوجھتے جھٹلانے کی ناکام کوششیں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر تپش دیتے لہجے میں صاف اظہارِ محبت کرتا ہوا وہ زلیخا کا وجود سن کرتا چلا جا رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس پر مستزاد اُسکا کلائی پر نرمی سے انگوٹھے کو پھیرنا اُسکی پیشانی کو سلگا چکا تھا۔

بھلا کہاں سوچا تھا کہ وہ کم عمر۔۔ مڈل کلاس لڑکا ہاسپٹل کے روم میں یوں بے باک ہو کر دھڑلے سے اپنے جذبات اُس پر عیاں کر دے گا۔۔۔

معاً ہوش میں آتی ہوئی زلیخا جھٹکے سے اپنا ہاتھ اُسکی گرفت سے چھڑوا گئی۔۔۔ تو نتیجتاً فائق کے زخمی کندھے میں گہری ترین ٹھیس اُٹھی۔۔۔

"افففف۔۔۔۔" اگلے ہی پل کندھے کو سختی سے جکڑتے ہوئے اُسکا چہرہ اذیت سے سرخ پڑا تھا۔

جبکہ اُس کے تکلیف دہ تیوروں پر یکدم متفکر ہوتی ہوئی وہ بے اختیار اُس کے قریب ترین آتی آتی رک سی گئی۔

فائق نے ضبط سے اُسے پنکھڑی لبوں پر بے سکون ہو کر زبان پھیرتے دیکھا۔

گلابیت گھلی نگاہوں میں نمی سی گھلنے لگی تھی۔

"ت۔۔تم پاگل ہو چکے ہو بالکل۔۔۔جانتے بھی ہو کیا کہہ رہے ہو۔۔۔؟؟؟" بے ہنگم دھڑکنوں پر آہستگی سے ہاتھ جماتی وہ بظاہر تنک کر بولی تو۔۔۔اُس کا پل پل بگڑتا تنفس بغور تکتے ہوئے،،، سنگین حالات میں بھی فائق کے لب ہولے سے مسکرائے۔

زلیخا کو اُس کی پیشانی پر بکھرے بالوں سے کہیں زیادہ اسکی مسکراہٹ کی دلکشی کا احساس ہوا تھا۔

"آپ سے اپنے دل کا حال کہہ رہا ہوں اور اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔۔۔۔۔" اس کی پیشانی کے بل دیکھ کر بھی وہ اپنے زخمی کندھے کو ہنوز تھامے بضد تھا۔۔۔

زلیخا نے نچلا لب کچلتے ہاسپیٹل کے اِس پرائیوٹ روم میں پل بھر کو نگاہ دوڑائی۔پھر ضبط سے اُس کی تپش دیتی سرخ آنکھوں میں دیکھا۔

"غلط کر رہے ہو بہت۔۔۔۔پہلے مجھے دیکھو پھر اپنے آپ کو۔۔۔اور بتاؤ۔۔۔؟؟؟کیا تم جیسا ینگ۔۔۔ہینڈسم۔۔۔اور کنوارا لڑکا اپنی لائف میں مجھ جیسی پکی عمر کی عورت کو ڈیزرو کرتا ہے جو چار سال پہلے ہی بیوہ ہو چکی ہے۔۔۔؟؟؟" مٹھیاں بھینچ کر قدرے برہمی سے پوچھتے ہوئے اس کے لہجے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں خود کے لیے صاف صاف تمسخر سمٹ آیا۔۔تو فائق نے تاسف سے اُسکی مزید بھیگتی نگاہوں میں دیکھتے ہوئے سرعت سے اسکی مومی کلائی تھام لی۔

اِس بار گرفت بڑی مضبوط تھی۔

"ہاں کرتا ہوں میں آپکو ڈیزرو۔۔۔ہر لحاظ سے کرتا ہوں کیونکہ حقیقی محبتوں میں کوئی اونچ نیچ نہیں دیکھی جاتی زلیخا بی بی۔۔۔صرف اُن جذبات کی قدر کی جاتی ہے جو دلوں کو شدتوں سے دھڑکانے کا سبب بنتے ہیں۔۔۔آپ میری یہ بات اچھے سے ذہن نشین کر لیں کہ کم یا زیادہ عمروں کا فرق میری محبت کو رتی برابر بھی متاثر نہیں کر سکتا۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔" گہرا جھٹکا دے کر اسے اپنے قریب ترین بیٹھنے پر مجبور کرتا ہوا۔۔وہ کندھے میں اٹھتے شدید درد کی پرواہ کیے بنا ہی ایک دیوانگی سے بولتا چلا جا رہا تھا۔

جبکہ اُس کے بھاری لب ولہجے پر نروس ہو چکی زلیخا کا دل مزید ڈولا۔

بھیگی نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھتے ہوئے شور مچاتی دھڑکنیں اِس پل مقابل کے لفظ لفظ پر یقین کر لینے کو شدت سے اتاولی ہو رہی تھیں۔

کیا کچھ نہیں کیا تھا اُس نے اُن دونوں ماں بیٹے کے لیے۔۔۔!!!

یہاں تک کے گولی کا جانیلو اسواد تک چکھ لیا تھا۔

فائق نے لب بھینچ کر مزید قریب ہوتے ہوئے زلیخا کی گال پر آہستگی سے لڑھکتے آنسو کو بڑی نرمی سے صاف کیا۔۔۔

انداز میں خمار سا گھلا تھا۔

تبھی کھٹکے کی آواز کے سنگ اچانک روم کا دروازہ کھلا۔۔۔ تو بروقت ہوش میں آتی زلیخا لمحے کے ہزارویں حصے میں اُس سے دور ہوئی۔

دھڑکنیں بکھر چکی تھیں۔

"مومی۔۔۔میں آگیا پورے ہاسپٹل کی سیر کر کے۔۔۔۔۔" معأزرس کے ہمراہ اُچھل اُچھل کر اندر آتے حمزہ نے قدرے چہک کر بتایا تو۔۔۔زلیخا گہرا سانس لیتی مسکرائی۔

پھر بھنویں اچکا کر فائق کا مسکراتا ہوا وجیہہ چہرہ دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

” تو اب بتاؤ فائق درید۔۔۔؟؟ کیا اب بھی تم اپنے لفظوں پر قائم رہو گے۔۔؟؟؟ اپنی اِن بے لوث محبتوں کو نبھانے کے چکروں میں میرے سات سالہ بیٹے کو ساری زندگی کے لیے قبول کر لو گے تم۔۔۔؟؟؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تمھاری نہیں بلکہ ایک پرائے مرد کی اولاد ہے۔۔۔۔“ اُسے تپانے کی خاطر مدھم لہجے میں سخت ترین الفاظ استعمال کرتی وہ پاس آچکے حمزہ کو اپنے سینے سے لگا چکی تھی۔

جواباً فائق نے دلچسپی ملی حیرت سے اپنی جانب دیکھتے حمزہ کا معصوم چہرہ بڑے غور سے دیکھا۔۔۔ پھر مسکرا کر آنکھ دباتے ہوئے اگلے ہی پل الجھ چکی زلیخا کی طرف متوجہ ہوا۔

”ہاں۔۔۔ کروں گا قبول۔۔۔ اور پورے دل سے کروں گا۔۔۔ اعتبار کرنے کی باری اب آپ کی ہے۔۔۔۔“ پل بھر کا توقف لے کر،،، مضبوط ترین آواز میں سر ہلا کر بولتا ہوا فائق درید جہاں تابوت میں شدت سے آخری کیل بھی ٹھوک گیا تھا۔۔۔ وہیں تھم چکی زلیخا سے لاپرواہ بنا حمزہ بھی اپنے بیسٹ فرینڈ کو جواب میں آنکھ مارتا ہوا کھکھلا اٹھا۔۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اِس دوران نرس اُن تینوں کو ایک ساتھ دیکھتی ہوئی اگلے ہی پل اطمینان سے وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

وہ دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہی،، پنکھری لبوں پر سے اپنا نارنجی رنگ دوپٹہ ہٹا گئی تھی۔۔۔ جب قدرے ٹھٹھک کر لیپ ٹاپ سے نگاہیں ہٹاتے زیدان عالم درانی نے۔۔۔ آنے والے نفوس کی جانب دیکھا۔۔۔

اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہی وہ۔۔۔ تندہی سے چلتی ہوئی اُس کے سامنے آرکی تھی۔۔

جواباً وہ بھی قدرے خوشگوار حیرت سے اپنی سیٹ چھوڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

کھلے نارنجی رنگ سوٹ کے سنگ،،، ہم رنگ شفون کا دوپٹہ سر پر جمائے ہوئے حیاؤ قاص بلاشبہ اُسے پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت لگی تھی۔۔

”ح۔۔حیاتم۔۔۔تم یہاں۔۔۔۔؟؟؟واٹ آ پلیزنٹ سرپرائزیار۔۔۔۔تم۔۔تم کھڑی کیوں ہو آؤ ناں بیٹھو یہاں۔۔۔۔۔۔۔“ حیا کا ضبط سے اناری چہرہ دیکھ کر خوشدلی سے کہتا ہوا وہ گھوم کر ٹیبل کی اُس سائیڈ رکھے دو منی سائز صوفوں کی جانب آیا تھا۔۔۔

مگر وہ اپنے اندر ابلتے لاوے کو نازک مٹھیاں بھینچ کر شدت سے محسوس کرتی ہوئی ہنوز ساکت کھڑی تھی۔۔۔

چھپ چھپا کر یہاں تک آنے پر بلاشبہ اُسے بڑی مشکل ہوئی تھی۔۔

”کیا ہوا حیا۔۔۔؟؟؟کم آن بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں ناں۔۔۔تم ایسے کیوں۔۔۔بے ہیو۔۔۔!!!!“ الجھے لہجے میں بڑی ہی نرمی سے پوچھتا ہوا اب کہ زیدان خود اُسے بازو سے تھام کر صوفے پر بیٹھانے کو تھا۔۔۔جب اُس کی نرم گرفت جھٹکتے ہوئے بے اختیار حیا کا ہاتھ پوری شدت سے اٹھا،،،اور مقابل کے رخسار کو پل میں سرخ کر گیا۔۔۔۔۔

”چٹاااااخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ زوروں سے پڑنے والا وہ نازک تھپڑ نہیں۔۔۔بلکہ تیزاب تھا جو زیدان عالم درانی کے گال کو اندر تک جلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"وہاٹ دی ہیل از دِس۔۔۔؟؟؟" اپنے تپے رخسار کو دو انگلیوں سے چھوتے ہوئے جہاں اُس کے لب بے یقینی سے پھڑ پھڑائے تھے،،،وہیں اِس بند آفس روم میں ضبط سے گہرا سانس لیتے ہوئے حیا کی نفرت و حقارت کا گراف مزید بڑھا۔۔۔

زیدان کی نگاہوں میں تیزی سے سُرخی پھیلنے لگی۔

"تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔؟؟؟زیدان عالم درانی کو۔۔۔۔!!!ہاؤ ڈیئر یو ٹو سلیپ می یُو سِلی گرل۔۔۔۔؟؟؟؟" اگلے ہی پل حیا کو بازوؤں سے دبوچ کر اپنے قریب کرتا ہوا وہ اُسکے چہرے پر چیخ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

آج تک کسی ایک نے بھی اُس پر یوں ہاتھ اٹھانے کی جرات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر اُس کے چنگل میں پھنسی وہ دبو سی لڑکی یہ کیا حماقت کر گئی تھی اُس کے ساتھ۔۔۔؟؟؟

"دور رہو مجھ سے گھٹیا انسان،،،، تم صرف میرے اِس ایک تھپڑ کے ہی نہیں۔۔۔بلکہ چلو بھر پانی میں شرم سے ڈوب مرنے کے بھی حق دار ہو زیدان عالم درانی۔۔۔ چھوڑو مجھے ے ے۔۔۔"

زیدان کی پل پل سخت ہوتی گرفت میں کچھ سہم کر پھڑ پھڑاتی ہوئی۔۔۔وہ زہر اگلنے سے اب بھی باز نہیں آئی تھی۔۔۔

زیدان کا دماغ مزید خراب ہونے لگا۔

"یہ کیا بکواس کرتی چلی جارہی ہو تم ہہم۔۔۔؟؟ہوش میں تو ہو۔۔۔۔۔؟؟؟" اُس کی تیزی سے بھیگتی۔۔۔بھوری آنکھوں میں غصے سے دیکھ کر جھٹکا دیتا ہوا وہ اب بھی ساری بات کو فوری طور پر سمجھ نہیں پارہا تھا۔۔۔

بھلااِس قدر نفرتیں اُس کے نازک لرزتے وجود میں کب سے گھل گئی تھیں؟؟جو آج وہ بے دھڑک تھپڑ تک مارنے پر اتر آئی تھی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے بے ہودہ انسان۔۔۔دور رہ کر بات کرو مجھ سے۔۔ورنہ جان لے لوں گی میں تمھاری۔۔۔۔۔" غرا کر بولتی ہوئی حیا نے جہاں پوری قوت لگاتے ہوئے اُسے خود سے کئی قدم دور دھکیلا تھا۔۔۔وہیں ضبط سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے زیدان کی پیشانی پر بل مزید گہرے ہوتے چلے گئے۔۔

”خود پر شرافت کا جھوٹا لبادہ اوڑھ کر اب زیادہ ڈرامے بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں میرے سامنے۔۔۔ تمھاری بدترین حقیقت جان کر ہوش میں تو میں اب آئی ہوں۔۔۔ ہماری شادی والے دن مجھے کڈنیپ کروا کر۔۔۔ میری پیشانی پر بدکرداری کا داغ سجا کر کیسے تم سب کے سامنے اپنی بیوی کے ہمراہ نیک اور پارسا بن گئے ناں زیدان عالم درانی۔۔۔!!!اپنی سوکالڈ محبت پانے کی خاطر میری ہنستی بستی زندگی کو کیسے اجاڑ کر رکھ دیا ناں تم نے۔۔۔!!! یہاں تک کہ اپنے سگے بھائی کو بھی نہیں بخشا۔۔۔ آخر کس قسم کے انسان ہو تم جسے اپنے مفادات کے آگے کچھ بھی اچھا برا سُجھائی نہیں دیتا۔۔۔؟؟؟“ گہرے سانسوں میں ایک ایک کر کے اُس کے سارے پول کھولتی ہوئی حیا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اُس کا وجیہہ چہرہ نوچ ڈالے۔۔۔

جبکہ اُسکے نازک لبوں سے تندہی کے ساتھ پھسلتی خود کی سیاہ حقیقت جان کر وہ حیرت تلے دبتا ہوا شدت سے چونکا۔۔۔۔

پھر قدرے بے تابی سے سیاہ رنگ ٹائی کو کھینچ کر ٹھیک کرتے ہوئے ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔

معاً مقابل کی گہری ہوتی مسکراہٹ کو اگلے ہی پل کمینی ہنسی میں بدلتے دیکھ حیا کچھ حیران ہوتی مزید سلگ اٹھی تھی۔۔۔۔

کس قدر گھٹیا شخص تھا ناں وہ۔۔۔۔جو اتنا برا کر کے بھی شرمندہ ہونے کی بجائے یوں ڈھٹائی سے ہنس رہا تھا۔۔۔۔۔

"ہمم۔۔ ہمم۔۔ ہمم۔۔۔اِٹس مینز کہ تمھارے باپ نے تم پر میرا وہ راز فاش کر دیا ہے جسے میں تقریباً سبھی سے چھپائے ہوئے ہوں۔۔۔۔انٹرسٹنگ۔۔۔رئیلی انٹرسٹنگ۔۔۔۔" اطمینان سے سر کو جنبش دیتے ہوئے۔۔۔ ٹھوڑی مسل کر کہتا وہ اگلے ہی پل خطرناک حد تک سنجیدہ ہوا تھا۔

حیا نے ٹوٹ کر سرخ گالوں پر پھسلتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑ کر صاف کیا۔۔۔

"مگر اس کے باوجود بھی میں پوری امید کرتا ہوں کہ اب میرے پیارے چچا جان اِس سے آگے یہ غلطی دوبارہ نہیں دُہرائیں گے اور نہ ہی تم خود۔۔۔ورنہ اِس کا انجام تم تینوں باپ بیٹیوں کے حق میں کس قدر برا ہو سکتا ہے،،، سوچ کر ہی روح کانپ جائے گی۔۔۔

جیسا کہ بانجھ بہن کی بدنامی بھری طلاق۔۔۔باپ کی روڈ ایکسیڈنٹ میں ہونے والی دردناک حادثاتی موت۔۔۔اور تمھاری۔۔۔؟؟؟ تمھاری عزت بھی تو اجڑ سکتی ہے ناں سوئیٹ ہارٹ۔۔۔کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔اس لیے میرے معاملے میں خاموشی اختیار کرو۔۔ صرف خاموشی۔۔۔۔"

مٹھیاں بھینچ کر پھر سے قریب آتا ہوا زیدان اُس نازک سی جذبات تلے لرزتی ہوئی لڑکی کو صاف صاف ڈرا رہا تھا۔۔۔دھمکا رہا تھا۔۔۔۔

نتیجتاً حیا کی بھیگی سرخ آنکھوں میں شدید قسم کا تاسف ابھرا۔۔۔جو رفتہ رفتہ اُسے اپنے بااثر لفظوں کی زنجیروں میں شدت سے قید ہونے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

"بے تحاشہ نفرت ہو رہی ہے مجھے تم جیسے ذلیل انسان سے جو اتنی گری ہوئی سوچ کا مالک ہے۔۔۔۔اور بے حد افسوس ہو رہا ہے مجھے خود پر کہ میں ساری زندگی اُس شخص کی محبت کا دم بھرتی رہی جو کبھی میرے لائق تھا ہی نہیں۔۔۔۔" نفرت سے چنگھاڑ کر کہتی ہوئی وہ زیدان عالم درانی کی انا پر ٹھیک ٹھاک چوٹ ہی تو کر گئی تھی۔

اگلے ہی پل اس نے حیا کے بازوؤں کو درد دیتی گرفت میں دبوچا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"اور اگر میں تمھاری اِس نئ نئ نفرت کو واپس سے اُسی پرانی۔۔۔جوش مارتی محبت میں بدل دوں تو۔۔۔۔؟؟؟؟" اُس کی پھٹی پھٹی وحشت بھری آنکھوں میں دیکھتا ہوا وہ بڑے چیلنجنگ انداز میں پوچھ رہا تھا۔

حیا کے حلق میں بے اختیار آنسوؤں کا پھندا اٹکا۔۔۔

دھڑکنیں مزید لرزی تھیں۔

"م۔۔میں مر جاؤں گی مگر۔۔۔اب کسی نا محرم سے محبت کرنے کا گناہ اپنے سر ہرگز نہیں لوں گی۔۔جان لو کہ میرے وجود پر۔۔۔میری روح پر۔۔۔اور میری محبتوں پر فقط میرے شوہر کا حق ہے۔۔فقط رمیض عالم درانی کا حق۔۔۔یاد رکھنا میری یہ بات۔۔۔۔۔" بڑے اعتماد سے ٹھہر ٹھہر کر بولتی ہوئی وہ زیدان کی نگاہوں میں بھرے تمسخر کو پل میں بجھا چکی تھی۔۔۔

اُس کا ابھرتا سکون غارت کر چکی تھی۔۔

نتیجتاً اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت پر بے اختیار حیا نے نفرت سے اُسے پیچھے دھکیلا۔۔۔

پھر اُس کے تنے ہوئے سرخ چہرے پر آخری حقارت بھری نم نگاہ ڈال کر وہاں سے بھاگتی چلی گئ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پیچھے زیدان عالم درانی نے مشتعیل ہو کر بے اختیار صوفے کو زوروں کی ٹھوکر ماری تھی۔

"افف حیاو قاص افف۔۔۔۔ تمھاری معصومیت پر جچتی ہوئی یہ اکڑ یہ خود سری۔۔۔میرے اندر مچلتے باغی پن کو بڑی شدت سے ہوا دے چکی ہے۔۔۔ہاں پہلے نہ سہی۔۔۔ مگر اب۔۔اب خاصی دلچسپی کا سامان بن گئی ہو تم میرے لیے۔۔۔۔"

قریب ہی صوفے پر ڈھیتے ہوئے وہ ایک جنون سے گویا ہوا۔۔۔

مگر پھر حیا کی کہی ہوئی آخری بات کو یاد کرتے ہی اُسکا وجود گہری بے چینیوں کی زد میں آیا تھا۔

بے اختیار چہرے پر ضبط سے ہاتھ پھیرتے ہوئے۔۔۔زیدان نے جلتی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

آفس روم میں گہرا سکوت چھایا تھا۔۔۔

ایک پل۔۔۔

دو پل۔۔۔۔

تین پل۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کئی پل۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔

"کیا ہوا اگر تمھاری اِس بے رنگ اجڑی ہوئی زندگی میں تمھارا سو کالڈ شوہر ہی نہ رہے تو۔۔۔۔؟؟؟؟ آخر کو تمھارے مارے گئے اِس نازک تھپڑ کا حساب بھی تو بے باک کرنا ہے ناں مجھے ڈارلنگ۔۔۔۔" آہستگی سے سرخ آنکھیں کھولتے ہوئے جہاں زیدان عالم درانی کے لب سفاکی سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔

وہیں بے دردی سے اپنا تپا گال رگڑتے ہوئے سرد باغی مسکراہٹ اُس کے لبوں پر بکھرتی چلی گئی۔۔۔

"وہ نام تھا جو بدل گیا

میں شام تھی جو ڈھل گئی؛

وہ تصور تھا جو مٹ گیا

میں شمع تھی جو پگھل گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ اشک اشک بہہ گیا

میں درد درد سہہ گئی؛

وہ طوفان تھا جو گزر گیا

میں محبت تھی جو اجڑ گئی۔۔۔"

ملک ترکی کی سرحدوں کی جانب تیزی سے رواں دواں سَن ایکسپریس کا جہاز، جہاں راہ میں حائل ہوتے ہلکے سرمئی رنگ بادلوں کو اندھا دھند چیرتا چلا جارہا تھا۔۔۔وہیں پر سکون مسافروں کے بیچ بے دم ہو کر بیٹھی وہ اپنی بھیگی نگاہیں بند کیے ہوئے تھی۔

ڈوبے دل کی دھڑکنیں اِس پل جس قدر مدھم ترین تھیں۔۔۔پھٹتے دماغ میں آفت مچاتا ہوا بہتی یادوں کا جانلیوا شور اُتنا ہی تیز تھا۔۔۔

"مجھے۔۔مم۔۔میرے بچے کو پسِ پشت ڈال کرت۔۔تم نے۔۔۔اِس اِیما۔۔اِس بدکار عورت سے شادی کرلی۔۔۔؟؟؟ آااہ۔۔۔آئی کانٹ بلیو ہیری۔۔۔آئی کانٹ۔۔۔آخر تم میرے ساتھ اتنی

بڑی ذیادتی کیسے کر سکتے ہو۔۔کک۔۔۔کیسے ے ے ے ے۔۔۔؟؟؟" اُس دغاباز شخص کا کالر مٹھیوں میں دبوچ کر کیسے شستہ انگریزی میں حلق کے بل چیخ رہی تھی ناں وہ اُس پل۔۔۔۔

اس پر مستزاد اُسی کے پیچھے ڈر کر کھڑی اِیما کی وجود جلاتی وہ مسکراہٹ۔۔۔۔!!

"آااہ۔۔۔۔" یاد کرتے ہوئے وہ لبوں کے سنگ اپنی مٹھیاں بھی سختی سے بھینچ گئی تھی۔

"ہاں ہاں۔۔۔کرنی پڑی مجھے شادی۔۔۔کرنی پڑی کیونکہ اُس نے میرے ہی سامنے، میرے لیے سوسائڈ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔اور میں اپنی محبت کو مرتا ہوا کبھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔گیٹ اِٹ۔۔۔۔" دوبدو غراتا ہوا وہ اُس کے ڈھیلے پڑتے وجود کو شدت سے پرے دھکیل گیا تھا۔

"محبت؟؟؟ ہونہہ۔۔۔اور میں۔۔۔۔؟؟؟ میں بھی تو تمھاری محبت ہوں ناں۔۔۔تمھاری بیوی۔۔۔تمھارے ہونے والے بچے کی ماں۔۔۔۔تو کیا تم مجھے جیتے جی مرتا ہوا دیکھ سکتے ہو۔۔۔؟؟؟ بولو۔۔۔؟؟؟ جواب دو۔۔۔؟؟؟" بہتے آنسوؤں میں اپنے بالوں کو بے دردی سے جکڑ کر پوچھتی وہ پاگل ہونے کو تھی۔

وہ تو اُس کا دیوانہ تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مگر اُس کے ٹوٹتے دل کا شور سن کر بھی اب وہاں پرواہ تھی ہی کسے۔۔۔؟؟

اگلے ہی پل وہ اپنی پشت سے لگ کر کھڑی اِیما کو کلائی سے جھٹکا دے کر اپنے مضبوط حصار میں لیتا ہوا اُسے مزید ہلکان کر چکا تھا۔

"تمھیں شاید حقیقت کا علم نہیں روز مگر مجھے اچھے سے ہو چکا ہے۔۔۔ احساس ہو چکا ہے کہ تم کبھی بھی میری محبت نہیں تھی۔۔۔ ماسوائے ایک وقتی دل لگی کے۔۔۔ جس کا خمار اب میرے وجود سے پوری طرح بہہ چکا ہے۔۔ سی۔۔۔ میری اصل محبت میرے پاس میری بانہوں میں ہے۔۔۔ اور یہی رئیلٹی ہے۔۔۔ تم جیو مرو۔۔۔ دور رہو یا پھر قریب۔۔۔ مجھے رتی بھر بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ نہ تم سے۔۔۔ نہ تمھارے وجود میں پلتے میرے نام کے اِس بوجھ سے۔۔۔ چاہو تو ابارشن کے تھرو ہمیشہ کے لیے اِس بوجھ سے خلاصی پا سکتی ہو۔۔۔" سرد ترین لہجے میں سفاکیت کی ساری حدیں توڑتا وہ بے حس شخص پل میں اُسکی نگاہیں۔۔

اُس کی سماعتیں۔۔

اُسکا وجود سب کچھ ویران کر گیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اُسکی جانب آبرو اچکا کر دیکھتی ایما کا انداز صاف مذاق اڑاتا ہوا تھا۔۔۔جب تلملا کر ہیری کے قریب آتے ہوئے اُس کا ہاتھ بلند ہوا اور "تڑااااخ۔۔۔۔۔۔" کی زوردار آواز کے ساتھ اُسکا گال تپا گیا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ بوکھلا چکی ایما کے سنہری رنگ بالوں کو سفید نیٹ سمیت دبوچ کر اُس کی چیخ پکار کا سبب بنی تھی۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔پھر کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟

معاًروزینہ نے آہستگی سے اپنی سرخ دھندلائی آنکھیں کھولیں۔

مارپیٹ کا سلسلہ۔۔۔۔!!

محبتوں کی رسوائی۔۔۔۔!!

حتیٰ کہ اُس کے وجود میں پلتی اولاد تک کا قتل۔۔۔!!!

اور پھر کتنے ہی دن اُسے کمرے میں زیرِ علاج بند رکھ کر خود کیسے کھلم کھلا عیاشیاں کی تھی ناں اُن دونوں نے۔۔۔!!!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے نازک پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے دو آنسو ٹوٹ کر روزینہ کے بھیگے سرخ گالوں پر لڑھکے تھے۔۔۔

زندگی کی کتنی بڑی غلطی کر گئی تھی ناں وہ۔۔۔۔

اگلے ہی پل اُس کے سنسناتے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔۔۔

ایک پر سکون جھماکا۔۔۔!!!

قتل۔۔۔۔ہاں۔۔۔!!!

قتل تو فرار ہونے سے پہلے وہ خود بھی اُسکا کر آئی تھی۔۔۔

سوتے میں ہارٹ اٹیک دینے والا لیکوئڈ براہِ راست حاتم شیراز کے سخت سینے میں انجیکٹ کر کے آئی تھی وہ۔۔۔۔

اور بلاشبہ بے وفا بننے کے بعد اب ایک قاتل کی قاتلہ بننے میں اُسے قطعی کوئی افسوس نہیں تھا۔۔۔

اب اُسکی منزل ترکی تھی، جہاں اُسکے سگے چچا اور ان کی فیملی نے بہت بڑا دل کر کے اُسے اپنے پاس رکھنے کی بمشکل اجازت دی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دکھتی کنپٹیوں کو شدت سے سہلاتے ہوئے ایکدم سے روزینہ نے گردن ترچھی کر کے ساتھ والے پیسنجر کی جانب دیکھا۔۔۔ جو جانے کب سے اُس کے بھیگے چہرے کے پل پل بدلتے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔۔

مگر اب اُس حسینہ کے تندہی سے خود کو گھور کر دیکھنے پر سٹپٹا کر اپنا دھیان سیدھا کر گیا۔۔۔

روزینہ نے غصے سے سر جھٹکا۔ پھر سرخ بھیگے گال سختی سے رگڑتے ہوئے ونڈو کے پار دھند کو بغور دیکھا۔۔۔

اِن ناخوشگوار حالات میں جو کچھ بھی ہوا تھا سو ہوا تھا۔۔۔

لیکن ان سب میں ایک اور شے بھی تھی جو بڑی شدت سے بدلی تھی۔۔۔

روزینہ کا دل۔۔۔

جس میں اپنے سابقہ شوہر رمیض عالم درانی کو واپس پانے کی چاہ اُس کی دھڑکنیں تیز کرتی چلی گئی تھی۔

"مائن رومی۔۔۔۔" آہستگی سے کناروں سے سوجھی۔۔۔ سرخ نگاہیں موندتے ہوئے اُس کے خشک لب بڑی آہستگی سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حبس زدہ بند کمرے میں بیڈ کی پائنتی کے ساتھ لگ کر بیٹھا وہ لاپرواہ نفوس،،، اپنے سامنے لگی محدود آگ کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو کتنی ہی دل دکھاتی یادوں کو اپنے اندر راکھ بناتی ہوئی اب کہ پل پل بھڑکتی چلی جا رہی تھی۔

اگلے ہی پل کیفی نے گود میں پڑی اُس آخری تصویر کو بھی اٹھا کر اپنی جلتی نگاہوں کے سامنے کیا تھا۔۔۔

حسنہ وقاص کا وہ ہنستا مسکراتا ہوا دلفریب چہرہ۔۔۔۔ دیوانگی ملی نفرت تلے اُس کا فشار خون بڑھا گیا۔

" مانتا ہوں کہ بڑی حسین چیز ہو تم۔۔۔ ماضی کے دنوں میں مجھ جیسے آدھے ادھورے بندے کو اپنے پیچھے اچھا خاصا دیوانہ کر لیا تھا تم نے۔۔۔ مگر۔۔۔۔" انگوٹھے تلے بے جان نقوش بے دردی سے مسلتے ہوئے اُس کے ہلکی مونچھوں تلے اداس لب پھڑ پھڑا رہے تھے۔۔۔ جب یکلخت رکتا وہ پیشانی پر ناگوار بل ڈال گیا۔

بڑھتا دھواں پورے کمرے کو دھندلا سا کر رہا تھا۔

"مگر افسوس کہ۔۔۔اِس دل بہکاتی خوبصورتی سے کہیں زیادہ ایک زہریلی ناگن ہو تم۔۔ جس نے مجھے اپنی وقتی محبت کے جال میں پھانس کر بڑی بے دردی سے ڈسا ہے حسنہ وقاص۔۔۔۔" وحشتوں میں گھرے کیفی کے وجود میں گویا زہر ہلکورے لے رہا تھا۔

اور بدلے کی آگ میں کتنے ہی وقت سے جھلستا وہ گینگسٹر باپ کا بگڑا نواب زادہ،،،اب خود بھی تو اُس کی نس نس میں اپنا زہر بھر دینا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن ایک الگ ہی طریقے سے۔۔۔۔

" آہ مائے میسٹیک۔۔۔۔۔حسنہ وقاص نہیں۔۔۔۔حسنہ زیدان عالم درانی۔۔۔۔" چبا چبا کر اپنے لفظوں کی بڑے ضبط سے تصحیح کرتا وہ اگلے ہی پل اُس آخری تصویر کو مٹھی میں توڑ مڑور کر بھڑکتی آگ میں پھینک چکا تھا۔۔

"تم نے میری بے رنگ زندگی کو رنگین بنا کر اُس میں زہر گھولا تھا ناں۔۔۔۔اب میری باری۔۔۔۔ تمھاری زندگی میں آگ لگا دوں گا میں۔۔۔بالکل اِس تصویر کی مانند۔۔۔۔دھیرے دھیرے۔۔رفتہ رفتہ۔۔۔۔اور تم۔۔۔بے بسی کے حصار میں پھڑ پھڑانے کے سوا کچھ نہیں کر پاؤ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گی۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔" زہر خند لہجے میں بولتے ہوئے جہاں کیفی کی نگاہوں میں آتشِ نفرت کا عکس واضح تھا۔۔۔وہیں تپے ذہن کے سیاہ پردے پر اچانک سے کسی اور کے اُبھرتے ہوئے نقوش،،،اُس کے لبوں پر سفاک مسکراہٹ بکھیرتے چلے گئے۔۔۔۔

اُس کے حق میں آنے والا وقت اب قریب تھا۔۔۔بے حد قریب۔۔۔!!!

⨀_⨀⨀_⨀⨀_⨀⨀_⨀

"صاحب آپ میری یہ بات بڑے اچھے سے اپنے ذہن میں بیٹھالو۔۔۔میرا نام کسی بھی قیمت پر بیچ میں نہیں آنا چاہیے۔۔۔۔نوکری تو ہاتھ سے جائے گی ہی۔۔۔ساتھ ہی ساتھ اُس کا اکھڑ دماغ شوہر میرا حشر نشر بھی بگاڑ کر رکھ دے گا۔۔۔۔۔" پل پل بڑھتی گہری سیاہ رات میں،،، چھت کا اَن لاکڈ دروازہ بے آواز کھولتے ہوئے بے اختیار بختو بی بی کی خوف کھاتی آواز اُسکی سماعتوں میں گھلی تھی۔

"بے فکر رہو تم میں پوری گرنٹی دیتا ہوں۔۔۔تمھارا نام بالکل بھی بیچ میں نہیں آئے گا۔۔۔۔اور رہی بات حشر نشر بگاڑنے کی تو وہ میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔کہ اِس بار کس کا بگاڑا جائے گا۔۔۔۔" مضبوط۔۔مکروہ لہجے میں بولتا ہوا وہ اُس گھبرائی عورت کو پل میں مطمئن کر گیا تھا۔۔۔

آخر کو اُسکے اِس گھر میں داخلے کے لیے بڑی چالاکی سے چھت کا دروازہ کھلا رکھ کر جانے والی عورت وہی تو تھی۔۔۔۔

کام والی بائی بختو بی بی۔۔۔۔

جو اپنے بیمار نشئی بیٹے کی خاطر ملنے والے تیس ہزار کے لالچ میں بآسانی آچکی تھی۔

ہائے رے غریبوں کی مجبوریاں کے نام پر کی جانے والی یہ چھوٹی موٹی بے وفائیاں۔۔۔!!

سر جھٹک کر دبے قدموں سیڑھیاں اترتے ہوئے کاشی کے لبوں پر بکھری کمینی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ حیا کا شوہر کچھ ہی دیر میں گھر واپس آنے کو تھا۔۔۔۔

اور اُس کے آنے سے پہلے ہی اُسے اپنی سوچی سمجھی ہوئی چال چلنا تھی۔۔۔۔

چھت کے دروازے کی کنڈی تو وہ لگا کر ہی آیا تھا۔۔۔۔

خالی لاؤنج میں پہنچ کر اطراف میں قدرے محتاط نگاہ دوڑاتے ہوئے۔۔۔ اگلے ہی پل کاشی کو کچن سے آتی صاف کھٹ پٹ کی آواز چونکا گئی۔

معاً چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ سرعت سے آگے بڑھ کر دیوار کے ساتھ جالگا۔ پھر ہمت کرتے ہوئے پلٹ کر اندر جھانکا۔

حیا اُس کی جانب پیٹھ کیے بلاشبہ کچھ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔

اُسے شیلف پر پڑی اسٹرابیریز کی باسکٹ صاف دکھائی دی تھی۔

بنا دوپٹے کے ہلکے فیروزی رنگ سوٹ میں اُسکا وجود کتنا دلکش لگتا تھا ناں۔۔۔۔

کمینگی سے اُسے بغور تاڑتے ہوئے کاشی کا بے حس دل مچلا۔

"آہ۔۔۔حیا جان آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب تمھیں میرے سخت شکنجے میں پھنسنے سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔۔۔ تھپڑ کے جواب میں ملنے والی خود کی بربادی کے لیے اب تیار رہنا تم ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔"

سینے پر ہاتھ رکھتا وہ قدرے معنی خیزی سے بڑبڑایا۔ پھر اُس کے علم میں آئے بغیر۔۔ بجلی کی سی تیزی سے بے آواز اُس کے بیڈروم کی جانب لپکا۔

حیا نے آج صحیح سے ڈنر نہیں کیا تھا جبھی خود کے لیے بنایا گیا چکن سوپ پیالے میں انڈیلنے کے بعد۔۔۔ٹرے تھامتی بیڈروم کی طرف لپکی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ارادہ آج اپنے کمرے میں ہی بیٹھ کر کھانے کا تھا۔

عین اُسی وقت رمیض عالم درانی بھی داخلی دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔

"اسلام علیکم۔۔۔!!!" سادگی سے باآوازِ بلند سلام لینے پر جہاں حیا نے بے اختیار پلٹ کر رمیض کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہیں بنا دوپٹے کے اُسکی کھلی کھلی رنگت دیکھتے ہوئے بڑی آہستگی سے رمیض کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی۔

جب سے وقاص صاحب اُس سے مل کر گئے تھے تبھی سے اُسکی بیوی کی حد درجہ چڑچڑاہٹ،،، اب دھیرے دھیرے نرماہٹ میں بدلتی ہوئی صاف دکھائی پڑ رہی تھی۔۔۔اور بلاشبہ یہ ایک خشگوار تبدیلی تھی،،، لیکن اس کے باوجود بھی حیا وقاص کا اُس کی بے باک نزدیکیوں پر گریز ہنوز تھا۔۔۔

گزشتہ شب اُس کی خوبصورت نگاہوں میں پنپنے والے تاثر سے آشنا ہوتا وہ دوپل کے لیے چونک سا گیا تھا ناں۔۔۔

جیسے وہ کچھ بتانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔!!!

مگر پھر یکدم حیا وقاص کے شدت سے بدلتے ہوئے تاثرات رمیض عالم درانی کو سر جھٹکنے پر مجبور ہی تو کر گئے تھے۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔" معاً سر ہلا کر جلدی سے سلام کا جواب دیتی ہوئی وہ فوراً پلٹی۔

پھر سر پڑنے والی آفت سے قدرے انجان۔۔۔۔بے ترتیب ہو چکی دھڑکنوں کے ساتھ کمرے میں چلی گئی۔

پیچھے رمیض نے گھنی بھنویں اچکاتے ہوئے کچھ تھکاوٹ سے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

چکن سوپ کی پھیلی خوشبو ہنوز محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر ٹرے رکھتے ہی حیا نے سرعت سے بیڈ پر پڑا دوپٹہ اوڑھا تھا۔۔۔جب اچانک کلک کر کے کھلتا واشروم کا دروازہ اُسے قدرے ٹھٹھک کر پلٹنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

اگلے ہی پل گیلے چہرے کے ساتھ باہر نکلتا کاشی اُسے بے یقینی تلے ساکت کر گیا تھا۔۔۔

"حیا ڈارلنگ،،، باتیں اور رومینس بہت ہو گیا۔۔۔اس سے پہلے کہ اب تمھارا وہ سنکی شوہر گھر چلا آئے جلدی سے مجھے اپنا فیورٹ اسٹرابیری شیک پلا کر فارغ کر دیار۔۔۔پھر میں جلدی نکلوں یہاں

سے۔۔۔" حیا کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرم۔۔۔ عجلت بھرے لہجے میں قریب آکر بولتے ہوئے جہاں اُسکی کمینی اداکاری زوروں پر تھی۔۔۔ وہیں بھنویں سکیڑ کر کمرے میں آتے رمیض عالم درانی نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔؟؟؟ت۔۔۔ تم یہاں تک۔۔ کیسے آئے۔۔۔۔؟؟؟" ایک سہمی نگاہ رمیض کے تنے چہرے پر ڈالتی حیا،، خشک ہوتی سانسوں میں صحیح سے چیخ بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

پل بھر کو خباثت سے مسکرا کر آنکھ مارتا کاشی یک دم سنجیدہ ہوا۔۔۔

"کیا تم جانتی ہو اِسے۔۔۔۔؟؟؟" معاًضبط سے قریب آتے رمیض نے، جھٹکے سے حیا کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے چبا چبا کر پوچھا۔۔۔ تو اُسکی تلخی پر ٹھنڈی پڑتی حیا کی آنکھیں تیزی سے بھیگتی چلی گئیں۔۔۔

"وہ صرف مجھے جانتی ہی نہیں بلکہ باقاعدہ میرے ریلیشن شِپ میں بھی ہے۔۔۔ انفیکٹ تمھاری بیوی بہت محبت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔ جبھی تو تمھارے اِس گھر سے دفع ہو جانے کے بعد مجھے اسپیشلی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تنہائیوں میں ملنے کا بلاوا بھیجتی ہے یہ۔۔۔" سینے پر بازو لپیٹ کر حد درجہ گھٹیا الفاظ کا چناؤ کرتا کاشی،،،بے دھڑک تہمت لگاتا ہوا۔۔۔حیا کی روح مزید لرزا گیا تھا۔

اُس کا کھوکھلا اعتماد دیکھنے لائق ہی تو تھا۔۔۔

جواباً ضبط کی انتہاؤں کو چھوتے رمیض عالم درانی نے حیا کے بازو پر اپنی گرفت مزید سخت کرتے ہوئے سرخ پڑتی آنکھیں میچ کر کھولیں۔۔۔

وہ فقط ایک بار اپنی بیوی کا جواب سننا چاہتا تھا۔۔۔

"نن۔۔نہیں۔۔۔نہیں نہیں رمیض۔۔۔بکواس۔۔۔بکواس کر رہا ہے یہ بے ہودہ انسان۔۔۔ہاں۔۔۔سراسر جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔۔خدا کی قسم۔۔۔م۔۔میں نے اِسے یہاں نہیں بلایا۔۔۔نہ اب۔۔نہ پہلے کبھی۔۔۔پ۔۔پلیز ایک بار میرا اعتبار کریں آپ۔۔۔پلیززز میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔" معاً ہوش میں آتی حیا،اُس کے چوڑے سینے پر اپنا کانپتا ہاتھ جما کر شدت سے سسکتی ہوئی،،،رمیض عالم درانی کے جلتے سینے میں ٹھنڈ ڈال گئی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل اُس نے لب بھینچتے ہوئے حیا کے سرخ بھیگتے گال آہستگی سے رگڑ کر صاف کیے۔۔تو جہاں حیا نے حیرت سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔وہیں کاشی بھی خاصا چونکا۔

"ارے حیا ڈارلنگ تم ڈر کیوں رہی ہو؟ سچ بتاؤ ناں اپنے سوکالڈ شوہر کو کہ تم مجھ سے کتنی محبت۔۔۔ت۔۔۔۔" اپنا پلین الٹا پڑتے دیکھ اب کہ کاشی تلملا کر بول رہا تھا، جب سارا ضبط ٹوٹتے ہی رمیض جھٹکے سے پلٹا۔۔۔۔۔

"او جسٹ شٹ اااااپ یُو باسٹرڈ۔۔۔۔۔" شدت سے دھاڑتے ہوئے وہ کاشی کے منہ پر پوری قوت سے مکا مار کر اُسے نیچے گرا چکا تھا۔۔۔

حیا نے بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنی دبی چیخ کا گلا گھونٹا۔

"اُفففف۔۔۔۔!!!!!!" درد سے تلملا کر ناک پر ہاتھ جماتے ہوئے اُس کے نتھنے سے خون پھوٹ پڑا تھا۔۔۔جب رمیض تن چکی رگوں کے ساتھ اُس پر جھکتا گریبان جکڑ گیا۔۔۔۔۔

"پہلی بات تو یہ کہ میں۔۔۔رمیض عالم درانی۔۔۔بذاتِ خود اپنی بیوی کی پارسائی کی گواہی دیتا ہوں۔۔۔وہ صرف میری ہے اسی لیے محبت جیسا حق بھی فقط مجھ تک ہی محدود ہے۔۔۔۔!!!" ایک

ایک لفظ زہر کی مانند کاشی کی سماعتوں میں گھولتا وہ اب کی بار اُس کے لبوں کو نشانہ بنا کر زخمی کر چکا تھا۔۔۔

"آاااہہہہ۔۔۔۔۔" اذیت دیتی گرفت سے نکلنے کی ناکام کوشش میں وہ ہلکان ہو چکا تھا۔۔۔

مگر مقابل نکلنے دیتا تب ناں۔۔۔!!!

دنگ کھڑی حیا نے آہستگی سے دھڑکتے دل پر ہاتھ جمایا تھا۔۔۔

"اور دوسری بات یہ کہ۔۔۔وہ اسٹرابیریز سے سخت الرجک ہے۔۔۔۔لعنت تیری واہیات سوچ اور کھوکھلی تہمت پر۔۔۔۔۔" پھنکار کر کہتے ہی وہ گریبان کو چھوڑ کر اب کہ دونوں ہاتھوں سے بے دردی کے ساتھ اُس کا گلا دبوچ چکا تھا۔۔۔۔

"چ۔۔چھوڑ مجھے۔۔۔۔۔" حلق میں گھٹن پھیلتے ہی کاشی خود کو چھڑانے کی مزاحمت کرتا بمشکل گویا ہوا۔۔۔۔

جانتے بوجھتے یہ کونسی جانلیوا مصیبت گلے لگا بیٹھا تھا وہ۔۔۔۔۔!!!

"ناکام ہی سہی۔۔ مگر میری عزت پر براہِ راست نقب لگانے کی کوشش کی ہے تُونے سالے۔۔۔ اتنی بڑی حماقت پر بھلا کیسے زندہ چھوڑ دوں میں تجھے۔۔۔۔؟؟؟ہاں۔۔۔۔؟؟؟" رمیض نے اُس کے کچھ دیر پہلے کہے گئے واہیات لفظوں کو یاد کرتے ہوئے مشتعیل ہو کر اپنی گرفت مزید سخت کر دی۔

جبکہ اُسکے ایسے بے درد عمل پر بے اختیار حیا کو بہتے آنسوؤں میں وحشت سی ہوئی تھی۔۔۔

کیا بے وفائی کے بدلے میں بالکل اِسی طرح سے اُس نے اپنی پہلی بیوی کا قتل کیا تھا۔۔۔؟؟؟

بھگی پلکیں جھپکا جھپکا کر خوف سے بغور تکتے ہوئے حیا کا دل شدتوں سے ڈوبنے لگا۔

"اوئے سنکی انسان۔۔۔۔ چھ۔۔ چھوڑ دے مجھے۔۔۔م۔۔ مر جاؤں گا میں۔۔۔اُففففف۔۔۔ چھوڑ۔۔۔۔" اذیت سے حد درجہ سرخ ہو چکے کاشی کی سانسیں گھٹ رہی تھیں۔۔۔

"رمیض چھوڑ دیں اسے پلیز۔۔۔۔۔۔۔!!!" تڑپ کر ہاتھوں پیروں سے مسلسل ضربیں لگاتے ہوئے۔۔۔ کاشی کی سرخ بھیگی نگاہیں باہر کو ابلنے لگی،،، جب چونک کر ہوش میں آتی حیا سرعت سے رمیض کی جانب لپکی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پھر روکنے کی خاطر۔۔۔بے اختیار اُس کا کسرتی بازو کانپتے ہاتھوں سے تھام گئی۔

لیکن رمیض عالم درانی پر تو اِس پل جیسے خون سا سوار تھا۔۔۔پھر بھلا آپے میں کیسے رہتا۔۔۔؟؟؟؟

"رمیض پلیز چھوڑ دیں اسے۔۔ی۔۔یہ واقعی میں مر جائے گا۔۔۔میں آپ کو ایک بار پھر سے قاتل بنتے ہوئے قطعی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔پہلے ہی بہت نفرت کر چکی ہوں آپ سے۔۔۔اب مزید نفرت نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔رمیضضض پلیززززز۔۔۔۔۔" کبھی اُسکا کسرتی بازو تو کبھی مضبوط کندھا جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔رو رو کر دبی آواز میں چیختی حیاو قاص اپنے لرزتے لفظوں سے رمیض عالم درانی کی گرفت شدتوں سے ڈھیلی کروا گئی تھی۔۔۔

گرفت کیا ڈھیلی کروا گئی تھی،،،،طنز کی صورت۔۔۔سفاک حقیقت کا طمانچہ بے دھڑک چہرے پر مارتی اُس کی ذات ہی ہلا گئی تھی۔۔۔۔

گردن آزاد ہوتے ہی زوروں سے کھانستا ہوا کاشی بمشکل اپنی سانسیں بحال کرنے لگا۔

رمیض نے جلتی نگاہیں جھپکاتے ہوئے،،، گہرے گہرے سانس بھرتی حیا کا سرخ چہرہ دیکھا۔۔۔

ماضی کی سلگتی لہر پل بھر کے لیے اُسکے رگ وپے میں سرائیت کرتی اُس کا دل ویران کر گئی تھی۔۔۔

جب اُس کی سیاہ آنکھوں کی نم سرخی مزید گہری ہوتے دیکھ، حیا اپنا نچلا لب کچلتی سرعت سے بھیگی نگاہیں چرا گئی۔

ساتھ ہی کندھے سے پھسل چکا دوپٹہ بھی درست کیا تھا۔

اگلے ہی پل رمیض نے ضبط سے خود سے خوفزدہ ہوچکے کاشی کو دیکھا۔۔۔ پھر اُسے بے دردی کے ساتھ گریبان سے گھسیٹتے ہوئے خود کے ساتھ کھڑا کرتا چلا گیا۔۔

حیا کا سانس پھر سے اٹکا تھا۔۔۔

"اب کی بار تو میں تجھے زندہ چھوڑ رہا ہوں مگر میری ایک بات کان کھول کر سن لے۔۔۔ گھٹیا چالیں چلنا تو بہت دور کی بات ہے، آئندہ اگر تُو نے میری بیوی کی طرف غلطی سے بھی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جراَت کی تو یاد رکھنا دو ٹکے کے کمینے انسان۔۔۔ بے دردی سے تیری جان لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا میں۔۔۔ اسے میری پہلی وارننگ اور اپنی آخری وصیت سمجھ کر اپنے دماغ میں گھسا لینا۔۔۔ دوبارہ نہیں کہوں گا۔۔۔ چل نکلللل۔۔۔۔۔۔!!!!" شہادت کی انگلی اٹھا کر سلگتے لہجے میں دھمکاتا۔۔۔ وہ اگلے ہی پل دھاڑ کر کاشی کو گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے جا چکا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حیا بھی متفکر سی کمرے کی دہلیز تک آئی تھی۔۔۔جب وہ دونوں تیزی سے لاؤنج پار کرتے ہوئے پلوں میں بھیگی نظروں سے اوجھل ہوگئے۔

کاشی کو سفاکی سے گھر کے باہر دھکا دے کر رمیض نے اشتعال سے دروازہ بند کیا۔۔۔

پھر گہرا طویل سانس لے کر سرخ چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہوا واپس آیا۔

وہ سہمی سی انگلیاں چٹخاتی کمرے میں ہی موجود تھی۔۔۔۔۔

"رمیض م۔۔میرا یقین کریں مجھے۔۔۔مجھے نہیں پتا وہ کب کیسے کہاں سے اندر کمرے تک چلا آیا۔۔۔؟؟ا۔۔ایک بار پہلے اُس گھٹیا شخص نے چھت پر کود کر مجھ سے ہلکی پھلکی بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔او۔۔اور میں وہیں اُسے تھپڑ مار کر نیچے بھاگ آئی تھی۔۔۔مگر بیلیو می میرا اُس سے کوئی ت۔۔تعلق۔۔نہیں۔۔۔۔" رمیض پشت پر ہاتھ باندھے، قدم قدم اُس کے قریب آرہا تھا،،،جب اُس کے سپاٹ نقوش دیکھتی حیا بھرائی آواز میں اپنی صفائی دیتی چلی جارہی تھی۔۔۔

مگر پھسلتے الفاظ تو تب جاکر ساکت ہوئے تھے جب اُس نے ایکدم سے قریب ترین آکر اُس کے پنکھڑی لرزتے لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی جمائی تھی۔

"ششششش۔۔۔۔۔۔!!!!!" لمس کے سنگ استحقاق بھری سرگوشی حقیقتاً بڑی بھاری تھی۔۔۔

حیا نے پھر سے نم پڑتی آنکھیں پھیلا کر رمیض کی سرخ۔۔۔ سنجیدہ نگاہوں میں دیکھا۔۔۔

دھڑکنوں میں مچی کھلبلی پر اب کہ دل بند ہونے کو تھا۔۔۔

"مجھے ان صفائیوں کی طلب نہیں ہے۔۔۔۔ تم نے کہا تھا میرا اعتبار کریں۔۔۔ سو میں نے کیا۔۔۔اب وہ خبیث تمھیں کبھی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔ آفکورس میں اُسے یہ کرنے ہی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔"

مضبوط ترین لہجے میں باور کرواتا وہ ناچاہتے ہوئے بھی آہستگی سے اپنی انگلی ہٹا گیا تھا۔۔۔۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ نازک لڑکی اُس کی کمزوری ہی تو بنتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

بمشکل لمبا سانس کھینچتے ہوئے حیا نے دھیرے سے سر ہلایا۔۔۔

مقابل کے یقین کرتے اس انداز پر پورے وجود میں ایک اطمینان سا پھیلا تھا۔

"اپنی طبیعت کے خلاف جا کر آپ کبھی بھی مجھ پر اتنے مہربان نہیں رہے رمیض عالم درانی۔۔۔۔!!!ان ناقابلِ اعتبار حالات میں آپ کی اِس نرمی۔۔۔ اِس پرواہ۔۔۔ اور اِس قدر مہربانی

کی وجہ جان سکتی ہوں میں۔۔۔؟؟؟" اُس کی سلگتی سانسوں کی جانلیوا تپش کو بمشکل سہتی حیا۔۔اس بار اپنا لہجہ مضبوط بنا کر پوچھ رہی تھی۔

اُس کے روئے روئے سے خوبصورت نقوش بغور تکتے ہوئے رمیض کے لبوں پر مدھم دلکش مسکراہٹ ابھری۔

"سیدھی سادھی محبت کے بڑے گہرے نتائج ہیں یہ جانم۔۔۔۔" گہرے لہجے میں کہتے ہوئے۔۔۔وہ بے ساختہ اُسکے ڈھیلے ڈھالے جوڑے کو کیچر سے آزاد کرتا اُسے شدت سے چونکا گیا تھا۔

"جب میری محبت کے تقاضوں پر پورا اترو گی تو سمجھ جاؤ گی۔۔۔۔" لمبے بالوں کو قدرے نرمی سے بکھیر کر آگے لاتا وہ بس یہی تک نہیں رہا تھا،،،،

بلکہ بے باکی سے بالوں کی خوشبو سونگھ کر حیا کا ٹھیک ٹھاک تنفس بگاڑ تا۔۔۔اگلے ہی لمحے سکون سے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ مچلتی دھڑکنوں کے سنگ اپنے بالوں کو چھو کر رہ گئی تھی۔

"بے شک میرا طریقہ کار غلط تھا۔۔۔بلکہ غلط ترین تھا میں یہ مانتا ہوں۔۔۔ مگر بیٹا یاد رکھنا۔۔۔رمیض کی صورت تمھارے لیے کیا جانے والا میرا انتخاب قطعی غلط نہیں تھا۔۔۔وہ ساری زندگی تمھیں بہت خوش رکھے گا بشرطیکہ تم اُسے پورے دل سے اپناؤ۔۔۔پورپور اپنی وفا نبھاؤ تو۔۔۔۔" معاذ وقاص صاحب کی پُراعتماد آواز اُس کے آس پاس بکھری۔۔۔

آخر میں کتنا ملتجیانہ انداز ہوا تھا ناں اُن کا۔۔۔۔!!!

حیا کے ساکت وجود میں بےچینیاں پھیلنے لگیں۔

ہاں۔۔۔ہاں یہ سچ تھا کہ آج اُس شخص نے محبت کو محض لفظوں سے ہی واضح نہیں کیا تھا۔۔۔بلکہ اُس کے حق میں باکرداری کی گواہی دے کر صاف احساس بھی دلایا تھا۔۔۔

مگر ایک بڑی خلش تو ہنوز باقی تھی۔۔۔۔

یکدم حیا کے شدتوں سے دھڑکتے دل نے حسرت زدہ ہو کر کروٹ بدلی تھی۔

"اے کاش کہ آپ کی پیشانی قتل جیسے سنگین جرم سے داغدار نہ ہوتی۔۔تو یقیناً اب تک حیا وقاص کا دل آپ کی محبتوں کا اسیر ہو چکا تھا رمیض عالم درانی۔۔۔۔" مدھم ترین لہجے میں بولتی حیا نے ڈوبتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دل پر سختی سے ہتھیلی مسلتے ہوئے بے بسی سے آنکھیں بند کیں۔۔۔تو بے ساختہ دو آنسو ٹوٹ کر اُس کے سرخ گالوں پر لڑھکتے چلے گئے۔۔۔۔

اے کاش۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

وہ اِس پل اپنے مقابل بیٹھائی گئی اُس عورت کے۔۔جالی دار، سرخ گھونگھٹ میں پوشیدہ دلکش نقوش بے تاثر نگاہوں سے بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔جب مولوی صاحب کی مضبوط آواز نے اُس چونکایا۔

"زلیخا عالم درانی ولد عالم مہتاب درانی۔۔۔آپ کا نکاح فائق درید ولد درید تابش کے ساتھ بعوض دو لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے۔۔۔کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟؟" گھر آئے گنے چنے مہمانوں کی موجودگی میں۔۔۔اب کی بار براہِ راست دلہن سے پوچھے جانے والے سوال پر جہاں زلیخا نے بے اختیار ضبط سے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔وہیں گزرے لمحات،،،یاداشت میں تازہ ہوتے ہی فائق کے لبوں پر مدھم۔۔استہزائیہ مسکراہٹ بکھیر گئے۔۔۔

”میں تمھارے نکاح میں آنے کے لیے تیار ہوں فائق درید۔۔۔ لیکن اپنے بیٹے کے ہمراہ تمھارے اِس کرائے کے چھوٹے سے مکان میں رہنے کے لیے قطعی رضامند نہیں ہوں۔۔۔ اسی لیے میری پہلی شرط یہ ہے کہ، ہماری شادی کے بعد تمھیں میرے ہی گھر میں ایک بہترین گھر داماد بن کر رہنا پڑے گا۔۔۔ بولو۔۔۔ منظور ہے۔۔۔؟؟؟“ سینے پر بازو باندھتی وہ اُس پل اپنی طرف سے کتنی کڑی شرط بتا رہی تھی ناں اُسے۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔!!!

”منظور ہے۔۔۔۔“ کئی لمحوں کے توقف کے بعد اُس کی نگاہوں میں بے تابانہ جھانکتا ہوا وہ آہستگی سے بھاری لہجے میں گویا ہوا تھا۔

”ق۔۔ قبول ہے۔۔۔۔“ معاً آتشی لبوں سے پھسلتی ہوئی جھجکتی لرزتی آواز نے مولوی صاحب سمیت وہاں موجود سبھی کو اطمینان دلایا تھا۔۔۔۔

”میری دوسری شرط۔۔۔ میری ساری جائیداد کی حقیقی وارث صرف اور صرف میری اپنی اولاد ہوگی۔۔۔ یعنی کہ تم بیچ میں سے ایک بھی ٹکے کے روادار نہیں ہوگے۔۔۔۔ نہ اب۔۔۔ نہ ہی بعد

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں کبھی۔۔۔بتاؤ۔۔منظور ہے۔۔۔؟؟؟" معاً بے لچک جتاتی ہوئی آواز ایک بار پھر سے فائق کے آس پاس بکھری تھی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟؟" نرمی سے پوچھتے ہوئے دلہن سے رضامندی ہنوز درکار تھی۔

"اگر لالچی پن میری سرشت میں شامل ہوتا تو ضرور اعتراض پر اتر آتا۔۔۔مگر میں ایسا انسان قطعی نہیں ہوں۔۔۔سو آپکی محبت میں مجھے یہ بھی منظور ہے۔۔۔" قریب ترین آکر جتاتا کیسے وہ زلیخا عالم درانی کے بظاہر سپاٹ چہرے کی رنگت متغیر کر گیا تھا ناں۔۔۔

فائق درید کی پُر سوچ نگاہیں ہنوز اُسی کے ڈھکے چھپے۔۔۔سجے نقوش پر جمی تھیں۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔" مزید گہری ہوتی سانسوں میں زلیخا کے لب بے دھڑک پھڑ پھڑائے تھے۔

اِس دوران بوجھل دل و دماغ میں آتے اپنے سابقہ محروم شوہر۔۔شاہ زین کے خیال و عکس وہ آنے والے اپنے بہترین مستقبل کی خاطر سرعت سے دبا گئی تھی۔

جبھی پاس کھڑی حفصہ بیگم نے نرمی سے اُس کے کندھے کو ہلکا سا دبا کر چھوڑا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"میری تیسری اور آخری شرط یہ ہے کہ شادی کے بعد ہم ماں بیٹے کا سارا بوجھ تمھارے کندھوں پر ہو گا۔۔۔ہمارے اخراجات خرچے سب فقط تمہی اٹھاؤ گے۔۔۔منظور۔۔۔؟؟؟" چہرے پر ضبط سے ہاتھ پھیرتے فائق کو اب کی بار استحقاق بھرا انداز یاد آیا تھا۔۔۔۔

"قبول ہے بیٹی۔۔۔۔؟؟؟؟" مولوی صاحب نے آخری بار تائید چاہی تھی۔۔۔

اس دوران حمزہ اپنی ماں کے ساتھ لگ کر بیٹھا سرخ جالی دار آنچل سے اشتیاقاً چھیڑ چھاڑ میں مشغول تھا۔

"سب منظور ہے۔۔۔آپکے لیے سب کچھ منظور ہے مجھے جانِ تمنا۔۔۔۔۔" بے اختیار لبوں پر دلکش مسکراہٹ بکھیر کر بھاری آواز میں بولتا ہوا۔۔۔وہ اُس کے چہرے پر جھولتی لٹ کو بہت آہستگی سے کان کے پیچھے اڑسنے کی ہمت کر گیا تھا۔۔۔۔

ارے ہمت کیا کر گیا تھا۔۔۔سیدھا اُس کی دھڑکنوں کا شور ہی بڑھا گیا تھا۔

"جی۔۔قبول ہے۔۔۔۔۔" شدتوں سے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا آپ مقابل بیٹھے شخص کو سونپتی زلیخا نے۔۔۔اگلے ہی پل نم آنکھوں کو جھپکاتے ہوئے گھنی پلکوں کی جھالر اٹھائی۔۔۔تو نگاہیں ملنے پر وہ بڑی مشکلوں سے مسکرایا۔۔۔

"سب سے اہم ترین بات۔۔۔مجھ سے ہمیشہ وفادار رہنا۔۔بدلے میں،میں خود بھی رہوں گی۔۔۔لیکن اگر جو کبھی زندگی میں تم نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی۔۔۔یا پھر اپنی جتائی محبتوں سے پیٹھ پھیر کر بھاگے۔۔۔تو یاد رکھنا فائق درید۔۔۔میں تمھیں وہاں ماروں گی جہاں ایک بوند پانی بھی نصیب نہیں ہو گا۔۔۔" سیاہ گریبان کو نرمی سے مٹھیوں میں دبوچ کر براہِ راست اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی۔۔۔وہ کیسے پھنکار تھی ناں اُس پل۔۔۔۔

مٹھیاں بھینچ کر کھولتے ہوئے فائق کی آنکھوں میں سرخی سی پھیلنے لگی۔

ہاں۔۔۔ہاں وہ زلیخا عالم درانی کی زندگی میں پورے استحقاق سے آنے کی خاطر۔۔۔بڑے ضبط سے تلخیوں کے گھونٹ پیتا ہوا اُس کی ساری شرائط بآسانی مان گیا تھا۔۔۔

انفیکٹ اُس سمیت تقریباً سبھی کو ہر طرح سے ہر لحاظ سے مطمئن کرنے میں کامیاب ٹھہرا تھا۔۔۔

"نکاح مبارک ہو۔۔۔۔۔بہت بہت مبارک ہو۔۔۔رب دونوں کی جوڑی صدا اسلامت رکھے۔۔۔خوش باش رکھے۔۔۔آمین۔۔۔۔۔" باقی کے بھی مراحل مکمل ہوتے ہی اطراف میں مبارکباد اور نیک دعاؤں کا گہرا شور اٹھا تھا۔۔۔

معاً اپنی دلہن بنی بیٹی کو احتیاط سے کھڑا کرتے ہوئے حفصہ بیگم نے نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلایا تو اُن کا اشارہ سمجھتے ہوئے اگلے ہی پل فائق اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔پھر زلیخا کے قریب آکر رکتے ہوئے اُس کا جالی دار سرخ گھونگھٹ پیچھے کو الٹا دیا۔

زلیخا نے چمکتی آنکھوں میں جھجک کی ہلکی سی رمق لیے اپنے نئے نویلے۔۔کم عمر شوہر کا ایک ایک نقوش بغور دیکھا تھا۔۔۔

اب وہ محرم تھا اُس کا۔۔۔۔

اُس کا دیوانہ۔۔۔

اُس کی چاہتوں کا دعویدار۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو پھر بھلا کیسے نہ وہ بھی اُس کے حق میں پہلے سے ہی باغی ہو چکا اپنا دل اُس کو سونپتی۔۔۔؟؟؟

ہاں یہ الگ بات تھی کہ وہ اپنی چاہتوں کا کھل کر اظہار کرنے سے کتراتی تھی۔۔۔۔

یہ سختیاں۔۔۔یہ شرائط کا کھیل تو محض مقابل کو آخری حد تک پرکھنے۔۔۔اور بار بار پرکھنے کے لیے ہی مقصود تھا۔۔۔

جواباً پورے حق سے اس کے مہندی لگے نرم ہاتھ تھامتے ہوئے فائق کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔

"مومی۔۔۔فائنلی!!! میری لائف میں اب میرے ڈیڈا بھی آ گئے۔۔۔یاااہوووووو۔۔۔۔۔" تبھی قدرے چہک کر بولتا حمزہ،،، اگلے ہی پل اُچھل کر باہیں پھیلاتا ہوا بے اختیار دونوں سے لپٹ گیا تو۔۔۔۔

فائق اور زلیخا کے چہروں پر مچلتی مسکراہٹیں بغور دیکھتے ہوئے جہاں عالم صاحب،،، حفصہ بیگم کے ہمراہ سرشار سے ہوئے تھے۔۔۔

وہیں مطمئن کھڑے رمیض کے سنگ حیا کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کھلے بالوں کے سنگ گہری سبز رنگت کا کامدار۔۔پیروں کو چھوتا فراک اِس پل حیا کی سفید رنگت پر بے حد جچ رہا تھا،،،

جس کو سراہنے کے چکروں میں رمیض عالم درانی گھر سے نکلتے سمے اُس کا نازک سا دل لرزانا قطعی نہیں بھولا تھا۔۔۔۔

یہ تو صد شکر تھا کہ نکاح شروع ہونے سے پہلے ہی زیدان عالم درانی کوئی ضروری کال اٹینڈ کرنے کی خاطر وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ورنہ تو اُس کی عجیب نگاہیں خود پر محسوس کرتے ہوئے حیا کا جی بر اسا ہونے لگا تھا۔

اُس نے بھول کر بھی اُس سے سلام دعا نہیں لی تھی۔۔۔ مگر اُن دونوں بھائیوں کے بیچ ملتے سمے ہونے والی سرسری سی سلام دعا میں سرد مہری صاف دکھائی دے رہی تھی۔

وہ جب سے درانی پیلس آئی تھی حسنہ سے اُس کا ایک بار بھی سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔ جبکہ حفصہ بیگم اپنے بڑے بیٹے اور بہو کے آنے پر ہر لحاظ سے سرشار ہو چکی تھیں۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہنوز ہاتھ تھام کر ایک ساتھ کھڑے زلیخا اور فائق کو تجسس سے تکتے ہوئے مہمانوں میں دبی دبی سی سرگوشیاں اب بڑھتی چلی جارہی تھیں۔۔۔۔

جب اچانک حسنہ وقاص خود کی سیاہ رنگ ساری سے الجھتی ہوئی وہاں آئی تھی۔۔۔۔

اِس اچانک کے منعقد ہوئے آناًفاناً کے نکاح کی خاطر۔۔۔ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہی زیدان اُسے یونی فرینڈز کے ساتھ سوات گئی یونی ٹرپ سے ایمر جنسی واپس لے کر آیا تھا۔۔۔ورنہ تو اِن بے رنگ ہوچکے حالات میں پورے پانچ دن کی ٹرپ طے شدہ تھی۔۔۔

مگر جس بات نے اُسے سب سے زیادہ چونکایا تھا وہ اِس غیر متوقع نکاح سے کہیں زیادہ زلیخا کی چوائس تھی۔۔۔۔

بھلا کھاتے پیتے گھرانے کی بزنس مین عورت اپنے ہی آفس میں کام کرنے والے دو ٹکے کے ورکر سے کیونکر شادی کرسکتی تھی۔۔۔؟؟؟کیونکر۔۔۔۔!!!

سلک کے چمکدار سیاہ آنچل کو اچھے سے تھامتے ہی حسنہ نے سر جھٹک کر مسکراتی نگاہیں اوپر اٹھائی تھیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مگر پھر سامنے کا منظر دیکھتی قدرے ٹھٹھک کر رکی۔۔۔

عین اُسی وقت زلیخا کی پیشانی پر پورے حق سے مدھم لمس چھوڑتے ہوئے فائق درید کی بھٹکتی نگاہوں کا زاویہ بھی اُس پر جا کر تھما تھا۔

فق ہوتے رنگ کے ساتھ حسنہ کا دل شدتوں سے ڈوبا۔۔۔۔

"ک۔۔کیفی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟" لپسٹک تلے گہرے بھورے لب بے یقینی سے پھڑ پھڑائے تھے۔

شناسائی جانلیوا ہی تو تھی۔۔۔

معاًزلیخا اپنی شرم و جھجک پر بمشکل قابو پاتی ہوئی۔۔۔حمزہ کو ساتھ لگائے کچھ سرشار سی سبھی مہمانوں کی جانب پلٹی۔

فوٹو گرافر سمیت آئے مہمان اب دھر ادھر ویڈیوز تصاویر بناتے چلے جا رہے تھے۔۔۔جب ایک طرف کھڑے وقاص صاحب کی نظریں دنگ کھڑی حسنہ پر پڑتے ہی برہم ہوئی تھیں۔

"ناممکن۔۔۔ا۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" پھیلی نم نگاہیں دو سے تین بار زور زور سے جھپکانے پر بھی سامنے کا دل دہلاتا منظر نہیں بدلا تھا۔۔۔معاًحسنہ کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”نام کیا ہے اُس معمولی سے ورکر کا۔۔؟؟؟“ سنساتے دماغ پر شدتوں سے زور ڈالا گیا تھا۔۔۔

”فائق نام ہے اُسکا۔۔۔کافی اچھا، سلجھا ہوا لڑکا ہے۔۔۔۔غریب ہی سہی مگر زلیخا آپا سے بے تحاشہ محبت کرتا ہے وہ۔۔۔بہت خوش رکھے گا اُنھیں۔۔۔“ ڈرائیونگ کے دوران نپے تلے انداز میں بتاتا ہوا زیدان لفظ ”غریب“ پر کیسے اُسے تمسخر سے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھاناں۔۔۔

لیکن فائق نامی وہ غریب سلجھا لڑکا۔۔۔ایگزیٹ وہی کیفی نکلے گا جو ماضی میں اُس کے لیے دیوانہ رہ چکا تھا۔۔۔یہ تو وہ مر کر بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔۔۔۔

پتھر بن چکی حسنہ کو سرخ پڑتی نگاہوں سے تکتے ہوئے اگلے ہی پل فائق درید نے آہستگی سے سر جھکایا۔۔۔

اس دوران ایک کمینی ترین مسکراہٹ نے شدتوں سے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔

کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اُسے۔۔۔۔

شاپنگ مال میں زلیخا کے پیچھے آوارہ لڑکے لگوانا۔۔۔۔

امیر ترین ہو کر بھی ایک معمولی سا ورکر بنتے ہوئے انھی کی کمپنی میں دو ٹکے کی جاب کرنا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے جگری یار شہاب عرف شبی کے ہاتھوں حمزہ کی کڈنیپنگ۔۔۔

اور پھر ایک ہیرو کی مانند بچاؤ کی اداکاری کرتے ہوئے۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی کندھے پر گولی کھالینا۔۔۔۔

وہ جھوٹی غربت۔۔۔

وہ نام نہاد عاشقی۔۔۔

اور بناوٹی شرافت کا وہ بہترین دکھاوا۔۔۔

اففففف۔۔۔۔۔!!!!

سب کچھ پری پلین ہی تو تھا۔

ہاں۔۔۔ہاں یہی تو تھی فائق درید عرف کیفی کے خرافاتی دماغ کی خطرناک حد تک پلیننگ۔۔۔۔

جس میں اب تک وہ پوری طرح سے کامیاب بھی ٹھہرا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور ان سب کی وجہ کیا تھی بھلا۔۔۔؟؟؟

بے اختیار اُس نے سرد نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

فقط حسنہ زیدان عالم درانی کی بربادی۔۔۔۔!!!

جس کا وہ اب تک، بدلے کی آگ میں جھلستا ہوا شدتوں سے خواہاں تھا۔۔۔

یکلخت زلیخا کے مسکراتے اشارے پر جہاں حفصہ بیگم پلٹ کر۔۔۔ہنوز ساکت کھڑی حسنہ کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔وہیں اپنا سارا ضبط کھوتی ہوئی وہ تپے چہرے کے ساتھ الٹے قدموں وہاں سے بھاگی۔۔۔

نگاہوں میں پھنسے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر پھسلے تھے۔۔۔

جبکہ حسنہ کی یہ غیر متوقع حرکت کتنوں کو ہی چونکانے کا سبب بنی تھی۔۔۔

ماسوائے کیفی کے جو ایک بات سے لطف لیتا ہوا اب کہ اپنی طرف آتے عالم صاحب کو دیکھ کر قدرے محتاط ہو چکا تھا۔

ایسے می حفصہ بیگم بھی سر جھٹکتی ہوئیں اُن کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔

https://classicurdumaterial.com/

"فائق بیٹا۔۔۔میری بیٹی مجھے بڑی لاڈلی ہے جبھی میں اُس کے اچانک سے تمھاری صورت میں کیے جانے والے پختہ فیصلے پر بضد نہیں ہو سکا۔۔۔ہر قسم کی آسائش ہونے کے باوجود بھی زلیخا نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے دکھ جھیلے ہیں۔۔۔بظاہر تو میری بچی بہت مضبوط نظر آتی ہے مگر اندر سے کانچ کی مانند بالکل نازک ہے وہ۔۔۔جیسا کہ ایک صنفِ نازک عموماً ہوتی ہے۔۔اس لیے میں یہی چاہتا ہوں کہ تم اُسے کبھی بھی توڑ کر بکھیرنے کی حماقت مت کرنا۔۔۔بلکہ ایک اچھا ہمسفر۔۔اور ایک بہتر باپ بن کر ہمیشہ ساتھ نبھانا۔۔۔اسے میرا حکم سمجھو یا پھر ایک بے بس باپ کی التجا۔۔پورا کرنا اب تم پر منحصر ہے۔۔۔" زلیخا کے سر پر ہاتھ پھیر کر اُسکی نم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ قدرے ٹھہر ٹھہر کر بتا رہے تھے۔۔۔جب زیدان ہولے سے سر اثبات میں ہلا کر مسکراتا ہوا بے اختیار زلیخا کا ہاتھ مضبوطی سے تھام گیا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں سر آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔۔۔محبت کی ہے میں نے سو نبھاؤں گا بھی۔۔۔اپنی بیوی اور بیٹے کا خود سے بھی زیادہ خیال رکھوں گا یہ وعدہ رہا۔۔۔۔۔" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نام نہاد تسلی دیتا ہوا وہ کتنوں کو ہی خود سے مطمئن کر گیا تھا ناں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

زلیخا کا دل دھڑکا۔۔۔۔

"خوش رہو۔۔۔۔۔۔۔" معاً حفصہ بیگم کے دل سے دعا نکلی۔۔۔تو جہاں کتنے ہی مہمانوں کی ٹٹولتی نظریں اُنہی لوگوں پر جمی تھیں۔۔۔وہیں حمزہ بھی اچانک سے کچھ بہت خاص یاد آنے پر بھاگ کر حیا کی جانب لپکا۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"اِس سبز رنگ جوڑے میں بہت حسین لگ رہی ہو تم۔۔۔بہت ہی دلچسپ۔۔۔۔" کرافٹنگ کا بچا کھچا سامان سمیٹ کر اُس نے کبرڈ میں رکھا ہی تھا،،جب اچانک پشت سے ابھرتی بھاری۔۔گھمبیر آواز اُس کی سماعتوں میں چبھتی ہوئی حلق تک کو کڑوا کر گئی۔

اگلے ہی پل حیا قدرے تندہی سے کبرڈ کے دروازے کو بند کرتی ہوئی مقابل کی جانب پلٹی تھی۔۔۔جو ہنوز اُسے سر تا پیر قدرے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔ تمھیں ذرا سی بھی شرم نہیں آتی اپنے بھائی کی بیوی پر ایسے بے ہودہ جملے کستے ہوئے۔۔۔ ایسی۔۔۔ ایسی گندی نگاہیں جماتے ہوئے۔۔۔ ہاں۔۔۔؟؟؟" پھنکار کر پوچھتے ہوئے حیا کے دلکش نقوش پر پل میں نفرت پھیلی تھی۔

حمزہ کے کہنے پر وہ رمیض کے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔ جہاں کبرڈ کے اندر سب سے چھپا کر رکھا گیا میر ڈکپل گلوب اُسکے ہاتھوں چمکیلے کور میں پیک ہونے کو شدت سے منتظر تھا۔

گفٹ کے نفاست سے پیک ہوتے ہی حمزہ نے اُسے جھپک کر تھاما تھا۔ پھر تھینکیو والا نرم سا ہگ کرتے ہوئے فوری کمرے سے باہر بھاگ گیا تھا۔

مگر عین وقت پر زیدان عالم درانی اوپر چھت پر ہو رہی نکاح کی تقریب کو چھوڑ چھاڑ کر۔۔۔ یوں موقعے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں چلا آئے گا،،، یہ حیا نے قطعی نہیں سوچا تھا۔

اُس کے لہجے کی تلخی سہتے ہوئے زیدان نے آہستگی سے گرے پینٹ کی جیبوں سے ہاتھ باہر نکالے۔ پھر دو قدم اٹھاتا ہوا اُسکے قریب ترین چلا آیا۔۔۔ تو بے اختیار کبرڈ سے لگتی حیا نے ناگواری سے بھنویں سکیڑیں۔

"نہیں آتی۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ ؟؟؟ بڑے بھائی کی بیوی سے پہلے میری بچپن کی منگیتر جو رہ چکی ہو تم۔۔۔ اور منگیتر بھی وہ۔۔۔۔ جو مجھ سے بے پناہ محبت کر چکی ہے۔۔۔ پہلی محبت تو بھلائے نہیں بھولتی سوئیٹ ہارٹ۔۔ تو پھر بھلا تم جیسی حساس ترین لڑکی کیسے اتنی آسانی سے بھلا سکتی ہے۔۔۔ ؟؟ ہمم۔۔۔ ؟؟" معاًاُس کے سر کے قریب کبرڈ پر ہاتھ جماتا ہوا وہ اپنا چہرہ قریب کر کے مدھم خمار زدہ آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

حیا اُس کی بے باک جرات پر غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔۔۔۔

"محبتوں کے ذائقے تم جیسے بے حس مردوں کے لیے نہیں بنے۔۔۔ تم فقط میری بے پناہ نفرت کے حقدار ہو۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔" مقابل کی نزدیکیوں پر غراتی ہوئی اب کہ وہ گھبرا کر ایک سائیڈ سے فرار ہونے کو تھی۔۔۔ جب زیدان نے دوسرا ہاتھ بھی تندہی سے کبرڈ پر رکھتے ہوئے بروقت اُس کی ساری راہیں مسدود کیں۔۔۔

"تو تم محبتوں کے ذائقے سے آشنائی کروا دوناں۔۔۔۔ خدا کی قسم فقط تمھارے لیے میں اپنی ساری بے حسی ایک پل میں چھوڑ دوں گا۔۔۔۔" وجیہہ چہرے کو مزید ایک انچ قریب لاتا وہ دو بدو گویا

ہوا،،،تو حیا نے بے اختیار اُس کے کشادہ سینے پر ہتھلیاں جما کر اُسے پیچھے دھکیلنے کی ناکام ترین کوشش کی۔

بے بس آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی تیزی سے نمی گھلنے لگی تھی۔

خبر دار۔۔۔!!! قریب نہیں آنا میرے ورنہ۔۔۔۔" مقابل کے مزید جھکنے پر ہراساں ہوتی وہ دبا دبا سا چلائی تو زیدان اُس کی گھبراہٹ سے لطف لیتا کھل کر مسکرایا۔

گلابی چہرے پر جمی۔۔۔ سرخ نگاہوں کی بے باکیاں ہنوز تھیں۔

"ورنہ کیا۔۔۔۔؟؟؟" چہروں کے مابین آئے محض دو انچ کے فاصلے کو ہنوز قائم کیے وہ آنکھیں سکیڑ کر قدرے تجسس سے پوچھ رہا تھا۔

جیسے کچھ بہت ضروری معلومات ہاتھ لگنے والی ہو۔اُس کی ڈھٹائی پر سانس روکتے ہوئے حیا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر لڑھکے۔۔۔

اِس پل اگر کوئی ایک بھی وہاں آجاتا تو۔۔۔۔۔۔؟؟؟

سوچ کر ہی دل ڈوبا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور ایک وہ تھا بے پرواہ۔۔۔۔

قدرے نڈر سا۔۔۔۔!!!

جس کی مسکراہٹ نوچ لینے کو حیا کا دل بے اختیار چاہا تھا۔۔۔۔۔

"ورنہ میں رمیض کو صاف صاف بتادوں گی کہ تم مجھے جان بوجھ کر ہراساں کر رہے ہو۔۔۔۔اور پھر تمھارا حشر حقیقتاً دیکھنے لائق ہو گا زیدان عالم درانی۔۔۔۔" ایک ایک لفظ پر زور دیتی ہوئی وہ اپنی مضبوط دھمکی سے اُسے ڈرانا چاہ رہی تھی۔۔۔مگر محض لمحے بھر کے لیے چونکتا وہ تو بے ساختہ مزاق اڑاتے انداز میں ہنس پڑا تھا۔۔۔

"اوکم آن ڈارلنگ۔۔۔۔اگر تمھیں لگتا ہے کہ تمھاری اِن کھوکھلی دھمکیوں سے ڈر کر۔۔۔خوفزدہ ہو کر میں اپنے قدم پیچھے لے لوں گا تو بہت بڑی غلط فہمی میں ہو تم۔۔۔جانتی ہو محبت سے کہیں زیادہ اب ضد بن چکی ہو تم میری حیا وقاص۔۔اور میں تو ہوں ہی ازل سے ضدی بندہ۔۔۔آخر کب تک یوں کتراتی رہو گی مجھ سے ہمم۔۔۔؟؟" یکدم سریس ہو کر سرد لہجے میں جتاتا جہاں وہ اُس کی لٹ کو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

چھوتے ہوئے مزے سے آنکھ دبا گیا تھا۔۔وہیں حیران ہوتی حیا ایک بار پھر اُسے خود سے پرے ہٹانے پر ہلکان ہوئی۔۔۔

"نہیں ویسے۔۔ذرا گھٹن نہیں ہوتی تمھیں ایک ایسے شخص کے سنگ اپنی زندگی کے دن کاٹتے ہوئے جو ماضی میں اپنی سابقہ بیوی کی موت کا ذمہ دار ٹھہر چکا ہے۔۔۔کیسے۔۔۔؟؟؟آخر رہ کیسے رہی ہو تم اتنے سکون سے اُس سنکی انسان کے ساتھ۔۔۔ہمم۔۔۔۔؟؟؟مانتا ہوں کہ میرا بھائی ہے۔۔۔لیکن ہے تو خطرناک قاتل ہی ناں۔۔۔۔کل کو اگر کہیں اُس نے تمھارا گلا دبا کر تمھیں بھی جان سے مار دیا تو۔۔۔؟؟؟ناقابلِ برداشت نقصان ہو گا ناں یہ تو۔۔نہ نہ نہ۔۔۔میں یہ سب افورڈ نہیں کر سکتا سو بہتر یہی ہے حیا کہ تم اُس سے طلاق لے کر سیدھا میرے پاس چلی آؤ میں سنبھال لو۔۔ں۔۔۔۔۔۔"

قدرے ضبط سے اپنے سینے پر اُس کے نازک مکے کھاتا وہ عجلت بھرے انداز میں فسادی الفاظ بولتا جا رہا تھا،،،جب مقابل کی سفاکیت پر اچانک برداشت کھوتی حیا نے بپھر کر اُس کا گریبان مٹھیوں میں دبوچا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بکواس بند کرو تم اپنی گھٹیا انسان۔۔ورنہ میں تمھاری یہ بے غلام زبان گدی سے کھینچ لوں گی۔۔۔"

بہتے آنسوؤں میں شدید اشتعال تلے وہ اُس کے چہرے پر چلائی تو اُسکے تنے نقوش تکتے ہوئے زیدان نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے۔آنکھوں کی سرخی میں صاف ناگواری پھیلی تھی۔

اگلے ہی پل تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے زیدان نے کبرڈ سے ہاتھ ہٹاتے،،، جہاں اپنے گریبان کو دبوچی اُس کی دونوں کلائیاں مضبوطی سے جکڑی تھیں۔۔۔وہیں دبے قدموں کمرے کے ادھ کھلے دروازے سے اندر داخل ہوتی حسنہ کا دماغ،،، اُن دونوں کو یوں ایک دوسرے کی بانہوں میں دیکھ کر بھک سے اڑا۔

"یہ کیا جہالت ہو رہی ہے یہاں۔۔۔؟؟؟" حیرت سے چیخ کر پوچھتی ہوئی وہ دونوں کو شدت سے چونکاتی اگلے ہی پل تیزی سے اُن کی طرف آئی تھی۔۔۔

معاًزیدان کے فوری کلائیاں چھوڑ کر پیچھے ہٹنے پر حیا نے پانی بھری سرخ آنکھوں سے اپنی چھوٹی بہن کا سخت چہرہ دیکھا۔۔۔جہاں اُس کے حق میں یقین کی رتی بھر بھی کوئی رمق موجود نہیں تھی۔۔۔

"تم۔۔۔؟؟؟تم میرے شوہر کو تنہائی میں بلا کر،،، یہ دو ٹکے کی ادائیں دکھا کر۔۔۔اُسے اپنی جانب مائل کرنا چاہ رہی تھیں۔۔۔؟؟؟ہمت کیسے ہوئی تمھاری ایسی ذلیل حرکت کرنے کی۔۔؟؟ہاں بولو۔۔۔جواب دو مجھے۔۔۔؟؟؟" نازک کندھے سے جھنجھوڑ کر جھٹکا دیتی ہوئی حسنہ بدزبانی کے ساتھ ساتھ اب کہ براہِ راست دست درازی پر بھی اتر آئی تھی۔

جبکہ اس بدترین الزام پر جہاں خفت سے سرخ پڑتے ہوئے حیا کا پورا وجود بے سکونی تلے لرز اٹھا تھا۔۔۔وہیں حیرت کو چیرتی ہوئی ایک شاطر مسکراہٹ زیدان کے لبوں پر مچل کر فوری غائب ہوئی۔

اگلے ہی پل وہ آگے بڑھ کر حسنہ کو بازو سے تھامتا ہوا جھٹکے سے اپنی جانب موڑ گیا تھا۔

"کالم ڈاؤن حسنہ۔۔۔مت بھولو کہ آج اِس گھر میں میری بڑی بہن کا نکاح ہو رہا ہے،،، کئی مہمان آئے ہوئے ہیں یہاں۔۔۔سو تمھیں یوں چیخ چیخ کر تماشہ کریئیٹ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔سمجھ رہی ہو ناں تم۔۔۔۔!!!" بظاہر دانت پیس کر کہتا ہوا وہ اپنے تئیں گرم ہو چکے معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

مگر حسنہ و قاص تو کیفی والے فتنے پر پہلے سے ہی پاگل ہونے کو تھی۔۔۔ بھلا ایک عدد ڈپٹ سے کہاں باآسانی دب جاتی۔۔۔۔!!!

اس دوران ساکت کھڑی حیا کا تاسف زدہ چہرہ، ٹوٹ کر لڑ ھکتے آنسوؤں تلے بھیگتا چلا جا رہا تھا۔

کس قدر سفاک تھی ناں اُس کی اپنی ہی بہن۔۔۔ جو بنا سوچے سمجھے، حقیقت کو پرکھے بغیر ہی اُس پر اندھا دھند تہمت کا قہر برسا رہی تھی۔۔۔۔!!!!

ایک بار پھر سے۔۔۔۔!!!

"کالم ڈاؤن۔۔۔؟؟؟ کیسے کالم ڈاؤن ہو جاؤں میں زیدان۔۔۔ کیسے۔۔۔؟؟ یہ عورت آپکو یوں تنہائی میں اپنی قربتوں سے روشناس کروا کر۔۔۔ اپنی طرف رُجھا پھسلا کر میرا گھر برباد کرنے کی کوششوں میں ہے۔۔۔ اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں کوئی تماشہ کریئیٹ نہ کروں۔۔۔؟؟؟ کروں گی میں تماشہ۔۔۔ ابھی جا کر بتاؤں گی سب لوگوں کو اِسکی بدترین اصلیت کہ کیسے۔۔۔؟؟ کیسے یہ بے حیا عورت اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے بھی شریف بہنوئی پر ڈورے ڈالتی پھر رہی ہے۔۔ اپنی ہی بہن کا گھر اجاڑ۔۔۔۔۔" زیدان کی سخت گرفت کو پوری شدت سے تلملا کر جھٹکتی ہوئی وہ حیا کی جانب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پلٹتی ایک بار پھر سے حلق کے بل چیخی تھی۔۔۔جب ضبط کی طنابیں چھوٹتے ہی حیا کا ہاتھ پوری قوت سے اٹھا اور حسنہ وقاص کا دایاں گال تپا کر رکھ گیا۔

"چٹاااااخ۔۔۔۔۔" پورے کمرے میں گونجتی آواز کئی پلوں کے لیے حسنہ سمیت زیدان کو بھی سن کر گئی تھی۔

"تُف ہے تم پر۔۔۔اور تُف ہے تمھارے فریبی شوہر پر۔۔۔۔" حیا نفرت سے بھرائی آواز میں پھنکارتی بے اختیار تھوک گئی تھی۔

نتیجتاً اُس کا جلالی روپ سرد مہری سے دیکھتے ہوئے جہاں زیدان نے شدت سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔وہیں نم آنکھوں کے ساتھ حسنہ جلتے گال پر ہاتھ جمائے ہوئے ہنوز سکتے میں کھڑی تھی۔۔۔

"حسنہ زیدان عالم درانی۔۔۔!!!کھوکھلی محبتوں کے نام پر اپنے شوہر کے ساتھ مل کر جتنی زیادتی تم میرے ساتھ کر چکی ہوناں۔۔۔۔اس کے بعد میں تمھیں اس قابل ہی نہیں سمجھتی کہ اپنی پاکدامنی کے حوالے سے تم جیسی دوغلی عورت کو لفظ بھر بھی صفائی دوں۔۔۔میرے لیے میرے شوہر کا اعتبار

https://classicurdumaterial.com/

ہی کافی ہے۔۔۔۔" سختی سے نم گال رگڑ کر صاف کرتی ہوئی حیا اُس پر یہ بات اچھے سے واضح کر گئی تھی۔۔۔۔

واضح کر گئی تھی کہ وقاص صاحب کی مانند وہ بھی اُن کی سیاہ کرتوتوں سے بخوبی آشنا تھی۔ جواباً حسنہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔ تبھی حیا وہاں سے جاتی جاتی اچانک اُن کی جانب پلٹی تھی۔

"اور ہاں۔۔۔ اگر تم نہیں چاہتیں کہ بانجھ ہونے کے ساتھ ساتھ بیوہ ہونے کی اذیت بھی چکھو تو بہتر یہی ہو گا کہ وقت رہتے اپنے بے لگام شوہر کو لگام میں ڈالو۔۔۔ ورنہ خسارہ حقیقتاً ناقابلِ برداشت ہو گا۔۔۔۔" گہرا سانس لے کر وارن کرتی وہ مزید وہاں رکی نہیں تھی۔۔۔ بلکہ اب کی بار حسنہ کے تپتے چہرے پر لفظوں کا گہرا طمانچہ مارتی ہوئی تندہی کے ساتھ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

پیچھے وہ دونوں ہی ویران ہو چکی دہلیز کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔

"زیدان یہ۔۔۔۔" ہوش میں آتی حسنہ یکلخت زیدان کے مقابل آ کر مضبوطی سے اُس کا ہاتھ تھامتی کچھ کہنے کو تھی، جب فوری اُسے جھٹکتا وہ بے اختیار تپا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"یار دماغ مت کھاؤ میرا پہلے ہی بہت ٹینس ہوں میں۔۔۔ اگر مجھ پر یقین کرنا ہے تو کرو۔۔۔ نہیں کرنا تو میری بلا سے۔۔۔ تمھیں اپنی صفائیاں دینے کا فی الوقت کوئی موڈ نہیں میرا۔۔۔۔" درشتگی سے چڑ کر کہتا ہوا وہ اچانک اپنا موبائل فون بجنے پر حسنہ کو حیران و پریشان چھوڑ،، لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے اُس نے ٹوٹ کر گالوں پر پھسلتے آنسوؤں کے سنگ۔۔۔ بے دردی سے اپنا سختی سے بندھا جوڑا کھولتے ہی کیچر زمین پر دے مارا۔

"آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔؟؟ میرے ساتھ ہی کیوں؟؟؟ اُففففف۔۔۔ پاگل ہو جاؤں گی میں۔۔۔۔" طیش سے چبا چبا کر بولتی ہوئی حسنہ سنساتے دماغ کے ساتھ اپنے بال سفاکی سے دبوچ کر رہ گئی تھی۔

"ہیلو۔۔۔۔۔۔۔!!!" تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے۔۔۔ زیدان کال اٹینڈ کرتا موبائل فون کان سے لگا چکا تھا۔

"زیدان۔۔۔۔؟؟؟" اسپیکر سے ابھرتی کسی عورت کی جھجکتی۔۔ شیریں آواز نے اُسے چونکایا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”ہاں میں ہی ہوں۔۔۔۔ آپ کون۔۔۔؟؟؟“ الجھن سے لاؤنج کو پار کرتے ہوئے وہ اِس آشنا سے لب و لہجے کو چاہ کر بھی پہچان نہیں پا رہا تھا۔

”میں بات کر رہی ہوں۔۔۔روزینہ۔۔۔۔ تمھاری ایکس بھابی۔۔۔۔“ معاً سماعتوں سے ٹکراتی خالصتاً انگریزی نے جہاں زیدان عالم درانی کے اٹھتے قدموں کو شدت سے ساکت کیا تھا۔۔۔وہیں پیشانی پر پڑے بل بے یقینی تلے سمٹتے چلے گئے۔

”وہاااااٹ۔۔۔۔۔“ اِس دماغ سن کرتے انکشاف پر حلق سے پھوٹا یک لفظی جملہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ تو رمیض عالم درانی کے ہاتھوں مر چکی تھی ناں۔۔۔۔۔!!!!

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی،،، ہلکے موتیا رنگت کے کامدار دوپٹے کو اتارنے کے بعد اب کان سے سونے کا بھاری جھمکا اتار رہی تھی۔۔۔جب اچانک شفاف آئینے میں ابھرتا کیفی کا وجیہہ عکس زلیخا کو چونکا گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اگلے ہی پل وہ اُس کی کان کی گلابی لُو کو چھوتا ہوا بذاتِ خود دوسرے جھمکے کو بھی آہستگی سے اتار گیا تھا۔

نتیجتاً اُس کے دل دھڑکاتے مردانہ لمس پر زلیخا کے بھرے بھرے گلابی رخسار پل میں سرخ ہوئے تھے۔

"آپ شرما رہی ہیں مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟؟" اُسکی دھڑکنیں مزید بے ہنگم کرنے کی خاطر۔۔۔اب کہ بھاری نیکلس کو احتیاط سے اتارتا ہوا وہ بڑی ہی سادگی سے چھیڑ رہا تھا۔

ایسے میں معمول سے ہٹ کر حمزہ کا آج اشتیاقاً اپنی نانی جان کے پاس سونا بھی تو اُس شخص کو بند کمرے میں خاموش بے باکیوں پر مجبور کر رہا تھا۔

"ڈر رہی ہوں۔۔۔۔" مضبوط انگلیوں کی نرم سرسراہٹ کو نظر انداز کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی زلیخا بمشکل گویا ہوئی۔

"اپنے شوہر سے۔۔۔۔؟؟؟" نیکلس اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا وہ مصنوعی حیران ہوا تھا۔

زلیخا نے آئینے میں کیفی کے دل دھڑکاتے نقوش بغور دیکھے۔

"نہیں۔۔۔۔اپنی قسمت سے۔۔۔۔

جو بلاوجہ ہی مجھ پر اتنی مہربان ہو رہی ہے۔۔۔۔" کہیں نہ کہیں وہ اب بھی بے یقین سی تھی۔

معاً کیفی ہولے سے مسکراتا ہوا اُس کا رخ نرمی سے اپنی جانب موڑ گیا۔

"اب اگر قسمت آپ پر مہربانیاں کرنے پر رضامند ہے ہی تو پھر جواب میں آپ کا یوں ڈرنا بنتا نہیں ہے زلیخا فائق درید۔۔۔" اداکاری کی حد کرتا ہوا وہ بآسانی زلیخا کا جوڑا کھول چکا تھا۔

جواباً مٹھیاں بھینچ کر کھولتے ہوئے،،، مقابل کی پُر استحقاق قربت زلیخا کی سانسوں پر پل پل بھاری پڑتی جا رہی تھی۔

"ہمت کیجیے ناں۔۔۔یوں کترانے کی بجائے حقیقت کو تسلیم کیجیے۔۔۔۔ کٹھن زدہ زندگی کے خوبصورت ترین پہلو بھی ہوا کرتے ہیں۔۔۔ جنھیں پورے حق سے محسوس کرنا اب آپ کے اختیار میں ہے۔۔۔اگر آپ چاہیں تو۔۔۔۔!!!" کندھوں سے تھام کر زلیخا کو پلنگ تک لا کر بیٹھاتا۔۔۔وہ اُسے چھیڑ کر اچھا خاصا لطف ہی تو لے رہا تھا۔

اندر کہیں پورا اطمینان تھا کہ وہ مغرور عورت اُس کی بناوٹی پیش قدمی پر کبھی بھی مثبت جواب نہیں دے گی۔۔۔

جبکہ اپنے کم عمر شوہر کی اس قدر نرمی۔۔۔۔

اس قدر عنایت۔۔۔

اور دل کو گدگداتی ہوئی اس قدر میٹھی التجاء پر۔۔۔

زلیخا کا شدتوں سے دھڑکتا دل یک دم ہارا تھا۔

"تم بیمار دلوں کو اپنا مریض بنانا بہت اچھے سے جانتے ہو۔۔۔" چمکتی آنکھوں میں جھانک کر آہستگی سے جتاتی ہوئی وہ اپنے بدلتے تیوروں سے کیفی کو ٹھیک ٹھاک چونکا گئی تھی۔

"ناچاہتے ہوئے بھی بے حال دھڑکنیں تمھاری دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کو مچلنے لگتی ہیں۔۔۔ کہاں سے سیکھا یہ فن۔۔۔؟؟؟" اپنے بازوؤں پر اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت کی پرواہ کیے بنا ہی۔۔ زلیخا بے اختیار اُس کے قریب ہوتی اپنی بانہیں اُس کے کندھوں پر پھیلانے کی ہمت کر گئی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

پیشانی پر تیوری ڈال کر قدرے قریب سے اُس کے سجے نقوش دیکھتے ہوئے کیفی کا رنگ شدت سے متغیر ہوا۔ دھڑکنیں بے ساختہ متفکر ہوتی مچلی تھیں۔

"نہیں جانتا۔۔۔ مگر یہ ضرور جان گیا ہوں کہ اب آپ واقعی میں میری جانب بہک رہی ہیں زلیخا۔۔۔ل۔۔ لیکن اگر آپ دل سے پوری طرح رضامند نہیں ہیں تو میں انتظار۔۔ر۔۔۔۔"

دلچسپ حالات پلوں میں غیر متوقع ہوتے دیکھ کیفی،،، اپنے تئیں بچنے کی کوشش میں بے اختیار دور ہوا تھا،،،

جب اچانک اُس کے سحر میں پوری طرح سے جکڑ چکی زلیخا بروقت قریب ترین ہو کر۔۔۔ اُس کے ہلتے لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی جماتی ہوئی ڈگمگاتے الفاظ ضبط کر گئی۔

اِس واضح بے باکی پر حیران ہوتے کیفی کا وحشت زدہ دل ساکت سا ہوا تھا۔ اپنے بچھائے جال میں وہ آپ ہی پھنس جائے گا کہاں سوچا تھا بھلا۔۔۔

"ششش۔۔۔ مجھے اپنی جانب اکسانے والے۔۔۔ میرے ہر ڈر کو بھگانے والے تمہی تو ہو شوہر جی۔۔۔ اور جب کوئی ڈر باقی نہ رہے تو پھر بہکنا لازم ہو جاتا ہے۔۔۔۔" معاً اپنی نرم پوروں سے

مقابل کے سنجیدہ ترین نقوش ایک ایک کر کے چھوتی زلیخا نے جہاں سلگتی سرگوشیاں کرتے ہوئے اپنا آپ محبتوں میں بے لگام کیا تھا۔۔۔وہیں گزرتی ہوئی اِس سیاہ رات میں فائق درید بھی اپنی خمار زدہ سرخ نگاہیں ضبط سے موندتا ہوا۔۔۔ مجبوراً باغی ہوتا چلا گیا۔۔۔۔

نکھرے نکھرے چاند کی روشنی اِس پل اُس کے وجیہہ چہرے پر پھیلی حد درجہ سنجیدگی کو بخوبی واضح کر رہی تھی۔۔۔کمرے کی کھلی کھڑکی سے کبھی چمکتے چاند تو کبھی لامحدود آسمان کی سیاہ رنگت کو تکتا ہوا وہ ایک سگریٹ پھونک کر پھینک بھی چکا تھا۔

ہاں وہ نہیں جانتا تھا کہ اصل معاملہ کیا ہوا تھا مگر جب سے حیا۔۔۔درانی پیلس سے ہو کر گھر واپس لوٹی تھی،،، بجھی بجھی سی تھی۔۔۔اُس نے زور دے کر وجہ پوچھنا بھی چاہی تھی۔۔۔ مگر وہ بمشکل مسکرا کر صاف نفی میں سر ہلاتی ہوئی بات کو بآسانی ٹال گئی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

معاذ میض نے بے چینی سے پلٹ کر بیڈ کی جانب دیکھا تھا، جہاں وہ اُس کی جانب پشت کیے۔۔۔ کھلے بالوں کے سنگ ہنوز سبز فراک پہنے ہوئے اپنی جگہ پر قدرے سکون سے سو رہی تھی۔ اچانک موبائل فون کی بجتی پُر شور بیل نے کمرے کے گہرے سکوت کو توڑا تھا۔

نتیجتاً معاذ میض نے چونک کر سفید کرتے کی جیب سے فوری اپنا موبائل فون باہر نکالا۔ پھر سیدھے ہوتے ہوئے ایک الجھی نگاہ جلتی اسکرین پر ڈالی۔۔۔ جہاں شو ہوتا نمبر اُس کی پہچان کا قطعی نہیں تھا۔ گزشتہ روز بھی شاید اسی اَن ناؤن نمبر سے اُسے کئی کالز آچکی تھیں،،، جسے وہ ریسٹورنٹ میں خاصی مصروفیات کے سبب بالکل بھی اٹینڈ نہیں کر سکا تھا۔

"ہیلو۔۔۔۔؟؟؟" اگلے ہی پل یس کر کے موبائل فون کان سے لگا تا وہ نرمی سے بولا،،، تو جہاں بے سکون سوچوں تلے جاگی ہوئی حیا نے آہستگی سے اپنی گلابی نم آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ وہیں دوسری طرف ایک عرصے بعد اُسکی بھاری آواز سنتی ہوئی وہ بے اختیار اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ جما گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہیلو۔۔۔۔؟؟؟ہیلو۔۔۔۔؟؟؟کون۔۔۔؟؟آواز آرہی ہے۔۔۔۔؟؟؟ڈیم۔۔۔وٹ دی پرابلم۔۔۔۔!!!" کسی کے بھی جواب نہ دینے پر رمیض نے بے زاریت سے اسکرین کو چیک کیا تھا۔۔۔کال ہنوز چل رہی تھی مگر آواز۔۔جواب ندارد۔۔۔

"ہیلو۔۔۔اب کوئی کچھ بولے گا بھی کہ نہیں۔۔۔۔؟؟" کوفت زدہ ہوتے ہوئے اب کہ وہ مجبوراً کال کو لاؤڈ اسپیکر پر ڈال چکا تھا۔

روزینہ جو اُس کے مخصوص لب و لہجے سے اپنی پیاسی سماعتوں کو راحت پہنچا رہی تھی،،،مقابل کے زور دے کر بولنے پر یکدم ہوش میں آئی۔۔۔ورنہ ممکن تھا کہ اب وہ سیدھا کال ہی کاٹ ڈالتا۔

"رومی۔۔۔۔!!!" لہجے میں ڈھیروں محبت سموئے وہ آہستگی سے بولی، تو اِس نسوانی آواز کو لمحے کے ہزارویں حصے میں پہچانتے ہوئے رمیض عالم درانی بے ساختہ تھما۔۔۔

تلخ ماضی کی دلدل میں غوتہ کھاتے دل کی دھڑکنیں پل میں سلگ اٹھی تھیں۔ایسے میں ہنوز بے حس و حرکت لیٹی حیا بھی اِس طرزِ تخاطب کو بآسانی سنتی ٹھٹکی۔پھر آہستگی سے اپنا رخ اُس کی جانب موڑ گئی۔

معاً موبائل فون پر اپنی گرفت خطرناک حد تک سخت کرتے ہوئے رمیض کا انگ انگ نفرت سے تن چکا تھا۔

بد قسمتی سے اِس پل وہ عورت اُس سے مخاطب تھی جس کا خیالوں میں تصور کرنا بھی اب اُسے قطعی گوارا نہیں رہا تھا۔

"رومی۔۔۔رومی میں ہوں تمھاری روزینہ۔۔۔۔یور روز رومی۔۔۔۔پلیز اپنی بار میں اب یوں خاموش مت رہو۔۔۔۔کچھ تو بولو ناں میرے لیے۔۔۔۔اچھا برا کچھ بھی۔۔۔میں تمھیں سننا چاہتی ہوں۔۔۔بڑی شدت سے سننا چاہتی ہوں رومی۔۔۔پلیز ززز۔۔۔۔۔۔" اُس کی سنگین خاموشی کو سمجھ کر ایک دم سے ہی جذباتی ہوتی روزینہ صاف روہانسی منتوں پر اتر آئی۔۔۔تو سختی سے اپنے لب بھینچتے ہوئے جہاں رمیض کی سیاہ آنکھوں میں نمی کے سنگ ناگواری کی گہری سرخی پھیلی تھی،،،وہیں اُسکے شستہ انگریزی میں بولے گئے لفظوں پر۔۔۔بے اختیار اٹھ کر بیٹھتی حیا نے قدرے بے یقینی سے اپنے شوہر کی چوڑی پشت کو دیکھا۔

کال پر اِس پل روزینہ محوِ گفتگو تھی۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

روزینہ۔۔۔رمیض عالم درانی کی سابقہ بیوی۔۔۔؟؟سوچتے ہوئے حیا کا دل شدتوں سے ڈوب کر ابھرا۔رات کہ اِس پہر یہ غیر متوقع انکشاف روح پر بھاری ترین ہی تو ثابت ہوا تھا۔

اپنی تڑپ دکھاتی روزینہ لاؤڈ اسپیکر پر جانے اور کیا کچھ بولتی چلی جارہی تھی۔۔جب ضبط ٹوٹتے ہی رمیض نے قدرے تنفر سے کال کاٹتے ہوئے فوری نمبر کو بلاک کیا۔

پھر خود کی اذیت پر قابو پانے کو۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گہرے گہرے سانس لیتا پیچھے پلٹا۔۔۔تو بنا دوپٹے کے عین سامنے کھڑی حیا اُس کا رنگ متغیر کر گئی۔

"وہ۔۔۔زندہ۔۔۔۔ہے۔۔۔۔؟؟؟" حیرت سے ہلتے پنکھڑی لبوں نے بڑی شدت سے مقابل کا دل بے چین کیا تھا۔

"حیا تم۔۔۔۔۔!!!" بے بسی سے اُسے مخاطب کرتے ہوئے رمیض کی بھاری آواز کمزور پڑی تو وہ بھیگی آنکھوں کے سنگ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"میں نے بذاتِ خود اُس کی آواز سنی ہے۔۔۔۔اس کا مطلب آ۔۔۔آپ قاتل نہیں ہیں۔۔۔؟؟ہاں۔۔۔ہاں آپ قاتل نہیں ہیں۔۔۔۔آپ کبھی قاتل تھے ہی نہیں رمیض عالم

درانی۔۔۔ کیونکہ آپکی سابقہ بیوی زندہ ہے۔۔۔" اُس سے زیادہ خود کو یقین دہانی کرواتے ہوئے حیا کی آواز لرز رہی تھی۔ اگلے ہی پل طیش زدہ سی قریب ترین آکر اُس کے سفید گریبان کو مٹھیوں میں دبوچتی وہ رمیض کی سرخ آنکھوں کی جلن مزید بڑھا گئی تھی۔

"جب وہ عورت زندہ ہے تو پھر آپ نے کیوں جھوٹ بولا۔۔؟؟ مجھ سے۔۔۔ سب گھر والوں سے۔۔۔ یہاں تک کہ اپنے آپ سے بھی۔۔۔ کیوں۔۔۔؟؟؟ کیوں سب کی نظروں میں جان بوجھ کر ایک بناوٹی قاتل بنے رہے۔۔۔؟؟ کیوں اپنے ناکردہ جرم کی بدولت میرے دل میں اپنے لیے نفرت بھری آپ نے۔۔۔؟؟ جواب دیں مجھے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟؟؟" ٹوٹ کر بہتے آنسوؤں میں غصے سے پوچھا جانے والا ایک ایک سوال اُس کے اندر پچھتاوے بھر رہا تھا۔

معاً پیشانی پر ناگوار تیوریاں چڑھاتے ہوئے رمیض نے اُس کے بازوؤں کو اپنی مضبوط گرفت میں تھامتے مزید اپنی جانب جھٹکا دیا۔۔۔ تو کلون میں رچی سگریٹ کی مہک حیا کے حواسوں پر بکھری۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"کچھ جھوٹ نہیں بولا میں نے۔۔۔سچ ہے کہ وہ مر چکی ہے۔۔۔۔یہ بھی سچ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس دغاباز۔۔۔اُس۔۔۔اُس بد کردار عورت کا بے دردی سے گلا گھونٹا تھا میں نے۔۔۔۔"

حیا کے بھیگتے ہوئے گلابی چہرے پر غراتے ہوئے اُس کا سلگتا لہجہ دھیما تھا۔

"کیا ہوا اگر جو میرے اندر کے ضمیر نے اُسے آخری سانسوں پر زندہ چھوڑنے کے لیے شدتوں سے مجبور کر دیا تو۔۔۔۔؟؟کیا۔۔کیا ہوا اگر اُس کا جیتا جاگتا وجود اِس دنیا کی نظروں میں زندہ ہے بھی تو۔۔۔۔؟؟میرے لیے۔۔۔۔رمیض عالم درانی کے لیے تو وہ سر تا پیر فنا ہو چکی ناں۔۔۔تو پھر کیسے نہ کہوں کہ مر چکی ہے وہ۔۔۔۔؟؟کیسے نہ کہوں۔۔۔ہمم حیا۔۔۔۔؟؟؟؟" اپنی سلگتی سانسوں تلے مسلسل اُسکا چہرہ جھلساتے ہوئے،،،وہ دانت پیس کر اپنے پوشیدہ جذبات بتاتا رفتہ رفتہ ٹوٹ ہی تو رہا تھا۔۔۔انگارہ آنکھوں کی سرخ نمی نا چاہتے ہوئے بھی بڑھنے لگی تھی۔

جواب میں ایک بار پھر سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے حیا کا بے لگام ہوتا دل اُس کے لیے مچلنے لگا۔جذبات تو شاید دبا راز فاش ہوتے ہی بدل چکے تھے۔

"جو بھی ہو جیسا بھی ہو۔۔۔ مگر آپ بالکل بھی قاتل نہیں ہیں رمیض عالم درانی۔۔۔ہاں میرا شوہر قاتل نہیں ہے اور یہ حقیقت آپ کے بولے گئے ہر سچ۔۔ ہر جھوٹ۔۔ ہر خود ساختہ تصور پر بھاری ہے۔۔۔ سن رہے ہیں ناں آپ۔۔۔!!!" گریبان کو چھوڑتی ہوئی اب کہ وہ آہستگی سے اُس کا تنا لال چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامنے کی جرات کر گئی تھی۔

جبکہ اپنی گھنی شیو پر محسوس ہوتے اُس کے کپکپاتے لمس پر۔۔۔بے ساختہ حیران ہوتے رمیض کا دل شدت سے دھڑک اٹھا۔

ہاں۔۔۔وہ خود سے ہی تو اُس کے قریب آرہی تھی۔۔۔

"اور میری محبت۔۔۔۔؟؟؟ وہ کیوں تمھارے دل۔۔۔ تمھارے احساسات۔۔۔اور تمھارے گریز۔۔۔پر بھاری نہیں پڑتی۔۔۔۔؟؟؟ کیوں تم میری ذات۔۔۔میرے جذبات۔۔۔اور میری قربتوں سے اس قدر کتراتی ہو۔۔۔۔؟؟؟ اب بھی کیوں۔۔۔؟؟؟" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بھاری لہجے میں شکوہ کرتا ہوا وہ بے اختیار اُس کی نازک کمر کے گرد اپنا بازو سختی سے حمائل کر گیا،،، تو

آخری حد تک قریب ہونے کے سبب بے ساختہ مقابل کے چوڑے۔۔ دھڑکتے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیا کا تنفس شدت سے بگڑنے لگا۔

وہ کتنی آسانی سے ساری باتوں کا رخ فقط اُس کی جانب موڑ گیا تھا ناں۔۔۔

معاًہمت بکھرنے پر نگاہیں جھکاتی حیا نچلا لب کچلتی سرخ پڑی۔ دو آنسو بڑی آہستگی سے گالوں پر لڑھکے تھے۔

"ہ۔۔ہاں یہ سچ ہے کہ میں کتراتی آئی ہوں۔۔۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ کے حق میں بے ایمان ہو چکا میرا یہ دل اب۔۔۔ اب پورے حق سے آپ کی عنایتیں سمیٹنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

لرزتی ہتھیلی تلے مقابل کی بے ہنگم۔۔۔ گداز دھڑکنوں کو شدت سے محسوس کرتی ہوئی وہ پل میں خود کو ہر بندش سے آزاد کروا گئی تھی۔

اُس کی نم جھکی پلکوں کی لرزاہٹ بغور تکتے ہوئے رمیض عالم درانی کے جذبات شدت سے بھڑکنے لگے۔

اگلے ہی پل وہ پوروں تلے اُس کے نم گال نرمی سے رگڑتا صاف کر چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تو یعنی اب میری بیوی واقعی میں مجھے پورے دل سے تسلیم کرنے کے لیے رضامند ہے۔۔۔؟؟؟"

اپنی حیرت دبا کر قدرے سنجیدگی سے تصدیق کرتے ہوئے۔۔۔بے اختیار اُس نے حیا کے کھلے بالوں کی دلفریب خوشبو کو آنکھیں موند کر اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی تھی۔

جواباً حیا نے شکستہ۔۔نرم نگاہیں اٹھاتے ہوئے مقابل کا پُر سکون وجیہہ چہرہ دیکھا۔۔۔جو اپنی خمار زدہ آنکھیں کھولتے ہوئے بے تابانہ اُس کے نقوش ازبر کرنے لگا تھا۔

انداز قدرے منتظر سا تھا۔۔۔

"کسی بھی رشتے کو پوری طرح سے نبھانے کے لیے دوطرفہ محبت اور اعتبار کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے یہ بات آپ نے ہی مجھ سے کہی تھی ناں۔۔۔؟؟؟آج۔۔۔اِس پل۔۔۔ہمارے مابین دوطرفہ محبت بھی پنپ رہی ہے اور دوطرفہ اعتبار بھی۔۔۔ایسے میں رضامندی تو پھر بڑی لازم سی شے ہے رمیض صاحب۔۔۔۔" کپکپاتی ہوئی اقرار بھری یہ ادا۔۔۔۔اُفففف۔۔۔۔

بڑی ہی گہرائی سے مثبت جواب دیتی ہوئی وہ مقابل کو اپنی جانب شدتوں سے بہکا گئی تھی۔۔۔

"بہت خوبصورت ہو تم۔۔۔۔" بے خود ہو کر اُس کے کومل چہرے کو بھاری ہاتھوں میں نرمی سے تھامتے ہوئے رمیض کے لب سرسرائے۔

"نقوش پر جچتی ہوئی یہ معصومیت۔۔۔" شرم سے تمتماتے گال دھیرے سے سہلاتے ہوئے سرگوشی بھاری ہوئی تھی۔

نتیجتاً حیا کا شدتوں سے دھڑکتا دل سرکتے ہوئے لمس پر اب کہ رکنے کو آیا۔۔۔

"گلاب لبوں کی یہ تھرتھراہٹ۔۔۔" نیم وا لبوں پر نگاہ ٹھہرتے ہی وہ مبہوت سا ہونے کو تھا۔۔۔جب یکدم خائف ہو کر اُس کا ڈھیلا وجود بآسانی پیچھے دھکیلتی ہوئی وہ اپنا رخ موڑ گئی۔

سہمے وجود میں آنے والے خوشگوار لمحات کی بابت کھلبلی سی مچنے لگی تھی۔

جبکہ اُسے یوں گہرے گہرے سانس بھرتا دیکھ کر رمیض کے لبوں پر دھیرے سے دلکش مسکراہٹ بکھرتی چلی گئی۔

"شرم میں بھیگتی ہوئی یہ گھبراہٹ۔۔۔" پشت پر آکر رکتے ہوئے وہ سماعت پر جھک کر میٹھی سرگوشی کرنے سے اب بھی باز نہیں آیا تھا۔

حیاکے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ اپنی جھپ دکھلا کر سمٹی۔

”ر۔۔۔رمیض۔۔۔۔۔“ معاًرمیض نے جھٹکے سے اُس کارخ اپنی جانب موڑا تو ایک بار پھر سے اُس کے حددرجہ قریب ہوتی وہ منمنا کررہ گئی۔

”بکھرتی ہوئی یہ سانسیں۔۔۔اوران سانسوں میں رچی ہوئی وفا کی مہک۔۔۔بخدا تمھاری ایک ایک اداجانلیوا ہے بیوی۔۔۔۔“ دوپل کو گھنی بئیرڈرگڑ کرتپتے گالوں کو تھامتا وہ اگلے ہی پل آہستگی سے حیاو قاص کی نم ہوتی پیشانی پر سلگتے لبوں کالمس چھوڑ گیا تھا۔

”اِس قدر جانلیوا کہ اب محض محبت پر ہی اکتفا کرنے کو جی نہیں چاہتا۔۔۔بلکہ عمر بھر کے لیے تمھارے سنگ۔۔عشق کی آتش میں رفتہ رفتہ سلگنے کو جی چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔“ لفظ لفظ سے حیاو قاص کو اپنی محبتوں کے مان بخشا جہاں وہ پورے استحقاق سے اُس کا نازک لرزتا وجود اپنی مضبوط ترین بانہوں میں بھر چکا تھا۔۔۔وہیں وہ بھی بھاری سانسوں کے سنگ سرشارسی رمیض عالم درانی کو تھامتی ہوئی،،،اگلے ہی پل چوڑے کندھے پر سر ٹکائے قدرے سکون سے اپنی آنکھیں موند گئی۔۔۔

بلاشبہ سیاہ رات تلے گزرتے ہوئے دلفریب لمحات۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بولتی تنہائیاں۔۔۔

دھڑکتے دل۔۔۔۔

کھکھلاتی محبتیں۔۔۔

سلجھتی روحیں۔۔۔

پُر استحقاق قربتیں۔۔۔

سب کچھ ہی تو اطمینان بخش تھا۔۔۔

بے حد اطمینان بخش۔۔۔۔۔۔

"آتشِ عشق سے میں ڈر چکا تھا،

ڈر چکا تو تم ملے

دل تو کب کا جل چکا تھا،

جل چکا تو تم ملے

جب میں رفتہ رفتہ سلگ رہا تھا

تب کہاں تھی اے زندگی

وجود بھی غم سے بھر چکا تھا،

بھر چکا تو تم ملے

بے قراری، پھر محبت،

پھر سے دھوکہ اب نہیں

فیصلہ میں کر چکا تھا،

کر چکا تو تم ملے

میں تو سمجھا؛

سب سے بڑھ کر سفاک تھا میں یہاں

خود پہ تہمت دھر چکا تھا،

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دھڑ چکا تو تم ملے۔۔۔"

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"میں سرِ عام یہ اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے تم سے بے پناہ محبت ہے حسنہ وقاص۔۔۔۔" سماعتوں میں گھلتی ہوئی مردانہ خوشگوار آواز اِس پل اُس کے سنساتے دماغ پر ہتھوڑا بن کر برسی تھی۔

سوئے ہوئے زیدان عالم درانی کے سینے پر سر رکھ کر لیٹے ہوئے ہونے کے باجود بھی نیند تو جانے کب کی اُس کی جلتی آنکھوں سے اڑ چکی تھی۔۔۔

"تم پاگل ہو چکے ہو کیفی۔۔۔ مکمل پاگل۔۔۔ اور یہ کن محبتوں کی بات کر رہے ہو تم آخر۔۔۔ہاں۔۔۔؟؟ میں نے تو مر کر بھی کبھی تم سے یہ بات نہیں کہی کہ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔ محض دوستی کو محبت سمجھنے کی بے وقوفی تم نے کی ہے سو اب بھگتو۔۔۔۔" معاً حسنہ وقاص کو اپنا بدلحاظ لہجہ یاد آیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”مت بھولو کہ محبت لفظوں کی محتاج نہیں ہوا کرتی۔۔۔اور تم نے اپنے ہر ہر عمل سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ تم بھی مجھے بے پناہ چاہتی ہو۔۔۔جتنا کہ میں تمھیں۔۔۔“ پوری یونی کے سامنے دیوانگی سے کہتا ہوا وہ کتنا پُر یقین ہو کر اُس کے تپے رخسار کو چھونے کی گستاخی کر گیا تھا ناں۔۔۔

”چٹاااااخ۔۔۔۔۔!!!“ بے اختیار اُس شخص کے چہرے پر مارے گئے تھپڑ کی تند آواز حسنہ کو شدت سے اپنے آس پاس بکھرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

تو کیا۔۔۔اب وہ شخص اپنی ہو چکی ذلالت کا بدلہ لینے کی غرض سے یہاں آیا تھا۔۔۔؟؟؟

یوں غریب بن کر۔۔۔۔

شریف بن کر۔۔۔۔

حقیقی پہچان چھپا کر۔۔۔۔

مکار عاشق بن کر۔۔۔

بے اختیار نم سرخ آنکھوں کے ساتھ زیدان کا ڈھیلا حصار توڑتی ہوئی وہ قدرے وحشت سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نکاح کی تقریب میں زلیخا اور حمزہ کے سنگ ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا وہ شخص بظاہر تو بڑا پُر سکون دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ نگاہیں ملنے پر اُس کے لبوں پر ابھرتی وہ شیطانی مسکراہٹ۔۔۔۔!!!

اففففف۔۔۔۔!!!

شدت سے بے سکون ہوتے ہوئے حسنہ کا بھاری ہوتا دل ڈوب کر ابھرا۔

ہاں۔۔۔ہاں منفرد انداز میں ہی سہی۔۔ مگر وہ شخص اپنا انتقام لینے میں بڑا پکا تھا۔۔۔

یہ بات بھلا وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔!!!

لیکن سوچا نہیں تھا کہ گھٹیا گینگسٹر کی وہ گھٹیا اولاد اُس کے لیے اِس حد تک گر جائے گی۔۔۔

دکھتی کنپٹیوں کو بے دردی سے مسلتے ہوئے ضبط کے باوجود بھی دو آنسو ٹوٹ کر حسنہ کے تپتے گالوں پر لڑھکے تھے۔

بند کھڑکیوں کے پار سیاہ آسمان میں جہاں صبح کی مدھم مدھم روشنی اب پھوٹنے کو تھی۔۔۔وہیں وہ یکدم پلٹتی ہوئی زیدان کے قریب آئی۔

https://classicurdumaterial.com/

قدرے جھک کر مقابل کی ساکت پلکوں کو بے بسی سے تکتے ہوئے حسنہ کا دل اُسے ایک ایک بات بتا دینے کو شدت سے مچلا تھا۔۔۔

مگر پھر بے تابی سے اُس کے مضبوط سینے کو چھوتے ہوئے اُس کے پھڑ پھڑاتے گلابی لب تھم سے گئے۔

بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ۔۔۔فائق درید کی سفاک حقیقت سے پردہ اٹھاتے اٹھاتے اُس کی خود کی سیاہ حقیقتیں چھپی رہتیں۔۔۔!!!

وہ تو کھل کر سب کے سامنے آتی اُس کی رسوائی کا سبب بنی تھیں۔۔۔۔

اور مقابل سویا شخص تو پہلے سے ہی اُس سے بڑا بدظن تھا۔۔۔سب جان کر تو ویسے ہی ابدی جدائی کا روگ دیتے ہوئے اُسے جیتے جی مار ڈالتا۔۔۔

معاً قدرے سہم کر اپنے لبوں پر سختی سے ہاتھ جماتی ہوئی حسنہ اُس کے کسرتی وجود سے پرے ہوئی تھی۔۔۔

اتنے دنوں بعد۔۔۔آج جا کر زیدان عالم درانی نے اُسے اپنی نرم قربتوں سے آشنا کروایا تھا۔۔۔تو پھر بھلا سب بتا کر کیسے وہ اپنی ذات پر اتنا بڑا رسک لے لیتی۔۔۔۔؟؟؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

در حقیقت تو اُسے سب سے۔۔ سب کچھ ہی چھپانا چاہیے تھا۔۔۔

پھر چاہے وہ خود کی اصلیت تھی یا فائق دُرید کی۔۔۔۔!!!

ہاں۔۔ہاں کسی اور کا مستقبل تباہ ہوتا سو ہوتا۔۔۔ مگر اُسکا کسی بھی قیمت پر نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

پلوں میں قطعیت بھرا اسفاک فیصلہ کرتے ہوئے حسنہ کو یکدم ہی اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

معاً اپنے ضبط سے سرخ چہرے کو رگڑ کر صاف کرتی ہوئی وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری۔ پھر خشک پڑتی سانسوں کے سنگ سائیڈ ٹیبل پر پڑے خالی جگ کو دیکھا۔

حلق بھگانے کی طلب تیزی سے بڑھنے لگی تھی،،،، جب اگلے ہی پل وہ سرخ رنگ نائٹ میں تند ہی کے ساتھ کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

ارادہ سیدھا کچن میں جا کر گھٹا گھٹ پانی پینے کا تھا۔۔۔

لاؤنج سے گزرتے ہوئے جلتی ہوئی مدھم روشنیوں کے سنگ سناٹا بھی صاف چیخ رہا تھا۔کچن میں پہنچ کر فوری لائٹ جلانے کے بعد اُس نے واٹر کین پکڑتے ہوئے براہ راست اُسے اپنے پنکھڑی لبوں سے لگایا۔ پھر کھڑے کھڑے ہی پانی سے ساری پیاس بجھاتی،،، گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

تبھی وہ نفوس بھی اپنے خالی وجود میں لاتعداد بے سکونیاں سمیٹے ہوئے۔۔۔بے دھڑک کچن میں داخل ہوا تھا۔

سخت سینہ ناچاہتی قربتوں سے ہنوز جل سا رہا تھا۔

معاً اپنے پیچھے کسی کے رکنے کی آہٹ محسوس کرتی حسنہ چونک کر تیزی سے پلٹی۔۔۔لیکن پھر اپنے مقابل فائق دُرید کو جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا دیکھ، اُس کے چہرے پر شدید ناگواری پھیلتی چلی گئی۔

سر تا پیر سفر کرتی ہوئیں اُس کی چبھتی نظریں ناقابلِ برداشت سی تھیں۔

"واؤ سویٹ ہارٹ۔۔۔سوچا نہیں تھا کہ ایسا حسین منظر ہمیں دوبارہ دیکھنا نصیب ہو گا۔۔۔ڈیپ ریڈ کلر کی یہ نائیٹی اِس وقت تمھارے نازک بدن پر بہت پرفیکٹ لگ رہی ہے۔۔۔" سر تا پیر اسے کمینی نگاہوں سے گھورتا ہوا وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

سلک کی سلیولیس لانگ نائٹی پر بال کھلے چھوڑے وہ واقعی میں بڑی دلچسپ لگ رہی تھی۔

جواباً غصے سے لال پڑتے ہوئے حسنہ کو بے اختیار اپنے ماضی کے وہ بدترین لمحے یاد آئے تھے،،، جب مقابل نے اُسے شاپنگ کرواتے ہوئے ایسی ہی ایک عدد پیروں تک آتی لانگ، وائٹ کلر کی چست

نائٹی خرید کر دی تھی۔ اور اس کی بے جا ضد پر وہ کچھ دیر کے لیے پہن کر اس کے سامنے بھی آ چکی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟؟ فوراً دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔۔!!!" دانت پیس کر اسے ذلیل کرتے ہوئے اُس کو اِس سمے کسی نہ کسی کے جاگ جانے کا ڈر بھی لاحق ہوا تھا۔

جواباً کیفی تاسف سے سر ہلا کر مسکراتا ہوا اس کے قریب ہوا۔۔ تو وہ پیشانی پر بل ڈال کر شیلف سے لگتی۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی گھبرائی۔

"میں اس گھر کا اکلوتا داماد ہوں سوئیٹی اس لیے تم لاکھ چاہ کر بھی مجھے یہاں سے دفع نہیں کر سکتی۔۔۔ ویسے اگر اُس روز تم نے میرا پرپوزل ایکسیپٹ کر لیا ہوتا تو ایسے حسین ترین نظارے تمھارے شوہر کی بجائے مجھے ہر رات دیکھنے کو ملتے۔۔۔۔" بے باکی سے اس کا سرخ گال چھو کر مضبوط ترین لہجے میں کہتا ہوا وہ اس کے تن بدن میں آگ ہی تو لگا گیا تھا۔

"او جسٹ شٹ اپ یُو چیپ بلڈی مین۔۔۔۔۔۔" اِس کھلی بد تمیزی پر کلستے ہوئے بے اختیار حسنہ کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا تھا، جسے کیفی بروقت کلائی سے دبوچ کر مروڑتا ہوا اسی کی پشت سے لگا گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اجڑی نگاہوں کی سرخی بڑھی تھی۔

"آاا۔ہ۔۔۔" مقابل کی حد درجہ نزدیکی پر نفرت سے سرخ پڑتی وہ کراہ کر رہ گئی۔

ایک عرصے بعد محسوس ہوتا لمس ناقابلِ برداشت ہی تو تھا۔

"ایسی غلطی، غلطی سے بھی مت کرنا حسنہ وقاص۔۔۔ کیونکہ اب میں وہ کیفی نہیں رہا جو تمھاری محبتوں میں پاگل تھا۔۔۔ بلکہ تمھارے دھوکے کی بدولت میں وہ وحشی انسان بن چکا ہوں جو تھپڑ کے جواب میں ہاتھ توڑ کر رکھ دیتا ہے۔۔۔" اس کے چہرے پر پھنکارتا ہوا وہ دوسری کلائی بھی دبوچ کر اُس کی نازک کمر سے ٹکا چکا تھا۔

نتیجتاً بھیگتی آنکھوں کے سنگ مقابل کی مزید سخت ہوتی گرفت میں پھڑپھڑاتے ہوئے۔۔۔ حسنہ کی سرخ پڑتی کلائیاں دکھنے لگیں۔

"ک۔۔ کیفی! پاگل مت بنو چھوڑو مجھے۔۔۔ اگر میرے شوہر یا تمھاری بیوی میں سے کسی ایک نے بھی ہمیں ایسی حالت میں یہاں دیکھ لیا تو یاد رکھنا۔۔۔ ت۔۔ تمھارا تو پتہ اس گھر سے کٹے گا ہی کٹے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گا،ساتھ میں میری زندگی بھی برباد ہو جائے گی۔۔۔پلیز لیومی۔۔۔۔" اس کی سانسوں کی گہری تپش برداشت نہ کرتے ہوئے وہ چہرہ موڑتی اذیت سے التجاء کر رہی تھی۔

اس کے بہتے آنسوؤں کو دیکھتا وہ گہرا مسکرایا۔

"میں تو پہلے سے ہی برباد ہوں۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر فقط اپنی فکر کرو،،،کیونکہ خاص تمھاری زندگی کو برباد کرنے کے لیے ہی تو میں یہاں تک آیا ہوں حسنہ ڈارلنگ۔۔۔۔بے حد قریب سے۔۔۔رفتہ رفتہ کر کے۔۔۔۔" کیفی نے ذرا سا جھک کر اس کی سماعتوں میں سرگوشیانہ آواز میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا تو وہ بے ساختہ سسک اٹھی۔

مقابل ہر لحاظ سے اُس کے لیے خطرہ ہی خطرہ تھا۔۔۔

"حسنہ۔۔۔۔۔؟؟؟" معاًباہر لاؤنج میں گونجتی بھاری آواز نے جہاں کیفی کو چونکایا تھا۔۔۔۔وہیں فق ہوتے رنگ کے ساتھ حسنہ وقاص کی جان پر بنی۔۔۔

بلاشبہ پکارتی ہوئی وہ آواز بذاتِ خود زیدان عالم درانی کی تھی۔۔۔۔

بھلا وہ کب جاگا تھا۔۔۔؟؟؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہااہ۔۔۔ہ۔۔۔ز۔۔زیدان۔۔زیدان۔۔۔آ گئے۔۔۔۔" قدرے بوکھلا کر زیرِ لب بڑبڑاتی ہوئی حسنہ فرار ہونے کو بے آواز مچلی تھی،،،

مگر مقابل چھوڑتا تب ناں۔۔۔۔!!!

"اففف۔۔۔یہ خوف۔۔۔یہ آنسو۔۔۔یہ اذیت۔۔۔یہ بے بسی۔۔۔یہ تڑپ یہی۔۔۔یہی سب کچھ تو بے حد قریب سے دیکھنے کا خواہشمند تھا میں۔۔۔لیکن اصل مزے کی بات پتا ہے کیا ہے۔۔۔؟؟ تمھیں اندر تک ہلا دینے والا یہ سلسلہ تب تک جاری رہے گا جب تک میں چاہوں گا۔۔۔۔" مدھم تمسخر اڑاتے لہجے میں بولتا ہوا کیفی اُس کی سانسیں آخری حد تک خشک کر گیا تھا۔

"حسنہ۔۔۔وہاں کچن میں تم ہو کیا۔۔۔۔؟؟؟" الجھ کر پوچھتے ہوئے زیدان کی بوجھل سی بھاری آواز ایک بار پھر سے لاؤنج کا سکوت توڑ گئی تھی۔

جواباً حسنہ نے خوف سے پھیلتی نم نگاہوں سے کیفی کی زہر خند مسکراہٹ دیکھی۔۔۔

کچن کی جانب بڑھتے قدموں کی چاپ پر اب کہ دل بند ہونے کو تھا،،،جب اچانک کیفی اُس کی کلائیاں چھوڑتا پیچھے ہوا۔۔۔۔

ورنہ کافی حد تک ممکن تھا کہ وہ صدمے سے بے ہوش ہو جاتی۔۔۔۔

"ز۔۔زیدان۔۔۔۔۔" معاً ہوش میں آتے ہی وہ باآواز بلند جواب دیتی ہوئی بجلی کی تیزی سے کچن سے باہر بھاگی تھی۔

پیچھے وہ شیلف کے ساتھ لگتا تمسخرانہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

حیلے بہانوں سے پلوں میں خود سے مطمئن کرتی ہوئی حسنہ اپنے شوہر کو واپس کمرے میں لے جا چکی تھی۔

راستہ صاف ہوتے ہی۔۔۔ تن چکے چہرے پر ہاتھ پھیر تا فائق خود بھی کچن سے باہر نکلا تھا۔۔۔ لیکن اچانک سماعتوں سے صاف ٹکراتی کھانسنے کی مدھم آواز نے اُسے رک کر پلٹنے پر مجبور کیا تھا۔

بلاشبہ کچن کی دیوار کے اُس پار کوئی اور بھی پوشیدہ طور پر موجود تھا۔۔۔۔

مگر کون۔۔۔؟؟؟

دبے دبے قدم اٹھاتا کیفی جہاں تجسس و پریشانی سے آگے بڑھا تھا۔۔۔ وہیں دیوار کے ساتھ لگ کر نیچے بیٹھا وہ ننھا وجود اپنے گلاب لبوں پر جمے دونوں ہاتھوں کی گرفت مزید سخت کر گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"حمزہ۔۔۔۔۔!!!!" آہستگی سے اُس کے سر پر پہنچ کر فائق درید کے سختی سے پھڑ پھڑاتے لب اُس بچے کو بری طرح سہمنے پر مجبور کر گئے تھے۔

"ڈیڈا۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

اُس کا گھبرایا چہرہ تندہی سے گھورتے ہوئے کیفی سرعت سے اُس کے مقابل پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔

اِس پہر حمزہ کب۔۔ کیوں۔۔ کیسے یہاں پہنچا تھا؟؟ وہ نہیں جانتا تھا لیکن اُس کے تاثرات صاف واضح کر رہے تھے کہ وہ چھپ کر سب کچھ دیکھ چکا تھا۔۔۔ وہ سب کچھ جو کہ اُسے بالکل بھی دیکھنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔

"تو پھر کیا کیا دیکھا میرے لٹل بوائے نے۔۔۔ ہمم۔۔۔؟؟؟؟" نرمی سے کندھوں سے تھام کر پوچھتے ہوئے سرد لہجہ سرسراتا ہوا سا تھا۔

جواباً حمزہ نے آنکھیں مزید پھیلاتے ہوئے اپنا خشک حلق تر کیا۔

وہ اِس وقت اپنی شخصیت سے ہٹ کر قدرے الگ ہی نظر آ رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حفصہ بیگم سے ڈھیروں کہانیاں سننے کے باوجود بھی وہ اُن کے پاس وہ والی گہری نیند نہیں سو پایا تھا، جو زلیخا کے ساتھ سوتے ہوئے اُس کو پُر سکون کر جاتی تھی۔

اور یہی وجہ تھی کہ آنکھ کھلتے ہی وہ اپنی نانی اماں کو بے خبری میں چھوڑ کر ماں کے کمرے کی جانب لپکا تھا۔ مگر پھر عین موقعے پر اپنے نئے ڈیڈا کو کچن میں گھستا دیکھ وہ بھی بے اختیار ہو کر کھکھلاتا ہوا اُس کے پیچھے چلا آیا تھا۔

مگر حسنہ اور فائق کے مابین ہونے والی ایک ایک بات جو اُس کی چونکتی آنکھوں نے دیکھی اور ٹھٹھکتی سماعتوں نے سنی تھی وہ یقیناً حمزہ کے اوسان خطا کرنے کو کافی تھی۔

"میں نے آپ کو ممانی جان سے بہت گندا سلوک کرتے دیکھا ہے۔۔۔یو آر ناٹ آ گڈ مین ڈیڈا۔۔۔یو آر ناٹ۔۔۔۔۔" مضبوط گرفت میں ہونے کے باوجود بھی ہمت کر کے بولتا وہ سات سالہ بچہ فائق درید کو گہرائی سے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"یس۔۔۔یس ایم ناٹ۔۔۔تو کیا تم یہ سب کچھ اپنی مومی کو بتاؤ گے۔۔۔؟؟؟" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھتے ہوئے اُسکی آواز ضبط تلے ہنوز مدھم تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حمزہ نے سادگی سے پلکیں جھپکائیں۔

"یس آفکورس۔۔بتاؤں گا۔۔۔۔" سر اثبات میں ہلاتے ہوئے وہ بولا۔۔۔تو کیفی نے بے اختیار دانت پر دانت جماتے ہوئے اُسے بازوؤں سے دبوچا۔۔۔پھر دیکھتے ہی دیکھتے اُسے قدموں سے اونچا اٹھاتا ہوا دیوار سے چسپاں کر گیا۔

"آآائیییی۔۔۔نوڈیڈانو۔۔۔۔پلیز مجھے نیچے اتاریں۔۔۔اِٹس ہرٹنگ۔۔۔۔۔" فق ہوتے رنگ کے ساتھ شدت سے ملتجی ہوتا حمزہ۔۔۔روہانسا ہو کر اپنے ڈھیلے پیروں کو ہلانے لگا تھا۔۔۔جب اگلے ہی پل اُس کو سختی سے دیوار میں جھٹکا دیتا وہ غرایا۔

"چپ۔۔۔۔ایکدم چپ۔۔۔تمھاری آواز نہ نکلے اب حلق سے۔۔۔۔" سرخ آنکھیں نکالتے ہوئے کیفی کی سفاکی بڑھی تھی۔

نتیجتاً حدر درجہ خائف ہو چکے حمزہ کو ایک دم سے چپ لگی تھی۔

پھٹی پھٹی آنکھیں تیزی سے بھیگی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”میری بات غور سے سنو بچے۔۔۔جو کچھ بھی آج تم نے یہاں دیکھا یا سنا ہے،،، اگر اِس بارے میں تم نے اپنی مومی یا پھر کسی ایک کو بھی بتانے کی کوشش کی۔۔۔تو یاد رکھنا میں تمھارا اور تمھاری سوئیٹ مومی کا بالکل وہی حال کروں گا جو ٹیکن تھری گیم میں جِن کازاما اپنے کمپیٹیٹرز کا کرتا ہے۔۔۔بہت برا حال۔۔۔جانتے ہو ناں کیسے مار مار کے جان سے ہی مار ڈالتا ہے۔۔۔!!میں بھی بالکل ایسا ہی کروں گا۔۔تمھارے ساتھ۔۔۔تمھاری پیاری مومی کے ساتھ۔۔۔۔۔“ قدرے ٹھہر ٹھہر کر زہر اگلتا کیفی پلوں میں اُس کے معصوم دل و دماغ میں اپنا اچھا خاصا ڈر بیٹھا گیا تھا۔حمزہ کے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

مدھم جلتی روشنیوں میں ہراساں ہو کر اُس کا تنا چہرہ تکتے ہوئے۔۔۔حمزہ کو وہ واقعی میں جِن کازاما ہی لگا تھا۔

ظالم۔۔۔سفاک۔۔۔خطرناک۔۔۔۔

بیسٹ فرینڈ تو کہیں بھی نہیں تھا جو ہمیشہ مسکرا کر نرمی سے بات کیا کرتا تھا۔

"تو بولو پھر۔۔۔۔بتاؤں گے اب کسی کو کچھ بھی۔۔ہوں۔۔۔؟؟؟" اُس سہمے بچے کے دکھتے بازوؤں کی پرواہ کیے بناوہ اچھے سے کنفرم کرنا چاہ رہا تھا۔

"ن۔۔نو ڈیڈاااا۔۔۔میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا۔۔۔ک۔۔۔کبھی بھی نہیں بتاؤں گا۔۔۔۔۔"

زوروں سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جہاں حمزہ کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔۔وہیں اُس کے لرزتے جواب سے اندر تک مطمئن ہوتے ہوئے کیفی کے لب کمینی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

اگلے ہی پل سفاکی سے مدھم ہنسی ہنستا ہوا وہ حمزہ کو نرمی سے نیچے اتار گیا۔۔۔تو اپنی دھندلائی آنکھیں مسلتا ہوا وہ بجلی کی سی تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلا۔۔۔۔

فائق درید کی چمکتی انگارہ نگاہوں نے اُسے واپس سے اپنی نانی اماں کے کمرے میں گم ہوتے دیکھا تھا۔۔۔۔

ابھی تو فی الحال یہ آغاز تھا۔۔۔۔نجانے آگے وہ کس کس کے ساتھ کیا کچھ کرنے والا تھا۔۔۔۔؟؟؟؟

گزرتے ہوئے روز و شب۔۔وقت کو اپنے سنگ تیزی سے آگے کی جانب دھکیلتے چلے جا رہے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بیت چکے اِس ڈیڑھ ماہ کے عرصے میں جہاں کتنوں کی ہی زندگیوں میں خوشنما رنگ گھلے تھے۔۔۔وہیں کچھ کو اپنا آپ حالات کی گہری مار تلے اب خاصا بے رنگ سا لگنے لگا تھا۔

خیر جو بھی تھا۔۔۔ مگر یہ بات تو یقینی تھی کہ،،،رمیض عالم درانی کی دلفریب سنگت میں اب حیاو قاص اپنے قدرے پُر سکون پل جینے لگی تھی۔

بھیگے آنسوؤں کی جگہ شرماتی، کھکھلاتی مسکراہٹوں نے لے لی تھی۔

دونوں کے مابین رشتہ بہتر ہونے کے فوری بعد نہ صرف اُن کا سادگی سے ولیمہ ہوا تھا۔۔۔بلکہ وہ شخص اُسے ہفتے بھر کے لیے اپنے ساتھ ترکی کے رومینٹک سے وزٹ پر بھی لے گیا تھا۔

دھڑکتے دل کے ساتھ مقابل کا وجیہہ چہرہ بغور تکتے ہوئے حیا کے ہلکے نارنجی لب ہولے سے مسکرائے۔۔۔

مضبوط اعتبار کے سنگ مخلص محبتوں کی گہری آنچ میں کٹھن زندگی ایکدم سے ہی بدل کر کتنی خوبصورت۔۔۔کتنی مکمل سی ہو گئی تھی ناں۔۔۔

وہ اِس وقت رمیض عالم درانی کے ساتھ اُس کے ریسٹورنٹ کے کچن میں موجود تھی،،، اور ملے ہوئے چیلنج کو پورا کرنے کی خاطر ابھی ابھی ٹرپل لیئر کا مدھم بھاپ اڑاتا چیزی سینڈوچ بنا کر اُس کے سامنے پیش کر چکی تھی۔

رمیض خود بھی اُس کے یہاں آنے سے پہلے ہی آج کا شارٹ مینیو بنا کر فارغ ہو چکا تھا۔ اور اب فورک نائف (کانٹا چھری) کی مدد سے سامنے رکھے چیزی سینڈوچ کو بڑی ہی سنجیدگی سے چکھ رہا تھا۔

ایسے میں بلیو جینز پر گرے شرٹ پہنے اُس کی وجاہت مزید نکھر چکی تھی۔

اوپر سے کشادہ پیشانی پر آئے سیاہ بال۔۔۔ اففف۔۔۔۔

حیا نے آہستگی سے پلکیں جھپکائیں۔

”تو پھر بتایئے مسٹر شیف۔۔۔!! کیسا لگا میرے ہاتھ سے بنے اِس چیزی سینڈوچ کا ٹیسٹ۔۔۔؟؟؟؟“ ٹھوڑی تلے مٹھی ٹکاتی وہ کھکھلا کر گویا ہوئی،،، تو سینڈوچ کی ایک اور بائٹ چباتے ہوئے رمیض نے گہری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا۔

گہرے نارنجی رنگ سوٹ پر سفید ایپرن کے ساتھ،،،اُسی کی ہم رنگ شیف کیپ پہنے۔۔۔وہ اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ سیدھا اُس کے دھڑکتے دل میں اتر رہی تھی۔

رمیض سے اپنے تاثرات سپاٹ رکھنا مشکل ہونے لگا۔

بلاشبہ گزرتے دنوں کے سنگ وہ لڑکی اُس کے لیے دلچسپ سے دلچسپ ہوتی چلی جارہی تھی۔

"اوں ہوں۔۔۔۔کچھ سواد نہیں ہے اِس میں۔۔۔ایکدم ٹیسٹ لیس۔۔۔۔" معاً فورک کو پٹخنے کے انداز میں واپس پلیٹ میں رکھتا وہ حیا کو قدرے چونک کر دلکش مسکراہٹ سمیٹنے پر مجبور کر گیا۔

"مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے حیار میض عالم درانی کہ۔۔۔کراچی شہر کے مشہور ماسٹر شیف کی بیوی ہوتے ہوئے بھی تم کوکنگ کے معاملے میں بالکل فیل ہو۔۔۔ایکدم گول زیرو۔۔۔ہار گئیں تم اپنا چیلنج۔۔۔۔" انگوٹھے تلے پیشانی مسل کر قدرے تاسف زدہ لہجے میں جتاتے ہوئے۔۔۔اُس شخص کی اداکاری اِس پل قابلِ دید ہی تو تھی۔۔۔

جبکہ اُس کے سپاٹ چہرے کو اداس ہوتی نگاہوں سے تکتے ہوئے حیا کا دھڑکتا دل ڈوب کر ابھرا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سوچا نہیں تھا کہ اتنی محنت کے باوجود صورت سے اچھا بھلا بنایہ ٹرپل لیئر چیزی سینڈوچ،،، ذائقے میں اِس قدر خراب نکل آئے گا۔۔۔ کہ مقابل بنالحاظ کے منہ پر ہی کھری کھڑی سنادے گا۔۔۔

"کیا واقعی میں، میں فیل ہو گئی ہوں۔۔۔؟؟؟ اتنا خراب ٹیسٹ ہے اِس چیزی سینڈوچ کا۔۔۔۔؟؟؟" مدھم پھیکی آواز میں۔۔پلکیں جھپکا جھپکا کر حیرت سے پوچھتی وہ مقابل کی ہارٹ بیٹ مس کر گئی تھی۔

"ہمم۔۔۔۔بہت خراب۔۔۔بہت سے بھی زیادہ۔۔۔یو ناؤ واٹ ریسٹورنٹس میں لانا تو بہت دور کی بات ہے، اسے تو کوئی لوکل ڈھاپوں میں بھی لا کر کھانا پسند نہیں کرے گا۔۔۔" معاً انگلیوں کی پشت سے پل بھر کو اُس کا مدھم گلابی گال سہلا تا وہ بڑے اعتماد سے اُس کے سارے بھرم توڑ گیا تھا۔

گدگداتے لمس پر ضبط کرتی حیا بے اختیار نچلا لب کچلتی ہوئی ایک قدم پیچھے ہٹی۔

پھر منہ بسورتے ہوئے شیف کیپ سر سے اتار کر شیلف پر پٹخ دی۔۔۔ تو اُس کے تیور چمکتی نگاہوں سے تکتے ہوئے رمیض نے اپنی امڈتی مسکراہٹ دبانے کو سختی سے لب بھینچے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کس قدر معصوم تھی ناں وہ جو بنا کچھ گہرائی سے جانے پرکھے فوری اُس کے جھوٹ پر یقین کر گئی تھی۔۔۔

”م۔۔میں پھوہڑ قسم کی لڑکی قطعی نہیں ہوں یہ بات آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔مجھے صرف گھریلو کوکنگ آتی ہے۔۔آپ کی طرح یہ ریسٹورنٹس والی آفیشیل نہیں۔۔۔بس اسی لیے۔۔اسی لیے میں آپ کا دیا ہوا یہ چیلنج ہار گئی ہوں ورنہ زیرو کی بجائے پورے سو نمبروں سے جیت کر دکھاتی میں آپ کو۔۔ہاں۔۔۔مگر اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ تو ہے نہیں سو جارہی ہوں میں یہاں سے۔۔۔“

اپنی غیر متوقع ہار پر اچھی خاصی برہم ہوتی اب کہ وہ وہاں سے جانے کے لیے جلدی جلدی ایپرن کے ربن کھولنے لگی۔۔۔تورمیض نے بے اختیار آگے بڑھ کر اُسے بازو سے تھامتے ہوئے اپنے قریب کھینچا۔

”رمیض۔۔۔۔۔!!!“ نتیجتاً جھٹکے سے قریب ترین ہوتی وہ قدرے چونک کر اُس کے چوڑے سینے پر اپنی ہتھیلیاں جمائی گئی۔

دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

”یہاں سے جانے کی اتنی بھی کیا جلدی ہے جاناں۔۔۔؟؟ پہلے حقیقت تو جان لو۔۔۔ دراصل۔۔ تمھیں چھیڑنے کے لیے محض چھوٹا سا مذاق کر رہا تھا میں۔۔۔۔“ مدھم شیریں لہجے میں ہنس کر کہتا ہوا وہ پورے استحقاق سے حیا کی نازک کمر کے گرد اپنے بازو حمائل کر گیا۔۔ تو اُس کی غیر متوقع بے باکی پر وہ صاف گڑبڑائی۔

یہ تو اِس اسٹائلش سے کشادہ کچن کے دروازے اچھے سے لاکڈ تھے۔۔۔ ورنہ وہ پرائیویسی پسند بندہ اتنا مطمئن ہو کر کبھی بھی یوں صاف گستاخیوں پر نہ اترتا۔۔۔

”م۔۔ مذاق تھا۔۔۔۔؟؟؟“ مقابل کی خمارزدہ ہوتی نگاہوں میں جھانکتے ہوئے حیا کے پنکھڑی لب بمشکل پھڑ پھڑائے۔۔۔

اس دوران کمر پر سرسراتی ہوئی اُس کی مردانہ انگلیاں بڑی آہستگی سے ایپرن کے کھلے ربن باندھ رہی تھیں۔

دھیمے سے مسکراتے ہوئے وہ سر کو ہولے سے جنبش دے گیا۔

"گھریلو کوکنگ ہی سہی۔۔۔ مگر تمھارے کومل ہاتھوں کا ذائقہ باکمال ہے بیوی ٹرسٹ می۔۔۔ چیزی سینڈوچ واقعی میں بہت ٹیسٹی بنا ہے۔۔۔ بالکل تمھاری وقتی چڑچڑاہٹ جیسا تیکھا۔۔۔ بھاتی محبتوں جیسا لذیذ ترین۔۔۔ ویل ڈن مائے لٹل لیڈی شیف۔۔۔۔" اپنے مخصوص لب و لہجے میں قدرے ٹھہر ٹھہر کر بتاتے ہوئے رمیض عالم درانی نے آخر میں بے ساختہ آنکھ دبائی تھی۔

اُس کی جانب حیرت سے تکتی حیا کو اُس کی یہ شوخ ادا قدرے دلکش سی لگی۔

"آپ۔۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں ناں۔۔۔۔؟؟؟" مردانہ کلون کی دلفریب مہک محسوس کرتی ہوئی وہ۔۔ منتشر ہوتی دھڑکنوں کے سنگ اب کہ ذرا جھک کر پوچھ رہی تھی۔

تو یعنی اُسکی دو گھنٹوں کی محنت بالکل بھی رائیگاں نہیں گئی تھی۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اندر تک سکون اترا تھا۔

"ہوں ہوں۔۔ بالکل سچ۔۔۔۔" نرمی سے اپنے کہے کی تصدیق کرتا ہوا جہاں وہ اگلے ہی لمحے اُس کے گھنے بالوں کو کیچر کی کسی ہوئی قید سے رہائی دلوا چکا تھا۔۔۔ وہیں مقابل کی بڑھتی جرات پر حیا وقاص کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سنساہٹ سی دوڑ گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاید وہ جانتی تھی کہ آگے وہ اشتیاقاً کیا کرنے والا تھا۔۔؟؟

معاذ میض نے نرمی سے اُس کے سارے بالوں کو ایک سائیڈ پر آگے کی جانب لاتے ہوئے۔۔۔ جھک کر اُن کی دل لبھاتی، خوشگوار مہک اپنے اندر اتاری۔۔۔ تو مدھم مسکراہٹ کے سنگ آنکھیں موند کر کھولتے ہوئے حیا کا تنفس پل میں بگڑا۔

دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔

"ی۔۔ یہاں پر رومینٹک ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے آپکو مسٹر شیف۔۔۔ مت بھولیں کہ یہ ہمارے گھر کا پرسنل کچن نہیں۔۔۔ بلکہ ریسٹورنٹ کا آفیشل ک۔۔ کچن ہے۔۔۔ تو ذرا ہوش سے کام لیجیے۔۔ پ۔۔ پلیز۔۔۔۔" اس کی مضبوط گرفت سے نکلنے کی کمزور کوشش کرتی وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہکلاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

"مجھے پرواہ نہیں۔۔۔۔" جواباً اُس کا ہاتھ تھام کر رمیض نے نرمی سے اپنی گھنی بئیرڈ پر رگڑا۔

ہچکچا کر اُس کے وجیہہ نقوش کو دیکھتے ہوئے۔۔ حیا کے گلابی گالوں میں تیزی سے سرخیاں گھلتی چلی گئیں۔

بھلا کون کہہ سکتا تھا کہ چوبیس سو گھنٹے ماتھے پر بل ڈال کر رکھنے والا وہ سخت۔۔ اکڑو شخص اِس قدر رومانوی مزاج کا بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

مگر تھا تو فقط اُسی کے لیے ناں۔۔۔

سوچتے ہوئے بے اختیار حیا کی مدھم بوکھلاہٹ میں سرشاری سی پھیلی تھی۔

"مگر مجھے ہے۔۔۔اگر کوئی آگیا تو۔۔۔؟؟؟" اُس کی بڑھتی منمانیوں کے آگے بے بس ہوتے ہوئے اُس نے اپنے تئیں مقابل کو ڈرانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی تھی۔

جبکہ اُس کی معصوم سی چالاکی پر رمیض عالم درانی کے لبوں کی پرسکون مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

اپنی قربتوں کے سبب وہ اُسے شرماتی، ہچکچاتی ہوئی۔۔قدرے بے بس سی۔۔بے حد حسین لگتی تھی۔۔۔

اِس قدر حسین کہ وہ رفتہ رفتہ اپنا سور ماضی بھولنے لگا تھا۔۔۔۔

"فکر نہ کرو میرے ہوتے ہوئے کوئی بھی دور دور تک مداخلت کرنے کی حماقت نہیں کرے گا۔۔سو تمھیں ارد گرد کو چھوڑ کر صرف اپنے شوہر کے جذباتوں کی پرواہ کرنی چاہیے بیوی۔۔۔۔۔" بھاری

لہجے میں سنجیدگی سے کہتے ہوئے اُس نے بے اختیار شہادت کی انگلی سے حیا کا تیکھا ناک چھوا۔۔تو ناچاہتے ہوئے بھی حیا کے لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ بکھرتی چلی گئ۔

"اور آپ کو اِس وقت انٹر نیشنل کوکنگ کمپیٹیشن کی تیاریوں پر فل آن فوکس کرنا چاہیے شیف صاحب۔۔۔یادرکھیے کہ استنبول شہر جانے کو بس کچھ ہی دن باقی بچے ہیں۔۔۔۔۔۔" بے ساختہ اُس کے دھڑکتے سینے پر نازک سا مکا مارتی ہوئی وہ اُس کی ڈھٹائی کے آگے بے بس ہی تو ہوئی تھی۔

رمیض نے سر کو دھیرے سے جنبش دیتے ہوئے اُس کی مخروطی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائیں۔پھر ہاتھ کی سفید پشت پر مدھم سا سلگتا لمس چھوڑتے ہوئے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔جو مزید سرخ ہوتی بمشکل اپنے قدموں پر جم کر کھڑی تھی۔

"میرے ساتھ تم بھی ترکی چلی چلوناں۔۔۔اگر جو میں شیف آف دی ائیر کا ایوارڈ وِن کر بھی گیا تو رومینٹک سے کینڈل لائٹ ڈنر میں ہم دونوں مل کر اس جیت کی خوشی سی سیلیبریٹ کریں گے۔۔۔کیا کہتی ہو پھر۔۔۔؟؟؟" سیاہ نگاہوں میں بڑھتی چمک کے سنگ پل میں پلین بناتے ہوئے وہ حیا کو شدت سے ٹھٹھکا گیا۔

ترکی جانے کے لیے اُس کی خود کی تیاریاں توزوروں پر تھیں۔۔۔اور ویسے بھی یہ وہ سنہری موقع تھا جس کے لیے وہ کافی عرصے سے منتظر تھا۔۔۔

اور یہ رمیض عالم درانی کی خوش قسمتی ہی تو تھی جو انٹر نیشنل کوکنگ کمپیٹشن کے لیے۔۔۔دیگر ممالک کے مشہور شیفز کی طرح اُس کی بھی سلیکشن ہو چکی تھی۔

"اوہوں۔۔۔میں دوسری بار آپکے ساتھ ترکی نہیں جانا چاہتی۔۔۔اور یہ تو بالکل بھی نہیں چاہوں گی کہ اتنے اہم موقعے پر میری موجودگی رتی بھر بھی آپکا دھیان بھٹکائے۔۔۔اس لیے آپ اکیلے ہی جایئے گا جناب اور جلد جیت کر واپس لوٹیے گا۔۔۔" فوراً سے انکاری ہوتی حیا کے تاثرات تیزی سے بدلے تھے۔۔۔جس پر خاص غور کیے بناوہ محض بھنویں اچکا کر رہ گیا۔

"اور اگر میں ہار کر واپس لوٹا تو۔۔۔؟؟؟" انگلیوں پر دباؤ دے کر پوچھتا وہ پھر سے غیر سنجیدہ ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جواباً حیا نے دھیرے سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے اپنا گال چہرہ ذرا قریب کیا۔ پھر شدتوں سے دھڑکتے دل کے سنگ ہمت کرتی ہوئی اُسکی سماعت کے نزدیک ترین ہوئی۔

"ایسا نہیں ہو گا کیونکہ مجھے یقین ہے۔۔۔ بہت جلد رومینٹک سے کینڈل لائٹ ڈنر میں ہم مل کر آپ کی جیت کی خوشی سیلیبریٹ کریں گے۔۔ ٹرسٹ می رمیض عالم درانی۔۔۔۔۔" گہرے سرگوشیانہ لہجے میں بولتی ہوئی حیا وقاص جہاں اگلے ہی پل مسکرا کر اُس کے کسرتی کندھے پر مان سے سر ٹکا گئی تھی۔۔۔ وہیں رمیض عالم درانی سرشاری سے اُس کا نازک وجود اپنی مضبوط باہوں میں بھرتا ہوا سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔

اِس خوبصورت حقیقت سے قدرے انجان کہ اپنی کوکھ میں ننھی سی جان پالتی اُس کی بیوی۔۔ ترکی سے واپس لوٹنے پر اُسے باپ بننے کی خوشخبری سنانے کا پکا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔۔

ایسے میں آنے والے سنگین ترین لمحات نے اِن پنپتے ہوئے ارادوں پر بڑی ہی سفاکی سے قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تمھارا انتظار اب ختم ہونے کو ہے ڈیئر ایکس بھابی۔۔۔۔بہت جلد تمھارا دلبر رومی تمھارے پاس تمھارے ہی شہر استنبول میں ہو گا۔۔۔کئی دن وہاں ٹھہرے گا بھی،،، مگر میں تمھیں صاف صاف واضح کیے دیتا ہوں کہ یہ تمھارا اونلی ون اینڈ لاسٹ چانس ہے۔۔۔اب یہ تم پر منحصر ہے کہ خود سے شدید ناراض ہوئے سابقہ شوہر کو کب۔۔۔کیسے۔۔۔اور کس حد تک اپنی جانب مائل کرتی ہو تم۔۔۔۔ہمم۔۔۔۔؟؟؟" ڈھلتی شام تلے کھلی کھڑکی کے سامنے۔۔۔موبائل فون کان سے لگائے کھڑا۔۔۔وہ خالصتاً انگریزی میں زور دے کر بول رہا تھا۔

مدھم تنبیہی لہجہ صاف اُکسانے والا تھا۔

معاً دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوتی حسنہ اُسے سرعت سے رخ پلٹنے پر مجبور کر گئی۔

دوسری طرف سکون میں آتی روزینہ بنار کے جانے اُسے کون کونسی تسلیاں دیتی چلی جا رہی تھی،،، جب سادگی سے گڈ بائے کہتا ہوا زیدان کال کاٹ گیا۔

اُس کے چہرے پر پھیلا اطمینان بغور دیکھتی ہوئی حسنہ چل کر اُس کے مقابل آ رکی تھی۔

"کس سے بات کر رہے تھے آپ۔۔۔؟؟؟حیا سے۔۔۔؟؟؟" لہجہ بظاہر سادہ تھا۔۔ مگر ٹٹولتی آنکھوں کی چبھن پر زیدان نے ضبط سے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گہرا سانس بھرا۔

"فار گاڈ سیک حسنہ۔۔۔حیا نہیں تھی وہ یار۔۔۔فارن کلائنٹ تھا میرا۔۔۔اب تمھاری بہن ترکی میں تو رہنے سے رہی۔۔۔اور میں تمھیں اپنی صفائیاں دے ہی کیوں رہا ہوں آخر۔۔۔؟؟فضول کے شک وشبہات میں تمھارا تو دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔" بے اختیار تسلی دینے کے باوجود بھی وہ اُسے مدھم لہجے میں ڈپٹتا ہوا بیڈ پر جا بیٹھا۔ساتھ ہی اپنا موبائل فون بھی بستر پر ہی پٹخ چکا تھا۔

جواباً حسنہ نے پلٹ کر زیدان کو بے بسی سے دیکھا۔۔۔

ہنوز سر پر لٹکی ہوئی کیفی نام کی تلوار جہاں چوبیس سو گھنٹے اُس کے سانس خشک کیے رکھتی تھی۔۔۔وہیں مقابل کے وقتاً فوقتاً بدلتے لہجوں پر وہ قدرے بے تاب سی ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

کیا ہو کر رہ گئی تھی اُس کی زندگی۔۔۔۔؟؟؟

ایسی بے سکونیاں تو حسنہ وقاص نے کبھی بھی اپنے لیے نہیں چاہی تھیں۔۔۔

معاً سر جھٹک کر ایک دم سے ہی پر سکون ہوتے ہوئے وہ اس کے ساتھ آ بیٹھی۔۔۔ تو زیدان نے کچھ برہمی سے اُس کے دلکش نقوش دیکھتے ہوئے چہرہ پھیر لیا۔

"اچھاناں سوری۔۔۔!! اب یوں ناراض تو نہیں ہوں آپ مجھ سے۔۔۔ جانتے تو ہیں اِس خفگی سے میرا دل بے چین ہونے لگتا ہے۔۔۔ کیا آپ چاہتے ہیں میں بے چین رہوں۔۔۔۔؟؟؟" بمشکل اپنی انا مارتی ہوئی وہ اُس کا کسرتی بازو تھام کر سر اُس کے کندھے پر رکھ چکی تھی۔

زیدان بے اختیار بے زاریت سے پل بھر کو آنکھیں گھمائیں۔ پھر چہرہ ترچھا کر کے اُس کی ملتجی آنکھوں میں جھانکا۔

"نہیں چاہتا۔۔۔ قطعی نہیں چاہتا یار مگر مجھے خفا کرنے میں کوئی کسر چھوڑتی ہو تم۔۔۔؟؟؟" طنز کرتا وہ نا چاہتے ہوئے بھی ذرا نرم پڑا تھا۔

"چاہے صورت کوئی سی بھی ہو۔۔۔ آپ کو چھوڑنے کا ہی تو دل نہیں چاہتا میرا۔۔۔ محبتوں میں بے بس ہوں کیا کروں۔۔۔۔؟؟" زیدان کا ایک ایک وجیہہ نقش مسکراتی نگاہوں سے بے تابانہ تکتی ہوئی وہ دو بدو بول رہی تھی۔

جواباً بھنویں اچکا کر تمسخرانہ مسکراتا ہوا وہ سر جھٹک گیا۔

"و۔۔وہ آج باتوں ہی باتوں میں تائی امی مجھ سے ایک بار پھر۔۔پ۔۔پوتے کی فرمائش کر رہی تھیں۔۔۔یو ناؤ ہماری شادی کو ہوئے بھی تین ماہ سے اوپر کا وقت بیت چکا ہے مگر ابھی تک اِس حوالے سے کوئی خوشخبری۔۔۔۔۔" اُس کا بہتر ہو چکا موڈ بھانپ کر حسنہ گہرا سانس لے کر ہمت کرتی ہوئی اصل مدعے پر آئی تھی۔۔۔جب اچانک وہ بیچ میں ہی قدرے سرد مہری سے اُس کی بات کاٹ گیا۔

"تو تم اُنھیں صاف صاف بتا دیتیں ناں کہ تائی امی! میرے ہوتے ہوئے آپ کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔۔۔اور وجہ۔۔۔میرا یہ ناکارہ وجود ہے جو بچے پیدا کرنے کے قابل ہی نہیں۔۔۔" سر تا پیر کچھ حقارت سے اُسے دیکھتے ہوئے وہ اتنی بڑی بات وہ کتنی آسانی سے کہہ گیا تھا ناں۔

سینے میں دھڑکتا ہوا حسنہ وقاص کا دل شدت سے کٹ کر رہ گیا۔

اگلے ہی پل اُس کے کندھے سے سر اٹھاتی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔پھر تندہی سے کھڑی ہوتی اُس کے مقابل آئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”میری اِس محرومی کی یوں بے رحمی سے دھجیاں بکھرتے ہوئے آپ کو ذرا سا بھی ترس نہیں آتا زیدان۔۔۔؟؟؟اپنی محبتوں کا عادی بنا کر اب کیوں ناقابلِ برداشت نفرتوں سے پل پل مارنا چارہے ہیں آپ مجھے۔۔۔؟؟؟“ معاً مٹھیاں بھینچ کر کہتی وہ دبا دبا سا چیخ اٹھی تھی۔

جواباً اٹھ کر کھڑے ہوتے زیدان نے سر کو جنبش دیتے ہوئے اُس کی تیزی سے بھیگتی نگاہوں میں جھانک کر دیکھا۔

وہ مکروہ عورت اب اُسے حد درجہ زچ کرنے لگی تھی۔۔۔ کبھی اولاد کے نام پر تو کبھی علحیدہ گھر لینے کی فرمائشیں کر کر کے۔۔۔

مگر وہ اُس کی بے تکی باتوں کو رتی بھر بھی اہمیت دیتا تب ناں۔۔۔

”کیونکہ تم ہو ہی اس قابل حسنہ وقاص۔۔۔اور مجھے نہیں لگتا کہ اتنی بڑی محرومی کے بعد ہمارا یہ ساتھ ساری زندگی کے لیے چلے گا۔۔۔آخر کسی نہ کسی روز تمھارے اِس بانجھ پن کا راز ساری دنیا پر فاش تو ہو گا ہی ہو گا۔۔۔اور نتیجہ تم بہتر جانتی ہو۔۔۔“ بے سکونی سے سینے پر بازو لپیٹ کر بولتا ہوا وہ اپنی سفاکیت سے اُس کے ویران تن بدن کو بھڑکا ہی تو چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اِس بات پر ہلکان ہوتی حسنہ نے بے اختیار آگے بڑھ کر اُس کا گریبان جکڑا۔

ٹھیک ٹھاک ماحول پلوں میں بگڑتا چلا جارہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں چلے گا ہمارا ساتھ۔ہاں۔۔؟؟؟ضرور چلے گا اور آخری دم تک چلے گا۔۔۔ہ۔۔ہم۔۔۔ہم اپنے لیے ایک نوزائیدہ بچہ ایڈاپٹ کرلیں گے ناں۔۔۔۔اُس کے ماں باپ بن کر اُسے پالیں گے۔۔جوان کریں گے۔۔اور پھر۔۔۔۔" تڑپ کر سمجھاتی وہ پاگل ہونے کو تھی۔۔۔جب زیدان نے ماتھے پر ناگوار بل ڈالتے ہوئے اُس کی جانب قدرے ناپسندیدگی سے دیکھا۔آنکھیں ضبط سے سرخ ہونے لگی تھی۔

اگلے ہی پل وہ حسنہ کی کلائیاں دبوچ کر مروڑتا ہوا اُسی کی کمر سے ٹکا چکا تھا۔

"سس۔۔ز۔۔یدان۔۔۔۔" اذیت دیتی سخت گرفت پر وہ سسک کر رہ گئی۔۔۔

آنسو ٹپکاتی غلافی نم آنکھوں میں صاف وحشت اتر آئی تھی۔۔۔

"خبردار۔۔۔۔!!!خبردار جو آئندہ یہ گھٹیا بات تم نے میرے سامنے کی تو۔۔۔۔میں تم جیسی فریبی۔۔مطلبی عورت سے اتنی محبت تو قطعی نہیں کرتا کہ باصلاحیت ہوتے ہوئے بھی کسی اور کا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نوزائیدہ بچہ ایڈاپٹ کرلوں۔۔۔دوسری شادی کرلوں گا یا پھر تمھیں طلاق دے دوں گا۔۔ مگر کسی غیر کی اولاد کو اپنا نام دے کر قطعی ایڈاپٹ نہیں کروں گا ڈیمٹ۔۔۔۔ سمجھ لو میری یہ بات۔۔۔"

ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتا ہوا جہاں وہ اپنی طیش زدہ۔۔ سلگتی سانسوں سے اُس کا بھیگا چہرہ جھلسا چکا تھا۔۔۔وہیں مقابل کے حقارت سے پرے دھکیلنے پر حسنہ وقاص سسک کر رہ گئی۔

معاذ یدان عالم درانی تندہی سے اپنا کالر جھٹکنے کے بعد بستر سے موبائل فون اٹھایا۔۔۔پھر اُسے گہری اذیتوں میں چھوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

پیچھے وہ شکست خوردہ سی دماغ کی پھٹتی نسیں تھام کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس بات سے قدرے بے خبر کہ اُس کا شوہر اپنے سکون کی خاطر۔۔ سنگین چال چلتے ہوئے جانے کتنوں کو ہی برباد کرنے کی ٹھان چکا تھا۔

اس دوران دبیز قلین پر گرنے کے انداز میں بیٹھنا بے ساختہ تھا۔۔۔۔

کھڑکی کے پردوں سے چھن کر اندر آتی سورج کی شفاف۔۔۔مدھم کرنیں سیدھا اُس کے بیدار ہوتے نقوش پر پڑ رہی تھیں۔

معاً کسمسا کر اپنی خمار زدہ آنکھیں کھولتی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔پھر گہری جمائی لیتی ہوئی سست روی سے کھلے بالوں کا جوڑا باندھنے لگی۔۔تو اچانک اُس کی بھٹکتی نگاہیں دروازے میں ایستادہ کھڑے حمزہ پر گئیں۔

وہ اُس کا کھلا کھلا سا سادہ چہرہ عجیب نظروں سے تک رہا تھا۔

”حمزہ بیٹا۔۔؟؟؟وہاں کیوں کھڑے ہو آپ۔۔؟؟اِدھر میرے پاس آؤناں۔۔۔“ ذرا چونک کر بولتے ہوئے زلیخا کے گلابی لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھری۔۔۔تو ننھی انگلیاں مڑوڑتا ہوا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اسکے قریب چلا آیا۔

نیتجتاً زلیخا نے قدرے لاڈ سے اُسے اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے نرم حصار میں بھرا تھا۔

اب وہ ضد کرکے زیادہ تر اپنی نانانانی کے پاس ہی سوتا تھا۔۔۔

اُس کی عادتوں، لہجوں میں ایک جھجھک سی آچکی تھی۔۔

مختصراً اِن گزرتے دنوں میں وہ بہت تیزی سے بدل رہا تھا۔۔۔

"کیا بات ہے چندا۔۔؟؟میرا گڈا اتنا خاموش۔۔اداس اداس سا کیوں لگ رہا ہے مجھے۔۔۔ہمم۔۔؟؟؟"زلیخا نے اُس کے پھولے نازک گال کو چومتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔۔تو حمزہ بے اختیار وہیں بیٹھے بیٹھے مکمل اُس کی جانب پلٹا۔

ننھا سا دل ماں کی ممتاء نچھاور کرنے پر تیزی سے دھڑک اٹھا تھا۔

"مومی۔۔۔آئی ڈونٹ لائیک ڈیڈا بی کازوہ بالکل بھی اچھے انسان نہیں ہیں۔۔۔اور نہ ہی میرے بیسٹ فرینڈ۔۔۔آپ خود بھی اُن سے ایوائڈ کیا کریں ناں۔۔۔میری بجائے آپ ہر وقت صرف انہی کے ساتھ چپکی رہتی ہیں۔۔۔۔" منہ بسور کر قدرے خفگی سے بولتا ہوا وہ زلیخا کو کافی حیران کر گیا تھا۔

"حمزہ بیٹا یہ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟ کتنی بری بات ہے ناں۔۔ایسے نہیں کہتے۔۔۔دیکھو ہم دونوں ہی تمھیں بہت چاہتے ہیں چندا تمھارا اتنا خیال کرتے ہیں۔۔۔اسپیشلی تمھارے ڈیڈا۔۔۔۔پھر بھی ایسی نیگیٹیوٹی کیوں آرہی ہے تمھارے دماغ میں۔۔۔ہوں۔۔۔؟؟؟؟" بیٹے کے غیر متوقع رویے پر متفکر ہوتی وہ حمزہ کو نرمی سے سمجھا رہی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اُس سے کہیں زیادہ توفائق درید اُس کے بیٹے سے لاڈ محبت جتاتا تھا۔۔۔

جبھی وہ ہر لحاظ سے خوش تھی۔۔۔قدرے مطمئن تھی۔۔۔

مگر سیاہ حقیقتوں سے واقف وہ بچہ کچھ سمجھتا تب ناں۔۔۔!!!

”نو مومی یو آر رونگ۔۔۔ہی از ناٹ مائے ڈیڈا۔۔۔ایکچولی ہی از کازاماجِن۔۔۔یس۔۔۔“ بے اختیار ننھے ننھے ہاتھوں سے زلیخا کے تپے رخسار تھامتے ہوئے حمزہ نے۔۔ نفی میں سر ہلا کر شدید ناپسندیدگی سے کہا۔

معصوم آنکھیں بڑی بڑی کر کے بتاتے ہوئے انداز یوں تھا جیسے اپنا بڑا ہی گہرا راز اُس پر افشاں کر رہا ہو۔۔۔

حمزہ کی بہکی باتوں پر بے اختیار زلیخا نے ذرا غصے سے تیوریاں چڑھائیں۔

یہ وہ کس ٹون میں۔۔کس طرح کی باتیں کہہ رہا تھا آخر۔۔۔۔؟؟؟

”او جسٹ اسٹاپ دِس نان سینس حمزہ۔۔۔اب دوبارہ میں تمھارے منہ سے ایسی کوئی بکواس نہ سنوں۔۔۔ورنہ رکھ کر ایک تھپڑ لگاؤں گی زور کا۔۔۔“ بے اختیار اُس کے ہاتھوں کو اپنے تن چکے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

چہرے سے جھٹکتے ہوئے زلیخا نے جہاں ڈپٹ کر اُسے بری طرح سہمنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔وہیں کمرے میں چائے لے کر داخل ہوتا فائق درید دونوں کو ساتھ دیکھ کر بے ساختہ محتاط ہوا۔

"اب آپ بھی میری اچھی مومی نہیں رہیں۔۔۔۔" تیزی سے بیڈ سے اترتے ہوئے۔۔بھیگی آنکھوں کے ساتھ روہانسا ہو کر بولتا وہ مزید وہاں رکا نہیں تھا۔۔۔بلکہ خود کو وارننگ دیتی نگاہوں سے تکتے ہوئے فائق پر خوف کی سرسری سی نگاہ ڈالتا ہوا کمرے سے بھاگتا چلا گیا۔

پیچھے زلیخا نے بے بسی سے گہرا سانس بھرتے ہوئے پیشانی تھامی تھی۔

معاً کیفی خود کو کمپوز کرتا ہوا تیزی سے زلیخا کی جانب لپکا۔

"ایوری تھنگ اِز اوکے زلیخا۔۔۔؟؟؟ یہ حمزہ ایسے خفا ہو کر کیوں گیا ہے یہاں سے۔۔۔؟؟ڈانٹا ہے آپ نے اُسے۔۔۔۔؟؟؟" بھاپ اڑاتی چائے کا مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے وہ بے تابی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں ڈانٹا ہے کیونکہ وہ حرکتیں ہی الٹی کر رہا تھا۔۔۔خفا تھا تم سے بہت،،، کہہ رہا تھا کہ تم بالکل بھی اچھے انسان نہیں ہو اور نہ ہی اب میں۔۔۔جانے کیا ہو گیا ہے اُسے جو ایسی اوٹ پٹانگ باتیں سوچتا اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کرتا پھرتا ہے۔۔۔؟؟؟" سر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھتی زلیخا نے کچھ پریشان لہجے میں جواب دیا۔۔۔تو کیفی خود پر ضبط کرتا ہوا بڑی مشکلوں سے مسکرا کر رہ گیا۔

"شاید۔۔۔میرا اُسے سوئمنگ نہ سیکھانے کا نتیجہ ہے یہ۔۔۔اُس دن وہ مجھ سے ضد بھی کر رہا تھا لیکن اٹس مائے میسٹیک۔۔۔آفس کی بڑھتی ذمہ داریوں کی وجہ سے میں اِس چیز کے لیے وقت ہی نہیں نکال پایا۔۔۔مگر آپ بالکل بھی فکر نہیں کریں جانِ تمنا میں اُسے اپنے طریقے سے ہینڈل کر لوں گا۔۔۔اور تو اور اب آپ میرے بچے کو بالکل بھی نہیں ڈانٹیں گی گوٹ اٹ۔۔۔۔۔" کیفی کا دماغ بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا، جبھی پل میں خود سے بات بناتا ہوا وہ بڑی ہی ہوشیاری سے زلیخا کو اندر تک پُر سکون کر گیا۔

اندر ہی اندر اُس بے وقوف بچے کی ہمت پر اُبال سا اُٹھنے لگا تھا۔۔۔۔

پہلے ہی وہ مقابل بیٹھی اُس عورت کا اندھا اعتماد پانے کے لیے اپنا آپ لٹا چکا تھا۔۔۔اور اب بھی رفتہ رفتہ لٹا ہی رہا تھا۔۔۔مگر اپنے انتقام کی اِس چُنی ہوئی کھٹن راہ میں مزید آزمائشوں کا روادار قطعی نہیں ٹھہرنا چاہتا تھا۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن ایسے کیا دیکھ رہے ہو میری طرف۔۔۔؟؟؟" فائق کو یک ٹک اپنی جانب تکتا پا کر۔۔۔ زلیخا نے بے اختیار اُس کی نگاہوں کے آگے ہلکے سے چٹکی بجائی تو وہ چونکا۔ پھر اُس کی گداز کلائی تھامتا ہوا دھیرے سے مسکرایا۔

"دیوانے اپنے محبوب کو ایسے ہی تو دیکھا کرتے ہیں۔۔۔" انگلیوں میں انگلیاں پھنساتا وہ بھاری لہجے میں بولا تو اُس کی چاہت جتاتے اِس انداز پر دلکش مسکراہٹ نے زلیخا کے گلابی لبوں کو شدت سے چھوا۔

ہاں۔۔۔ہاں بہت کم وقت میں وہ شخص اُسے بے حد عزیز ہو چکا تھا۔۔۔ جبھی وہ خود بھی اُس سے اعترافِ محبت کرنے سے اب ہچکچاتی نہیں تھی۔۔۔

"اچھا لگتا ہے جب اِن حسین آنکھوں اور گلاب لبوں کی مسکراہٹ کی وجہ فقط میں بنتا ہوں۔۔۔ بہت خوبصورت ہیں آپ زلیخا فائق درید۔۔۔ اتنی کہ ہر پل آپ کے عشق میں ڈوب جانے کو دل کرتا ہے۔۔۔" اس کی طرف جھک کر سرسراتے ہوئے معنی خیز لہجے میں بولتا وہ زلیخا کا دل شدتوں سے دھڑکا گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مدھم گلابی گال مقابل کی پُر تپش نگاہوں پر پل میں سرخ ہوئے تھے۔

"ت۔۔ تمھارے اِس مارننگ رومینس نے تمھاری لائی ہوئی چائے ٹھنڈی کر دی ہے شوہر جی۔۔۔۔" جانے کیسے سارا ضبط کھوتے ہوئے فائق آخری حد تک اُس پر جھکنے کو آیا تھا۔۔۔جب دھیرے سے ہنس کر بر وقت بیڈ کراؤن سے لگتی وہ ذرا ہڑبڑا کر بولی۔

وہ اکثر اُس کی محبت میں بذاتِ خود چائے آملیٹ کی حد تک کوکنگ کر لیا کرتا تھا۔

معاً کیفی زلیخا کی دلکش آنکھوں میں شرارت بھانپ کر۔۔۔اپنا چہرہ اُس کے سرخ نقوش کے قریب ترین لے جاتا ہوا اُسے گہرا سانس لینے پر مجبور کر گیا۔

"یوں دوری اختیار کر کے کبھی کبھار آپ میرے حساس معاملات میں بہت زیادتی کر جاتی ہیں بیوی جی۔۔۔باز آجائیں ورنہ اگر میں صاف زیادتی کرنے پر اتر آیا تو آپ کے لیے سانس لینا بھی دشوار ہو جائے گا۔۔۔" اُس کی پلکوں کی اٹھتی گرتی چلمن پر گہری پھونک مارتا وہ گھمبیر سرگوشیانہ آواز میں بول رہا تھا۔۔۔۔

"توہو جانے دو۔۔۔۔۔" فائق درید کے ماتھے سے اپنی پیشانی ٹکاتے ہوئے جہاں زلیخا عالم درانی کے مسکراتے لب دھیرے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔وہیں اُس کے لاپرواہ سے انداز پر کیفی کا سخت دل محض پل بھر کے لیے اُس کے حق میں دھڑک اٹھا۔۔۔

اے کاش کہ وہ جان لیتی۔۔۔جان لیتی کہ مقابل کے ہاتھوں ہونے والی ذیادتی، عنقریب ہی اُس کی سانسیں آخری حد تک دشوار کر دینے والی تھی۔۔۔۔

"بابا میں چاہتی ہوں کہ آپ۔۔۔آپ اب حسنہ سے مزید ناراضگی مت جتائیں۔۔۔اُسے دل سے معاف کر دیں۔۔۔" وہ بولی تو وقاص صاحب نے قدرے چونک کر حیا کو دیکھا۔

وہ محض کچھ دیر کے لیے ہی اُن سے ملنے ان کے گھر آئی تھی۔۔۔

"بیٹا یہ بات تم کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟؟اُس کی ذیادتی۔۔سنگدلی کا شکار ہونے کے باوجود بھی۔۔۔؟؟؟بھول گئیں کہ کیسے تمھاری شادی خراب کروا کے ذلیل و رسوا کر دیا تھا اُس نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تمھیں۔۔۔؟؟" جتاتے ہوئے وقاص صاحب کا کھلا کھلا سا چہرہ ایک دم ہی تن کر سخت ہوا۔۔ تو حیا نے بے اختیار اُن کے مدھم جھریوں والے ہاتھ تھام لیے۔

"جانتی ہوں بابا۔۔ سب جانتی ہوں۔۔۔ بے شک حسنہ لاکھ غلط سہی۔۔۔ بے شک اُسے کوئی احساس کوئی پچھتاوا نہ ہو اپنے کیے کا۔۔۔ لیکن اِس حقیقت کو بھی تو نہیں جھٹلایا جا سکتا ناں۔۔ اگر وہ بر وقت زیادتی نہ کرتی تو آپ رمیض عالم درانی کی صورت میرے لیے بہترین ہمسفر کا انتخاب کبھی نہیں کر پاتے۔۔۔ اور نتیجتاً میں ایک دوغلے شخص کے ہاتھوں اپنی زندگی فنا کروا بیٹھتی۔۔۔ " حیا بڑی ہی نرمی سے اُنھیں حقیقت کا دوسرا گہرا رُخ دکھا رہی تھی۔

وقاص صاحب نے اُس کے لفظوں کی گہرائی پر ضبط سے سر جھٹکا۔

"کہتے ہوئے دل میں اذیت سی اٹھتی ہے لیکن وہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہی ہے۔۔ پلیز آپ اپنی ساری خفگی مٹا کر اُسے اپنے ساتھ ہونے کا احساس دلائیے۔۔۔ اِن کٹھن حالات میں کہیں نہ کہیں اُسے آپ کی بھی ضرورت ہے بابا۔۔۔ پلیززز۔۔۔۔" انھیں زور دے کر سمجھاتے ہوئے جہاں حیا کا لہجہ

ضبط کے باوجود بھی بھیگنے لگا تھا۔۔۔وہیں وقاص صاحب کا دل اپنی اولاد کی بابت ناچاہتے ہوئے بھی شدتوں سے بے تاب ہونے لگا۔

حسنہ کا سوچتے ہوئے اُن کی جانے کتنی ہی راتیں بے سکون جگ رتوں میں گزری تھیں۔

مگر وہ اپنے اندر کا دکھ کسی پر ظاہر کرتے تب ناں۔۔۔

"م۔۔میں سوچوں گا اِس بارے میں۔۔۔۔" معاً آہستگی سے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے وہ پوری طرح سے پھر بھی نہیں پگھلے تھے۔

اُن کی سرخ ہوتی نم آنکھوں میں دیکھتی حیا کے لب ہولے سے مسکرائے۔

"اوہوں۔۔۔۔آپ فوری عملی اقدام کریں گے بابا۔۔۔میری خاطر۔۔۔۔۔۔" نفی میں سر ہلا کر بضد ہوتی وہ وقاص صاحب کو حد درجہ بے بس ہی تو کر رہی تھی۔

پلکیں جھپکانے کے سبب اس کی گالوں پر پھسلتے آنسو دیکھتے ہوئے وہ شکستگی کا گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔

پھر نم آنکھیں مسل کر بمشکل سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے سرشار کر گئے۔

"اپنی ماں کی ہی طرح بڑی صاف دل کی ہو تم بھی۔۔۔۔ سمجھدار۔۔نرم طبیعت، سادہ مزاج سی۔۔رنگ وروپ میں بھی کافی حد تک اُسی سے ملتی جلتی۔۔۔۔" قدرے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیر کر بولتے ہوئے وہ بھی حیا کے سنگ نرمی سے مسکرا دیئے تھے۔

اُن کی بیٹی اپنے شوہر کے سنگ سکون کی زندگی جی رہی تھی یہ اطمینان بخش حقیقت وقاص صاحب کو اندر تک راحت دلا گئی تھی۔

معاً اپنے آنسو رگڑ کر صاف کرتی وہ بیٹھے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ کی اِسی رضامندی کی خوشی میں، میں ابھی اپنے ہاتھوں سے آپکی پسندیدہ ادرک والی چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔" سر سے سرکتا گلابی رنگ دوپٹہ بروقت درست کرتی وہ ہشاش سی پلٹی تھی۔۔۔

مگر کمرے کی دہلیز پار کرنے سے پہلے ہی۔۔اچانک شدتوں سے چکراتے سر نے اُسے ٹھیک ٹھاک ڈگمگا جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

”اُففففف۔۔۔۔۔۔“ پلوں میں بھاری ہوتے تنفس پر جہاں۔۔حیازرد ہوتی رنگت کے ساتھ قریب ہی پڑے سنگل صوفے پر ڈھے سی گئی تھی۔۔۔وہیں وقاص صاحب حیران ہوتے تیزی سے اُس کی جانب لپکے۔

”حیا!۔۔۔کیا ہوا میری بچی۔۔۔؟؟؟ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟“ اُس کی بگڑتی طبیعت پر وہ قدرے تشویش زدہ ہو کر پوچھ رہے تھے۔

”م۔۔میں۔۔۔ٹھ۔۔ٹھیک ہوں بب۔۔بابا۔۔۔“ گہرے گہرے سانس لیتی وہ بمشکل گویا ہوئی۔۔۔تو اُس کی حالت کو نا سمجھتے ہوئے وقاص صاحب نے پلٹ کر۔۔۔پُھرتیوں سے وہاں پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا۔پھر فوری اس کی طرف آئے۔

”ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟ ارے بیٹا دیکھو تو سہی خود کی حالت کیسے سانسیں اکھڑ اکھڑ جارہی ہیں تمھاری۔۔۔رنگت بھی زرد پڑ گئی ہے۔۔۔ت۔۔تم یہ پانی پی کر ذرا ہمت کرو۔۔م۔۔میں فوری بھائی صاحب کے فیملی ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں۔۔تم گھبرانا نہیں بالکل بھی میرا بچہ۔۔۔۔" عجلت میں پانی کا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ادھ بھرا گلاس اُسے تھما کر پریشانی سے سر پر پیار دیتے ہوئے وہ دہلیز کی جانب دوڑنے کے انداز میں لپکے تھے۔

ایسے میں کمرے کے کھلے دروازے کی اوٹ میں تب سے کھڑا وہ نفوس فوری محتاط ہوتا ہوا سیدھا دیوار سے جالگا تھا۔

"بابا۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" بمشکل گھونٹ پانی پی کر۔۔۔ گھٹی سانسیں بحال کرنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی حیا جہاں چاہ کر بھی اپنے بوکھلا چکے باپ کو جانے سے روک نہیں پائی تھی۔۔۔ وہیں اپنے دھیان میں چھوٹا سا لاؤنج تیزی سے پار کرتے ہوئے وقاص صاحب اپنے پیچھے کسی نفوس کی موجودگی کو پرکھ ہی نہیں پائے تھے،،، جو باپ بیٹی کے بیچ ہونے والی ایک یک بات کو بآسانی سن رہا تھا۔

حیا نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ طویل گہرا سانس کھینچتے ہوئے پانی کے گلاس کو سائیڈ پر رکھا تھا۔

"افففف۔۔۔ بابا۔۔۔ آ۔۔ آپ کو براہ راست صاف صاف بتانے کی میری ہ۔۔ ہمت ہی نہیں ہو سکی کہ ایسی حالت میں یہ سب۔۔ مم۔۔ معمولی سی علامات ہوتی ہیں۔۔۔ ہ۔۔ ہاں معمولی سی علامات،،، اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وجہ میرا پریگنینٹ ہونا ہے۔۔۔" بے بسی سے بولتی ہوئی جہاں وہ اچانک آنے والی قے کے سبب سختی سے منہ پر ہاتھ جمائے۔۔اندھا دھند واشروم کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

وہیں اِس ہانپتے انکشاف پر منجمد ہو چکا وہ شخص۔۔ہاتھ میں تھامے عشقیہ خطوط کو بے اختیار مسلتا ہوا سر تا پیر اشتعال کی بھٹی سلگ چکا تھا۔۔۔۔

سنسناتے ہوئے دماغ نے شدت سے کچھ انہونی کرنے کی ترغیب دی تھی۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"سنو تم امریکن بی بی۔۔۔آخر کب تک اپنے چچا کی گزارے لائق سیلری پر پلتی رہو گی ہاں۔۔۔؟؟؟یہاں ایک سو ایک سے زیادہ نائٹ کلبز ہیں۔۔۔کہا بھی ہے کہ کسی بھی ایک میں جاب شروع کر دو۔۔۔خود بھی کھاؤ ساتھ ہمیں بھی کھلاؤ۔۔۔جوان ہو۔۔خوبصورت ہو۔۔مردوں کو منٹوں میں اپنی جانب قائل کرنے کے قابل ہو۔۔۔تم پر تو کوئی بھی مر مٹے گا۔۔۔پھر میری بات مان کیوں نہیں لیتی تم۔۔۔؟؟" رات کی بے وقت بھوک کے سبب وہ اِس پل کچن میں ہی بیٹھ کر،،،نرم

پھلکے کے ساتھ تلے ہوئے بھاپ اڑاتے کباب کھا رہی تھی۔۔۔جب اچانک وہاں آتی حرم بیگم نے آتے ہی اُسے ٹوٹی پھوٹی قابلِ سمجھ انگریزی بول کر کوسنا شروع کر دیا۔

روزینہ نے ضبط سے لب بھینچ کر ہاتھ میں پکڑا پھلکا پلیٹ میں پٹخا۔ پھر تندہی سے کھڑی ہوتی اپنی چچی کے مقابل آئی۔

وہ مقابل کھڑی اُس لالچی۔۔۔بے لحاظ عورت سے حقیقتاً تنگ آچکی تھی۔

ترکی آنے کے بعد روزینہ نے اپنے ساتھ لائی ہوئی ساری جمع پونجی چند باتوں میں آکر اپنے چچا جان کے حوالے کر دی تھی۔۔۔

جنھیں وہ اپنا کاروبار وسیع کرنے کے چکر میں بڑے ہی آرام سے برباد کر چکے تھے۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔بہت اکڑ رہی ہیں ناں آپ اِس گزارے لائق سیلری کو لے کر۔۔اور خاصی تکلیف بھی ہے میرے یہاں رہنے سے۔۔ لیکن فکر نہیں کریں۔۔۔بس کچھ دن اور۔۔۔کچھ دن اور میرا وجود یہاں برداشت کرلیں۔۔ کیونکہ بہت جلد میں آپ کا یہ کرائے کا مکان چھوڑ کر اپنے رئیس شوہر کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو جاؤں گی۔۔۔نائٹ کلبز اور مرد رجھانے کی گھٹیا جاب آپ ہی کو مبارک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہو۔۔۔" بڑے اعتماد سے شستہ انگریزی میں دوٹوک جواب دیتی ہوئی وہ مزید وہاں رکی نہیں تھی۔۔بلکہ دھکا دینے والے انداز میں حرم بیگم کو اپنے سامنے سے پیچھے ہٹاتی کچن سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

"ارے اگر اتنی ہی معصوم اور صاف ساوتری ہو تو پھر گھر بیٹھے میرے شاہو کو اپنے چنگل میں کیوں پھانس لیا تم نے بدلحاظ ڈائن۔۔۔بڑی آئی رئیس شوہر کے ساتھ پاکستان شفٹ ہونے والی۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔" اپنے آوارہ عیاش بیٹے کی بابت روزینہ کے کردار پر کھل کے چوٹ کرتی ہوئی حرم بیگم پیچھے سے چلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

سرمئی سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سیاہ رنگ گاڑی اِس وقت کراچی ائیرپورٹ کو قدرے پیچھے چھوڑ آئی تھی۔۔۔

شفاف شیشے کے پار بھاگتے دوڑتے مناظر کو کھوئے کھوئے انداز میں تکتے ہوئے حیا نے گہرا سانس بھرا۔

آج رمیض عالم درانی کی ترکی کی فلائٹ تھی۔۔۔اور کچھ دیر پہلے ہی وہ اُسے نم نگاہوں سے اوجھل ہوتا دیکھ،،،وقاص صاحب کے سنگ واپس پلٹ آئی تھی۔

مگر جانے سے پہلے وہ قدرے محبت سے اُس کے مومل ہاتھ تھام کر جلد ہی اپنے واپس لوٹ آنے کا دلاسہ دینا قطعی نہیں بھولا تھا۔

بے اختیار حیا نے اپنا سر شیشے سے ٹکاتے ہوئے غلافی آنکھیں موندلیں۔

دل دھڑکاتی یادیں پل میں دماغ کے سیاہ پردے پر بکھری تھیں۔

"میضضضض۔۔۔۔۔۔!!!" گاڑی ڈرائیو کرتے سے۔۔۔رمیض عالم درانی جہاں موقع ملتے ہی حیا کی سرخ گال پر سلگتا ہوا لمس چھوڑ کر پل میں سیدھا ہوا تھا۔۔۔وہیں اِس گہری بے باکی پر حیرت سے آنکھیں پھیلاتی وہ بے ساختہ دبا دبا سا چیخ پڑی۔۔

ایسے میں پچھلی نشست پر۔۔۔اپنے دھیان میں شیشے کے پار دیکھتے وقاص صاحب قدرے ٹھٹھک کر اُن کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"ک۔۔ کیا ہوا بیٹا۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔؟؟؟" اُنھوں نے فکر مندی سے پوچھا۔۔ تو شرمندگی سے نچلا لب کچلتے ہوئے حیا کی زبان تالو سے جا چپکی۔

وہ تو پہلے ہی سے اپنے شوہر کی پوشیدہ چھیڑ خانیوں پر سانس روکے بیٹھی تھی۔۔۔ جو بیک ویو مرر سے اپنے سسر کا دھیان رکھتے ہوئے کبھی کلائی دبا کر چھوڑ دیتا تھا۔۔ تو کبھی سرخ گال کو انگلیوں کی پشت سے چھو کر اُس کے دل کی دھڑکنیں تیز کر ڈالتا تھا۔۔۔

مزید چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو مسل کر مدھم سا کھینچ لینا تو جیسے اُس کے سفر کا پسندیدہ مشغلہ رہا تھا۔

اُس کے حسین چہرے کی اڑی اڑی رنگت دیکھتے ہوئے رمیض نے لب بھینچ کر اپنی دلکش مسکراہٹ دبائی۔

"جواب دو حیا۔۔۔ چچا جان تم سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔۔۔؟؟ ایوری تھینگ از فائن۔۔۔؟؟؟" اُس کی جانب میٹھی نگاہوں سے دیکھ کر آنکھ دباتا وہ کتنی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا ناں۔۔۔

جواباً نازک مٹھیاں بھینچتی ہوئی وہ اُسے غصے میں صحیح سے گھور بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہاں وہ مانتی تھی کہ مقابل نے اُس کی خاطر سگریٹ نوشی بالکل ہی ترک کر دی تھی۔۔۔ مگر اس کے نتیجے میں اُس کی منمانیاں بھی تو کتنی بڑھتی چلی گئی تھی ناں۔۔۔

"ک۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا بابا۔۔۔ بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔" معاً اُن کی جانب چہرہ پھیر کر کہتی وہ بڑی مشکلوں سے مسکرائی۔

"تو پھر ایسے بلاوجہ چیخ کیوں پڑی تھیں تم چندا۔۔۔؟؟ تمھاری طبیعت تو درست ہے ناں۔۔۔؟؟؟"

وقاص صاحب کے سادگی سے پوچھنے پر جہاں حیا کا رنگ شدت سے متغیر ہوا تھا۔۔۔ وہیں اسٹیرنگ بائیں جانب موڑتے ہوئے رمیض کے لب دھیرے سے ہنسے۔

اُس کے ہاتھوں وہ بیچاری برا پھنسی تھی۔۔۔۔

"بلاوجہ نہیں چیخی تھی بابا۔۔۔و۔۔۔وہ۔۔۔ مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں نے ابھی ابھی گاڑی میں چھپکلی کا بچہ دیکھا ہے۔۔۔ہاں۔۔۔" سوچ سمجھ کر جواب دیتی حیا بڑا ہی بچگانہ بہانہ بنا گئی تھی۔

وقاص صاحب نے ناچاہتے ہوئے بھی تائید میں دھیرے سے سر ہلا دیا۔۔۔ تو رمیض نے کچھ حیرت سے بھنویں اچکا کر اُسے دیکھا۔

"غلط دیکھا ہے بیوی۔۔ میری گاڑی ہر لحاظ سے چھپکلی پروف ہے۔۔۔ اس لیے ماں یا بچے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔" اُسے مزید چھیڑنے کو برجستہ جواب دیتے ہوئے جہاں رمیض نے استہزائیہ کندھے اچکائے تھے۔۔۔ وہیں اپنا سارا ضبط کھوتی حیا نے۔۔۔ بے اختیار اُس کی مدھم بالوں والی سفید کلائی پر زوروں کی چٹکی بھری۔

"اوووہ شِٹ۔۔۔۔۔۔۔۔" شدت سے اٹھتی جلن پر بے ساختہ بآوازِ بلند غراتا ہوا۔۔۔ وہ ایک بار پھر سے شیشے کے پار دیکھتے وقاص صاحب کا دھیان اپنی جانب مبذول کروا گیا تھا۔

اس دوران گاڑی کا بیلنس پل بھر کو ڈگمگا کر فوری درست ہوا تھا۔

"کیا۔۔ کیا ہوا رمیض بیٹا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟؟ ایسے چلائے کیوں۔۔۔۔؟؟؟" اب کی بار وقاص صاحب کے بے چین سوال سے لطف لینے کی باری حیا وقاص کی تھی۔

رمیض نے ضبط سے لب بھینچ کر اُس کو گھورا۔۔۔ تو برابری پر آنکھ مارتے ہوئے حیا کی دل دھڑکاتی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

”و۔۔وہ چچا جان۔۔۔مجھے بھی اب ایسا لگنے لگا ہے جیسے میری گاڑی میں واقعی چھپکلی کا شریر بچہ گھس آیا ہے۔۔۔۔“ ٹھہر ٹھہر کر دھیمے لہجے میں اپنی صفائی دیتا ہوا۔۔رمیض عالم درانی اُسے پنکھڑی لبوں پر ہاتھ جما کر اپنی کھلکھلاہٹ روکنے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔

معاً ایک جھٹکے سے سڑک کے کنارے رکتی گاڑی پر جہاں قدرے چونک کر مسکراتی نگاہیں کھولتی حیا،،،اپنی دلفریب یادوں سے باہر نکلی تھی۔۔۔وہیں پچھلا ٹائر یکلخت پنکچر ہو جانے کے سبب وقاص صاحب بھی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلے۔۔۔

یکدم ہوتی عجیب سی بے چینی کے سبب حیا نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اپنی طرف کا شیشہ نیچے کیا تھا۔

”صدقہ دے دو صاحب۔۔۔رب تمھارا۔۔تمھارے بچوں کا بھلا کرے گا صاحب۔۔۔ساری آفتیں تمھارے سر سے ٹال دے گا۔۔۔“ معاً پاس سے دوڑ کر گزرتی عورت نے کسی آدمی سے بے تابانہ صدقہ مانگتے ہوئے حیا کی توجہ شدت سے اپنی جانب کھینچی۔۔۔تو بے اختیار حیا کا ہاتھ ڈیش بورڈ پر پڑے اپنے وائٹ ہینڈ بیگ پر پڑا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ارادہ کرنے کے باوجود بھی وہ آج صبح مصروفیات کی وجہ سے صدقہ و خیرات نہیں کر پائی تھی۔۔۔ جبھی اچھا موقع جان کر پانچ سو کے دو نوٹ تھامتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل آئی۔

متلاشی نگاہیں دہرانے پر صدقہ مانگتی وہ عورت اُسے سڑک کے اُس پار آدمی کے پاس کھڑی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔ جبکہ اِس دوران وقاص صاحب سارا معاملہ سمجھنے کے بعد، پوری قوت لگاتے ہوئے گاڑی کی ڈگی سے ایکسٹرا ٹائر کو باہر نکال چکے تھے۔

"سنو۔۔۔ رکو۔۔۔ مجھے بھی تمھیں صدقہ دینا ہے۔۔۔ بات سنو میری۔۔۔۔۔" وہ عورت پیسے لیتی اب آگے جانے کو تھی، جب حیا بے اختیار اُس کی جانب لپکتی ہوئی روڈ کراس کرنے کی ہمت کر گئی۔

پشت پر ابھرتی نسوانی پکار پر جہاں مانگتی ہوئی عورت فوراً پیچھے پلٹی تھی۔۔۔ وہیں تیز رفتاری سے اسی جانب آتی سفید رنگ گاڑی، آدھی سڑک بآسانی پار کر چکی حیا کو جانتے بوجھتے ٹکر مارتی ہوئی پلوں میں آگے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

نتیجتاً وہ چیختی ہوئی زوروں سے منہ کے بل شفاف سڑک پر گری تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پانچ سو کے نوٹ بھی گرفت سے نکل کر دور سڑک پر جا گرے۔۔۔

معاًٹائر بدلتے وقاص صاحب نے پلٹ کر یہ دل دہلا تا منظر دیکھا۔۔۔تو حیرت سے سینے پر ہاتھ جماتے ہوئے فوری حیا کی جانب دوڑے۔۔۔۔

ایسے میں صدقہ مانگتی وہ عورت بھی آس پاس سے آتے لوگوں کے ہمراہ جلدی سے اُس کی جانب لپکی تھی۔

"آآآاااہہہہہہ۔۔۔۔۔۔آآاہ۔۔۔ہ۔۔۔۔بب۔با۔۔با۔۔۔۔۔۔" پیٹ میں اٹھتی گہری تکلیف حیا کے پورے وجود میں پھیلتی ہوئی اُسے شدت سے تڑپنے پر مجبور کر گئی تھی۔

گھٹنے الگ چھل چکے تھے۔

"حیاااا۔۔۔میری بچی۔۔۔۔ی۔۔۔یہ یہ کیا ہو گیا ہے تمھارے ساتھ۔۔۔یارب مدد فرما۔۔۔۔۔" گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنی بچی کا ناساز وجود سنبھالنے کی کوشش میں وقاص صاحب کی آواز بھیگتی چلی گئی۔

ہو چکے مِس کیرج کے سبب خون بہنے لگا تھا۔

اِس دوران اطراف میں اکھٹی ہوتی انجان لوگوں کی بھیڑ کے سبب اِس سائڈ کی ٹریفک پلوں میں جام ہونے لگی تھی۔

"بب۔۔بابا۔۔۔۔م۔۔مم۔۔میرا۔۔۔۔بچ۔۔بچہ۔۔۔۔۔۔!!!!" معاً بہتے آنسوؤں میں۔۔دھیرے دھیرے سے حواس گنواتی حیاو قاص کے لرزتے لب،،، آہستگی سے پھڑ پھڑاتے ہوئے بے دم ہوتے چلے گئے۔۔۔۔

"تمھیں اچھے سے معلوم ہے ناں کہ تمھارے چھوٹے بھائی کا شدید قسم کا ایکسیڈنٹ ہو چکا ہے۔۔۔میں نے تم سے وہاں آنے کو کہا بھی تھا لیکن پھر بھی تم اُس کا حال احوال پوچھنے نہیں آئے۔۔۔کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟" موبائل فون کے اسپیکر سے ابھرتی ہوئی درید صاحب کی آواز میں خاصا غصہ گھلا ہوا تھا۔

چئیر پر بیٹھے فائق نے ضبط بھری نگاہ اپنے مقابل سہمے کھڑے حمزہ کے چہرے پر ڈالی۔۔۔جو اِس وقت اُس کے شاندار۔۔بڑے سے گھر میں پول ایریا والی سائیڈ پر موجود تھا۔

بے اختیار ننھی سی کلائی پر گرفت مزید مضبوط کرتا وہ سرد مہری سے مسکرایا۔

"کیونکہ مجھے سوتیلے بھائی کی پرواہ کرنا رتی بھر بھی گوارا نہیں ہے بابا۔۔۔انفیکٹ میں اُسے اپنا بھائی مانتا ہی نہیں ہوں۔۔۔آپ اِسے میری نفرت کی انتہا سمجھیں یا پھر خود کی ہوئی نافرمانی۔۔۔۔ مگر میں اُس شخص کی عیادت کو قطعی نہیں آؤں گا جس کے دل میں میری مرحوم ماں کے لیے عزت نہ ہو۔۔۔۔اب رکھتا ہوں فون۔۔۔۔خدا حافظ بابا۔۔۔۔۔۔" اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر بولتا ہوا وہ اگلے ہی پل تمسخر اڑاتے انداز میں کال کاٹ گیا تھا،،، اِس بات سے قدرے آگاہ کہ دوسری طرف اُس کا تپ چکا باپ اُسے ٹھیک ٹھاک کوسنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

معاً فون سائیڈ پڑے سٹول پر رکھتا کیفی حمزہ کی جانب پوری طرح سے متوجہ ہوا۔۔۔تو تھر تھراتے دل کے ساتھ وہ بچہ مزید گھبرا گیا۔

"ڈ۔۔ڈیڈا مجھے نہیں سیکھنی کوئی بھی سوئمنگ۔۔۔پلیز۔۔۔۔مجھے گھر واپس چھوڑ آئیں ناں۔۔۔آئی ایم سکئیرڈ۔۔۔۔۔" خود کے ساتھ ہونے والے سلوک کی بابت سوچتا ہوا وہ اٹک اٹک کر منت کر رہا تھا۔

جواباً کیفی نے سر ہلاتے ہوئے اُس کی ننھی کلائی چھوڑ کر براہ راست کندھوں سے تھاما۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"سکئیرڈ۔۔ہاں۔۔۔؟؟لیکن تم اُس وقت کیوں نہیں ڈرے مائے بیڈ بوائے جب اپنی مومی سے میرے خلاف کھلم کھلا بکواس کر رہے تھے۔۔ہوں۔۔۔؟؟؟" دانت پیس کر پوچھتے ہوئے اُس کے تاثرات ایکدم سے سخت ہوئے تھے۔

خوف سے اُس کی سرخ گھورتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حمزہ کا حلق خشک ہوا۔

وہ ایک بار پھر سے جن کازاما کے خطرناک تیور اختیار کر چکا تھا۔

"س۔۔سوری ڈیڈا۔۔۔سو سوری۔۔۔ناؤ آئی پرامس۔۔آپ کے بارے میں،میں کسی کو بھی،،ک۔۔کچھ بھی برا نہیں بولوں گا۔۔۔پکا والا پرامس ڈیڈا۔۔۔۔" اپنے کندھوں پر اُس کی سخت ہوتی گرفت محسوس کرتا وہ شدتوں سے ملتجی ہوا۔

خوف سے پھیلی ہوئی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

جواباً کیفی نے آنکھیں میچ کر سر جھکایا۔

"تمھیں ڈرنا چاہیے تھا حمزہ۔۔۔میرے قہر سے بچنے کے لیے آفکورس تمھیں ڈرنا چاہیے تھا یار۔۔۔" دھیمے سلگتے لہجے میں بولتا ہوا جہاں وہ ایکدم سے اٹھ کر اُس کے وجود کو کمر سے جکڑے اٹھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گیا تھا،،،وہیں فق ہو چکی رنگت کے ساتھ حمزہ نے خود کو تیزی سے سوئمنگ پول کی جانب بڑھتے دیکھا۔

معاً سورج کی گہری کرنوں تلے۔۔۔ کیفی نے بے دردی سے اُس کا مچلتا وجود ٹھہرے پانی میں پٹخ کر گہرا ارتعاش برپا کیا تھا۔۔۔

"آاااا۔۔ا۔۔ہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" چھپاک کی آواز سے کہیں زیادہ حمزہ کے حلق سے پھوٹتی بآواز بلند چیخ تھی۔۔

اگلے ہی پل اُسے جھٹکے سے ابھر کر بھیگا چہرہ پانی سے باہر نکالتے دیکھ۔۔۔ کیفی سفاکی سے مسکراتا ہوا کنارے پر پنجوں کے بل بیٹھا۔

سیاہ رنگ بنیان میں کسرتی مسلز مزید واضح ہونے لگے تھے۔

بلاشبہ اُس کے ننھے وجود کے مقابلے میں پول کا یہ شفاف پانی کافی گہرا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"با۔۔ہر۔۔۔باہر نکالیں۔۔۔مومی۔۔۔مومیییی۔۔۔۔۔!!!" گھٹتی سانسوں میں شدتوں سے ہاتھ پیر مارتا ہوا وہ پھر سے ڈوبنے کو ہوا تھا۔۔۔جب اچانک فائق خود بھی اطمینان سے پانی میں کود گیا۔۔۔

پھر سرعت سے حمزہ تک پہنچتے ہوئے،،اُسے کھینچ کر بآسانی پانی سے باہر نکال لایا۔

"ڈیڈا کے بوائے نے سیکھ لی سوئمنگ۔۔۔؟؟یا ابھی مزید سیکھاؤں۔۔۔؟؟؟" گیلے کپڑوں میں شدتوں سے لرزتے حمزہ کو،،،نرمی سے چیئر پر بیٹھاتے ہوئے فائق نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دھیرے سے ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔تو وہ سسک کر گہرے گہرے سانس بھرتا ہوا تیزی سے سر نفی میں ہلا گیا۔ غلافی آنکھوں میں وحشت ہی وحشت تھی۔

"ن۔۔نہیں ڈیڈا۔۔۔نو۔۔۔نو۔۔۔نو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا آپ کے بارے میں۔۔۔نو کمپلین۔۔۔کچھ برا نہیں بولوں گا ڈیڈا۔۔۔پن۔۔۔پنکی پرامس۔۔۔۔۔" بھیگے فق گالوں پر ہاتھ جماتا وہ رو رو کر وہی ایک بات دُہرا رہا تھا۔۔۔جو کیفی حقیقتاً اُس کے معصوم دل و دماغ میں بیٹھانا چاہتا تھا۔۔۔

"گڈ۔۔۔ویری گڈ۔۔۔ دیٹس لائک مائے بریو بوائے۔۔۔" بے اختیار حمزہ کی بھیگی پیشانی کو مسکرا کر چومتا ہوا جہاں وہ اگلے ہی پل سٹول پر موبائل فون کے پاس پڑے سفید ٹاول کو تھامتا اُسے سر چہرے سے پونچھنے لگا تھا۔۔۔

وہیں کیفی کے مجبور کرنے پر وہاں آتی حسنہ وقاص یہ منظر دیکھتی ہوئی قدرے حیرت تلے ٹھٹھکی۔

پھر معاملے کی سنگینی سمجھنے کی کوشش میں مشتعیل ہوتی تیزی سے اُن دونوں کی جانب لپکی۔

بھلا وہ حمزہ کو اپنے گھر کیوں لے آیا تھا۔۔۔؟؟؟

"ی۔۔یہ کیا کر رہے ہو تم اِس معصوم بچے کے ساتھ۔۔۔؟؟؟ یہ اتنا ڈرا سہا۔۔۔بھیگا ہوا کیوں ہے۔۔۔؟؟؟ رکو۔۔۔! سوئمنگ کے بہانے یہاں لا کر کہیں تم اِسے مارنے کی کوشش تو نہیں کر رہے تھے۔۔۔؟؟؟" قریب آکر دونوں کو چونکاتی وہ قدرے چیخ کر پوچھ رہی تھی۔

جبکہ کچھ حد تک سنبھل چکے حمزہ کی ہمت ہی نہیں رہی تھی مقابل کے خلاف کچھ بھی بولنے کی۔۔۔

آخر کو بولتا بھی کیسے۔۔۔؟؟؟

فائق درید نامی ڈرانگ انگ میں جو گھل چکا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاًماتھے پر تیوری چڑھا کر کھڑا ہو تا فائق تندہی سے حسنہ کی جانب پلٹا۔

پیلے رنگ سوٹ میں اُسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے سرخ آنکھیں چمک سی اٹھی تھیں۔

"ارے واہ۔۔۔ تمھارے نزدیک میری ہمہ وقت موجودگی تو تمھیں مزید سمجھدار بنا گئی ہے سوئیٹ ہارٹ۔۔۔۔ آفکورس مارنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر مار نہیں پایا۔۔۔ وہ کیا ہے ناں۔۔۔ ڈیڈا جو ہوں میں اِس معصوم بچے کا۔۔۔۔" بھیگے ہوئے کسرتی سینے پر بازو باندھ کر طنزیہ لہجے میں کہتا ہوا وہ قدم قدم اُس کی جانب بڑھنے لگا تھا۔

جو اباً ڈوبتے دل کے ساتھ اُسی کے انداز میں پیچھے ہٹتی حسنہ کو اُس کی ڈھٹائی پر ابال سا چڑھنے لگا۔

غضب کی حماقت کی تھی مقابل نے۔۔۔

"یُو چیپ۔۔ گھٹیا۔۔۔ بے وقوف انسان۔۔۔ اپنے اِس گندے کھیل میں ایک بے قصور بچے کو شامل کر کے آخر تم ثابت کیا کرنا چاہتے ہو۔۔۔ ہاں۔۔؟؟ تمھارے عشق میں اندھی ہوئی اِس کی ماں کو۔۔۔ اگر اسی کے ذریعے ساری اصلیت کا پتا چل گیا تو؟؟؟؟ سب برباد ہو جائے گا۔۔۔ سب کچھ۔۔۔۔۔" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قدرے غصے سے غراتی ہوئی وہ لرز ہی تو اٹھی تھی۔۔۔

اُس کے سلگنے پر کیفی کو لطف سا آنے لگا۔

"تمھارے معاملے میں چیپ ہو سکتا ہوں گھٹیا ہو سکتا ہوں۔۔ مگر بے وقوف نہیں جانِ من۔۔۔ اگر ہوتا تو حمزہ کو اپنے اِس گندے کھیل میں قطعی شامل نہ کرتا۔۔۔۔" سوئمنگ پول کے دہانے پر پہنچتی وہ قدرے وحشت سے رکی تھی۔۔۔ جب یکدم نازک کمر سے دبوچ کر قریب ترین کرتا وہ اُس کے خائف چہرے پر پھنکارا۔

حمزہ نے بے سکونی سے پلکیں جھپکا کر اُن دونوں کی نزدیکی کو دیکھا تھا۔

"م۔۔ مطلب۔۔۔۔؟؟؟" کیفی کی سیاہ بنیان کو سینے سے دبوچے۔۔۔ وہ نم آنکھوں کے ساتھ صاف الجھی۔

"مطلب یہ کہ۔۔۔ وہ بچہ پہلے دن سے ہی ہماری اصلیت سے واقف ہو چکا تھا۔۔۔ سو تمھارے ساتھ ساتھ اُسے بھی اپنے رعب تلے لانا بڑا لازم تھا میرے لیے ڈارلنگ۔۔۔ دیٹس اِٹ۔۔۔۔" شہادت کی انگلی سے پیشانی تا ٹھوڑی تک لکیر کھینچ کر کہتے ہوئے۔۔ فائق دریدنے جہاں اگلے ہی پل اُس کے نازک وجود کو پوری قوت سے خود سے پرے دھکیلا تھا۔۔۔

وہیں شدت سے اپنا توازن کھوتی حسنہ وقاص حلق کے بل چیختی ہوئی سیدھا پانی کی گہرائیوں میں جا گری۔۔۔

ایسے میں ہاتھوں میں تھامے سفید رنگ ٹاول پر ننھی سی گرفت بے اختیار سخت کرتے ہوئے۔۔۔ حمزہ کی نم غلافی نگاہیں ایک بار پھر خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

وحشتوں میں ڈھلتی ہوئی اِس شام کی مانند اُس کی ممتاء بھری خوشیاں بھی پوری طرح سے ڈھل چکی تھیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں وہ اِس پل ہاسپیٹل روم کے بیڈ پر بے سدھ پڑی۔۔۔اپنی اجڑی ہوئی کوکھ کا سوگ منا رہی تھی۔۔۔

اُس ننھی سی جان کا سوگ منا رہی تھی جس کو رمیض عالم درانی پر واضح کرنے سے پہلے ہی وہ ہمیشہ کے لیے گنوا چکی تھی۔۔۔

اور یہ اذیت ایسی تھی کہ حیا وقاص کو اپنا کمزور وجود بار بار بے دم ہوتا محسوس ہونے لگتا تھا۔۔ویران آنکھیں بار بار بھیگنے لگتی تھیں۔۔تڑپتا دل بار بار دھڑکنا بھول جاتا تھا۔

اور جس انجان شخص کی لاپروائی کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا،وہ بے حس تو اُسی وقت سب کو چکما دے کر وہاں سے اپنی گاڑی بھگا لے گیا تھا۔۔۔

"حیا!حوصلہ کرو چندا۔۔آج تمھارے ساتھ جو کچھ بھی حادثاتی طور پر پیش آیا ہے اُس کا بڑا دکھ ہے مجھے۔۔۔لیکن تمھارا یوں رو رو کر خود کو ہلکان کرنا مجھے مزید اذیت میں مبتلا کر رہا ہے بیٹا۔۔۔"

قریب چئیر پر بیٹھے وقاص صاحب قدرے افسردگی سے بول رہے تھے۔

حیا نے چونک کر بھیگی پلکیں جھپکاتے ہوئے اُن کا اداس چہرہ دیکھا۔

سرخ آنکھوں کے کنارے سوجھ سے گئے تھے۔

"شاید مجھے رمیض اور تمھارے سسرال والوں کو کال کر کے سب بتا دینا چاہیے۔۔۔اِس مشکل وقت میں سب کی موجودگی تمھارے دکھ کو کم کرنے کے لیے بہتر رہے گی۔۔۔۔" معاً اپنی جیب سے

موبائل فون نکالتے ہوئے وہ بے بسی تلے مزید گویا ہوئے۔۔۔ تو تیزی سے سر نفی میں ہلاتی ہوئی وہ لیٹے لیٹے ہی اُن کی جانب کھسکتی، موبائل فون والا ہاتھ تھام گئی۔

"ن۔۔ نہیں بابا نہیں۔۔۔ آ۔۔ آپ اِس حادثے کی بابت کسی کو بھی ایک لفظ نہیں بتائیں گے۔۔۔ رمیض کو تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ وہ پر سکون ہیں اِس وقت اور میں اُنھیں پر سکون ہی دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ ایک بار اُنھیں جیت کر پاکستان واپس آ لینے دیجیے۔۔۔ اپنی خوشی منا لینے دیجیے پھر میں خود انھیں سب بتا دوں گی۔۔۔ مِس کیرج کے اِس معاملے کو فی الحال بعد کے لیے اٹھا رکھیں۔۔۔ مگر ابھی کے لیے فقط خاموشی اختیار کر لیجیے بابا۔۔ پلیز۔۔۔ میری خاطر۔۔۔۔" لرزتی آواز میں شدتوں سے ملتجی ہوتی حیا جہاں اپنے باپ کو ہر صورت رضامند ہونے پر مجبور کر چکی تھی۔۔۔ وہیں وقاص صاحب بھی اِس قطعیت بھرے فیصلے پر سر جھکاتے ہوئے اُس کے مومل ہاتھ کو تھپک کر رہ گئے۔۔۔۔

یہ استنبول کا کئی رقبے پر محیط کشادہ باورچی خانہ تھا جہاں

https://classicurdumaterial.com/

انٹرنیشنل کوکنگ کمپیٹیشن کے حوالے سے نہایت جدید طرز کے انتظامات کیے گئے تھے۔

تیز روشنیوں تلے

شیفز،،،

آڈینس،،،

ججز،،،

کیمرہ مینز،،،

ہلپیرز۔۔۔

تقریباً سبھی کے چہروں کے تاثرات باآوازِ بلند گونجنے والی اناؤنس منٹ پر بدلتے چلے گئے۔

دیئے گئے ایک گھنٹے کے کوکنگ ٹاسک میں" وجیٹیرئن ٹرکش پائڈ" نامی بہترین ڈِش بنانے کے سبب رمیض عالم درانی اپنا پہلا لیول باآسانی پار کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ مختلف ممالک کے منتخب کردہ چودہ شیفز میں سے تین افراد آج کی بازی ہارتے ہوئے قدرے افسوس کے ساتھ اِس مقابلے سے باہر ہو چکے تھے۔

معاً سامنے بیٹھی آڈینس نے جیتنے والوں کے لیے بے تابانہ تالیاں بجائیں۔۔۔تو جہاں آہستگی سے شیف کیپ اتارتے ہوئے،،،رمیض عالم درانی نے اپنی فتح یاب مسکراتی نگاہیں اُن کی جانب دوڑائی تھیں۔۔۔وہیں لوگوں کی بھیڑ میں خود کو چھپانے کی کامیاب کوشش کرتی ہوئی روزینہ،،،بڑی محبت سے اپنے رومی کو سر تا پیر تکتی چلی گئی۔۔۔۔

اُسے خود کا ناتواں ساوجود اِس ناآشنا اندھیر نگر کی سیاہی میں پل پل گم ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔جب یکدم اُس کی سماعتوں میں مدھم سسکیاں شدت سے گھلیں۔۔۔

وہ سرعت سے پلٹا تو اپنے مقابل ہوتی زرد روشنی تلے ہلتے جھولے میں۔۔۔گھٹنوں میں منہ چھپا کر بیٹھی اُس عورت کو دیکھتا ہوا قدرے ٹھٹھک سا گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بوسیدہ لکڑی کا اپنے آپ جھولتا ہوا جھولا اور سسکتی ہوئی وہ عورت پہلے تو اس وسیع ویرانے میں کہیں بھی نہیں تھی۔

بے چینی سے سینہ مسل کر وہ بمشکل آگے بڑھا،، جب یکلخت اُس عورت نے اپنا بھیگا چہرہ اوپر اٹھا کر اُسے برہم دھندلائی نگاہوں سے دیکھا۔

"م۔۔ماں۔۔۔۔۔۔؟؟؟" بے یقینی تلے گھٹتی سانسوں میں فائق درید کے لب شدت سے پھڑ پھڑائے تھے۔

ہاں۔۔۔ہاں وہ شناسا نقوش اُس کی اپنی ماں کے ہی تو تھے۔۔۔جو ایک طویل عرصے بعد اُس کی کھلی نگاہوں کے سامنے زندہ ہوئے تھے۔

بلاشبہ محروم ہو جانے کے باوجود بھی وہ اُس کا سب کچھ تھیں۔۔۔

اگلے ہی پل وہ نم انگارہ آنکھوں کے ساتھ دیوانوں کی طرح مسکراتا ہوا بے تابانہ۔۔۔سفید رنگت کے لباس میں ملبوس آرزو بیگم کی جانب لپکا۔۔۔

تو تندہی سے اُسے ہاتھ اٹھا کر وہیں روکتی ہوئی وہ اپنا سر نفی میں ہلا گئیں۔

نتیجتاً فائق کو شدت سے اپنا آپ وہیں پر منجمد ہوتا محسوس ہوا۔

پھر ڈبڈبائی آنکھوں میں حیرت سموئے اُن کا سخت ترین چہرہ دیکھا۔

"مت کہو مجھے ماں۔۔۔ تم میرے بیٹے نہیں ہو۔۔۔ میرے بیٹے ہو ہی نہیں سکتے تم کیونکہ لڑکپن میں جسے میں چھوڑ کر گئی تھی۔۔وہ۔۔۔وہ تو شاید میرے ساتھ ہی مر چکا تھا۔۔۔" ویرانے میں گونجتے وہ الفاظ کم۔۔۔ پگھلتا ہوا سیسہ زیادہ تھے جسے پل میں اُس کے کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔

"ا۔۔ایسے تو مت کہیں ماں۔۔۔ م۔۔میں فائق آپ ہی کا تو بیٹا ہوں۔۔ دیکھیے ناں مجھے۔۔۔ غور سے دیکھیے میرا چہرہ۔۔۔ پہچانا۔۔۔۔؟؟؟" تڑپ کر اپنے وجیہہ چہرے پر ہاتھ پھیر پھیر کر باور کرواتے ہوئے اُس نے یقین دلانے کی پوری سعی کی تھی۔۔۔۔

مگر سب جان کر بھی وہ کچھ مانتیں تب ناں۔۔۔۔!!!

"تم اور تمھارا یہ چہرہ میری پہچان کے لیے کافی نہیں ہے۔۔۔ میری پہچان کے لیے تو بس یہ معصوم بے گناہ بچہ کافی ہے جس پر تم نے اپنا بے معنی انتقام پورا کرنے کی غرض سے سفاکیت کی تمام حدیں پار کر دی ہیں۔۔۔ میرا بیٹا کبھی اس قدر بے رحم ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔" حلق کے بل تڑخ کر چلاتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہوئے۔۔ آرزو بیگم نے جہاں دوڑ کر اپنے پاس آچکے حمزہ کو نرم آغوش میں سمیٹا تھا۔۔۔ وہیں فائق نے اپنی پھٹی پھٹی بھیگی آنکھیں شدت سے رگڑ کر صاف کیں۔

وہ خود بھی مسکراتے حمزہ کی مانند دوڑ کر اُن کی ممتاء بھری آغوش میں چھپ جانا چاہتا تھا مگر ستم کہ مزاحمت کے باوجود بھی جم چکے پیروں کا ہل پانا یکدم دشوار ترین ہوا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل حمزہ نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے مقابل کی شدتِ بے بسی دیکھی تو مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

"آپ مجھے ڈرانا چاہتے تھے ناں ڈیڈا سو میں تو ڈر گیا ہوں۔۔۔ اب آپ کے ڈرنے کی باری ہے۔۔ بہت طاقت ہے ناں آپ میں۔۔۔ ؟؟ تو اب کیجیے میری آہوں سے مقابلہ۔۔۔۔ " ننھے گلاب لبوں سے پھسلتے گہرے تند الفاظ فائق درید کو شدتوں سے گھبرانے پر مجبور کر گئے تھے۔

معاً آرزو بیگم نے جھولے سے اترتے ہوئے ایک نفرت بھری نگاہ اُس کے بے بس وجود پر ڈالی۔ پھر کھکھلاتے حمزہ کا ہاتھ تھام کر چپ چاپ آگے کی جانب چل پڑیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ماں۔۔۔ماں رکیں۔۔۔۔خدا کے لیے ایک بار پھر سے مجھے ایسے اذیت میں چھوڑ کر نہ جائیں۔۔۔میں برداشت نہیں کر پارہا۔۔۔۔" حیرت سے اُن دونوں کی پشت دیکھتا وہ چیخا تھا۔

"میرا بیٹا اتنا سفاک انسان نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" بڑے اعتماد کے ساتھ کہتے ہوئے نہ تو وہ لوگ پلٹے تھے،،،اور نہ ہی اُنھیں پلٹنا تھا۔۔۔

"مااااں۔۔۔۔۔!!!!" بال مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے اُس کا دل پھٹنے لگا۔

پاس آکر چلے جانا جانیلوا ہی تو تھا۔۔۔۔

"اتنا ظالم نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" ویرانے میں گونجتی تاسف زدہ نسوانی آواز ہنوز کاری ضربیں لگا رہی تھی۔

"میری سانسیں۔۔۔سانسیں اکھڑ رہی ہیں ماں۔۔واپس لوٹ آئیں ناں۔۔۔۔۔" انھیں پل پل خود سے دور جاتا دیکھ وہ نڈھال سا گھٹنوں کے بل وہیں ڈھے گیا۔۔۔

"اتنا مطلب پرست نہیں ہو سکتا۔۔۔نہیں ہو تم میرے بیٹے۔۔۔۔" معاًمدھم ہوتا لہجہ اُن کے سیاہ اندھیرے میں گم ہوتے ہی مکمل تھم چکا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہاا۔۔اا۔۔۔ہ۔۔۔ماں۔۔۔۔؟؟؟" پٹ سے سرخ انگارہ آنکھیں کھولتا ہوا وہ بھاری نیند سے۔۔ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔ پھر پلکیں جھپکا جھپکا کر اطراف کو بے یقینی سے دیکھنے لگا۔

معاً بھیگے ہوئے کھلے بالوں کے سنگ کبرڈ سیٹ کرتی زلیخا قدرے چونک کر اُس کی جانب پلٹی۔۔۔ جو اب چوڑے سینے کو بری طرح سے مسلتا ہوا بمشکل گہرے گہرے سانس بھر رہا تھا۔

اگلے ہی پل وہ قدرے متفکر سی لپک کر اُس تک آئی تھی۔

"فائق۔۔۔؟؟ تم ٹھیک تو ہو ناں۔۔؟؟ کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟" قریب ترین بیٹھ کر اُس کا پسینے سے تپتا چہرہ تھامتی ہوئی زلیخا نے نرمی سے استفسار کیا تو۔۔۔ بھیگتی سرخ نگاہوں کے سنگ شدومد سے نفی میں سر ہلاتا ہوا وہ بے ساختہ اُس کی نرم کلائیاں جکڑ گیا۔

"و۔۔وہ چلی گئیں زلیخا۔۔۔ ایک بار پھر سے مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔۔" سادگی سے بولتا ہوا وہ بس رو دینے کو تھا۔۔۔

زلیخا نے کچھ حیرت ملی پریشانی سے اُس کی یہ جذباتی حالت دیکھی۔۔۔

وہ مضبوط مرد اتنا کمزور تو کبھی بھی نہیں رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ابھی کچھ لمحے پہلے ہی مجھ۔۔۔مجھے بتا کر گئی ہیں کہ میں اُن کا بیٹا نہیں ہوں۔۔۔بہت ظالم ہوں سفاک ہوں۔۔۔مطلب پرست ہوں۔۔۔مگر اُن کا بیٹا نہیں ہوں۔۔۔۔" آرزو بیگم کی حد درجہ بے رخی کو گرتے آنسوؤں میں بیان کرتا ہوا وہ اندر تک ٹوٹ ہی تو رہا تھا۔۔بکھر ہی تو رہا تھا۔

جواباً زلیخا نے معاملے کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے بے اختیار انگلیوں کی پوروں تلے اُس کے بھیگتے گال صاف کیے۔

وہ بند آنکھوں کے مناظر سے خاصا گھبرا چکا تھا۔۔۔

"ششش۔۔۔پر سکون ہو جاؤ اب۔۔۔بالکل ریلیکس۔۔ہمم۔۔۔خواب تھا وہ۔۔۔محض ایک خواب۔۔۔۔" وہ قدرے نرمی سے جتا رہی تھی۔۔۔آنکھیں خود کی بھی نم ہو چکی تھیں۔

"ن۔۔نہیں۔۔۔بند آنکھوں سے دیکھی گئی حقیقت تھی وہ۔۔۔" کھویا کھویا سا وہ بضد ہوا تھا۔۔۔ دیکھے گئے خواب کا اثر پلوں میں زائل ہونا ناممکن سا ہی تو تھا اُس کے لیے۔۔

جبکہ اُس کے نرمی سے کلائیاں چھوڑ دینے پر زلیخا نے گہرا سانس بھرا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"اچھا ٹھیک ہے! مان لیا کہ حقیقت تھی وہ۔۔۔ مگر میں ہوں ناں تمھارے پاس۔۔ ہم مل کر ہر حقیقت کا سامنا کریں گے۔۔۔ تمھاری خفا امی کو منا کر تمھارے پاس واپس لیں آئیں گے فکر مت کرو۔۔۔۔"

معاً مسکرا کر کندھے پر پڑے اپنے گرے رنگ دوپٹے کے پلو سے۔۔۔ اُس کی پیشانی کا پسینہ پونچھتی ہوئی وہ مقابل کو شدت سے اپنے ہونے کا احساس ہی تو کروا گئی تھی۔۔۔

نتیجتاً اُس کے تسلی دیتے نرم الفاظ۔۔۔ اُس کی میٹھی قربت کو حقیقی معنوں میں محسوس کرتے ہوئے فائق درید کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔۔

ماں کے چلے جانے کے بعد سے ایسی محبت۔۔۔ ایسی پرواہ تو اُس کی کسی ایک نے بھی نہیں کی تھی۔۔۔

کتنا ترسا تھا ناں وہ ایسی ہی چاہت۔۔۔ ایسی ہی پرواہ کے لیے۔۔۔

جیسی اب زلیخا عالم درانی کر رہی تھی۔۔۔ اور پورے حق سے کر رہی تھی۔۔۔۔

"تم پاس ہو۔۔۔؟؟؟" اُس کی نگاہوں میں جھانکتے ہوئے وہ حیرت سے مدھم بھاری لہجے میں کنفرم کر رہا تھا۔

جبکہ اُس کے پہلی بار۔۔۔ آپ سے تم تک کا فاصلہ طے کرنے پر وہ ہولے سے مسکرائی۔

"ہاں۔۔۔" بے دھڑک اثبات میں سر ہلاتی ہوئی زلیخا حقیقی معنوں میں اُس کا پھڑ پھڑاتا ہوا شدت سے پگھلنے کو تیار دل رفتہ رفتہ اپنی جانب سمیٹ رہی تھی۔

"ا۔۔اگر چھوڑ کر چلی گئیں تو۔۔۔؟؟؟" اپنے کیے دھرے کا انجام سوچ کر گھبراہٹ پھر سے حواسوں پر غالب آئی تھی۔۔۔

دوری کا جانلیوا ڈر ایک بار پھر سے سرخ بھیگی آنکھوں میں پھیلنے سا لگا۔۔۔

"نہیں جاؤں گی۔۔۔" قطعیت بھرے انداز میں ہلکی بئیرڈ کو سہلا کر کہتی ہوئی وہ مقابل کو خود سے خالص محبت کروانے پر ہی تو مجبور کر رہی تھی۔

"وعدہ کرو۔۔۔۔" بے اختیار انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر بے خود ہوتے ہوئے فائق درید نے پورے حق سے یقین دہانی چاہی۔

ہارتے دل کے سنگ اب وہ دھیرے دھیرے پر سکون سا ہونے لگا تھا۔

"وعدہ رہا۔۔۔نہیں چھوڑ کر جاؤں گی۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔" اُس کی بڑھتی منمانیوں پر زلیخا کی دھڑکنیں منتشر ہوتی چلی جارہی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فائق کتنے ہی پل خمار زدہ نم نگاہوں سے اُس کے پنکھڑی لبوں کی دلکش مسکراہٹ دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

"تمھاری یہ دل کو بھاتی اپنائیت۔۔۔ یہ دلفریب قربت۔۔۔ یہ ناقابلِ فراموش ساتھ۔۔۔ اب حقیقتاً مجھے پر سکون کرنے لگا ہے زلیخا فائق درید۔۔۔ بے بس ہونا مجھے پسند نہیں۔۔۔ مگر پھر بھی۔۔۔ پھر بھی تمھارے معاملے میں یہ بے بسی اچھی لگنے لگی ہے اب۔۔ اور میں۔۔۔ یہ بے بسی تا عمر کے لیے چاہتا ہوں۔۔۔۔" معاً پیشانی سے پیشانی ٹکاتا وہ فرطِ محبت سے گویا ہوا۔۔۔ تو زلیخا اُس کے گھمبیر لب و لہجے کو شدت سے محسوس کرتی ہوئی سکون سے اپنی مسکراتی آنکھیں موند گئی۔۔۔

اس بات سے قدرے انجان کہ مقابل کا دھڑکتا دل اب اپنے ہی بچھائے جال پر شدت سے ملال زدہ ہونے لگا تھا۔۔۔۔

بلاشبہ ماں کی صورت ہونے والی یہ واحد۔۔۔ باا ثر کاری ضرب تھی جو اُس کی ذات کو حقیقتاً بدل دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔۔

جبھی تو انداز بدل چکے تھے۔۔۔

احساسات بدل چکے تھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ح۔۔۔حمزہ۔۔۔۔۔" اگلے ہی پل خود کی بھی جلتی آنکھیں بند کرتے ہوئے فائق درید کے لب شدتِ تاسف سے بے آواز پھڑ پھڑا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

"کس حد تک محبت کرتی ہو تم مجھ سے حسنہ زیدان عالم درانی۔۔۔؟؟؟" بند آفس روم میں کھینچ کر اپنے قریب کرتا ہوا وہ کس قدر میٹھے لہجے میں پوچھ رہا تھاناں۔۔۔

انداز قدرے چیلنجنگ سا تھا۔

حسنہ اُس کی خمار تلے سرخ ہو رہی نگاہوں میں دیکھ کر رہ گئی۔۔۔جہاں آج اتنے دنوں بعد اُس کے لیے استحقاق بول رہا تھا۔

"محبت۔۔۔؟؟؟ ہونہہ۔۔۔ محض محبت تو نہیں۔۔ عشق کرتی ہوں میں آپ سے زیدان عالم درانی۔۔۔بے حد۔۔۔بے دریغ۔۔۔اِس قدر کہ کچھ بھی کر جاؤں گی میں آپ کی خاطر۔۔۔کچھ بھی۔۔۔۔۔" مچلتی دھڑکنوں کے سنگ دیوانگی سے بولتی حسنہ کے ہاتھ مقابل کا وجیہہ چہرہ تھامتے ہوئے پل بھر کو لرزے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اُس کے متوقع جواب پر زیدان کے لبوں پر فتح یاب سی مسکراہٹ بکھری۔

وہ اُس کی من بھاتی قربتوں میں یونہی پگھل جایا کرتی تھی۔۔۔۔

"انٹرسٹنگ جانم۔۔۔ رئیلی انٹرسٹنگ۔۔۔ تو کیا اِسی عشق کی خاطر تم میرے حق میں اپنی بڑی بہن کے خلاف گواہی دے سکتی ہو۔۔۔؟؟؟" معاً اصل مدعے پر آتے ہوئے جہاں زیدان عالم درانی کا بھاری لہجہ حد درجہ سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔ وہیں کچھ حیرت سے اُس کی جانب تکتی حسنہ وقاص نے آہستگی سے اپنا چہرہ جھکایا۔۔۔

پھر گہرا سانس لیتی ہوئی اپنی گھنیری پلکیں اٹھا گئی۔

معاً اُس کا سر اثبات میں ہلتے دیکھ۔۔ مقابل اندر تک مطمئن ہوتا ہوا اُس کی پیشانی پر اپنا سلگتا لمس چھوڑ چکا تھا۔

بلاشبہ اپنی دیوانگی میں وہ بھی اُسی کی مانند،،، اچھے برے کا فرق بھلائے حدود سے بہت آگے کو نکل چکی تھی۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شہر استنبول پر سیاہ رات کی لا محدود چادر اِس پل پوری طرح سے پھیل چکی تھی جب وہ سست قدموں کے ساتھ ایفل ہوٹل کی راہداری میں داخل ہوا۔

کل کوکنگ کمپیٹیشن کا آخری لیول تھا، جس میں اُس سمیت محض تین شیفز ہی باقی بچے تھے۔۔۔

مگر سنسناتا ہوا دماغ تو اِس پل اِن سوچوں سے قدرے پرے۔۔ کسی اور کے ہی نفرت آمیز جملوں میں اٹکارہ گیا تھا۔

"کیسے مرد ہیں آپ۔۔۔؟؟ اپنی بے لگام ہوچکی بیوی پر قابو تک نہیں پاسکتے۔۔۔ افسوس۔۔۔ صد افسوس۔۔۔" معاً سماعتوں میں گھلتی ہوئی تند نسوانی آواز پر رمیض عالم درانی کی سیاہ نگاہوں کی سرخی گہری ہوئی تھی۔

"میرے شریف النفس شوہر پر چھپ چھپ کر ڈورے ڈالتی پھر رہی ہے وہ۔۔۔ انفیکٹ کئی بار اُسے رنگے ہاتھوں پکڑ چکی ہوں میں۔۔۔ کہنے کو تو میری بہن لگتی ہے مگر اُس کے چال چلن کسی سوتن سے کم نہیں ہیں۔۔۔ اب مزید برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔۔۔" کچھ دیر پہلے اسپیکر سے ابھرتا ہوا درشت لہجہ کتنی بے باکی سے اُس پر انکشاف کرتا چلا جارہا تھا ناں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پیشانی پر بل ڈال کر سوچتے ہوئے رمیض کے وجود میں بے چینیاں سی سرائیت کرنے لگیں۔۔۔

اپنے کمرے کی جانب قدم ہنوز سست روی سے اٹھ رہے تھے۔

"شاید آپ کی محبت میں ہی کوئی کشادہ کمی ہے یا پھر غیرت میں۔۔۔ جبھی تو آپ سے نہ پہلی بیوی سنبھالی گئی تھی۔۔۔ اور نہ ہی اب دوسری سنبھالی جارہی ہے۔۔۔ اب بھی وقت ہے رمیض بھائی۔۔۔ اپنی بیوی کو فقط خود تک محدود کر لیجیے ورنہ زندگیوں میں مچنے والا فساد حقیقتاً ناقابلِ برداشت ہو گا۔۔۔" شدت سے آس پاس بکھرتا ہوا حسنہ وقاص کا زہریلا طنز اُسے لبوں کے ساتھ ساتھ سختی سے مٹھیاں بھی بھینچنے پر مجبور کر چکا تھا۔

اس دوران ماتھے کے بلوں میں ہونے والا اضافہ بے ساختہ تھا۔

وہ عورت حیا وقاص کی سگی بہن تھی بھی کہ نہیں۔۔۔۔!!!

اتنی نفرت۔۔۔۔؟؟؟

اتنا بغض۔۔۔۔؟؟؟

اِس قدر بہتان بازی۔۔۔؟؟؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"او جسٹ سٹاپ اِٹ کیا جاہلیت ہے یہ۔۔۔؟؟بکواس ہے سب۔۔ صرف اور صرف بکواس اِس سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔" معاً اپنے بند روم کے سامنے آکر زوروں سے سر جھٹکتا ہوا وہ قدرے ناگواریت سے زیرِ لب غرایا۔۔۔

ذہن کے سیاہ پردے پر بے اختیار حیا وقاص کا معصومیت بھرا حسین چہرہ لہرایا تھا۔۔۔

اِس دوران پاس سے گزرتا ہوا ترکی شخص کچھ تجسس سے اُس پر نگاہ ڈال کر آگے کو نکل گیا۔

"ہاں۔۔۔رتی بھر بھی یقین نہیں ہے مجھے حسنہ وقاص کے گھٹیا لفظوں پر کیونکہ میری حیا کبھی دوغلی فطرت کی ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔۔بے انتہا محبت کرتی ہے وہ مجھ سے۔۔ پھر بھلا کیوں ایسی ناقابلِ برداشت جرات کرے گی۔۔۔؟؟؟نہ۔۔۔امپاسیبل۔۔۔۔" بڑے ضبط سے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے اُس نے اپنا اعتبار رتی بھر بھی نہیں ڈگمگانے دیا تھا۔۔۔

وہ عورت تو شاید جلن کی آڑ میں پوری پاگل ہو چکی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی پل جینز کی جیب سے مطلوبہ کیز نکال کر رمیض نے لاک کھولا۔

پھر تھکی ہوئی گہری سانس لیتا ہوا دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا۔۔۔تو اندر پہلے سے ہی موجود کسی انجان لڑکی کے سنگ کمرے کا حلیہ یکسر بدلا ہوا دیکھ حیرت تلے ٹھٹھک گیا۔۔

ہنوز جلتی روشنیوں تلے بستر۔۔۔سائیڈ ٹیبلز۔۔۔فرش پر جگہ جگہ ترتیب سے بکھری گلاب کی خوشبودار پتیاں۔۔۔

اس پر مستزاد جلتی اسٹائلش کنڈلز۔۔۔ماحول کو رومانٹک بنانے میں پیش پیش تھے۔

معاًرمیض خراب ہوتے موڈ کے ساتھ اُس ناآشنا۔۔۔بے باک لڑکی کی جانب متوجہ ہوا،،،جو اُس کی آہٹ سن کر بھی چہرہ پھیرے۔۔۔آخری کینڈل جلانے میں مصروف تھی۔

"کون ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" دو قدم آگے بڑھاتا۔۔رمیض مٹھیاں بھینچ کر قدرے سرد مہری سے پوچھ رہا تھا۔

گھٹنوں تک آتے نیم عریاں آتشی لباس پر اُس لڑکی کے کندھوں سے ذرا نیچے کھلے اسٹریٹ بال زہر ہی تو لگے تھے اسے۔۔۔

نتیجتاً دھڑکتے دل کے ساتھ جرات کرتی ہوئی وہ مقابل کی جانب پلٹی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”رومی۔۔۔۔۔!!!“ قدرے محبت سے پھڑ پھڑاتے ہوئے روزینہ کے آتشی لب براہ راست دیکھتے ہوئے رمیض عالم درانی کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

”ر۔۔روزینہ۔۔۔۔؟؟؟“ ایک عرصے بعد اُس کا خوبصورت چہرہ قدرے بے یقینی سے تکتے ہوئے اُس کے تنے اعصاب بے اختیار ڈھیلے پڑے۔۔۔تو چابیاں ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گریں۔

رمیض کے متوقع تاثرات نم آنکھوں سے دیکھتی ہوئی روزینہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

”تم لاکھ بری۔۔لاکھ بے وفا سہی۔۔۔ مگر سچ یہی ہے روزینہ۔۔۔ میرا بڑا بھائی آج بھی تمھیں بے حد چاہتا ہے۔۔۔ تمھارے عشق میں پاگل ہے وہ۔۔۔انفیکٹ میں نے خود تنہائیوں میں کئی بار تمھاری محبتوں کا دم بھرتے ہوئے دیکھا ہے اُنھیں۔۔۔۔“ معاً سماعتوں میں گھلتی ہوئی زیدان عالم درانی کی تسلی بخش آواز نے جہاں اُس کی ہمتوں کو شدت سے بڑھاوا دیا تھا۔۔۔۔

وہیں ہنوز ساکت کھڑے رمیض نے اُسے بے تابانہ اپنی جانب لپکتے ہوئے دیکھا۔

فکس کیے گئے ہِڈن (پوشیدہ) کیمرے تلے روزینہ بے دھڑک اُس کے سینے سے آ کر لگی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ایسے میں لیپ ٹاپ کی چلتی اسکرین پر گہری نگاہیں جمائے زیدان عالم درانی کے لب کمینگی سے مسکرائے۔

بے حساب پیسے کے بل بوتے ہڈن کیمرے کا سیٹ اپ۔۔اور روزینہ کی ہوٹل کے کمرے تک غیر اخلاقی رسائی کروانے والا ایک وہی تو تھا۔۔۔۔

"اوہ رومی۔۔۔۔مائے لوَ۔۔۔۔آئی لو یو آلوٹ۔۔۔م۔۔میں آ گئی ہوں تمھارے پاس واپس۔۔۔وعدہ کرتی ہوں۔۔۔مر جاؤں گی مگر تمھیں چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی۔۔آئی پرامس۔۔۔" قدرے بے تابی سے کشادہ پشت پر ہاتھ پھیر کر بولتی ہوئی۔۔وہ اپنی تیز مہک سے مقابل کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو شدتوں سے مفلوج کر رہی تھی۔

رمیض عالم درانی کی وجاہت آج بھی غضب کی تھی۔

اپنے سحر میں جکڑ لینے کو ہمہ وقت تیار۔۔۔۔

اگلے ہی پل روزینہ نے اس کی مردانہ کلائیوں کو تھام کر اپنی چست کمر کے گرد باندھا۔۔۔تو اُس کے ناقابلِ برداشت لمس پر رمیض کی سانسیں گھٹنے لگیں۔

”آآاہ۔۔۔وٹ دی ہیل از دِس۔۔۔؟؟؟دور ہٹو مجھ سے۔۔۔!!!“ گھر اسکتہ ٹوٹنے پر غراتے ہوئے اُس نے ایسے خود سے پرے دھکیلا تھا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔۔۔۔

”رومی۔۔۔۔؟؟؟“ اِس اچانک افتاد پر کئی قدم دور ہوتے ہوئے۔۔ گرنے سے بمشکل بچتی وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔ تو ضبط سے سرخ ہو چکے چہرے پر ہاتھ پھیر تا وہ پلوں میں بپھڑا۔

”کیا رومی ہاں۔۔۔۔کیا اااارومی۔۔۔؟؟؟ رمیض عالم درانی ہوں میں۔۔ اور تم میرا فقط ایک داغدار ماضی ہو جسے میں مر کر بھی یاد نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ اس کے باوجود بھی ہمت کیسے ہوئی تمھاری میرے سامنے آنے کی۔۔۔؟؟ مجھے یوں بے باکی سے چھونے کی۔۔۔۔؟؟؟“ اُس سے فاصلہ بنائے وہ قدرے نفرت سے دہاڑا تو پلکیں جھپکانے پر دو آنسو ٹوٹ کر روزینہ کے گالوں پر پھسلے تھے۔

دل کمزور پڑنے لگا تھا۔۔۔

”آفکورس اتنی دیر سے اپنے اندر دبی بھڑاس تو وہ تم پر نکالے گا ہی نکالے گا۔۔۔ مگر یہ سب وقتی ہو گا۔۔۔ آگے سے برداشت کرنا۔۔۔ اور پگھلانا اب تمھارا کام ہے۔۔ سو بہتر طریقے سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کرنا۔۔۔ ہہمم۔۔۔" زیدان عالم درانی کے کہے گئے بھاری الفاظ ایک بار پھر سے اُسکی یاداشت میں گونجے تھے۔۔۔

"آ۔۔آئی ناؤر میض۔۔۔ماضی میں، میں نے جو تمھارے ساتھ ذیادتی کی تھی۔۔۔اس کو لے کر تم بہت ہرٹ ہو مجھ سے۔۔۔لیکن میں۔۔۔۔" ہونے والی شدید تذلیل پر ضبط کا گہرا سانس لیتی وہ پھر سے اُس کے قریب آنے کو ہوئی۔۔۔جب درشتگی سے ہاتھ اٹھاتا رمیض اُسے وہیں خائف ہو کر تھمنے پر مجبور کر گیا۔

"خبردار جو دوبارہ میرے قریب آنے کی بے وقوفی کی تو۔۔بتا رہا ہوں میرا اشتعال سہہ نہیں پاؤ گی تم۔۔۔۔!!!اور ویسے بھی تم جیسی بد کردار عورت کی اتنی اوقات ہی نہیں کہ میری قربت میں سانس بھی لے سکے۔۔۔اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔گیٹ لاااااسٹ۔۔۔۔۔۔" معاً تیزی سے پلٹ کر روم کا پورا دروازہ جھٹکے سے کھولتے ہوئے اُس کی سانسیں اشتعال تلے پھول چکی تھیں۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ۔۔۔کیسے وہ قابلِ نفرت عورت امریکہ سے یہاں ترکی چلی آئی تھی۔۔۔؟؟؟

نہ ہی اُس کے اچھے برے کو جاننے میں رتی بھر بھی دلچسپی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن اتنا ضرور جان چکا تھا کہ اب وہ مزید اُس کی یہاں موجودگی قطعی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ورنہ ممکن تھا کچھ برا کر بیٹھتا۔۔۔

نتیجتاً روزینہ کو اُس کی نفرت میں اپنا آپ جلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

مقابل کے تیور اُس کی سوچ سے بڑھ کر خطرناک ثابت ہو رہے تھے۔

مگر وہ اتنی آسانی سے ہمت ہارتی تب ناں۔۔۔!!!

"نہیں جاؤں گی میں۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم میرے بغیر رہ نہیں سکتے۔۔۔ مجھ سے آج بھی بے تحاشہ محبت کرتے ہو۔۔۔ پھر بھی کیوں اتنے سنگدل بن رہے ہو تم رمیض عالم درانی۔۔۔؟؟؟ مان کیوں نہیں لیتے حقیقت کو۔۔۔؟؟" بھیگے گال بے دردی سے رگڑتی ہوئی وہ خود بھی اِس بار خالصتاً انگریزی میں چیخی تھی۔۔۔

جواب میں گہری چالوں سے قدرے انجان سرخ انگارہ آنکھیں جھپکاتا۔۔۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی حیران ہوا۔

وہ عورت حقیقتاً بے وقوف تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حد سے زیادہ بے وقوف۔۔۔

جو ڈنکے کی چوٹ پر اُسے دغا دینے کے بعد بھی۔۔۔

اُس کی ہونے والی اولاد کو مارنے کے باوجود بھی اِس قدر بڑی خوش فہمی میں مبتلا تھی۔۔۔۔

"ہاں یہ بہت خوبصورت حقیقت ہے۔۔۔ہاں مجھے بے تحاشہ محبت ہے۔۔۔میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔" قدم قدم قریب آتا ہوا وہ بول رہا تھا۔۔۔۔

روزینہ کے آتشی لب بے اختیار مسکرانے لگے۔۔۔

"لیکن تمھارے بغیر نہیں۔۔۔بلکہ اپنی دوسری بیوی حیاو قاص کے بغیر۔۔۔۔بخدا عشق میں مبتلا ہو چکا ہوں میں اُس کے۔۔۔۔جان لی ناں اب اپنی اوقات۔۔۔۔؟؟ چلو نکلو یہاں سے اور دوبارہ غلطی سے بھی کبھی اپنی شکل مت دکھانا مجھے۔۔۔۔جسٹ گیٹ آؤٹ۔۔۔۔" بڑے تحمل سے حقیقت کا گہرا طمانچہ اُس کے منہ پر مارتا ہوا رمیض عالم درانی جہاں اگلے ہی پل۔۔۔اُس کا شدت سے بے دم ہوتا وجود بازو سے گھسیٹ کر کمرے سے باہر نکال چکا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہیں بے زار ہو چکا زید ان عالم درانی بھی اسکرین ریکاڈنگ کا آپشن آف کرتے ہی لیپ ٹاپ بند کر گیا۔۔۔

ایسے میں اپنے خوبصورت۔۔۔زرد چہرے پر درشتگی سے بند ہوتے دروازے کو دھندلائی آنکھوں سے تکتی ہوئی روزینہ حقیقتاً کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں بچی تھی۔۔۔۔

سب ختم ہوا تھا۔۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔!!!!

"میرے سالے حسام نے آپ کی کمپنی کے ساتھ بڑی لگن سے یہ گرینڈ پراجیکٹ سائن کیا تھا۔۔۔مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ میرے بیٹے کے ہمراہ اُس کا بھی شدید قسم کا ایکسیڈنٹ ہو جانے کے سبب وہ آج یہاں نہیں آ سکا۔۔۔

کافی سفارشات کے بعد اُس کی جگہ اب مجبوراً مجھے خود یہ معاملہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔۔۔ادر وائز اِن بزنس کے کاموں سے دور ہوئے تو عرصہ ہو چکا مجھے۔۔۔۔" وہ اِس وقت آفس بلڈنگ کے کشادہ سے میٹنگ روم میں سب اسٹاف ممبران کے ساتھ موجود تھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور اب ٹانگ پر ٹانگ جمائے کچھ مغروریت سے اپنا مدعا بیان کر رہے تھے۔۔

مگر یہ بات قطعی نہیں بتا پائے تھے کہ سالے کے ساتھ ساتھ اُن کی محبوب بیوی نگینہ کی جانب سے بھی کی گئی سخت تاکید کا اثر تھا یہ۔۔۔ ورنہ اپنے غیر قانونی کام کاج چھوڑ کر شاید ہی وہ یہاں آتے۔۔۔

”جی میں سمجھ سکتا ہوں درید صاحب۔۔۔ مسٹر حسام کی لگن واقعی میں بڑی سچی ہے۔۔۔ بڑی الگ طبیعت کے مالک ہیں وہ۔۔۔۔ جبھی تو اُن کی ضد پر آپ کو بذاتِ خود یہاں پر آنا پڑا ہے۔۔۔ خیر اب ہمیں اِس نیو پراجیکٹ کے حوالے سے پریزنٹیشن شروع کر لینی چاہیے سب ویٹ میں ہیں۔۔۔“

جواباً تائید میں سر ہلاتے عالم صاحب نے جہاں مختصراً بات سمیٹتے ہوئے باقاعدہ میٹنگ کا آغاز کرنا چاہا تھا،،،،

وہیں اُن کے ہمراہ بیٹھی زلیخا نے آگے آئے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے ضبط کا گہرا سانس بھرا۔

پہلے اُس شخص کا دھڑلے سے سگار پینا اور پھر بات چیت کرنے کا انداز اُسے بالکل بھی نہیں بھایا تھا۔

آفس بلڈنگ میں داخل ہوتے سمے بھی چند ایک تجربہ کار افراد اُنھیں بطورِ گینگسٹر پہچاننے میں کامیاب ٹھہرے تھے۔

ویسے بھی کمپنی کے اِس نیو گرینڈ پراجیکٹ کو سرے سے لیڈ کرنے والے عالم صاحب بذاتِ خود تھے۔۔۔اسی لیے آج زیدان کے ساتھ ساتھ فائق کی بھی آفس میں غیر موجودگی ان کے لیے قابلِ برداشت تھی۔

"شیور۔۔۔۔۔" مسکرا کر کہتے ہوئے درید صاحب نے بے اختیار ساتھ لائی سیاہ رنگ یو۔ایس۔بی کوٹ کی جیب سے نکال کر فوراً اُنھیں تھمائی۔۔۔تو نیو ہائر ہوئے مینیجر نے فوراً سے اُسے پکڑ کر لیپ ٹاپ کے ساتھ کنیکٹ کر دیا۔

پلوں میں میٹنگ روم کی تیز روشنیاں بجھتے ہی شفاف دیوار پر پروجیکٹر کی بڑی سی اسکرین بکھری تھی۔ مگر پھر پریزنٹیشن ویڈیو کی جگہ چلنے والی گھریلو تصاویر کی سلائڈ نے درید صاحب سمیت سبھی کو بری طرح سے چونکنے پر مجبور کر دیا۔

"اوہ مائے بیڈ لک۔۔۔معذرت عالم صاحب۔۔۔مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ پریزنٹیشن والی یو۔ایس۔بی کی جگہ یہ۔۔۔یہ پرسنل یو۔ایس۔بی آجائے گی۔۔۔۔اٹس ناٹ مائے فالٹ۔۔۔یہ سب تو میرے خاص ملازم کا کیا دھرا ہے۔۔۔سالا بدماغ کہیں کا۔۔۔۔آپ پلیز اسے بند

کروادیں۔۔۔" معاً ہڑبڑا کر چئیر سے اٹھتے درید صاحب جہاں شرمندگی ملے غصے میں غرا کر بول رہے تھے۔۔۔وہیں آخری تصویر پر رکتی ریل کو تکتے ہوئے،،،زلیخا عالم درانی کی نگاہیں بے ساختہ ساکت ہوئیں۔

اگلے ہی پل وہ حیرت سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

مقابل دیوار پر فائق درید کی تصویر تھی۔۔۔

ہاں۔۔ہاں وہ فائق ہی تو تھا جو بڑے سکون سے اُس گینگسٹر آدمی کے کندھے پر ہاتھ جمائے کھڑا تھا۔۔۔

سٹاف کے سانگ عالم صاحب بھی خاصے چونکے تھے۔

"رکیں۔۔۔!!!!یہ آپ کے ساتھ جو لڑکا کھڑا ہے۔۔۔ی۔۔یہ کون ہے؟؟؟ کیا آپ اسے جانتے ہیں۔۔۔؟؟؟" مسکراتے ہوئے وجیہہ چہرے سے نگاہیں ہٹائے بغیر۔۔پیشانی پر تیوری چڑھاتی وہ قدرے الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

اس دوران دل ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کہیں تو کچھ غلط تھا۔۔۔۔

کچھ بہت غلط۔۔۔۔

"جانتا ہوں ناں۔۔۔بڑا بیٹا ہے یہ میرا۔۔۔فائق۔۔۔فائق درید۔۔۔۔" حقیقت سے انجان،،،مدھم سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے وہ زلیخا کے سر پر دھماکہ ہی تو کر چکے تھے۔

"ب۔۔بڑا بیٹا۔۔۔؟؟؟مگر فائق کے ماں باپ تو مر چکے ہیں ناں۔۔۔؟؟؟وہ۔۔وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔۔" سن ہوتے دماغ کے ساتھ۔۔۔لڑکھڑاتے لہجے میں وہ اُن سے زیادہ جیسے خود کو یقین دلا رہی تھی۔

اگر باپ کا نام ملتا بھی تھا تو کیا۔۔۔۔؟؟

اب وہ اُس کے شوہر کا باپ بن بیٹھے گا بھلا۔۔۔۔!!!

بے یقین نگاہیں تیزی سے نم ہوئی تھیں۔

جبکہ اُس کی بات پر درید صاحب کے تیور پل میں بگڑے۔۔۔۔

”تم ہوتی کون ہو مجھے مارنے والی۔۔۔؟؟؟ بے شک فائق کی سگی ماں مر چکی ہے۔۔۔ مگر میں۔۔۔ یعنی کہ اُس کا سگا باپ۔۔ درید راحت ابھی زندہ سلامت ہے۔۔۔ بالکل تمھارے سامنے۔۔۔ ٹھیک ٹھاک کھڑا ہے۔۔۔“ ہاتھ پھیلا کر تندہی سے باآواز بلند بولتے ہوئے جہاں اگلے ہی سامنے ٹیبل پر پڑا اُن کا موبائل فون زوروں سے بج اٹھا تھا۔۔۔۔

وہیں عالم صاحب نے قدرے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔۔

مدھم چہ مگوئیاں کرتے سارے اسٹاف سمیت جو کچھ وہ سمجھ چکے تھے۔۔۔

اُن کی بیٹی ہنوز وہ سب سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی۔

”آپ کے میری زندگی میں شامل ہونے سے پہلے تو میں بالکل تن تنہا جی رہا تھا زلیخا۔۔۔ اس دنیا میں میرا کوئی اپنا نہیں تھا۔۔۔ نہ ماں۔۔۔ نہ باپ۔۔۔ انفیکٹ کوئی ایک بھی نہیں۔۔۔۔ مگر اب آپ ہیں ناں تو میں مکمل سا ہو گیا ہوں۔۔۔۔“ معاً فائق درید کی اداسی میں گھلا شیرینی لہجہ زلیخا کی سماعتوں میں شدت سے گونجا تھا۔

"وہ۔۔ مجھ سے اتنا بڑا جھوٹ تو نہیں بول سکتا۔۔ ناممکن۔۔۔۔۔" دھندلائی نگاہوں کے سنگ نفی میں سر ہلاتی وہ خود سے ہی بڑبڑائی تھی،،، جب اچانک درید صاحب نے تمسخر سے مسکراتے ہوئے اُسے چمکتی اسکرین کا نمبر شو کروایا۔

"سَن کالنگ۔۔۔۔۔۔!!!" پلکیں جھپکا کر بمشکل نمبر پر رکھتے ہوئے زلیخا کا دھڑکتا دل شدتوں سے ڈوبا۔

ٹوٹ کر بکھرتے ہوئے یقین کے سنگ شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں بچی تھی۔۔۔

وہ نمبر اُس کے شوہر کا ہی تھا۔۔۔

ہاں۔۔ اُس کا شوہر۔۔۔

ایک نام نہاد گینگسٹر کا بیٹا۔۔۔۔!!!

آنسو لڑھکتے ہوئے ٹھوڑی تک آئے تھے۔۔۔

"کیا اب میں یہ جان سکتا ہوں کہ تم کون ہو۔۔۔؟؟؟ گرلفرینڈ۔۔۔؟؟؟ یا پھر۔۔۔۔۔" موبائل فون کو کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے وہ طنزاً استفسار کر رہے تھے۔۔۔

جب اُن کی بے باک جرات پر زلیخا قدرے تنفر سے ان کی بات بیچ میں کاٹ گئی۔۔۔

”گرلفرینڈ نہیں بیوی ہوں میں آپ کے بیٹے کی۔۔۔ قانونی اور شرعی بیوی۔۔۔۔۔!!!“ شہادت کی انگلی اٹھا کر شدتوں سے جتاتے ہوئے جہاں زلیخا عالم درانی کی تیز آواز بھیگتی چلی تھی۔۔۔۔

وہیں درید صاحب کی کمینی مسکراہٹ پل میں سمٹی۔

”واااٹ۔۔۔۔۔۔“ بے یقینی تلے ساکت ہونے کی باری اب اُن کی تھی۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

باہر لاؤنج میں کانچ ٹوٹنے کی صاف آواز پر وہ قدرے ٹھٹھک کر اپنے خیالوں سے باہر نکلی تھی۔۔۔

وقاص صاحب تو کچھ دیر پہلے ہی اُس سے مل کر یہاں سے جا چکے تھے۔۔۔

اور تو اور اُن کے گھر لگی نئی ملازمہ بھی پھرتیوں سے کام سمیٹتی ہوئی آج جلدی گھر چلی گئی تھی۔۔۔

ایسے میں گھر کے سارے دروازے بھی اچھے سے لاک تھے۔

تو پھر یہ باہر کون تھا۔۔۔۔؟؟؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پریشانی سے شفون کا ہلکا گلابی رنگ دوپٹہ سر پر جما کر بستر سے نیچے اترتی حیا۔۔قدرے محتاط ہو کر اپنے کمرے سے باہر کی جانب لپکی۔

شروع کے کئی دن تو اُس نے وقاص صاحب کے اصرار پر انہی کے گھر میں گزار دیئے تھے۔۔۔لیکن باپ بیٹی میں ہو چکی صلح کی وجہ سے وہاں آئی حسنہ کو اُس کی موجودگی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔۔۔

ویسے بھی اب رمیض اپنے آخری لیول کے فوری بعد پاکستان واپس آنے والا تھا، جبھی وہ وقاص صاحب سے ضد کر کے آج صبح ہی اپنے گھر واپس چلی آئی تھی۔۔۔

حیا وقاص دھک دھک کرتے دل کے ساتھ جہاں بے آواز قدموں سے چلتی ہوئی لاؤنج تک آئی تھی۔۔۔وہیں صوفے پر بڑے استحقاق سے ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھا زیدان عالم درانی اُس کا خائف چہرہ دیکھتا ہوا قدرے دلکشی سے مسکرایا۔۔۔

نتیجتاً حیا کی پریشانی میں شدت سے حیرت گھلی تھی۔۔۔

پھر بے اختیار سنساتے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”ت۔۔تم۔۔؟؟؟ تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔ہاں۔۔۔؟؟؟ نکلو۔۔۔فوراً نکلو میرے گھر سے۔۔۔آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔۔۔۔!!!“ بے اختیار اُس کے مقابل آکر رکتی وہ مشتعیل ہوتی چلائی تھی۔۔۔

مقابل کے ارادے بالکل بھی بھلے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔جبھی تو اپنی نانی اماں کے گھر کی ڈوبلی کیٹ چابیوں کا غلط استعمال کرتے ہوئے وہ تنہائی میں یہاں تک چلا آیا تھا۔

خود پر خاصا افسوس بھی ہوا تھا۔۔۔

بھلا وہ کیسے ڈبلی کیٹ چابیوں کی حقیقت کو سرے سے ہی بھلا سکتی تھی۔۔۔

مگر اُس کے غصے سے رتی بھر بھی مرعوب ہوئے بنا وہ۔۔۔بڑی ڈھٹائی سے انگلیوں میں انگلیاں پھنساتا سر کے پیچھے رکھ گیا۔

جانے کیوں مگر آج وہ حد سے زیادہ پُر سکون دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

”ریلکس حیاڈارلنگ۔۔۔جسٹ ریلکس۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے یار؟؟ دیور ہوں میں تمھارا۔۔۔انفیکٹ فرسٹ کزن بھی تو ہوں۔۔۔فرسٹ محبت بھی۔۔۔کم از کم اِس سلوک کا تو روادار نہیں ہوں

میں۔۔۔" بڑے اطمینان سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں اُس کا اطمینان غارت کر تا وہ دھیرے سے ہنسا تھا۔

ضبط سے نازک مٹھیاں بھینچتی حیا کا دل شدت سے اُس کے لبوں کی مسکراہٹ نوچ لینے کو چاہا۔۔۔

"بالکل صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔ تم اِس سلوک کے نہیں۔۔۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ گھٹیا سلوک کے روادار ہو۔۔۔ اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔" قدرے بدلحاظی سے گویا ہوتی وہ ہاتھ سے اُسے گھر سے باہر نکل جانے کا بول رہی تھی۔۔۔ جب بڑھتی تذلیل پر یکدم سے اپنی مسکراہٹ سمیٹتا زیدان صوفے سے اٹھا۔

پھر ماتھے پر تیوری چڑھائے پلوں میں اُس کے قریب ترین آیا تو ڈوبتے دل کے ساتھ حیا بے ساختہ پیچھے ہٹی۔

"اور اگر نہ ہوں تو۔۔۔؟؟؟؟" سرعت سے اُس کا بازو دبوچ کر اپنی جانب کھینچتا وہ خائف چہرے پر غرایا تو۔۔۔ اُس کی بے باک جرات پر حیا نے تیزی سے نم ہوتی نگاہیں پھیلا کر اُسے دیکھا۔

"د۔۔دور رہ کر بات کرو ورنہ خدا کی قسم تمھارا سر پھاڑ دوں گی میں۔۔۔۔" شدت سے پھنکارتی ہوئی وہ ناکام مزاحمت میں لرزنے لگی تھی۔۔۔۔

جبکہ بنا کوٹ کے آفس ڈریس میں ملبوس زیدان کو اُس کی یہ خائف سی بغاوت حقیقتاً مزہ دے رہی تھی۔

بھلا وہ پہلے کیسے اُسے فراموش کر گیا تھا۔۔؟؟؟کیسے۔۔۔۔؟؟؟؟

گرفت سخت کرتے ہوئے اندر ہی اندر ایک افسوس سا اٹھنے لگا۔

"ارے۔۔۔تم تو مجھ سے ایسے خوفزدہ ہو رہی ہو جیسے ابھی میں تمھاری عزت و آبرو کو اپنے قدموں تلے روندھ ڈالوں گا۔۔۔ہونہہ۔۔آخر تم میری قربت میں اتنا مچلتی کیوں ہو۔۔۔ہوں؟؟؟بتاؤ ناں۔۔۔؟؟؟" بھابی جیسے رشتے کو شدت سے بھاڑ میں جھونکتا ہوا۔۔وہ تمسخر اڑاتے انداز میں جھٹکے سے اُس کا سر پر جما دوپٹہ کھینچ کر اتار چکا تھا۔

اُس کی بڑھتی شیطانیت پر بمشکل سسکی روکتی حیا کا وحشت تلے تنفس بگڑنے لگا۔

دکھتے بازو پر۔۔۔غلافی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر سرخ گالوں پر پھسلے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اگر جو کبھی رمیض عالم درانی اپنے بھائی کی اِن بے باکیوں سے واقف ہو جاتا تو۔۔۔؟؟؟

یقیناً اپنے غضب کا گہرا طوفان برپا کر ڈالتا۔۔۔!!!

اور اِسی تباہی سے تو وہ اندر ہی اندر خوف کھاتی تھی۔۔۔

”تم جیسا وحشی انسان اگر بے لگام ہو جائے تو کسی بھی حد تک گِر سکتا ہے۔۔ چھوڑوووو مجھے۔۔۔۔“ پوری قوت سے اُس کے چوڑے سینے پر نازک مکا مارتی حیا شدتِ بے بسی سے چیخی۔۔۔ تو بنا کوئی اثر لیے۔۔زیدان کمینگی سے بھنویں اچکاتا ہوا اپنا نچلا لب کچل گیا۔

”اُففففف۔۔۔یہ بھیگتا ہوا خوف۔۔۔یہ غصیلے انداز۔۔۔۔یہ دلفریب جرات۔۔۔یہ کپکپاتی دھمکیاں۔۔۔سریلی بڑا مزا دینے لگی ہیں مجھے اِس کھیل میں۔۔۔اور جہاں تک رہی میرے وحشی پن کی بات تو آفکورس اِس حد تک بھی گروں گا میں۔۔اور پورے حق سے گروں گا۔۔۔لیکن۔۔۔۔“ معاً جارحانہ انداز میں دوسرے بازو کو بھی جکڑ کر جھٹکا دیتا وہ پل بھر کو رکا۔۔۔۔

تمسخر اڑاتی بے باک نگاہیں اُس کے مدھم وا پنکھڑی لبوں پر تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

خود کا سانس روکتی حیا کو اُس کی جھلساتی سانسوں سے کراہت ہونے لگی۔۔۔

"اس سے پہلے ڈیم شیور میں تمھاری طلاق کرواؤں گا۔۔۔ پھر تمھاری بانجھ بہن کی پیشانی پر طلاق کا داغ سجاؤں گا۔۔۔ اور عدت کے دن پورے ہوتے ہی ساری زندگی کے لیے تمھیں اپنے نام کر لوں گا۔۔۔ کیسا لگا میرا پلین۔۔۔؟؟؟" بڑی ہی سادگی سے اپنے خطرناک ارادے باور کرواتے ہوئے جہاں زیدان عالم درانی نے گھٹیا پن کی ساری حدوں کو پار کیا تھا۔۔۔ وہیں دنگ ہوتی حیا اگلے ہی پل اپنی ساری برداشت کھوتی ہوئی قدرے تندہی سے اُس کے منہ پر تھوک گئی۔

"تھووو۔۔۔۔۔۔۔" ناقابلِ برداشت چھینٹے وجیہہ چہرے پر پڑتے ہی وہ قدرے سختی سے لبوں کے سنگ آنکھیں بھی میچ گیا تھا۔۔۔

نتیجتاً اُس کی گرفت ڈھیلی پڑتے ہی حیا نے دکھتے بازوؤں کے ساتھ۔۔۔ پوری قوت سے کشادہ سینے پر ہتھڑ مارتے ہوئے اُسے کئی قدم دور دھکیلا۔

پھر بھیگے گال بے دردی سے صاف کرتے ہوئے شہادت کی انگلی اُس کی جانب اٹھائی۔۔۔ جو تن چکی رگوں کے ساتھ بڑے ہی ضبط سے ہاتھ پھیر کر اپنا جلتا چہرہ صاف کر چکا تھا۔

اُفففف۔۔۔۔اِس قدر ذلالت۔۔۔۔۔۔!!!!

"دوبارہ مجھے چھونے کی حماقت مت کرنا تم ذلیل انسان۔۔۔ تمھارا یہ بے ہودہ کھیل اب میری برداشت سے بالکل ہی باہر ہو چکا ہے۔۔۔۔ایک بار۔۔بس ایک بار رمیض کو میرے پاس آ لینے دو۔۔۔پھر دیکھنا کیسے میں تمھارا یہ غلیظ چہرہ اُن کے سامنے لاتی ہوں۔۔۔۔یہ ناحق زیادتیاں جو تم میرے ساتھ کر رہے ہو ناں۔۔۔۔ایک ایک بات بتاؤں گی میں اُنھیں۔۔۔سانسیں چھین لیں گے وہ تمھاری۔۔۔۔۔" کرلاتے دل کے ساتھ مضبوط ترین لہجے میں دھمکاتی ہوئی وہ اگلے ہی پل خود کو کمرے میں بند کرنے کے لیے وہاں سے پلٹتی بھاگی تھی۔۔۔۔جب اُس کی نیت بھانپ چکا زیدان بھی دوڑ کر اُس کے پیچھے لپکا۔

گلابی رنگ شفون کا دوپٹہ تو کندھوں سے پھسل کر کہیں پیچھے ہی گر چکا تھا۔

"آاااا۔۔اا۔۔ہ۔۔۔بابا۔۔۔۔۔!!!" اس سے پہلے کہ حیا کمرے کی دہلیز پھلانگتی۔۔۔۔معاً بے دردی سے بالوں سے دبوچ کر اپنی جانب گھوماتا ہوا۔۔وہ اگلے ہی پل دانت پیس کر اُسے قریب دیوار کی جانب دھکیل گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سخت کھینچاؤ کے سبب سر میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتی وہ بمشکل سنبھل کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔جب تندہی سے قریب ترین آتا زیدان اُس کے دائیں بائیں دیوار پر سختی سے ہتھیلیاں جما گیا۔

جواباً حد درجہ سہم کر دیوار میں گھسنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے۔۔۔حیا کا لرزتا دل اُس کے خطرناک تیوروں پر اچھل کر حلق میں آیا۔

طوفانِ بدتمیزی پر مضبوطی سے بندھا جوڑا تقریباً کھل چکا تھا۔

"تم رکواؤ گی اپنے شوہر کے ہاتھوں میری سانسیں۔۔۔؟؟؟ ہمم۔۔۔۔؟؟؟ وہ شوہر جو خودتر کی جا کر بند کمرے میں اپنی سابقہ بیوی کی بانہوں میں سکون تلاش کرتا پھر رہا ہے۔۔جانے کتنی ہی راتیں ڈیمٹ۔۔۔کوکنگ کمپیٹیشن کے بہانے رومینس کی ساری حدیں پار کر رہا ہے۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ کمزور النفس انسان غیرت کے نام پر میری سانسیں روکے گا۔۔۔۔؟؟ بولووووو۔۔۔۔۔۔" اپنی پھولی سانسوں تلے آپے سے باہر ہوتا زیدان اُس کے سرخ چہرے پر قدرے چیخ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اِس غیر متوقع۔۔بدترین انکشاف پر بگڑے تنفس کے ساتھ حیا نے چونک کر اُس کا تنا چہرہ دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بھیگی آنکھوں میں حقارت سمٹ آئی تھی۔

"ی۔۔یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" اُس کے سینے پر دباؤ دے کر پیچھے ہٹانے کی کمزور کوشش میں۔۔وہ رتی بھر بھی یقین نہ کرتی ہوئی سسکی۔

اپنے جنون میں وہ شخص پاگل ہی تو ہو چکا تھا۔۔۔۔

"جانتا تھا میں۔۔۔جانتا تھا کہ یہ ناقابلِ قبول حقیقت تمھیں بکواس ہی لگے گی۔۔اسی لیے پکا ثبوت ساتھ لے کر آیا ہوں میں۔۔۔۔جس سے آج یہ صاف صاف ثابت ہو جائے گا کہ رمیض عالم درانی کھوکھلی محبتوں کی آڑ میں تمھیں دھوکہ دے رہا ہے۔۔فریب کر رہا ہے۔۔۔فقط ایک میں ہی تمھارے قابل ہوں۔۔۔تھا۔۔۔اور آخر تک رہوں گا بھی۔۔۔۔۔" معاً ضبط سے سر ہلا کر پیچھے ہوتا وہ اگلے ہی پل جیب سے اپنا قیمتی موبائل فون باہر نکال گیا۔

نگاہوں کی سرخی گہری ہوئی تھی۔

حیا نے گھٹتے دل کے سنگ۔۔۔بہتے آنسوؤں میں اُسے جلتی اسکرین پر تیزی سے انگوٹھے چلاتے دیکھا۔

معاً مطلوبہ ویڈیو کلپ نکال کر اسٹارٹ کرتے ہوئے زیدان نے موبائل فون زبردستی اُس کے لرزتے ہاتھوں میں تھمایا۔۔۔ تو حیا نے بے اختیار اپنی بھیگی نگاہیں چمکتی اسکرین پر ٹھہرائیں۔

وہ بمشکل دس سیکنڈ کی ویڈیو کلپ تھی۔۔۔ جس میں دو نفوس ایک سائیڈ سے سر تا پیر دکھائی پڑتے صاف پہچان میں آرہے تھے۔۔۔

بے یقینی تلے حیا کی سانسیں اٹک سی گئیں۔۔۔۔

رمیض عالم درانی کا کسرتی وجود اُس کی سابقہ بیوی کی کَسی ہوئی نیم عریاں بانہوں میں بالکل ساکت تھا۔۔۔۔

ایسے میں گھٹنوں تک آتے نیم عریاں لباس میں آتشِ جوالہ بنی وہ عورت بلاشبہ تنہائی میں کسی بھی مرد کا ایمان ڈگمگا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ تو پھر بھی رمیض عالم درانی کی پہلی محبت تھی۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے کی رنگت زرد پڑتے دیکھ زیدان عالم درانی کے لبوں پر فتح یاب سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دس منٹ کی ویڈیو میں سے فقط اپنے مطلب کا آدھا ادھورہ حصہ کاٹ کر دکھاتا وہ بڑی ہی سفاکی سے اعتبار کی بنیادیں ہلا چکا تھا۔۔۔۔

اب بس ایک اور گہرا وار کرنا باقی تھا۔۔۔

ایک آخری وار۔۔۔ایک آخری چال۔۔۔۔

جس کے نتیجے میں دونوں کے مابین اعتبار کی عمارت کا ٹوٹ کر بکھرنا تو طے ہی طے تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل روزینہ قدرے بے باکی سے اُس کی بے دم سی مردانہ کلائیاں تھام کر اپنی نازک کمر کے گرد باندھ گئی تھی۔

حیا کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

اور بڑی ہی شدت سے ٹوٹا تھا۔۔۔۔

شاید بند ہوتا دل۔۔۔۔۔

معاًروح تک سرشار ہوتا زیدان اُس کی سماعت کے قریب جھکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”تم یہ تو ثابت کر گئی حیاو قاص کہ تمھارا سو کالڈ شوہر قاتل نہیں ہے۔۔۔ مگر افسوس۔۔ یہ چاہ کر بھی ثابت نہیں کر پاؤ گی کہ وہ ایک باوفا مرد ہے۔۔۔۔۔“ پُر یقین لہجے میں سر گوشیانہ کہتا وہ پیچھے ہوا۔۔۔ تو ساکت کھڑی حیا کے آنسو ٹوٹ کر رک چکی ویڈیو پر گرے۔

اصل حقیقت سے قدرے لاپتہ۔۔۔ نازک وجود ان دیکھی اذیت سے بھر چکا تھا۔

”رمیض عالم درانی۔۔۔۔!!!!!“ اگلے ہی پل چھوٹ کر نیچے گرتے موبائل فون کے سنگ حیاو قاص کے بھیگے لب دھیرے سے سسکے تھے۔۔۔۔۔

سوچا نہ تھا آنسوؤں کی یہ سوغات ہو گی

نئے لوگ ہوں گے نئی بات ہو گی

انگ انگ ہر حال میں مسکائے گا

تمہاری محبت اگر ساتھ ہو گی؛

چراغوں کو نگاہوں میں محفوظ رکھنا

بڑی دور تک رات ہی رات ہو گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پریشاں ہو تم بھی پریشاں ہوں میں بھی

چلو وفائے عدالت میں اب وہیں بات ہو گی؛

چراغوں کی لو سے ستاروں کی ضو تک

تمہیں میں ملوں گا جہاں بھیگتی رات ہو گی

جہاں وادیوں میں نئے پھول کھل آئیں

صداؤں کو الفاظ ملنے نہ پائیں؛

نہ بادل گھیریں گے نہ برسات ہو گی

کسی موڑ پر جلد ہی روبرو ملاقات ہو گی۔۔۔۔

"آآاہ۔۔۔ہ۔۔۔۔۔" ٹھنڈے پانی کی چھینٹے تپے نقوش پر مارتے ہوئے اُس نے گہرا سانس لے کر خود کا شفاف عکس آئینے میں دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ وہ شخص تو قطعی نہیں تھا جس نے جانے کتنی ہی بار زلیخا عالم درانی سے محبت کے جھوٹے دعوے کیے تھے۔۔۔

اگلے ہی پل سر جھٹک کر ٹاول پکڑتا ہوا وہ دھڑکتے دل کے سنگ خود پر دھیرے سے ہنسا۔۔۔پھر سست روی سے چہرہ صاف کرتے ہوئے واشروم سے باہر نکل آیا۔

ان گزرتے دنوں میں۔۔۔ہارا ہوا دل اُس کے شاطر دماغ پر پوری طرح سے بھاری پڑ چکا تھا۔۔۔

اور بھاری پڑتا بھی کیوں ناں۔۔۔!!!

آخر کو اپنی ہی بچھائی بساط میں وہ مخلص محبت کے ہاتھوں گہری مات جو کھا بیٹھا تھا۔۔۔

معاً جامنی رنگت کے ٹاول کو بیڈ پر بیٹھتے ہوئے فائق درید نے بے اختیار مدھم گیلے بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔۔

"جانتا ہوں بہت برا ڈیڈ ا ہوں میں۔۔۔بہت سے بھی زیادہ برا۔۔۔مگر اب میں مزید برا نہیں بننا چاہتا۔۔۔تھک گیا ہوں بہت۔۔۔اپنے کیے پر بے حد شرمندہ بھی ہوں۔۔۔تم۔۔۔تم اپنے دل کی تسلی کے لیے چاہے مجھے مارو پیٹو یا پھر سیدھا پانی میں پھینک دو۔۔۔مگر مجھ پر ایک احسان کرو ناں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یار۔۔۔مجھے میر الٹل بیسٹ فرینڈ۔۔۔میر الٹل چینمپ۔۔۔حمزہ فائق درید واپس لوٹا دوناں۔۔۔ پلیز لوٹا دو۔۔۔پلیززززز۔۔۔" اُس کے ننھے ننھے ڈھیلے ہاتھوں کو اپنے تپے رخساروں پر مارنے کی کوشش میں وہ کس قدر افسردہ ہو گیا تھاناں۔۔۔۔

اِس قدر افسردہ کہ آنکھوں سے ٹوٹ کر گالوں پر لڑھکتے پشیمانی کے آنسو،،، حیرت میں کھڑے حمزہ کو بہت حد تک نرم پڑنے پر مجبور کر گئے تھے۔۔۔۔

یاد کرتے ہوئے فائق کے دل میں ہولے سے ٹھنڈ سی پڑی۔۔۔

"مجھے لگتا تھا جِن صرف رُلانا جانتے ہیں۔۔۔۔مگر ایسا نہیں ہے ڈیڈا۔۔۔۔جِن تو خود سے بھی رونا شروع کر دیتے ہیں۔۔جیسے کہ اب آپ۔۔۔۔" معاً اُس کی نرم گرفت سے اپنے ہاتھ چھڑوا کر اُس کے آنسو چُنتا ہوا وہ نرم دل کا بچہ اپنی معصومیت میں بھی کتنا گہرا طنز کر گیا تھاناں۔۔۔۔

جواباً فائق نے اثبات میں ہلاتے ہوئے سر کو جھکا کر بے اختیار حمزہ کے ہاتھ کی پشت کو چوما۔۔۔تو اُس نے بے اختیار سکون سے پلکیں جھپکائیں۔۔۔

"مجھ جیسے برے جِن ہوں تو رونا اُن کے لیے لازم ہو جاتا ہے میرے بچے۔۔۔لیکن ان سب کے باوجود بھی۔۔۔کیا تم سب کچھ بھول کر اِس بہت ہی بُرے جن کو معاف کرو گے۔۔۔؟؟؟" اُس کے مقابل گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بھیگتی ہوئی التجاء ہنوز تھی۔۔۔پُر شدت تھی۔۔۔

جواباً کئی لمحے گزر جانے کے بعد بے اختیار حمزہ کا دھیرے سے اثبات میں ہلتا ہوا سر۔۔۔فائق درید کو شدتِ راحت سے اُس بچے کو اپنے کشادہ سینے کے ساتھ لگانے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔

اور شاید یہ فائق درید کی بڑی خوش قسمتی ہی تھی جو حمزہ نے اپنی معصومیت میں اُس کا سیاہ راز ہنوز کسی پر ظاہر نہیں کیا تھا۔۔۔۔

پچھلے کچھ دنوں سے جہاں وہ حمزہ سے قدرے نرمی۔۔۔قدرے مخلص محبت سے پیش آنے لگا تھا۔۔۔وہیں حسنہ وقاص کو بھی اب تنہائیوں میں ہراساں کرنے سے تقریباً باز آ گیا تھا۔

ہاں یہ سب اُس کی انا کے لیے دشوار ضرور تھا لیکن۔۔۔پھر بھی وہ اپنے انتقام سے حقیقتاً باز آ چکا تھا۔۔۔

سوچوں کی گہرائی میں فائق درید کا دل و دماغ مزید ڈوبتا جا رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بو جھل طبعیت کا بہانہ بنا کر آج وہ جان بوجھ کر آفس نہیں گیا تھا۔۔۔

اور وجہ تنہائی میں خود کو آنے والے کٹھن حالات کے لیے تیار کرنا تھا۔۔۔

ہر لحاظ سے تیار کرنا تھا تاکہ وہ بذاتِ خود اپنی اصلیت بتا کر زلیخا عالم درانی کو خود کی سچی محبت کا یقین دلاتے ہوئے اعتماد میں لے سکے۔۔۔۔

لیکن۔۔کیا یہ سب اتنا آسان تھا۔۔۔؟؟؟

فائق نے غلافی آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے جہاں ضبط کا گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔وہیں مٹھی میں بڑا سا چاقو تھامے وہ دبے قدموں اُس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

درانی پیلس میں اِس وقت اُن دونوں کے سوا کوئی بھی تو نہیں تھا۔۔۔۔

معاً اپنی پشت پر آہٹ محسوس کرتا فائق تیوری ڈالے پلٹا ہی تھا،،،جب بپھری ہوئی حسنہ نے ہاتھ میں پکڑے چاقو سے اُس کے سینے پر کاری ضرب لگانے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

"وٹ دی ہیل از دِس۔۔۔۔؟؟؟یو ڈیمٹ۔۔۔پاگل مت بنو۔۔۔لیو اِااا ٹ۔۔۔۔!!!" اپنا سینہ خون آلود ہونے سے پہلے ہی وہ اُس کی کلائی کو بروقت قابو کرتا ہوا حیرت تلے دہاڑا تھا۔۔۔

مگر وہ بھیگی سرخ آنکھوں کے سنگ شدتوں سے نفی میں سر ہلاتی ہوئی اب بھی بے کار جانیلوا کاوشوں سے باز نہیں آ رہی تھی۔

"تمھارے انتقام کا یہ کھیل۔۔۔ آج میں خود اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گی فائق درید۔۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ بس بہت ہو گیا اب۔۔۔ آج۔۔ ابھی۔۔ اور اسی وقت۔۔ جان سے مار ڈالوں گی میں تمھیں۔۔۔ کیونکہ اگر میں نہ مار سکی ناں۔۔ تو پھر تم مجھے جیتے جی مار دو گے۔۔۔ چھوڑووووو مجھے۔۔۔۔" مقابل کی سخت ترین گرفت سے خود کی کلائیاں چھڑوانے کو مچلتی ہوئی وہ پاگل ہی تو ہو چکی تھی۔۔۔

"او جسٹ شٹ اااپ یو سائیکو۔۔۔۔۔" جواباً آپے سے باہر ہوتے کیفی نے بے اختیار الٹے ہاتھ کا تھپڑ پوری شدت سے اُس کے چہرے پر دے مارا۔۔۔

تڑااااخ۔۔۔۔۔" نتیجتاً کمرے میں گونجتی بھاری آواز کے سنگ حسنہ توازن نہ سنبھالتی جھٹکے سے نیچے گری تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فائق نے پلوں میں نیچے گرا تیز دھاڑ چاقو اٹھا کر تندہی سے کھلی کھڑکی کے پار اچھال پھینکا۔۔۔تو وہیں بیٹھے۔۔حسنہ نے سن ہو چکے سرخ گال پر ہاتھ جماتے ہوئے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

"بالکل ایسا ہی تھپڑ تھا ناں جو اُس دن میں نے تمھیں پوری یونیورسٹی کے سامنے مارا تھا۔۔۔؟؟؟کاش اُس وقت تمھاری مردانگی میرے ہاتھوں ہرٹ نہ ہوئی ہوتی کیفی۔۔۔کاش مجھے پتا ہو تا کہ تم جیسے وحشی انسان کا بدلہ آنے والے دنوں میں مجھے کس دوہرے عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔۔۔خدا قسم میں خود تم سے تین چار تھپڑ چپ چاپ کھا لیتی۔۔۔مگر خود کبھی تم پر ہاتھ اٹھانے کی حماقت نہ کرتی۔۔۔" بھیگی آواز میں ماضی یاد دلاتی جہاں وہ بڑے ملال سے کہہ رہی تھی۔۔۔وہیں تندہی سے اپنے کمرے کی جانب آتی زلیخا سنسناتے دماغ میں کئی سوال بھرے۔۔۔بے اختیار ادھ کھلے دروازے کے قریب تھمی۔۔۔۔

معاًغصے تلے گہرے سانس لیتا فائق مٹھیاں بھینچ کر اُس کے مقابل پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔

اُن دونوں کی کمرے میں تنہا موجودگی پر زلیخا کا دل بھنویں سکیڑتے ہوئے ڈوب کر ابھرا۔۔۔

لیکن پھر اگلے ہی پل سماعتوں سے ٹکراتی صاف بھاری آواز بڑی ہی سفاکی سے سیاہ حقیقتوں سے پردے اٹھاتی چلی گئی۔۔۔

"تم میرے معاملے میں تب بھی غلط تھی حسنہ وقاص تم آج بھی غلط ہو۔۔۔اگر وہ محض ایک تھپڑ ہوتا ناں تو شاید میں ضبط کر بھی جاتا۔۔۔ مگر تمھاری سفاکی کی حد تو یہ ہے۔۔۔ کہ تم نے اُس دل کو ریزہ ریزہ کر کے بکھیرا جس میں فقط تمھاری محبت بسی تھی۔۔۔۔اپنی بے وفائی کی آڑ میں اُس وجود کو توڑا جو صرف اور صرف تمھاری چاہ میں سانس لے رہا تھا۔۔۔اپنی مکاری تلے اُن سچے جذبات کو روندھا جو میں صرف اور صرف تمھارے لیے محسوس کرتا تھا۔۔۔" حسنہ کا بھیگتا شکست زدہ چہرہ ٹھوڑی سے جکڑ کر۔۔۔ سلگتے لہجے میں بولتا ہوا وہ بے آواز کھڑی زلیخا کی دھڑکنیں بے یقینی تلے ساکت ہی تو کر گیا تھا۔۔۔

"شدید محبت ہو چکی ہے مجھے آپ سے زلیخا عالم درانی۔۔۔ آپ کے بنا زندگی جینے کا تصور اب میری سانسوں کے لیے جانلیوا بنتا جا رہا ہے۔۔۔اس لیے۔۔اسی لیے جلد از جلد آپکو اپنی زندگی میں شامل کر کے خود کی ادھوری ذات مکمل کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔یہی۔۔۔یہی تو ہے میری حقیقت۔۔۔"

تیزی سے بھیگتی آنکھوں کے سنگ بمشکل دیوار کا سہارا لیتی وہ جیسے بے دم سی ہوئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اتنا بڑا جھوٹ۔۔۔

اتنا صاف۔۔۔سفاک جھوٹ۔۔۔

بے دھڑک بولتے ہوئے وہ کانپ کیوں نہیں گیا تھا۔۔۔؟؟؟

"جب تم نے مجھے ویران کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی تو پھر میں ایک وحشی انسان ہو کر بھی۔۔ایک گینگسٹر کا بیٹا ہو کر بھی۔۔۔بھلا کیسے تمھیں تمھارے شوہر کے ساتھ خوشحال چھوڑ دیتا ہاں۔۔؟؟؟ہر وقت تمھاری سانسیں خشک کیے رکھنے کا ایک یہی بہترین طریقہ تھا میرے پاس۔۔۔۔سو جو میرے دل میں آیا میں نے وہ کیا۔۔۔۔" اپنی بیوی کی موجودگی سے ہنوز انجان۔۔۔وہ آج آخری بار۔۔۔اپنے اندر دبی ساری بھڑاس نکال دینے کے درپے تھا۔۔۔

جواباً نفی میں سر ہلا کر اپنی ٹھوڑی چھڑواتی حسنہ سسکی۔۔۔تو زلیخا سرخ گالوں پر پھسلتے آنسوؤں پر اپنی درد کرتی دھڑکنیں تھام گئی۔

دل پورے شور سے ٹوٹ کر بکھرا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”غلط کر رہے ہو بہت۔۔۔۔پہلے مجھے دیکھو پھر اپنے آپ کو۔۔۔اور بتاؤ۔۔۔؟؟؟کیا تم جیسا ینگ۔۔۔ہینڈسم۔۔۔اور کنوارا لڑکا اپنی لائف میں مجھ جیسی پکی عمر کی عورت کو ڈیزرو کرتا ہے جو چار سال پہلے ہی بیوہ ہو چکی ہے۔۔۔؟؟؟“ اُسے اپنی ذات کے بارے میں تلخ حقیقت بتانے سے تو وہ بالکل بھی نہیں ہچکچائی تھی۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔

”ہاں کرتا ہوں میں آپکو ڈیزرو۔۔۔ہر لحاظ سے کرتا ہوں کیونکہ حقیقی محبتوں میں کوئی اونچ نیچ نہیں دیکھی جاتی زلیخا بی بی۔۔۔آپ میری یہ بات اچھے سے ذہن نشین کر لیں کہ کم یا زیادہ عمروں کا فرق میری محبت کو رتی برابر بھی متاثر نہیں کر سکتا۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔“ اپنے انتقام کے لیے وہ اِس حد تک گر گیا تھا۔۔۔

اِس حد تک۔۔۔۔!!!

اُففففف۔۔۔۔اُففففف۔۔۔۔اُففففف۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”مومی۔۔۔ آئی ڈونٹ لائیک ڈیڈ ابی کا زوہ بالکل بھی اچھے انسان نہیں ہیں۔۔۔اور نہ ہی میرے بیسٹ فرینڈ۔۔۔ آپ خود بھی اُن سے ایوائڈ کیا کریں ناں۔۔۔میری بجائے آپ ہر وقت صرف انہی کے ساتھ چپکی رہتی ہیں۔۔۔۔“ اُس کی بدترین اصلیت سے تو حمزہ جیسا معصوم بچہ بھی واقف ہو چکا تھا پھر وہ کیوں نہ ہو پائی۔۔۔؟؟؟

کیوں ں ں ں ں۔۔۔۔؟؟؟؟

غلافی آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے۔۔۔پل پل ضبط کھوتی زلیخا کی دماغ کی رگیں پھٹنے لگیں۔

”خوشحال زندگی۔۔۔؟؟؟ ہونہہ۔۔۔۔بھلا ایک بانجھ عورت کیا ہی اپنے شوہر کے سنگ خوشحال زندگی گزارے گی کیفی۔۔؟؟؟ ہوں۔۔؟؟؟ میں آدھی ادھوری عورت تو پہلے ہی برباد ہوں۔۔۔ماضی کا زہر اگل کر مزید برباد مت کرو مجھے۔۔۔ میرے اِن جڑے ہاتھوں کو دیکھو۔۔۔بھیک مانگتی ہوں میں تم سے فائق درید۔۔۔ چلے جاؤ میری زندگی سے،،، میرے گھر سے،،، میری نظروں سے دور۔۔۔اور پھر کبھی لوٹ کر واپس نہ آنا۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔“

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لرزتے ہاتھ جوڑ کر شدتوں سے ملتجی ہوتی حسنہ وقاص۔۔۔اِس بار زلیخا کے ساتھ ساتھ مقابل کو بھی اِس نئے انکشاف سے چونک کر حیران ہونے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بانجھ تھی۔۔۔؟؟؟

آدھی ادھوری عورت۔۔۔۔!!!!

فائق کی آنکھوں کی سرخی گہری ہوئی۔۔۔تو وہ ضبط سے سر جھکا گیا۔۔۔پھر آہستگی سے اُس کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں اپنے انتقام کی ساری راہیں یہی پر ملیامیٹ کرتا ہوں حسنہ وقاص۔۔۔۔ساری رنجشیں۔۔۔سارے بدلے یہی معاف کرتا ہوں۔۔۔اس لیے نہیں کہ تمھاری محرومی جان کر مجھے تم سے ہمدردی ہوگئی ہے۔۔۔۔بلکہ اس لیے کہ مجھے حقیقتاً دل سے چاہنے والا ہمسفر مل چکا ہے۔۔۔اس لیے کہ مجھے زلیخا عالم درانی سے حقیقتاً محب۔۔۔۔۔!!!" قطعیت بھرے نرم لہجے میں بولتے ہوئے جہاں اُس کی اُٹھتی نگاہیں یکدم بھٹک کر اپنی جانب حقارت سے تکتی زلیخا پر پڑی تھیں۔۔۔۔وہیں لبوں سے پھسلتے الفاظ اپنے آپ ہی تھمتے چلے گئے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ اُس کی بات پر بمشکل یقین کرتی حسنہ۔۔۔اب خود بھی کھڑی ہوتی ہوئی خوشدلی سے مسکرائی۔

مقابل کا مضبوط لب ولہجہ صاف بتارہا تھا کہ وہ کہیں سے بھی جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔۔۔۔

"ز۔۔زلیخا۔۔۔۔۔۔۔!!!!" ڈوبتے دل کے ساتھ فائق کے لب پھڑپھڑائے۔

اگلے ہی پل وہ قدرے بے تابی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُس کی جانب لپکا تو ٹھنڈی پڑتی حسنہ نے بھی پلٹ کر زلیخا کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ بھلا کب آفس سے گھر چلی آئی تھی۔۔۔۔؟؟؟

"زلیخا۔۔۔؟؟؟زلیخا پلیز ایک بار ٹھنڈے دماغ سے میری بات۔۔۔۔۔۔!!!!!قریب ترین آکر رکتا وہ اپنی صفائی میں شدت سے بولنا چاہ رہا تھا۔۔۔جب بے اختیار زلیخا کا ہاتھ اٹھا اور پوری شدت سے رخسار پر چھاپ چھوڑتا اُس کی بولتی بند کر گیا۔۔۔

"چٹاااااخ۔۔۔۔۔۔" تھپڑ کی گہری گونج نے جہاں فائق درید کو ضبط سے لب بھینچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔وہیں حسنہ بے یقینی سے واہوتے لبوں پر ہاتھ جما گئی۔

معاملہ ایک دم ہی سنگین سے سنگین ترین ہوا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اگلے ہی پل وہ بہتی آنکھوں کے ساتھ بے تابانہ اُس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں دبوچ گئی۔۔۔تو کیفی نے جلتی گال سے لاپرواہ ہوتے ہوئے اُس کا سرخ بھیگا چہرہ دیکھا۔

میرے لیے تمھاری وہ محبتیں۔۔۔وہ عاشقی۔۔۔وہ وعدے وہ دعوے سب۔۔۔سب جھوٹ تھا۔۔؟؟فریب تھا۔۔؟؟ڈرامہ تھا۔۔۔۔؟؟؟" اُسے جھنجھوڑنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی زلیخا قدرے اذیت سے چیخ کر پوچھ رہی تھی۔

جواباً کیفی نے اُس کی گداز کمر پر اپنے بازوؤں کا سخت گھیرا باندھتے ہوئے اُسے سنبھالنا چاہا۔۔۔

"سنو۔۔۔سنو۔۔۔پہلے بے شک یہ سب میرا پری پلین ڈرامہ تھا مگر اب ایسا نہیں ہے۔۔۔میرا یقین کرو دلِ جاناں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔کیونکہ اب میں حقیقی معنوں میں تمھاری محبتوں کا۔۔تمھاری چاہتوں کا اسیر ہو چکا ہوں۔۔۔جانے انجانے میں گھاٹا تمھارا کرنے چلا تھا مگر حقیقی گھاٹے کا اہل تو میری خود کی ذات بن چکی ہے۔۔۔۔" وہ گہر سانسوں میں بڑے ضبط سے ٹھہر ٹھہر کر اپنے شکستہ دل کی حالت بیاں کر رہا تھا۔۔۔۔

نم ہوتی آنکھوں کے سنگ اُسے مسلسل اپنے یقین میں لینے کی کوششیں کر رہا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مگر زلیخا نفرت سے اُس کی جانب دیکھتی ہوئی صاف نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

یقین کی عمارت ٹوٹ کر بکھر چکی تھی۔۔۔۔ بھلا کہاں بھروسہ کرتی۔۔۔۔!!!

"جھوٹ۔۔!!!ایک بار پھر جھوٹ۔۔۔ سراسر جھوٹ ہے یہ کیونکہ تمھارا غلیظ سچ تو میں تمھارے منہ سے پہلے ہی سن چکی ہوں۔۔۔اپنے بدلے کی آڑ میں توڑنا چاہتے تھے ناں تم مجھے فائق درید۔۔۔ہاں۔۔۔؟؟؟لو دیکھو میری طرف۔۔۔ٹوٹ گئی میں۔۔۔۔بکھر کر ریزہ ریزہ ہو گئی۔۔۔۔بلکہ اندر ہی اندر مر چکی ہوں میں۔۔۔۔اب تو تم خوش ہو ناں پوری طرح سے مجھے برباد کر کے۔۔۔؟؟؟مقصد پورا ہو چکا ناں اب تمھارا۔۔۔یہ۔۔۔یہ جلتا سینہ اب ٹھنڈا پڑ چکا ناں تمھاراااا۔۔۔۔؟؟؟" رو رو کر اُس کے سینے پر ضربیں مارتی ہوئی وہ اگلے ہی پل پوری قوت لگا کر اُسے پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ٹھہر چکی تھی۔

اُن دونوں کو بھیگے خوف سے تکتی ہوئی حسنہ کو اب اپنا گھر صاف برباد ہوتا نظر آنے لگا۔۔۔

"آدھے ادھورے سچ پر یقین کر کے تم مجھے پورا فنا کرنے کی حماقت نہیں کر سکتی زلیخا۔۔۔۔فقط ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھو۔۔۔خدا کی قسم بڑی سچی محبت کرتا ہوں میں تم سے۔۔۔اور فقط تمہی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سے کرتا ہوں۔۔۔۔" معاً قریب ترین ہو کر اُس کا بھیگا چہرہ زبردستی تھامتا فائق ملتجیانہ غرایا تھا۔۔جب کچھ بھی نہ سمجھنے کو تیار زلیخا درشتگی سے اُس کے ہاتھ پرے جھٹک گئی۔

"چٹاااااخ۔۔۔۔۔" بہتے آنسوؤں میں بے حسی کو پہنچتی ہوئی جہاں وہ ایک بار پھر سے مقابل کا گال تپانے کی جرات کر گئی تھی۔۔۔وہیں وہ شدتِ بے بسی سے انگارہ آنکھیں میچ کر کھولتا سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔

"محبت محبت محبت۔۔۔۔دوبارہ نام مت لینا اِس محبت کا اور نہ ہی اب چھونا۔۔۔نفرت ہو گئی ہے مجھے تم سے۔۔۔تمھاری فریبی قربت سے۔۔۔تمھارے ایک ایک لفظ سے۔۔۔نکلو۔۔۔نکل جاؤ میری زندگی سے دفع ہو جاااااؤؤؤ۔۔۔۔" شہادت کی انگلی اٹھائے کلس کر کہتی ہوئی وہ۔۔۔اگلے ہی پل اُس کا گریبان دبوچتی قدرے تندہی سے باہر لاؤنج کی جانب لپکی۔

"یہ مت کرو زلیخا۔۔۔۔تم جو بھی سزا دو گی بڑی سے بڑی سزا۔۔۔۔مجھے تہے دل سے قبول ہو گی مگر جدائی کے نام پر یہ موت مت دو۔۔۔تم جانتی ہو میں اِس طرح جی نہیں پاؤں گا یار۔۔۔۔تمھاری نفرت کے بوجھ تلے جیتے جی مر جاؤں گا میں۔۔۔۔" اپنا آپ بذاتِ خود اُس کے ساتھ گھسیٹ کر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لے جاتا ہوا وہ بے چینی سے بولتا چلا جا رہا تھا۔۔۔جب زلیخا نے لاؤنج پار کرتے ہوئے پوری قوت سے اُسے داخلی دروازے کی جانب دھکیلا۔

ایسے میں خشک سانسوں کے سنگ دل پر ہاتھ جماتی حسنہ بھی بے جان قدموں سے اُن کے پیچھے آئی تھی۔

"تو مر جاؤ فائق درید۔۔۔۔مر جاؤ ناں تم۔۔۔۔میں بد دعائیں دوں گی تمھیں۔۔۔ساتھ ہی تمھاری پرانی معشوقہ کو بھی۔۔۔مگر اپنی محبت قطعی نہیں دوں گی اب تمھیں یاد رکھنا میری یہ بات۔۔۔۔"

بھیگے گال رگڑ کر صاف کرتی زلیخا جہاں اُس کا سرخ چہرہ دیکھتی ہوئی قدرے بے دردی سے چلائی تھی۔۔۔وہیں دروازہ کھول کر حیرت سے اندر داخل ہوتا زیدان عالم درانی اپنی بہن کی چیخیں بھڑا اس کو بآسانی سن چکا تھا۔۔۔

صوفے کے قریب بمشکل کھڑی حسنہ کو اپنا پھڑ پھڑاتا ہوا دل بے اختیار بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

"ی۔۔۔یہ آپ اپنے شوہر کے ساتھ کیسا سلوک کر رہی ہیں زلیخا آپاں۔۔۔؟؟سب۔۔۔سب خیریت ہے ناں۔۔۔؟؟؟" ماتھے پر بل ڈال کر پوچھتا ہوا وہ شدت سے معاملے کی سنگینی کو جاننا چاہ رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فائق نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔۔

دل کے ساتھ ساتھ سینہ بھی جل رہا تھا۔۔۔

"کچھ خیریت نہیں ہے زیدان۔۔۔کچھ بھی خیریت نہیں ہے۔۔۔۔میرے سفاک شوہر نے تمھاری بانجھ بیوی کے ساتھ مل کر چیٹ کیا ہے مجھے۔۔۔میری۔۔میری زندگی برباد کر ڈالی ہے اِنھوں نے۔۔اِس سے بڑھ کر اور کیا برا ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔۔۔۔۔" سسک کر کہتی ہوئی زلیخا نے بے ساختہ اپنی دکھتی کنپٹیاں جکڑی تھیں۔۔۔

زیدان کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔۔

معاً قہر کی ایک بھرپور نگاہ سامنے کھڑی حسنہ کے فق چہرے پر ڈالتا اگلے ہی پل وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتا ہوا فائق کی جانب پلٹا۔۔۔۔تو اُس کے قریب آ کر رکنے کے باوجود بھی وہ ہنوز بے خوفی سے سینہ تانے کھڑا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"سالے دھوکے باز انسان۔۔۔ آج میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا کمینے۔۔۔" درشتگی سے گریبان دبوچتے ہوئے زیدان نے پوری شدت سے مقابل کے جبڑے پر مکا دے مارا۔

اور پھر بنار کے مغلظات بکتا ہوا مارتا ہی چلا گیا۔۔۔

اِس ہنگامی صورتحال پر صوفے کا سہارا لیتی حسنہ کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

سب کچھ ہی تو فنا ہو گیا تھا۔۔۔ سب کچھ۔۔۔۔

بنا ہاتھ اُٹھائے ضد سے زدوکوب ہوتا فائق۔۔۔ مسلسل چیلنج کرتی بھیگی انگارہ نگاہوں سے زلیخا کے متغیر ہوتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اُس کی اِس قدر ڈھٹائی پر وہ۔۔۔ جلتے دل پر ضبط کرتی ہوئی بے اختیار اپنا رخ پھیر گئی۔

پھر قدرے تاسف سے اپنی کوکھ پر ہاتھ جماتی ہوئی سسکی۔۔۔ جہاں فائق درید کی اولاد پورے حق سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

وہ سب اِس وقت بڑے سے لاؤنج میں گہری عدالت بنائے صدمے تلے خاموش کھڑے تھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ وہ ماربل کے شفاف فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سسکتی ہوئی کٹہرے میں موجود تھی۔

جہاں اُس کی بابت ایک ایک بات کھل کر سبھی گھر والوں کے سامنے آچکی تھی۔۔۔وہیں زلیخا، حمزہ کو ساتھ لے کر کب کی اپنے کمرے میں بند ہوگئی تھی۔۔۔۔

سب کی ضبط سے گھورتی ہوئی سخت۔۔ تاسف زدہ نگاہیں اِس پل اُسے مارنے کی درپے تھیں۔۔۔جب اچانک وہ قدم قدم چلتا ہوا اُس کے سر پر آکھڑا ہوا۔

حسنہ نے بھیگا چہرہ اٹھاتے ہوئے مقابل شخص کے سپاٹ وجیہہ نقوش دیکھے۔۔۔

وحشت تلے دل بند ہو کر پھر سے دھڑک اٹھا تھا۔

"م۔۔میں جانتی ہوں کہ مجھ سے بہت۔۔۔بہت بڑی خطا ہوگئی ہے۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔" اپنی ہچکیوں پر بمشکل قابو پاتی وہ ہاتھ جوڑ کر بڑے مان سے بول رہی تھی۔۔۔

معاً سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتا وہ بے اختیار اُس کی جانب جھکا۔۔۔

"چٹااااخ۔۔۔۔!!!" معاًزیدان عالم درانی کا بھاری ہاتھ اٹھا۔۔اور پوری شدت سے پڑتا ہوا سب کی نگاہوں کے سامنے اُس کا بھیگا گال جلا کر رکھ گیا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نتیجتاً سسک کر اپنے سرخ رخسار کو انگلیوں سے چھوتی ہوئی حسنہ۔۔ شرمندگی سے سر جھکائے وقاص کے سینے میں درد بکھیر چکی تھی۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔ معاف کر دو۔۔۔۔!!! تم ہم سب کی پیٹھ پیچھے اپنے پرانے عاشق کے ساتھ بدکرداریاں کرتی رہی۔۔۔ ہماری آنکھوں میں بھر بھر کے دھول جھونکتی رہی۔۔۔۔ یہاں تک کہ میری بڑی بہن کی ہنستی بستی زندگی تک اجاڑ کر رکھ دی تمھاری خاموشی نے۔۔۔۔ اور تم کہہ رہی ہو کہ معاف کر دوں میں تمھیں۔۔؟؟؟؟ اتنا بے غیرت۔۔۔ اتنا بے وقوف۔۔ الو کا پٹھا لگتا ہوں میں تمھیں۔۔۔؟؟؟ ہاااااں۔۔۔۔؟؟؟؟" وہ قدرے حقارت سے اُس کے چہرے پر چیختا ہوا اگلے ہی پل سیدھا ہوا۔۔۔ تو حسنہ کا وجود لرزنے سا لگا۔

"تمھیں تو اب صرف سزا سنائی جائے گی حسنہ وقاص۔۔۔۔ مستقل آزادی کی سنگین ترین سزا۔۔۔۔" سرخ چہرے پر ضبط سے ہاتھ پھیر کر وہ قطعیت بھرے لہجے بولا تو حسنہ نے قدرے بے یقینی سے اُس کی انگارہ آنکھوں میں ابھرتی چمک کو دیکھا۔۔۔

اس دوران حفصہ بیگم سمیت عالم صاحب بھی شدتِ بے بسی تلے ہنوز خاموش تھے۔

اور خاموش ہوتے بھی کیوں ناں۔۔۔؟؟

آخر کو حالات ہی اِس قدر بگڑ گئے تھے کہ سنبھالنا اب اُن کے بس سے تقریباً باہر ہو چکا تھا۔۔۔

باہر ہو چکا تھا کیونکہ زیدان بذاتِ خود اپنے اِس سنگین فیصلے پر بضد ہو چکا تھا۔

"نن۔۔ نہیں نہیں نہیں۔۔۔ تم ایسا کوئی جذباتی قدم نہیں اٹھاؤ گے۔۔۔ م۔۔ میں تمھیں دیوانگی کی حد تک چاہتی ہوں۔۔۔ خدا کے لیے ایسی سزا مت دو مجھے۔۔۔ م۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔ میں مر جاؤووووں گی زیدان۔۔۔۔" بے تابانہ اُس کی جانب کھسک کر بائیں ٹانگ کو جکڑتی ہوئی وہ صاف صاف ترلے منتوں پر اتر آئی تھی۔

اپنی بدبخت بیٹی کے سیاہ بختوں کو ملاحظہ کرتے ہوئے وقاص صاحب کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر آہستگی سے رخساروں پر لڑھکے۔

"تو مر جاؤ۔۔۔۔۔ مر جاؤ میری بلا سے حسنہ وقاص۔۔۔۔۔ آئی ریئلی ڈیم کیئر۔۔۔۔۔" جواباً سرد ترین لہجے میں پھنکارتا ہوا وہ قدرے بدلحاظی سے حسنہ کو اُسی ٹانگ سے پرے جھٹک چکا تھا۔

حسنہ نے جھنجھناتے ہوئے دماغ کے ساتھ اُس کی جانب دیکھتے ہوئے بھیگی پلکیں جھپکائیں۔

https://classicurdumaterial.com/

"میں زیدان عالم درانی۔۔۔اپنے پورے ہوش و حواس میں۔۔۔ آہستگی سے جیبوں میں ہاتھ پھنساتا وہ بڑے مضبوط لہجے میں بول رہا تھا،،جب وہ نفی میں سر ہلاتی جھٹکے سے اُس کے مقابل اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم جیسی بانجھ۔۔۔انتہائی بدکردار عورت کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔" زیدان نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے دھڑک جملہ پورا کیا۔

"زیدان استاااااپ۔۔۔۔" کالر پکڑتی وہ صدمے سے چلائی تھی۔

"طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔" بنا اپنا آپ چھڑوائے اُس کی سفاکی عروج پر تھی۔۔۔۔

"بابااااا۔۔۔؟؟تایا ابو۔۔۔؟؟تائی امی۔۔۔؟؟پلیز پلیز روکیں ناں اِسے۔۔۔؟؟؟کوئی تو روکو۔۔۔۔" چہرہ پھیر کر سب کی جانب دیکھتی ہوئی وہ شدتوں سے تڑپ اٹھی۔

مگر اُس کے حق میں بولنے کی بجائے الٹا وہ لوگ اُس سے نظریں پھیر گئے تھے۔

نیتجتاً حسنہ نے قدرے وحشت سے زیدان کی جانب دیکھا۔۔۔جو آج کسی بھی قسم کی رعایت دینے کے موڈ میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

”زیدان۔۔۔زیدان۔۔۔۔کچھ بھی کرلیں۔۔۔کوئی بھی سخت سے سخت سزا دے ڈالیں مجھے۔۔۔اُففف تک نہیں کروں گی۔۔۔آ۔۔آپ۔۔آپ چاہیں تو دوسری شادی بھی کرلیں۔۔۔ہاں۔۔۔میں نے اجازت دی۔۔۔لیکن خدا کے لیے۔۔۔ایسا بھاری ستم نہیں کریں مجھ پر۔۔۔۔نہیں کریں ناااں۔۔۔۔“ لرزتے لہجے میں جھنجھوڑنے کی کوشش کرتی ہوئی وہ وحشتوں سے پاگل ہونے کو تھی۔۔۔۔

”میں تمھیں۔۔۔۔۔!!!“ جواباً پل بھر کا توقف لیتا وہ اب بھی اُس کی جان نکالنے سے باز نہیں آرہا تھا۔۔۔

وقاص نے تلخی سے سینے کو مسلا۔۔۔

”اگر اب تم نے جملہ پورا کیاناں زیدان عالم درانی۔۔۔۔تو خدا کی قسم میں سب کو تمھاری بدترین اصلیت بتادوں گی۔۔۔رک جاؤ یہی۔۔۔۔“ اب کہ حسنہ بہتے آنسوؤں میں حلق کے بل چیختی ہوئی دھمکی پر اتر آئی تھی۔

”طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔“ تندہی سے پھڑ پھڑاتے لبوں نے پل میں سارا قصہ تمام کیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہااااہ۔۔۔ہاااااہ۔۔۔۔۔۔" بے اختیار زیدان کا سلوٹ زدہ کالر چھوڑتی حسنہ صدمے تلے دبا دبا سا چیخ پڑی۔۔۔۔

سانس لینے میں مشکل ہی تو ہوئی تھی۔۔۔

ضبط کے باوجود بھی لڑھکتے آنسوؤں پر وقاص صاحب کا درد بڑھنے لگا۔

اُن کی بسی بسائی بیٹی اپنے سیاہ کرتوتوں کے سبب اُنہی کی نم نگاہوں کے سامنے طلاق یافتہ ہو چکی تھی۔۔۔

"تمھاری سزا پوری ہو چکی حسنہ وقاص۔۔۔بحیثیت بیوی اب تمھاری میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔اور نہ ہی آگے کبھی ہو گی۔۔۔اس لیے دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔آؤٹ۔۔۔۔" معاً بازو سے دبوچ کر اُس کی سماعتوں میں پگھلا ہوا سیسہ اتارتا ہوا زیدان۔۔۔اگلے ہی پل قدرے حقارت سے اُسے پرے دھکیل چکا تھا۔۔۔

"سنیں۔۔ سنیں میری بات۔۔۔!!!م۔۔میں بتاتی ہوں آپ سب کو۔۔اِس اِس فریبی شخص کی سیاہ اصلیت۔۔۔۔۔" جانیلوا سکتہ ٹوٹتے ہی حسنہ بھی بے دردی سے گال رگڑتی ہوئی سارے پردے فاش کرنے پر اتر آئی۔۔۔

توجہاں زیدان عالم درانی کی نگاہوں کی سرخی گہری ہوئی تھی۔۔۔وہیں حفصہ بیگم کے سنگ عالم صاحب اُس کے بھیگتے لفظوں پر چونکے۔۔۔

"اِسی کی سازش کے تحت اُس دن حیا اور رمیض بھائی زبردستی نکاح کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔۔تاکہ بدلے میں مجبوری کا جھوٹا لبادہ اوڑھ کر یہ شخص مجھے پاسکے۔۔۔ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔اُن دونوں کو کڈنیپ کروانے والا اور کوئی نہیں بذاتِ خود زیدان عالم درانی تھا۔۔۔ہماری۔۔ہماری شادی مجبوری کی نہیں۔۔۔بلکہ پری پلین محبت کی شادی تھی۔۔۔۔" شہادت کی انگلی اٹھاکر بتاتے ہوئے۔۔۔حسنہ وقاص کے اندر باہر طوفان سے اُمڈ آئے تھے۔۔۔

چوٹ ہی ایسی لگی تھی۔۔۔

پھر بھلا کیوں نہ بپھرتی۔۔۔!!!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حفصہ بیگم سمیت عالم صاحب نے قدرے الجھ کر زید ان کو دیکھا۔۔۔جو بظاہر بڑے اطمینان سے مسکراتا ہوا اُس کے قریب آیا۔۔۔

اِس دوران عرق آلود ہوتی پیشانی پر وقاص صاحب پل پل اپنا ضبط کھونے لگے تھے۔

"باندھو۔۔باندھو۔۔۔۔دل کھول کر جتنے مرضی چاہے جھوٹے بہتان باندھو مجھ پر۔۔۔۔مگر جانتی ہو کیا؟؟تم جیسی بے اعتباری۔۔مکار عورت کا اب یہاں کوئی بھی یقین کرنے والا نہیں ہے۔۔۔کوئی ایک بھی نہیں۔۔۔گوٹ اٹ۔۔۔۔!!!!چبا چبا کر تاسف سے کہتا ہوا وہ حسنہ کے ہلکان دل کو مزید جلا گیا تھا۔۔۔

"م۔۔میں بہتان نہیں باندھ رہی ہوں۔۔۔یہی حقیقت ہے۔۔۔اگر یقین نہیں آتا ناں تو۔۔۔ب۔۔بابا سے پوچھ لیں۔۔۔۔وہ جانتے ہیں سب کچھ۔۔۔بابا۔۔۔بابا؟؟؟؟" لرزتی مٹھیاں بھینچ کر شدت سے انکاری ہوتے ہوئے۔۔۔جہاں حسنہ نے اپنا پکا گواہ سامنے لانا چاہا تھا۔۔۔وہیں وقاص صاحب دل کی رکتی حرکت پر حواس کھوتے۔۔دھڑام سے زمین بوس ہوئے۔۔۔

نتیجتاً سبھی حیرت ملی پریشانی سے اُن کی جانب لپکے تھے۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

وہ ڈھلتی ہوئی رات کے اِس پہر بستر پر اپنی سیاہ زلفیں بکھیرے بے سدھ لیٹی تھی۔۔۔۔

بھیگی غلافی نگاہیں غیر مرئی نقطے پر ٹکی اِس پل قدرے ساکت تھیں۔

آگ لگانے والا تو۔۔ آگ لگا کر سرشار ساکب کا وہاں سے جا چکا تھا۔

پاس ہی الٹے پڑے موبائل فون پر رمیض عالم درانی کی جانے کتنی ہی کالز۔۔۔

انٹر نیشنل کوکنگ کمپیٹیشن جیت جانے کے کتنے ہی میسجز آ چکے تھے مگر۔۔۔۔ وہ بار بار ساتھ چھوڑتی دھڑکنوں کے سنگ فقط لاپرواہ رہنا چاہتی تھی۔۔۔

"کچھ جھوٹ نہیں بولا میں نے۔۔۔ سچ ہے کہ وہ مر چکی ہے۔۔۔۔ یہ بھی سچ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس دغاباز۔۔۔ اُس۔۔۔ اُس بدکردار عورت کا بے دردی سے گلا گھونٹا تھا میں نے۔۔۔۔"

سماعتوں میں شدت سے چیختا ہوا بھاری لہجہ۔۔۔ حیا کو بیڈ شیٹ سختی سے نازک مٹھیوں میں دبوچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ٹوٹ کر لڑھکتے آنسو تواتر سے کنپٹیوں میں جذب ہوتے چلے جا رہے تھے۔

”کیا ہوا اگر جو میرے اندر کے ضمیر نے اُسے آخری سانسوں پر زندہ چھوڑنے کے لیے شدتوں سے مجبور کر دیا تو۔۔۔؟؟ کیا۔۔ کیا ہوا اگر اُس کا جیتا جاگتا وجود اِس دنیا کی نظروں میں زندہ ہے بھی تو۔۔۔؟؟ میرے لیے۔۔۔ رمیض عالم درانی کے لیے تو وہ سر تا پیر فنا ہو چکی ناں۔۔۔ تو پھر کیسے نہ کہوں کہ مر چکی ہے وہ۔۔۔؟؟ کیسے نہ کہوں۔۔۔ ہوں حیا۔۔۔؟؟؟؟“ ایک اور تسلی۔۔۔ ایک اور جھوٹ۔۔۔

اذیت سے نفی میں سر ہلاتی وہ بے دردی سے نچلا لب کاٹ گئی۔

اس دوران بھاری ذہن کے سیاہ پردے پر لہراتے اُن دونوں کے قربتی لمحے بے ساختہ تھے۔

وہ عورت مری ہی تو نہیں تھی اُس کے لیے۔۔۔۔

بخدا تمھاری ایک ایک ادا جانلیوا ہے بیوی۔۔۔۔“ سسک کر کروٹ بدلتے ہوئے اِس بار بھاری۔۔۔ میٹھی سرگوشی حیا کے آس پاس بکھری تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اِس قدر جانیلو اکہ اب محض محبت پر ہی اکتفا کرنے کو جی نہیں چاہتا۔۔بلکہ عمر بھر کے لیے تمھارے سنگ۔۔عشق کی آتش میں رفتہ رفتہ سلگنے کو جی چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔" محبتوں میں بھیگا لفظ لفظ اُس کے نازک وجود میں شدت سے بے چینیاں بھرتا چلا جارہا تھا۔۔

لیکن پھر۔۔۔۔

"تم یہ تو ثابت کر گئی حیاو قاص کہ تمھارا سو کالڈ شوہر قاتل نہیں ہے۔۔۔مگر افسوس۔۔۔یہ چاہ کر بھی ثابت نہیں کرپاؤگی کہ وہ ایک باوفا مرد ہے۔۔۔۔" زیدان عالم درانی کا بے دردی سے تمسخر اڑاتا انداز اُسے جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھنے پر مجبور کرچکا تھا۔۔۔

بھبھک کر دکھتی کنپٹیوں کو مسلتے ہوئے۔۔وحشت زدہ سوچوں کے گہرے جال نے حیاو قاص کو حقیقتاً بے حال کر چھوڑا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"چھپ چھپا کر ہی سہی صاحبزادے۔۔۔ مگر اپنی ٹکر کی بیوی سے شادی رچائی ہے تم نے۔۔۔ تمھیں ناکو چنے چبوانے کی خوب صلاحیت رکھتی ہے میری خاندانی بہو۔۔۔" لہجے میں مدھم مزاح کا رس گھول کر وہ بڑے استحقاق سے مقابل کو جتا رہے تھے،،،،

پھٹے ہونٹ پر جما خون،،، مدھم سو جھی انگارہ آنکھیں،،، بائیں رخسار پر گہرے نیل کا نشان۔۔ پھٹا گریبان،،، ٹوٹے بٹن۔۔۔۔ اس پر گزشتہ شب کی بیتی قیامت کی واضح نشاندہی کر رہے تھے۔۔۔۔

تھوڑا مشکل ضرور تھا۔۔۔ لیکن اپنے سپوت کی اُس عورت کے لیے خالص محبت جان کر وہ اِس پوشیدہ رشتے کو کھل کر تسلیم کر چکے تھے۔

جواباً فائق نے پلکیں جھکا کر درید صاحب کا بظاہر پر سکون چہرہ دیکھا۔۔۔ جو کم کم ہی اُس سے نرمی سے پیش آتے تھے۔

گزشتہ رات بھی وہ بارہا اُسے لاکڈ کمرے سے باہر نکلنے کو کہتے رہے تھے۔۔ مگر خاصی توڑ پھوڑ کرنے کے بعد بھی وہ ساری رات اپنے کمرے میں ہی بند رہا تھا۔۔۔

"آپ کی بہو کا یوں ناکو چنے چبوانا مجھے بڑے عذاب میں مبتلا کر رہا ہے بابا۔۔۔اپنے انتقام میں اندھا ہو کر بہت ہی گھاٹے کا سودا کر گیا ہوں میں۔۔۔۔نتائج جانتا ہوں۔۔۔اور یہ بھی کہ بھگتنے کا مجھ میں رتی بھر بھی حوصلہ نہیں ہے۔۔۔نہ بھگتنے کا۔۔۔نہ ہی مزید کچھ کھونے کا۔۔۔۔" شدتِ بے بسی سے جواب دیتا وہ ہنوز بیڈ کی پائنتی کے ساتھ ڈھنے کے انداز میں ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

بھاری آواز بے چینیوں تلے قدرے تھکی تھکی سی تھی۔۔۔۔

ایسے میں ادھ کھلی کھڑکی سے اندر کو جھانکتی دھوپ کی شفاف کرنیں بمشکل اُسکے ڈھیلے وجود کو روشن کر رہی تھیں۔

درید صاحب نے ضبط سے اُس کے ہاتھ کا گہرا زخم دیکھا، جو یقیناً رات ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی مہنگی ترین شیشے کی پرفیومز توڑنے کے سبب ہوا تھا۔

"اب تو تم اچھے سے جان چکے ہوناں کہ مخلص محبت نبھانا کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔۔۔اس معاملے میں ناچاہتے ہوئے بھی بڑے گہرے زخم کھانے پڑتے ہیں۔۔ناقابلِ برداشت قیمتیں چکانی پڑتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہیں۔۔۔۔۔" نیچے ہی دبیز قالین پر اُس کے مقابل بیٹھے وہ گہرے انداز میں اُسے دبی دبی تسلی ہی تو دے رہے تھے۔

خود پر پڑتی زیدان کی انگارہ آنکھوں کی جلن بے اختیار نم ہوئی۔

ہاں۔۔۔ہاں مخلص محبت تو وہ کر چکا تھا۔۔۔۔

لیکن ناقابلِ برداشت قیمتیں چکانا ابھی باقی تھیں۔۔۔۔

زلیخا عالم درانی تو اپنے حصے کی چکا چکی تھی۔۔۔

کیونکہ جو گہرا زخم وہ براہِ راست اُس کی روح پر لگا کر آیا ہوں وہ حقیقتاً ناقابلِ برداشت تھا۔۔۔

پھڑ پھڑاتے دل کے سنگ سوچتے ہوئے ملال حد سے سوا ہونے لگا۔

"کیسی بات ہے ناں بابا۔۔۔فائق درید دغا کرنے پر پچھتا رہا ہے۔۔۔اور زلیخا عالم درانی وفا کرنے پر۔۔۔" دھیرے سے ہنستے ہوئے جہاں دو آنسو ٹوٹ کر اُس کے دکھتے گالوں پر لڑھکے تھے۔۔۔وہیں درید صاحب اُسے پائنتی سے سر ٹیچ کر آنکھیں موندتا دیکھ۔۔ تاسف سے سر جھکا کر رہ گئے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاملہ حقیقتاً سنگین تھا۔۔۔۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

آج خلافِ معمول،،، سرمئی رنگ بادلوں نے وسیع آسمان کی شفاف شام کو گھرے اندھیروں میں سمو لیا تھا۔۔۔اس دوران تندہی سے چلتی ہوائیں کسی بھی وقت بارش کے قطروں میں بھیگنے کو بے تاب تھیں۔

معاؔوہ اپنے کسرتی وجود میں طیش کی آگ سمیٹے ہوئے۔۔۔دبے قدموں گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔

اپنے پیچھے اچھے سے دروازہ لاک کرتے ہوئے۔۔۔اُس کا تڑپتا دل ضبط کی ساری حدیں توڑنے کو بار بار اکسا رہا تھا۔۔۔۔

"آپ جیسے غیرت مند مرد کے لیے حیاو قاص جیسی بدکردار عورت بالکل بھی سوٹ ایبل نہیں ہے بھائی۔۔۔میں تو حسنہ وقاص کو طلاق کی صورت اُس کے کیے کی سزا دے چکا۔۔۔اب آپ کی باری ہے۔۔۔میرا مخلص مشورہ مانیے اور جتنا جلدی ممکن ہو سکے اپنی عزت۔۔۔اپنی مردانگی کو مزید داغدار ہونے سے بچا لیجیے۔۔۔آپ سے قطعی مخلص نہیں ہے وہ انفیکٹ آپ کی شفاف محبتوں کو ڈیزرو کرنے

کے قابل ہی نہیں ہے وہ بھائی۔۔۔" سماعتوں میں شدت سے اتر تا زہر رمیض عالم درانی کی ابھری رگوں میں دوڑتا ہوا فشار خون بڑھا گیا تھا۔۔۔

کاش۔۔۔کاش کہ زیدان عالم درانی اُسے پِک کرنے کی غرض سے کبھی ائیر پورٹ نہ آیا ہوتا۔۔۔

یوں تلخ حقیقتوں کا بدترین انکشاف اُس پر نہ کیا ہوتا۔۔۔

اُس کا اطمینان۔۔اُس کی مسکراہٹ۔۔اُس کا سکون تباہ نہ کیا ہوتا۔۔۔۔

اے کاششش۔۔۔!!!!

تپا سینہ مسلتے ہوئے اُس نے بے اختیار اپنی سرخ آنکھیں جھپکائیں۔

"حسنہ وقاص لاکھ مکار۔۔لاکھ جھوٹی سہی۔۔۔مگر جاتے جاتے ایک بات تو وہ سچ کہہ گئی ہے بھائی۔۔۔آپ کی بیوی آج بھی اپنی پہلی محبت میں خود کا سکون تلاشتی ہے۔۔۔میرے اتنے گریز کے باوجود بھی وہ آپ کی موجودگی میں مجھے حاصل کرنے کے لیے پاگل ہے۔۔۔یہ۔۔۔یہ میرے نام پر لکھی گئی عشقیہ غزلیں اُس کا جنون واضح کرنے کے لیے کافی ہیں۔۔۔۔" اتنا پُر یقین لہجہ۔۔۔اتنی قابلِ دید جرات۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

معاً بجلی کی بھڑکتی گونج نے ٹھنڈی بارش کے موٹے موٹے قطروں کو شدت سے برسایا تھا۔۔۔ مگر جانیلو اسوچوں کی زد میں آتا وہ تو مزید جل اٹھا تھا۔۔۔۔

"اپنی غلیظ زبان کو لگام دوں زیدان عالم درانی۔۔۔ اگر تم میرے بھائی نہ ہوتے تو خدا قسم اِتنی بڑی جرات پر اب تک میں تمھارا منہ توڑ چکا ہوتا۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ میرا دل جانتا ہے کہ میری بیوی بے وفا نہیں ہے۔۔۔ اور میرے لیے محض میرا یقین ہی کافی ہے۔۔۔۔" اُن عشقیہ شعر و شاعری سے بھرے صفحات کو دیکھے بنا ہی۔۔ اُن پر لعنت بھیجتا ہوا وہ کیسے غضب ناک ہو کر مقابل کا گریبان دبوچ گیا تھا ناں۔۔۔۔

مگر پھر بھی۔۔۔ پھر بھی زیدان عالم درانی کا اطمینان ہنوز تھا۔۔۔

دل ڈوباتی آنکھوں کی وہ فتح یاب سی چمک ہنوز تھی۔۔۔

اگلے ہی پل رئیل پر یگنینسی رپوٹ جلتی نگاہوں کے سامنے لاتے ہوئے،،، رمیض عالم درانی کو اپنے بھائی کے سفاکی سے ہلتے لب یاد آئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"حیا وقاص آپ کے ہونے والے بچے کی قاتلہ بھی رہ چکی ہے بھائی۔۔۔اِس سے زیادہ بے وفائی کی انتہا اور کیا ہوگی بھلا۔۔۔۔؟؟؟لیکن اگر پھر بھی یقین نہیں آتا تو جا کر بذاتِ خود اپنی بیوی سے پوچھ لیجیے۔۔۔خدا قسم انکار نہیں کرے گی وہ۔۔۔نہ اِس سچ سے کہ وہ آپکے بچے کی ماں بننے والی تھی۔۔۔اور نہ ہی اِس سچ سے کہ اب آپ کا بچہ مر چکا ہے۔۔۔۔" ناقابلِ برداشت لفظوں کا بھاری طمانچہ ہی تو رکھ کر مارا تھا اُس نے منہ پر۔۔۔۔کہ جلن رمیض عالم درانی کے انگ انگ تک اتر چکی تھی۔

یہ انکشاف دردناک تھا۔۔۔۔

حقیقتاً اذیت ناک تھا۔۔۔۔

پختہ یقین کی دھجیاں بکھرنے کو کافی۔۔۔۔

خاموشیوں میں ڈوبے لاؤنج کے بیچ و بیچ رکتے ہوئے رمیض عالم درانی نے بے اختیار ایک ہاتھ میں تھاما ہوا "شیف آف دی ائیر" ایوارڈ پوری قوت سے کھینچ کر سامنے دیوار پر لگی ایل۔ای۔ڈی میں دے مارا۔۔۔تو اِس دل دہلاتے شور پر کچی نیند سے جاگتی حیا قدرے گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔

پھر لرزتے ہاتھوں سے سائیڈ ٹیبل پر پڑے واز کو اٹھاتی ہوئی ڈوبتے دل کے سنگ اپنے کمرے سے باہر کی جانب لپکی۔

بجلی کی پُر شور کڑک سے تو وہ پہلے ہی تنہائی میں قدرے خائف سی تھی۔۔۔۔

تو کیا زیدان عالم درانی ایک بار پھر سے گھر میں زبردستی گھس آیا تھا۔۔۔۔؟؟؟؟

معاًزوروں سے کڑکتی ہوئی بجلی کی گہری گونج کے سنگ۔۔۔ دونوں کی ہی سرخ نم۔۔ آنکھیں ایک دوسرے کو ٹھٹھک کر دیکھتے ہوئے ساکت ہوئیں۔

اِس دوران جہاں ایک کا دل آنے والی آفت سے قدرے انجان،،، تیزی سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔وہیں دوسرے کی بھاری دھڑکنوں میں شدت سے گہری کڑواہٹ گھلتی چلی گئی۔

"رمیض۔۔۔۔!!!" پنکھڑی لبوں کو جنبش دیتی حیا اگلے ہی پل واز پرے پھینکتی ہوئی بھاگ کر اس کے چوڑے سینے سے آلگی تھی۔۔۔

زیدان کی جگہ اُسے دیکھ کر ایک فطری سا سکون ہی تو پھیلا تھا اُس کے نازک لرزتے وجود میں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس احساس سے قدرے لاپرواہ کہ مقابل اُسے گرمجوشی سے حصار میں لینے کی بجائے اپنے ہاتھ پشت پر باندھے ہنوز ساکت کھڑا تھا۔۔۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ مجھے تنہا چھوڑ کر۔۔۔ہاں۔۔۔؟؟ کتنی بے سکون تھی میں آپ کے بغیر۔۔۔کتنی۔۔ کتنی کمزور۔۔۔کتنا ڈر گئی تھی میں۔۔۔میری خاطر فوری واپس کیوں نہیں لوٹ آئے آپ۔۔؟؟؟ کیوں۔۔۔۔؟؟؟" بھیگے شکوؤں کا آغاز کرتی ہوئی وہ اُس کی گرے شرٹ مٹھیوں میں دبوچے بھگوتی چلی جارہی تھی۔۔۔

جبکہ اس قدر اداکاری پر سختی سے مٹھیاں کستے ہوئے رمیض کا ضبط پل پل جواب دینے لگا۔۔۔

"جواب دیجیے ناں اب خاموش کیوں ہیں۔۔۔؟؟؟بتائیے مجھے۔۔۔؟؟؟ آپکے ایک ایک پل کا حساب چاہیے مجھے رمیض عالم درانی۔۔۔کہاں گزرے۔۔۔؟؟ کیسے گزرے۔۔۔؟؟؟ کس کے ساتھ گزرے۔۔۔؟؟؟" معاً تندہی سے سر اٹھا کر اُس کے سختی سے بھینچے لبوں کو دیکھتی ہوئی وہ دبا دبا سا چیخی۔۔۔تو شدت سے خراب ہوچکے دماغ کے سنگ رمیض عالم درانی کی ناگوار تیوریاں گہری ہوتی چلی گئیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ بھیگا ہوا معصوم سا چہرہ کیا اُس کے بچے کو مارتے ہوئے بھی ایسے ہی اذیت سے پُر تھا۔۔۔؟؟؟

یا پھر روزینہ کی مانند ہنستا مسکراتا ہوا شاطر ترین۔۔۔۔؟؟؟

باہر برستی بارش تیز ہو چکی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟ آپ۔۔۔ آپ ایسے عجیب طریقے سے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے۔۔۔؟؟؟" معاً اُس کی نم انگارہ نگاہوں میں چونک کر دیکھتے ہوئے حیا کو وحشت سی محسوس ہوئی۔۔۔ جواب اُس کے اندر ابلتے طوفان کی صاف عکاسی کرنے لگی تھیں۔۔۔

"دیکھ رہا ہوں کہ آخر ایسا بھی کیا ہے تم میں جو میں تم سے اندھی محبت کرنے پر مجبور ہو چکا تھا۔۔۔اِس قدر اندھی محبت کہ باشعور ہونے کے باوجود بھی تمھاری سیاہ حقیقت کو اپنی کھلی نگاہوں سے پرکھنے کے قابل ہی نہیں رہ سکا۔۔۔۔۔" اُسکا نازک لرزتا وجود سر تا پیر حقارت سے دیکھتے ہوئے رمیض عالم درانی کا مدھم سلگتا لہجہ اپنے اندر ضبط کے ساتھ ساتھ پچھتاوے بھی سمیٹے ہوئے تھا۔

نتیجتاً ایک قدم پیچھے ہوتی وہ بھنویں سکیڑے قدرے ناسمجھی سے اُسے دیکھنے لگی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

توقع کے برعکس وہ بولا بھی تھا تو کیا۔۔۔؟؟؟

"ی۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔کیسی سیاہ حقیقت۔۔۔۔؟؟؟" اپنے سارے شکوے فی الوقت پسِ پشت ڈال کر نم پلکیں جھپکاتی ہوئی وہ قدرے بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔

"میرا ہونے والا بچہ کیسا ہے حیا وقاص۔۔۔؟؟؟ تم نے تو مجھے یہ گڈ نیوز بتائی ہی نہیں کہ تم ماں۔۔۔ہونہہ۔۔۔اور میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔!!!" بڑی مشکلوں سے طنزیہ لہجے میں پوچھتے ہوئے جہاں وہ ہاتھ میں دبوچی پریگنینسی رپوٹ فائل پل میں اُس کے سامنے پیش کر گیا تھا۔۔۔

وہیں حیرت سے اپنی اجڑی کوکھ کو چھوتے ہوئے حیا کی رنگت شدت سے متغیر ہوئی۔

کار ایکسیڈنٹ کے سبب ہونے والے مِس کیرج کا درد ایک بار پھر سے اُسے اپنے پورے وجود میں پھیل کر سمٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

جبکہ اُس کے تاثرات سمیت،،، کوکھ پر رکھے جانے والے کپکپاتے ہاتھ کو دیکھ رمیض عالم درانی نے قدرے اذیت سے جلتی آنکھیں پل بھر کو میچ کر کھولیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"یا پھر بننے والا تھا۔۔؟؟ مگر تمھاری بے حیائی اور بے وفائی نے اُس ننھی سی جان کو اِس دنیا میں آنے سے پہلے ہی ابارشن کے تھرومار گرایا۔۔ ہمم۔۔؟؟؟" گالوں پر پھسلتے آنسوؤں پر ضبط کا گہرا سانس لیتی وہ سنگین حادثے کی بابت بتانے ہی والی تھی۔۔جب اچانک رپوٹ فائل منہ پر مارتا ہوا وہ درشتگی سے اُس کے بھیگے گال دبوچ گیا۔

حیا نے پھٹی پھٹی دھندلائی آنکھوں میں بے یقینی بھر کر مقابل کا سخت چہرہ دیکھا۔۔جو اِس پل اشتعال کی بھٹی میں تمتما رہا تھا۔باہر بجلی پھر سے کڑکی تھی۔

"ر۔۔رمیض۔۔۔یہ کک۔۔کیسی گھٹیا بات کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟پلیز ہوش کریں۔۔بھلا میں اپنی ہی کوکھ کیوں اجاڑوں گی۔۔؟؟" بند ہوتے دل کے ساتھ دبا دبا سا چیختے ہوئے اُس نے بے اختیار مقابل کی سفاک گرفت سے رہائی چاہی تھی۔۔جواب بڑی ہی بے رحمی سے اُس کی نازک کمر کو بھی جکڑ چکا تھا۔

"ششششش۔۔۔اِدھر اُدھر کی فضول بکواس نہیں۔۔۔مجھے بس ایک آخری بار تمھارے منہ سے تمھاری غلیظ ترین اصلیت سننی ہے بیوی۔۔۔فقط ایک آخری بار۔۔۔" اُس کے سسکتے ہوئے پنکھڑی لبوں کو انگوٹھے تلے سختی سے مسلتا ہوا وہ گہری بدگمانیوں میں شدت سے بپھر رہا تھا۔

بڑھتی اذیت پر سہم چکی حیا کا دم گھٹنے لگا۔

مقابل کی غیر متوقع ستم ظریفی پر آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے۔

"ڈیڑھ ہفتہ۔۔۔ محض ڈیڑھ ہفتے کے لیے ہی گیا تھا ناں میں کوکنگ کا پیٹیشن کی غرض سے ترکی۔۔ ہہم۔۔۔!!!تو پھر بتاؤ۔۔۔بتاؤ کہ۔۔۔ میرے پیچھے تمھیں میرے چھوٹے بھائی میں آخر ایسا کیا نظر آ گیا۔۔۔؟؟ پرانی محبت کی ایسی کونسی چنگاری نے تمھارے پورے بدن میں آگ لگا دی کہ میری اولاد کو اپنے وجود میں رکھنا بھی تم سے گوارا نہیں ہوا۔۔۔؟؟؟" اُس کے سرخ چہرے پر زہر اگلتے ہوئے جہاں رمیض عالم درانی کی سفاک آواز بلند سے بلند ترین ہوئی تھی۔۔۔۔وہیں اِس بدترین تہمت پر سائیں سائیں کرتے دماغ کے ساتھ بے اختیار حیا وقاص کا لرزتا ہاتھ اٹھا۔۔اور مقابل کے رخسار کو پوری شدت سے تپا کر رکھ گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تڑااااخ۔۔۔۔!!!!" تھپڑ کی گونج سے کہیں زیادہ زوروں سے کڑکتی ہوئی بجلی کی وحشت تھی۔

اُس کی غیر متوقع جرات پر حیرت تلے رمیض کی گرفت بے اختیار ڈھیلی ہوئی۔۔ تو اُسے تنفر سے پرے جھٹکتی ہوئی وہ خود کتنے ہی قدم پیچھے ہٹی۔۔۔ پھر لرزتی ہوئی شہادت کی انگلی تندہی سے اُس کی جانب اٹھائی۔

"میں سوچتی تھی کہ ساری دنیا کی کڑواہٹیں،،، الزام تراشیاں،،، منفی رویے ایک طرف۔۔۔ اور آپ کا اعتبار ایک طرف۔۔۔ کوئی مجھ پر یقین کرے نہ کرے۔۔۔ مگر آپ۔۔ آخری حد تک اعتبار کر کے میری ذات کو معتبر کرتے رہیں گے۔۔۔ لیکن افسوس رمیض عالم درانی۔۔۔ صد افسوس کہ آج آپ نے مجھے غلط ثابت کر دیا۔۔۔ ارے مجھے تو میری ہی نظروں سے نیچے گرا دیا۔۔۔ اس قدر گھٹیا۔۔۔ اس قدر غلیظ سوچ رکھتے ہیں آپ میرے بارے میں؟؟ شرم سے ڈوب مریئے۔۔۔۔۔" بھیگتے ہوئے لہجے میں شدتوں سے غراتی ہوئی وہ ٹوٹ رہی تھی۔۔۔ بکھر رہی تھی۔۔۔

مگر خونی نگاہوں سے شفاف فرش کو مٹھیاں بھینچ کر گھورتا ہوا وہ رتی بھر بھی شرمندہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اور ہوتا بھی کیونکر۔۔۔۔؟؟؟

بدگمانیوں کی انتہا کو چھوتا سفاک ہی تو ہو چکا تھا وہ اس سمے۔۔۔۔!!!

معاًرمیض نے نگاہیں اٹھا کر خطرناک تیوروں سے حیا کو دیکھا۔۔۔

"چلو آج میں تمھیں اپنی زندگی کے کچھ انٹرسٹنگ فیکٹس بتاتا ہوں۔۔۔۔۔" بالوں میں ہاتھ چلا کر بڑے ضبط سے بولتا ہوا وہ قدم قدم اُسکی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔

جواباً وحشتوں سے اُس کی جانب تکتی حیا کی سانسیں اُسی کے انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے خشک سی پڑنے لگیں۔۔۔

وہ بگڑ چکا تھا۔۔۔۔

"میں نے اپنی پہلی بیوی سے بے پناہ محبت کی مگر بدلے میں وہ مجھ سے بے وفائی کر گئی۔۔۔دوسری بیوی زندگی میں آئی تو اُسے عشق کی آخری حدوں تک چاہا۔۔۔مگر افسوس کہ وہ اُس سے بھی بڑھ کر بے وفا نکلی۔۔۔" تمسخر زدہ لہجے میں ہنس کر بتاتا وہ اندر ہی اندر پاگل ہو رہا تھا۔

"میں بے وفا نہیں ہوں۔۔۔۔" جواباً نفی میں سر جھٹکتی وہ ہلکان ہوتی چیخی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”میری پہلی بیوی نے میری پیٹھ پیچھے ایک غیر مرد سے ناجائز تعلقات بنائے۔۔۔پھر انہی گھٹیا تعلقات کی آڑ میں میرا ہونے والا بچہ مار گرایا۔۔۔“ مسلسل اُس کی جانب بڑھتا ہوا وہ اب بھی اندر کا زہر اگلنے سے باز نہیں آرہا تھا۔۔۔جب اِس گہرے انکشاف پر چونکتی حیا بے دھیانی میں اگلے ہی پل پیر مُڑنے پر جھٹکے سے زمین بوس ہوئی۔۔۔

”میری دوسری بیوی نے بھی میری پیٹھ پیچھے میرے چھوٹے بھائی کے ساتھ عشق لڑایا۔۔۔اور پھر اُسی ناحق عشق کی آڑ میں کوکھ میں پلنے والے میرے۔۔۔میرے بے گناہ بچے کا بے دردی سے قتل کر دیا۔۔۔آااہ۔۔۔۔“ چبا چبا کر بتاتے ہوئے جہاں بھیگا سیال رمیض عالم درانی کے تپے رخساروں پر لڑھکا تھا۔۔۔وہیں ہتھیلیوں کے بل پیچھے کو کھسکتی ہوئی حیا کمرے کی دیوار سے جا لگی۔۔۔۔

”خدا کے لیے چپ ہو جائیں۔۔۔چپ ہو جائیں اب۔۔۔قتل نہیں تھا وہ۔۔۔انجانے میں ہونے والا ایکسیڈنٹ تھا میرا۔۔۔ابارشن نہیں تھا،،،مِس کیرج ہوا تھا میرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ اِس ناقابل برداشت تہمت پر گہری سانسوں میں سماعتوں کو مسلتی ہوئی وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔۔۔۔

"تہمت نہیں حقیقت ہے یہ۔۔۔ تمھاری بدترین حقیقت۔۔۔" قریب ترین آکر اُس پر حد درجہ جھکتا ہوا وہ۔۔۔ اپنے چیختے تیوروں سے حیا کو سسک کر گھٹنوں میں منہ چھپانے پر مجبور کر چکا تھا۔

"ہو تو تم دونوں عورتیں ایک سی بدکار۔۔۔ لیکن سب سے بڑا فرق جانتی ہو کیا ہے۔۔۔؟؟ ساری سیاہ حقیقتیں کھل کر سامنے آنے پر بھی روزینہ بڑی کانفیڈینس تھی۔۔ اپنی ڈھٹائی میں بے حد مضبوط۔۔ مگر تم۔۔۔ تم تو اپنی بار میں انکاری ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی سہمی۔۔ ڈری ہوئی سی لگ رہی ہو مجھے حیا وقاص۔۔ وائے۔۔۔۔؟؟؟" معاً پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے رمیض نے کھلے بالوں سے دبوچ کر اُس کا بھیگا چہرہ جھٹکے سے اوپر اٹھایا۔۔۔ تو حیا بے ساختہ دبا دبا سا چیخ پڑی۔

مقابل کے خوف سے پھٹتی دھڑکنیں رک رک کر چل رہی تھیں۔۔۔۔

"پ۔۔ پلیز میرے قریب مت آؤ۔۔۔ تم اپنے ہوش مکمل گنوا بیٹھے ہو پاگل ہو چکے ہو۔۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔۔۔" اُس کی بھڑکتی ہوئی گرم سانسوں تلے اپنا بھیگا گال جھلستا ہوا محسوس کرتی وہ قدرے ہکلا کر بولی۔۔۔ تو اُس کے گریز پر اشتعال سے فرش پر مکا مارتا ہوا وہ ضد سے اُس کے آخری حد تک قریب ہوا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"کیوں بیوی؟؟؟؟شرم آرہی ہے میری قربتوں کو برداشت کرتے ہوئے۔۔۔؟؟؟یا پھر تم میرے چھوٹے بھائی کی نزدیکیوں کی اس قدر عادی ہو چکی ہو کہ اب میرا ساتھ بھی قدرے ناگوار گزرنے لگا ہے تم پر۔۔۔؟؟؟ہمم۔۔۔؟؟؟خیر وجہ جو بھی ہو۔۔۔میں تو تمھارے قریب آؤں گا حیا وقاص۔۔۔بے حد قریب۔۔۔روک سکتی ہو تو روک لو۔۔۔۔" بہتے آنسوؤں پر قدرے حقارت سے اپنے لب سر سراتا ہوا وہ رفتہ رفتہ اُس کی جان ہی تو نکال رہا تھا۔۔۔

کھنچے بالوں کے سبب ہوتی اذیت ہنوز برداشت کرتی حیا نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔۔۔۔

باہر کا طوفان تھمتا جا رہا تھا۔۔۔لیکن اندر کا اُسی قدر شدتیں اختیار کر رہا تھا۔

"اِن جھوٹے بہتانوں سے میری روح کو اتنا چھلنی مت کرو رمیض عالم درانی کہ بعد میں پچھتاوے تمھارا مقدر بن جائیں۔۔اور وفا کی کیا بات کرتے ہو۔۔ہاں۔۔؟؟اپنی سابقہ بیوی کی قربتوں سے آشنا ہو کر وہ تو تم خود نہیں نبھا سکے۔۔۔کمزور النفس انسان ٹھہرے تم بھی۔۔۔۔۔۔" پوری حقیقتوں سے بے خبر۔۔۔اب کی بار پھنکارنے کی جرات کرتی حیا اُس کے پہلے سے ہی بپھرے تن بدن کو مزید بھڑکانے کی حماقت کر چکی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رمیض نے بے اختیار اُس کے بالوں پر اپنی گرفت ڈھیلی کی۔۔۔

تو یعنی روزینہ نے اپنا بے باک مقصد پورا نہ ہونے کا بدلہ یوں اُس کی بیوی کو پیٹھ پیچھے ورغلا کر نکالا تھا۔۔۔!!!

یا پھر وہ خود ہی اِس جھوٹ کو لے کر شدتوں سے بدظن ہونا چاہتی تھی۔۔۔؟؟؟ تاکہ جلد ہی اُس کی ذات کو نشانہ بنا کر خلاصی پا سکے۔۔۔۔

ہولے سے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے پل میں اُس کے ضبط کی آخری طنابیں بھی چھوٹتی چلی گئیں۔۔۔۔

"میرے مقدر میں پچھتاوے ہی اچھے حیا وقاص۔۔۔۔۔!!!" معاًرمیض نے سماعت میں بھاری پھنکار گھولتے ہوئے۔۔اپنے ہاتھ کی دکھتی ہوئی سرخ پشت سے اُس کی پسینے سے نم شہہ رگ کو سہلایا۔۔۔تو اُس کے لرزہ طاری کرتے لمس پر حیا نے نم آنکھیں پھیلا کر اُسکی جانب دیکھا۔

"کک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔۔؟؟؟؟" سسک کر پوچھتی وہ بے ساختہ اُس کی مردانہ کلائی کو تھام چکی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن اس کے باوجود بھی اُس کی مضبوط انگلیاں ہنوز سر سراتی ہوئی اس کے نازک وجود میں سنسناہٹ پھیلانے کا سبب بن رہی تھیں۔۔۔

"مطلب یہ کہ۔۔۔اپنی سابقہ بے وفا بیوی کو تو میں اُس وقت گلا گھونٹ کر مار نہیں پایا تھا ناں۔۔۔ مگر اب۔۔۔اب یہ نازک گلا دبا کر آج میں حقیقی معنوں میں قاتل بنوں گا حیا وقاص۔۔۔ تمھارا قاتل۔۔۔۔۔" قطعیت بھرے لہجے میں غرا کر کہتے ہی جہاں رمیض عالم درانی نے۔۔ حد درجہ ڈر چکی حیا کی لرزتی پشت جھٹکے سے اپنے کشادہ سینے سے لگائی تھی۔۔۔وہیں اُس کا مضبوط بازو سختی سے اپنی گردن کے گرد کستا ہوا محسوس کرتی حیا اذیت تلے چیخی۔۔۔۔

معاً باہر دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔ جسے قدرے بے بہرہ،،ٹوٹتے دلوں کے سنگ دونوں کے ہی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔۔

"ر۔۔رمیض۔۔۔۔مت۔۔کرو۔۔یہ۔۔پلیز۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔چھوڑدو۔۔۔۔مجھے۔۔۔آ آاہ۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔" سانس لینے کی کوششوں میں ہلکان وہ کانپتے ہاتھ پیر مارتی ہوئی پل پل بوکھلا رہی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”حیا وقاص آپ کے ہونے والے بچے کی قاتلہ ہے۔۔۔اس سے زیادہ بے وفائی کی انتہا اور کیا ہو گی بھلا۔۔۔؟؟؟“ معاذ رمیض کی سنسناتی سماعتوں میں تمسخر اڑاتی ہوئی مردانہ آواز چیخی تو۔۔۔کسرتی وجود میں پھیلی اذیت شدت اختیار کرتی چلی گئی۔۔۔

بے اختیار بند ہوتے دل کے ساتھ اپنی گرفت مزید سخت کرتا وہ پاگل ہی تو ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اس قدر پاگل کہ حقیقت کو جاننے پرکھنے قبول کرنے کی رتی بھر بھی صلاحیت اُس میں نہیں بچی تھی۔۔۔

اور وجہ زیدان عالم درانی کی طرف سے دکھائے گئے وہ پختہ ثبوت تھے جو بلاشبہ آدھے سچ کو پوری تباہی بنانے کے لیے کافی تھے۔

دستک ہنوز ہو رہی تھی۔۔۔۔

”م۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔ر۔۔۔رمیض۔۔۔۔؟؟؟؟“ احتجاجاً رمیض کے سرخ بھیگتے رخساروں کو نوچنے کی ناکام کوششوں میں حیا تڑپ رہی تھی۔۔تلملا رہی تھی۔۔۔سانسوں میں پھیلتی گھٹن بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

مگر اپنی جل رہی نم آنکھیں سختی سے بھینچتا ہوا۔۔وہ اُس کی سسکیوں۔۔ آہوں۔۔۔اذیتوں سے بے بہرہ ہونے کی ناکام کوششوں میں اپنے بھیگے لبوں کو سختی سے اُس کے بالوں پر جما گیا تھا۔۔۔

بھلا کون کہہ سکتا تھا؟؟ کہ اِس پل وہ سفاک ہو چکا شخص حیا وقاص کے لیے حد درجہ دیوانہ تھا۔۔۔

اُسی لمحے عاجز آچکے عالم صاحب نے مجبوراًساتھ لائی ڈبلی کیٹ چابیوں کو استعمال میں لاتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔پھر آگے بڑھنے پر سامنے کا دل دہلاتا منظر ملاحظہ کرتے ہوئے قدرے بوکھلا کر فوری اُن کی جانب لپکے۔۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا۔۔۔صاف صاف کہا تھا کہ مجھ سے کبھی بے وفائی مت کرنا۔۔۔ایک مرد سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔۔۔لیکن عورت کی بے وفائی قطعاًبرداشت نہیں کر سکتا حیا وقاص۔۔۔۔مجھ جیسا بے رحم مرد تو بالکل بھی۔۔۔۔" گہرے۔۔بکھرے لہجے میں بولتا ہوا جہاں وہ خود بھی رفتہ رفتہ ختم ہو رہا تھا۔۔۔وہیں حلق میں اٹکتی سانسوں کے سبب باہر کو اُبلتی بھیگی آنکھوں سے حیا نے بمشکل،،،بوکھلا چکے عالم صاحب کو تیزی سے اپنے قریب ترین آتے دیکھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”رمیض۔۔۔۔!!!رمیض چھوڑو اِسے یہ کیا ذلالت کر رہے ہو تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔۔؟؟؟میں کہتا ہوں چھوڑو بچی کو۔۔۔رمیضضضضض۔۔۔۔!!!“ اگلے ہی پل بیچ میں آکر زبردستی چھڑوانے کی کوششوں میں وہ سختی سے دہاڑے۔۔۔تو نیتجتاً دہاڑ روکنے کو سختی سے اپنے لب بھینچتا وہ جھٹکے سے حیا کو چھوڑنے پر مجبور ہوا تھا۔۔

کیونکہ مقابل حکم دینے والا اُس کا اپنا باپ تھا۔۔۔

دکھتا حلق مسل کر شدتوں سے کھانستی ہوئی وہ قدرے سہم کر اُس سے دور ہوئی۔۔۔تو عالم صاحب نے قہربار نگاہ اپنے بیٹے پر ڈالتے ہوئے نرمی سے حیا کو سنبھال کر کھڑا کرتے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

”ہو چکا ہوں میں پاگل بابا۔۔۔ہو چکا ہوں کیونکہ۔۔۔یہ۔۔۔یہ بے وفا عورت میرے ہونے والے بچے کی قاتلہ ہے۔۔۔۔“ تلملا کر کھڑا ہوتا وہ شہادت کی انگلی اٹھائے ہنوز اُسے موردِ الزام ٹھہرا رہا تھا۔۔۔

اس دوران آنسو تپتے گال پر بے دردی سے لڑھکے تھے۔۔۔

جب اتنے بڑے انکشاف پر عالم صاحب نے کچھ حیرت سے اپنے ساتھ لگی حیا کو نفی میں سر ہلاتے ہوئے دیکھا۔

"نن۔۔ نہیں تایا ابو۔۔۔۔ا۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔م۔۔ میرا یقین کریں۔۔۔ میں۔۔ میں اِس گناہ کی روادار نہیں ہوں۔۔۔ سراسر الزام ہے یہ مجھ پر۔۔۔ خدا کے لیے مجھے اپنے ساتھ لے چلیں میرا دم گھٹ رہا ہے اب یہاں۔۔۔۔" گہرے گہرے سانسوں میں سسکتی ہوئی وہ اُنھیں لب بھینچنے پر ہی تو مجبور کر چکی تھی۔۔۔

اُس کی جانب حقارت زدہ نگاہوں سے دیکھتے رمیض نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔ جواب اُسے دیکھنے سے بھی گھبرا رہی تھی۔۔۔

"تم تو آج ہی ترکی سے واپس لوٹے ہو ناں۔۔۔۔!!!تو پھر تمھارے ذہن میں یہ خناس کب اور کس جاہل نے بھر دیا۔۔ہاں؟؟؟ جس کا پاس رہ کر ہمیں بھی معلوم نہیں ہو سکا۔۔۔ تمھیں ورغلانے کی کوشش میں جھوٹ بھی تو ہو سکتا ہے یہ۔۔۔۔!!!" عالم صاحب نے قدرے برہمی سے پوچھتے ہوئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بے اختیار حیا کا ساتھ دیا۔۔۔تو رمیض نے سرخ نم چہرے پر بڑے ضبط سے ہاتھ پھیر کر گہرا سانس بھرا۔

اس دوران پیشانی کی ناگوار تیوریاں گہری ہوئی تھیں۔۔۔۔

"زیدان۔۔۔۔زیدان!!! نے بذاتِ خود ثبوتوں کے ساتھ ایک ایک بات واضح کی ہے مجھ پر بابا۔۔۔اور اس میں جھوٹ کی رتی بھر بھی گنجائش شامل نہیں ہے۔۔۔ مگر اِس فریبی عورت کے پاس۔۔۔منہ زبانی نفی کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔" بڑے اعتماد سے ٹھہر ٹھہر کر باور کرواتے ہوئے وہ سر کے بال جکڑ تا نئے سرے سے سلگنے لگا۔۔۔تو جہاں عالم صاحب،،،زیدان کے نام پر ٹھٹھکتے خاصے پریشان ہوئے تھے۔۔۔وہیں حیا کی دھڑکنیں فنا ہونے کو ہوئیں۔۔۔۔

"اس سے پہلے ڈیم شیور میں تمھاری طلاق کرواؤں گا۔۔۔پھر تمھاری بانجھ بہن کی پیشانی پر طلاق کا داغ سجاؤں گا۔۔۔اور عدت کے دن پورے ہوتے ہی ساری زندگی کے لیے تمھیں اپنے نام کرلوں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گا۔۔۔کیسا لگا میرا پلین۔۔۔؟؟؟" سماعتوں میں گھلتا ہوا زہر حقیقتاً بہت کچھ سمجھانے کو کافی تھا۔۔۔

سرخ ہو رہی گردن کو بے تابی سے مسلتے ہوئے حیا کی شفاف فرش پر جمی جلتی نگاہیں تیزی سے دھندلانے لگیں۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں سب کچھ ویسا ہی تو ہو رہا تھا جیسا زید ان عالم درانی چاہتا تھا۔۔۔

پوشیدہ تلخ حقیقتوں کو پلوں میں پرکھتی ہوئی وہ چاہ کر بھی اُس حد تک نہیں پہنچ پائی تھی۔۔۔ جس حد تک وہ سفاک شخص حقیقتاً گر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

"آپ۔۔۔آپ پلیز اِسے میرے حوالے کر جائیں بابا۔۔۔۔۔" معاً ایک بار پھر سے اپنا آپا کھوتا وہ تندہی سے حیا کو بازو سے دبوچنے کی غرض سے قریب ترین آیا تھا۔۔ جب عالم صاحب بروقت ہاتھ اٹھا کر اُسے نرمی سے دو قدم پیچھے دھکیلنے پر مجبور کر گئے۔۔۔۔

اس دوران حیا قدرے سہم کر نچلا لب کچلتی ہوئی مزید اپنے آپ میں سمٹی۔۔۔۔

آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بہتے گال بھگو رہے تھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"بس کر دو اب برخوردار۔۔۔ سن چکا ہوں میں تمھاری ساری روداد۔۔۔۔ فی الحال اِس سنگین معاملے کو میری خاطر بعد کے لیے اٹھا رکھو۔۔۔ کیونکہ میں ابھی اور اِسی وقت اپنے ساتھ حیا کو یہاں سے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ وقاص ہارٹ اٹیک کی وجہ سے کل سے ہی ہاسپیٹلائزڈ ہے اِس لیے اِس کا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔۔۔۔" حالات کی مناسبت سے قدرے سنجیدگی کے ساتھ بہترین فیصلہ لیتے ہوئے عالم صاحب مزید وہاں رکے نہیں تھے۔۔۔

بلکہ حیا کو شدت کا جھٹکا دیتے ہوئے پلٹے۔۔۔ پھر اُس کے سنگ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔

پیچھے سر تا پیر بے بس ہو چکے رمیض عالم درانی نے بڑے ضبط سے مٹھیاں کستے ہوئے اُن دونوں کو انگارہ نگاہوں سے پلوں میں اوجھل ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل اندرونی اذیت سے چیختا ہوا وہ سرعام لاؤنج کی توڑ پھوڑ شروع کر چکا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں شدتوں سے چاہنے کے باوجود بھی وہ زخمی شیر نہ تو پہلے حقیقی معنوں میں وائفی کلر بن پایا تھا۔۔۔۔

اور نہ ہی اب۔۔۔۔!!!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بار بار کی بے وفائیوں کا ڈسا کیسا ادھوراترین شخص تھا ناں وہ۔۔۔۔!!

افففف۔۔۔!!!

"مجھ کو نہ درد نہ زخم

نہ وقت نے مارا

جسے زندگی کہا تھا

اُسی ایک شخص نے مارا

وہ جو نہ مشکلوں

نہ حالاتوں سے ہارا

ہے عشق نام جس کا

اُسی ایک لفظ نے مارا۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/

"اپنے صاحب کو بلاؤ۔۔۔ کہو زلیخا عالم درانی ملنے کے لیے آئی ہے۔۔۔" وہ رکھائی سے گویا ہوئی تو اُس کو گہرے نیلے سوٹ میں سر تا پیر۔۔ بغور تکتی ملازمہ بخوشی سر اثبات میں ہلا گئی۔

"ج۔۔جی۔۔۔جی ضرور محترمہ۔۔۔ ابھی بلا کر لائی میں اُنھیں۔۔۔" ہاتھ مسل کر کہتی ہوئی وہ تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

پیچھے زلیخا نے بمشکل دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے اِس بڑے سے شاندار ہال کی جانب غلافی نگاہ دوڑائی تھی۔

کون کہہ سکتا تھا کہ غریبی کا ڈھونگ رچانے والا حقیقتاً اتنا امیر نکل آئے گا۔۔۔!!!

کچھ پل مزید گزرے تھے جب وہ بھاگتا ہوا بے یقینی سے اُس کے مقابل آ کر رکا تھا۔۔۔

زلیخا نے پلکیں جھپکا کر اُسے بغور دیکھا۔ سیاہ شرٹ ٹراؤزر کے رف سے حلیے میں مدھم ہوتی چوٹیں ہنوز تھیں۔۔۔

"زلیخا۔۔۔!!! تم۔۔۔ تم آ گئیں۔۔۔ مجھے معلوم تھا۔۔ معلوم تھا کہ تم بھی میرے بغیر جی نہیں سکتیں۔۔۔۔" مسکراتی نگاہوں سے اُس کا ایک ایک نقش ازبر کرتا وہ بے تابانہ اُس کے قریب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ترین آنے کو ہوا تھا۔۔۔جب بے اختیار ہاتھ اٹھا کر اُسے وہیں پر روکتی زلیخا خود کتنے ہی قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

"دور۔۔۔!!!دور رہ کر بات کرو۔۔۔وہم پالنا اچھی بات ہے لیکن اگر اوقات سے بڑے وہم پالے جائیں تو بڑے خسارے کا سبب بنتے ہیں فائق درید عرف کیفی۔۔۔اچھے سے جان لو کہ میں یہاں تمھاری تڑپ میں ہرگز نہیں آئی ہوں۔۔۔۔" سرد ترین لہجے میں قدرے بیگانگی سے جتاتی ہوئی وہ فائق کے لبوں سے مسکراہٹ نوچ گئی تھی۔

نتیجتاً وہ ضبط سے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

پھڑ پھڑاتا دل پھر سے رفتہ رفتہ ویران ہونے لگا تھا۔۔۔

"تو پھر کیوں آئی ہو۔۔۔؟؟؟یہ دیکھنے کے لیے کہ میں تمھاری جدائی کا روگ پالے ہوئے بھی ہوں کہ نہیں۔۔۔؟؟؟" مندمل ہوتے زخموں کے سنگ وہ بڑے تاسف سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

لہجے میں بھرم ٹوٹنے کی چبھن واضح تھی۔۔۔جسے محسوس کرتی وہ پل بھر کو تمسخر سے مسکرائی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"نہیں۔۔۔بلکہ تمھیں یہ بتانے کے لیے یہاں آئی ہوں کہ۔۔۔ آئی ایم پریگنینٹ۔۔ تمھارے بچے کی ماں بننے والی ہوں میں مسٹر فائق درید۔۔۔۔" قدرے ٹھہر ٹھہر کر بتاتی ہوئی زلیخا مقابل کو کتنی ہی پلوں کے لیے اِس خوشگوار حقیقت تلے سن کر گئی تھی۔۔۔۔

"م۔۔میرا بچہ۔۔۔۔تم ماں۔۔۔یعنی کہ میں۔۔۔میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔یا میرے خدا۔۔۔اتنی بڑی گڈ نیوززز۔۔۔اوہ۔۔۔۔۔۔" خود کو یقین دلانے کی کوشش میں گہری مسکراہٹ کے سنگ،،، سرخ ہوتی نگاہوں میں نمی بھی لوٹ آئی تھی۔۔۔

بے اختیار زلیخا نے گہرا سانس لیتے ہوئے خود کو آنے والے لمحوں کی بابت بمشکل رضامند کیا۔۔۔

"زیادہ خوش نے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔۔کیونکہ میرے ابارشن کروانے کے بعد یہ گڈ نیوز تمھارے لیے ماتم کے ساماں میں بدلنے والی ہے۔۔۔۔بہتر ہے خود کے جذبات پر ابھی سے قابو پالو۔۔۔۔" اُسے سخت اذیت سے دوچار کرنے کو وہ سینے پر بازو باندھتی ہوئی بڑے اعتماد سے صاف جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔

جبکہ فائق کا دماغ اُس کی صاف بکواس پر بھک سے اڑا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ت۔۔تم ایک ماں ہو کر میری اولاد کو مارو گی۔۔۔؟؟؟ہاؤ ڈئیر یو ڈیمٹ۔۔۔ایسی بکواسیات سوچنے کی ہمت بھی کیسے ہوئی تمھاری۔۔ہاااں۔۔؟؟؟" حیرت سے باآوازِ بلند پوچھتا ہوا وہ تیزی سے زلیخا کے قریب آکر اُسے براہ راست بالوں سے دبوچ گیا تھا۔۔۔

زلیخا کی دھڑکنیں اُس کے خطرناک تیور قریب سے تکتے ہوئے پل بھر کو لرزیں۔۔۔

ضبط کے باوجود بھی غلافی آنکھیں بھیگتی چلی گئی تھیں۔

"ہاں ماردوں گی۔۔۔ماردوں گی میں کیونکہ یہ ہمارے بیچ عشق محبت کی نہیں۔۔۔بلکہ دھوکے۔۔فریب۔۔نفرت۔۔اور گہرے انتقام کی نشانی ہے۔۔۔اور زلیخا عالم درانی ایسی نشانیاں کبھی اپنے وجود میں پالنے کی قائل نہیں رہی۔۔۔اور نہ ہی آگے کبھی ہوگی۔۔۔۔یہاں میں اپنا ابارشن کرواؤں گی۔۔۔وہاں تم مجھے طلاق دوگے۔۔۔اور پھر یہ قصہ ہمیشہ کے لیے یہی پر ختم۔۔۔۔!!!"

بظاہر بے خوفی سے پھنکار کر بولتی ہوئی وہ دوبدو بولی۔

معاًفائق اُس کی سفاکی پر مشتعیل ہو کر۔۔۔اُسے پیچھے صوفے پر دھکیل گیا۔پھر صوفے کی پست پر دائیں بائیں ہاتھ رکھتا ہوا اُس پر حدردجہ جھکا۔۔۔تو ضبط کی شدت سے زلیخا کا تنا چہرہ سرخ پڑا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”ابھی تمہی نے کہا تھا ناں کہ اگر اوقات سے بڑے وہم پالے جائیں تو بڑے خسارے کا سبب بنتے ہیں۔۔۔تو تم بھی میری یہ بات اچھے سے ذہن نشین کر لو زلیخا عالم درانی۔۔۔سچی محبت کرتا ہوں میں تم سے۔۔۔اس لیے ہمارا یہ قصہ تو کبھی ختم نہیں کرنے دوں گا میں تمھیں۔۔۔ایسے تو قطعاً نہیں۔۔۔“ تیوری چڑھائے چبا چبا کر قطعیت بھرے لہجے میں جتاتا ہوا وہ بڑے ضبط سے اُس کی تپتی گالوں پر لڑھکتے آنسو دیکھ رہا تھا۔

”یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ کون اپنی باتوں پر کھرا اترتا ہے۔۔۔“ چوڑے سینے پر ہتھیلیاں جما کر پوری شدت سے اُسے پیچھے دھکیلتی زلیخا اب بھی اُسے اندر تک جلانے سے باز نہیں آئی تھی۔

معاً قدم قدم پیچھے ہوتا ہوا جہاں وہ اپنے کسرتی بازو اُس کے سامنے پھیلا گیا تھا۔۔۔وہیں اِس بنگلے میں بڑی مشکلوں چھپ چھپا کر گھسا وہ نقاب پوش کھلی کھڑکی کے قریب آ کھڑا ہوا۔۔۔پھر بڑی آہستگی سے اپنی لوڈ کی ہوئی پسٹل سرے پر ٹکائی۔۔۔

گینگسٹرز کی اِن دشمنیوں میں اپنوں کی انتقاماً جان لینا۔۔۔یقیناً اُس سفاک شخص کے نزدیک ایک عام سی بات تھی۔۔۔

اور ویسے بھی درید راحت کے اِس جیتے جاگتے بیٹے کا تو معلوم ہی اب پڑا تھا۔۔۔

"کیا۔۔؟؟ کیا چاہیے کیا تمھیں مجھ سے۔۔۔؟؟؟ اِس محبت کی بھاری قیمت اگر میں اپنی جان دے کر چکاؤں تو ہی تم اپنی ہٹ دھرمی چھوڑو گی کیا۔۔۔؟؟؟" جلتی آنکھیں جھپکا کر پوچھتے ہوئے اُس کا بھاری لب و لہجہ پل بھر کے لیے بھیگاہٹ کی زد میں آیا تھا۔۔۔

زلیخا اپنی ڈوبتی دھڑکنوں پر ضبط کرتی صوفے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اِس بچے کا ابارشن کروانے کے فوری بعد طلاق چاہیے مجھے تم سے فائق درید۔۔۔ بنا کسی دیری کے۔۔۔ بس اتنا ہی۔۔۔" بے تاثر لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتی ہوئی۔۔ جہاں وہ اپنی نام نہاد سنگدلی سے مقابل کا دل حقیقی معنوں میں چیر گئی تھی۔۔۔ وہیں کھلی کھڑکی کے پار کھڑے اُس نقاب پوش شخص نے درست نشانہ لیتے ہی سفاکی سے ٹریگر دبا دیا۔۔۔

"ٹھاااا۔۔اا۔۔۔ہ۔۔۔۔" صاف نفی میں سر ہلاتا ہوا فائق ایک قدم اُس کی جانب بڑھا ہی تھا۔۔ جب اچانک تیز رفتار گولی اُس کے کسرتی وجود کو جھٹکا دیتی ہوئی دل سے ذرا نیچے کو گھستی چلی گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کنگ ہوتی زلیخا عالم درانی نے نم آنکھیں پھاڑ کر۔۔اُسے قدرے اذیت سے بہتے خون پر ہاتھ جماتے دیکھا تھا۔

”ن۔۔نہ ہی تو میری آنے والی اولاد کا کوئی ابارشن ہو گا۔۔۔ا۔۔اور نہ ہی میں تمھیں۔ط۔طلاق دوں گا۔۔۔! مجھے تمھارا کاا۔۔ایک بار پھر سے بیوہ ہونا منظور ہے زلیخا عالم درانی م۔۔مگر میرے ہاتھوں طلاق یافتہ ہونا قط۔۔قطعی منظور نہیں ہے۔۔۔۔“ سرخ انگارہ چہرے کے ساتھ گھٹتی سانسوں میں بمشکل اپنی بات پوری کرتا ہوا وہ پورے قد سے زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

اِس دوران چل چکی گولی کی آواز پر۔۔۔محتاط ہو چکے گارڈز کے دوڑتے قدموں کی چاپ سنتا ہوا وہ نقاب پوش پھرتیوں سے وہاں سے فرار چکا تھا۔۔۔

”فاااائق۔۔۔۔!!!!“ معاً ہوش میں آتی زلیخا پھٹتے دل کے ساتھ چیختی ہوئی اُس کی جانب لپکی۔

اُس کا نڈھال خون آلود ہوتا وجود۔۔شدت سے کانپتی باہوں میں سمیٹتے ہوئے وہ۔۔۔مقابل کے خشک لبوں پر ہولے سے مسکراہٹ ہی تو بکھیر چکی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ی۔۔یہ تمھیں کیا ہو گیا ہے فائق۔۔۔پلیز ہوش کرو۔۔۔اپنے حواس مت کھونا۔۔۔جلدی آؤ یہاااں پر۔۔۔۔" اُس کے خون آلود سینے پر لرزتا ہاتھ رکھتی وہ بہتے آنسوؤں کے سنگ اُسکی فکر میں چیختی قدرے ہلکان ہو چکی تھی۔

اِس دوران گارڈز بھاگ کر اندر آئے تھے جبکہ کچھ باقی کی راہداریوں میں پھیل چکے تھے۔

"آپ کی۔۔ب۔۔بد دعا لگ گئی ہے مجھے زلیخا۔۔۔یہی۔۔یہی چاہتی تھیں ناں آپ۔۔۔؟؟؟" پل پل مدھم پڑتی سانسوں کے بیچ وہ اُس کے ہاتھ پر اپنا خون آلود ہاتھ رکھتا اٹک اٹک کر مشکلوں سے بول پا رہا تھا۔

آنسو ٹوٹ کر پسینے سے بھیگتی کنپٹیوں پر پھسلے۔۔۔

"ن۔۔نہیں۔۔۔ تمھیں مرتا ہوا دیکھنا تو کبھی نہیں چاہتی تھی میں۔۔۔اور نہ ہی آگے کبھی چاہوں گی۔۔۔" شدتوں سے نفی میں سر ہلاتی زلیخا۔۔۔سسک کر کہتی تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔۔۔

گارڈز آس پاس آکر کھڑے ہوتے حد درجہ پریشان ہو چکے تھے۔۔۔

"آ۔۔ آپ کی طرف سے۔۔ ملنے والی نفرت۔۔ بیگانگی۔۔ جدائی میرے لیے۔۔م۔۔ موت کے ہی تو مترادف ہے۔۔ ز۔۔ زل۔۔۔" انتہا کی اذیت تلے گم ہوتے حواسوں میں۔۔اب فائق درید کی سانسیں بھی ٹوٹنے لگی تھی۔۔۔

تو جہاں گارڈز جلدی سے اپنے باس کو احتیاطاً اٹھاتے ہوئے فوری باہر کی جانب بھاگ کر لپکے تھے۔۔۔

وہیں اپنی تمام تر ناراضگی فراموش کیے زلیخا بھی۔۔۔ ہچکیوں پر قابو پاتی ہوئی انہی کے پیچھے تیزی سے لپکی تھی۔۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

وہ بہتے آنسوؤں میں شکست زدہ سی اِس عمارت سے باہر نکلی تھی۔۔۔

ایسے میں بیرونی دہلیز پر ایستادہ کھڑے گارڈ نے اُس کی بکھری بکھری سی حالت بغور دیکھی تھی۔۔۔۔جو اطراف سے لاپرواہ قدم قدم اٹھاتی آگے کو بڑھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

"تم سے بے انتہا محبت کی تھی میں نے۔۔۔بے حد۔۔۔بے دریغ۔۔۔اندھی۔۔۔خودغرض۔۔۔ہر قسم کی محبت۔۔۔مانتی ہوں بہت بڑی بڑی خطائیں سرزد ہوئی ہیں مجھ سے۔۔۔ لیکن تمھاری طرف

سے جو صلہ مجھے ملا میں وہ قطعی ڈیزرو نہیں کرتی تھی زیدان عالم درانی۔۔۔ کم از کم طلاق جیسا بدترین داغ تو بالکل بھی نہیں۔۔۔" مقابل کا گریبان پکڑے وہ کتنے ضبط سے بھیگا شکوہ اُس کی لاپرواہ سماعتوں میں انڈیل رہی تھی ناں۔۔۔۔

مگر بے زاری سے کان کی لو کھجاتا ہوا وہ دھیرے سے ہنس پڑا تھا۔۔۔۔

یادوں کی گہرائی میں جاتے ہوئے حسنہ کا تنفس پھر سے بگڑنے لگا۔

"آئی ناؤ یار دیوانی تھیں تم میری۔۔۔ اور اب تک ہو۔۔۔۔ آئی ناؤ ویری ویل۔۔۔ لیکن کیا ہے ناں سوئیٹ ہارٹ۔۔۔ سارا معاملہ اِس۔۔۔ اِس دھڑکتے دل کا ہے۔۔۔ اسی نے مجبور کیا تھا مجھے تمھیں طلاق دینے کے لیے۔۔۔ اور اب یہی دل شدتوں سے حیا وقاص کو اپنا بنانے کی چاہ کر رہا ہے۔۔۔۔ خدا قسم اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی تمھیں کبھی طلاق نہ دیتا اگر۔۔۔ تمھاری بڑی بہن کو اپنی بیوی بنانا مقصود نہ ہوتا تو۔۔۔۔" اُس کا یوں سینہ مسلتے ہوئے دھڑلے سے بولنا حسنہ کو زہریلے تیر کی طرح ہی تو لگا تھا۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

"ت۔۔تم ایسا کچھ نہیں کروگے۔۔۔میرے جیتے جی تو بالکل بھی نہیں۔۔۔م۔۔میں تمھیں خود پر یہ ناقابلِ برداشت زیادتی کبھی نہیں کرنے دوں گی۔۔۔۔۔۔" پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُس کا سفاک چہرہ دیکھتی وہ شدتِ بے بسی سے چیخ پڑی تھی۔

اُس غلطیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ حیا وقاص کی چاہ میں اُسے طلاق ملی تھی۔۔۔۔

یہ جان کر تن بدن کا نفرت سے جھلس جانا تو بے ساختہ تھا۔۔

"ارے اتنا بپھر کیوں رہی ہو۔۔؟؟؟ تمھارے یوں چیخنے چلانے سے نہ تو میرا دل بدلے گا۔۔اور نہ ہی یہ خوبصورت حقیقت۔۔۔۔حیا کو اپنے نکاح میں لینے کے بعد میں اُس کے ہمراہ ہمیشہ کے لیے لندن شفٹ ہو جاؤں گا۔۔۔اور پھر تم سب سے دور ایک پر سکون زندگی ہم دونوں کی منتظر ہو گی۔۔۔۔"

اپنے پکے ارادوں سے آگاہ کر تا زیدان مزے سے اُس کے انگ انگ میں زہر اتار تا جارہا تھا۔۔اور وہ۔۔۔وہ زوروں سے نفی میں سر ہلاتی ہوئی پاگل ہوتی جارہی تھی۔

"ن۔۔نہیں۔۔۔نہیں نہیں نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔" سڑک کے کنارے سست روی سے چلتی ہوئی حسنہ دانت پیس کر اپنا پھٹتا دماغ تھام گئی۔

”ہاں۔۔۔ایسا ہی ہو گا حسنہ بی بی۔۔۔اب میری فکریں چھوڑو۔۔۔اور سارا دھیان اپنے بیچارے بوڑھے باپ کی طرف لگاؤ جو کمزور ترین دل کے ساتھ اتنے دنوں سے ہاسپٹل میں زیرِ علاج ہے۔۔۔۔۔“ آس پاس بکھرتی ہوئی وہ بھاری آواز تمسخر ہی تو اڑا رہی تھی۔۔۔

اُس کا۔۔۔

اُس کے باپ کا۔۔۔

اُس کی محبتوں کا۔۔۔۔

اُس کے آنسوؤں کا۔۔۔۔

اُس کی بے بسی کا۔۔۔۔

اور اِن گہری اذیتوں کا سبب کس کی ذات بنی تھی بھلا۔۔۔؟؟؟

”حیا و قاص۔۔۔۔۔!!!!“ شدتِ نفرت سے حسنہ کے پنکھڑی لب لرزے۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں اگر وہ نہ ہوتی تو آج اُسے یوں ذہنی و جسمانی بے سکونیاں کبھی نہ جھیلنی پڑتیں۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہی۔۔۔وہی تو تھی سارے فساد کی حقیقی جڑ۔۔۔۔!!!

پل پل ڈھلتے سورج تلے اُس نے اپنے بھیگے سرخ گالوں کو بے دردی سے رگڑ کر صاف کیا۔

دل غم وغصے کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔۔۔۔

اُسے زندہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

بالکل بھی نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔

نفرتوں میں ہلکان ہوتی حسنہ بھاری ہو رہے دماغ میں آنے والی اِس خطرناک سوچ پر بڑی شدت سے رضامند ہوئی تھی۔۔۔۔

اور پھر پاس سے گزرتے ہوئے لوگوں کی چبھتی نظروں سے قدرے بے نیاز سی۔۔۔نم پلکیں جھپکاتی ایک طویل گہرا سانس بھر گئی۔

"تم نے تو میری زندگی اور یادوں میں اپنے نام کا زہر گھولا ہے ناں حیاو قاص۔۔۔اب تم دیکھنا۔۔دیکھنا کہ کیسے میں تمھاری نس نس میں زہر گھولتی ہوں۔۔۔اتنا زہر گھول دوں گی کہ تمھارا جینا ناممکنات میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سے ایک ہو جائے گا۔۔۔" من ہی من میں چیخ کر مخاطب ہوتی وہ حقیقتاً سفاکیت کی انتہا پر اتر آئی تھی۔۔۔۔

اس دوران دو آنسو ٹوٹ کر آہستگی سے تپتے گالوں پر لڑھکتے چلے گئے۔۔۔۔

"ایم سوری ٹو سے بٹ۔۔۔" ایمرجنسی وارڈ سے باہر نکلتے ڈاکٹر کو دیکھ جہاں زلیخا سمیت درید صاحب بھی تیزی سے اُن کے قریب آئے تھے۔۔۔وہیں اُن کے گھبرائے۔۔نم چہروں پر چیختے سوال کو سمجھتا وہ بولتے ہوئے بے اختیار رکا۔۔۔۔۔

"بٹ کیا!!!!!۔۔۔۔؟؟؟؟بولیے۔۔بتائیے۔۔۔ایک بار کہہ دیجیے ناں کہ اب وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔ہوش میں ہے۔۔بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔" برداشت کھوتی زلیخا قدرے بدلحاظی سے چلائی تھی۔۔۔

ڈاکٹر کا یہ لفظ "سوری" جانلیوا ہی تو ہوا کرتا تھا۔۔۔۔

درید صاحب نے بھی دانت پر دانت جماتے ہوئے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

خود پر خاصا ملال بھی تھا۔۔۔

اُن کی دشمنیوں وجہ سے آج اُن کا بیٹا بے قصور ہوتے ہوئے بھی اِس بدترین حالت کو پہنچ چکا تھا۔۔۔

"نو۔۔۔۔ہی اِز اِن قومہ۔۔۔۔۔!!!معلوم نہیں پیشنٹ کب اپنے حواسوں میں واپس لوٹ آئے۔۔۔دن۔۔مہینے۔۔۔سال۔۔۔یا پھر سالوں بھی لگ سکتے ہیں۔۔۔ مگر آپ اُن کے لیے دل سے دعا کیجیے گا۔۔باقی ہم اپنی طرف سے بہتر اور بھرپور ٹریٹمنٹ دیں گے اُنھیں۔۔۔ایکسکیوزمی۔۔۔۔۔" وضاحت میں ساری صورتحال بیان کرتا ڈاکٹر اُن کی جان نکالتا ہوا۔۔۔مزید اُن کے پاس رکا نہیں تھا۔۔۔۔

بلکہ دیگر مریضوں کو دیکھنے کی غرض سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

"فائق۔۔۔۔۔!!!" پیچھے۔۔قدرے لرز کر اپنی کوکھ پر ہاتھ جماتی زلیخا کو۔۔ سسکتے لبوں کے سنگ اپنا آپ شدتوں سے ویران ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

بلاشبہ وہ گواہ تھی۔۔۔۔

دل گواہ تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نگاہیں گواہ تھیں۔۔۔

انگ انگ گواہ تھا۔۔۔

کہ جھوٹ،،، فریب،،، دغا سے کوسوں پرے۔۔۔۔

اندر بے سدھ پڑا وہ بے بس شخص۔۔۔اپنی گھٹتی سانسوں میں بھی اُس کی حقیقی چاہ کا شدت سے خواہاں تھا۔۔۔

وہ اپنا تپتا ہوا آنسوؤں سے تر چہرہ دھو کر کمرے میں واپس آئی تھی۔ پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھے سیاہ مگ کو اٹھاتی ہوئی ٹانگیں سمٹ کر پلنگ پر بیٹھ گئی۔۔۔

حسنہ کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چائے کی گرماہٹ اب ذرا سی کم ہو چکی تھی۔۔جو وہ ہاسپٹل جانے سے پہلے بذاتِ خود اُس کے لیے بنا کر گئی تھی۔

معاً اداسی میں بھی حیا کے لب ہولے سے مسکرائے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اِن اجڑے حالاتوں میں دیر سے ہی سہی۔۔۔ مگر اُس کی چھوٹی بہن کو اب نہ صرف اپنی خطاؤں کا حد درجہ احساس ہو چکا تھا۔۔۔ بلکہ خود کو مارتے پیٹتے ہلکان کرتے۔۔۔ رو کر گلے لگتے ہوئے وہ صاف صاف معافی تلافی بھی کر گئی تھی۔۔۔

تو پھر بھلا ماں باپ کی غیر موجودگی میں وہ کیسے نہ اپنے نازک دل کے ساتھ اُس کے سامنے پگھلتی۔۔۔؟؟؟

نم پڑتی غلافی آنکھیں موند کر کھولتے ہوئے بے اختیار حیا نے گہرا سانس لیا۔۔۔

وقاص صاحب کے دل کے چاروں وال یکدم بند ہو جانے کے سبب جہاں وہ ہارٹ اپریشن ہونے کے بعد ہنوز ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔۔۔ وہیں رمیض عالم درانی کی بے اعتباری اُسے دن رات مارے دے رہی تھی۔۔۔

کاش۔۔۔ کاش کہ جس طرح کڑے ثبوتوں کے ساتھ اُس پر بے دردی سے تہمت لگائی گئی تھی۔۔۔۔ ویسے ہی پکے ثبوتوں کے سنگ وہ اپنی بے گناہی بھی ثابت کر پاتی۔۔۔۔

اے کاش۔۔۔۔!!!

حیانے بڑھتی نمی کو پلکیں جھپکا جھپکا کر اندر ہی دھکیلتے ہوئے سر جھٹکا۔۔۔

گزشتہ ساری شب وقاص صاحب کے پاس جاگ کر گزارنے کے بعد اب دل و ذہن تھکاوٹ کے سبب بھاری بھاری سا ہو رہا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ پنکھڑی لبوں کے قریب کر چکے مگ سے چائے کا گھونٹ بھرتی۔۔۔اچانک شور مچاتا موبائل فون قدرے چونک کر اُسے اپنی جانب متوجہ ہونے پر مجبور کر گیا۔

ناچاہتے ہوئے بھی کپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتی حیانے موبائل فون پکڑتے ہوئے جلتی اسکرین پر نگاہ ڈالی۔۔۔

آنے والی غیر متوقع کال جانِ ستم گر کی جانب سے تھی۔۔۔جسے وہ پھڑ پھڑاتے دل کے ساتھ اٹینڈ کرتی ہوئی اگلے ہی پل سماعت سے لگا چکی تھی۔۔۔۔

"ر۔۔رمیض۔۔۔؟؟؟" حلق سے بمشکل نکلتی نسوانی آواز لرزی سی تھی۔۔۔۔جب دوسری طرف گاڑی چلاتے ہوئے اُس کے وجیہہ چہرے کا تناؤ بے ساختہ بڑھا۔۔۔

اِس دوران ختم ہو چکا سگریٹ اُس نے تیزی سے کھلے شیشے سے باہر جھٹکا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہاسپیٹل میں غنودگی میں جاچکے وقاص صاحب کی،،،قدرے تاسف سے عیادت کرنے کے بعد ریسٹورنٹ کا کچھ ضروری کام نپٹا کر اب وہ ہاسپیٹل سے سیدھا اُسی کی طرف آرہا تھا۔۔۔

"یہ آخری بار ہے حیاوقاص جو میں بذاتِ خود تمھیں کال کر کے یہ آواز سننے پر مجبور ہوا ہوں۔۔۔اور آج آخری بار ہی تمھاری ناپسندیدہ شکل بھی دیکھوں گا۔۔۔اُس رات تو بابا کی مداخلت کی وجہ سے میں تمھیں رواں سانسوں سے رہائی نہیں دلا سکا۔۔۔نہ ہی بعد میں خود مر سکا۔۔۔لیکن اب اِس بے معنی رشتے سے رہائی بے حد ضروری ہو چکی ہے۔۔۔آرہا ہوں میں تمھیں ط۔۔طلاق دینے کے لیے۔۔۔تیار رہنا۔۔۔اس کے بعد تمھارے اور میرے راستے ہمیشہ کے لیے الگ۔۔۔۔" بے سکونیوں تلے شدت سے دُکھتے دل کو مکمل پتھر بنائے،،،بھاری مستحکم آواز میں بولتا ہوا وہ حیا کی غلافی آنکھوں کو پل میں بھگو گیا تھا۔

اِس قدر بیگانگی۔۔۔!!

اِس قدر بے اعتباری۔۔۔!!

اِس قدر سفاکیت۔۔۔۔!!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سب کچھ ہنوز تھا اُس کی جانب سے۔۔۔۔

"تلخ ہے، کڑوی ہے۔۔۔ لیکن حقیقت ہے! ایک لڑکی کی نادانی میں غیر محرم سے کی گئی محبت کبھی نہ کبھی۔۔ کہیں نہ کہیں بدترین ماضی بن کر اُس کا خوبصورت مستقبل اجاڑ دیتی ہے۔۔۔ سو میرا بھی اجڑ گیا۔۔۔ لیکن میرا رب گواہ ہے رمیض عالم درانی۔۔۔ اپنے محرم سے سچی محبت کرنے کے بعد میں نے کسی بھی نامحرم کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دینے کا گناہ نہیں کیا۔۔۔ بے وفا نہیں ہوں میں۔۔۔۔" روہانسے لہجے میں کہتی ہوئی وہ ضبط کرتے کرتے بھی سسک پڑی تھی۔۔۔

کیا اُن کی محبتیں اتنی ہی کمزور تھیں کہ بے اعتباری کا بوجھ سہتے سہتے اب بس دم توڑنے کو تھیں۔۔۔؟؟؟

نتیجتاً اسٹیرنگ گھماتے ہوئے رمیض نے بے اختیار ڈیش بورڈ پر رکھے موبائل فون کی طرف دیکھا۔۔۔

ساکت دل دوپل کو شدت سے بغاوت پر اتر کے خود ہی خاموش ہوا تھا۔۔۔۔

"تمھاری بدکرداری اور بے وفائی کڑے ثبوتوں سے واضح ہو چکی ہے مجھ پر۔۔۔ سو ثابت ہوا کہ تم نہ میرے۔۔اور نہ ہی میری مخلص محبتوں کے قابل ہو۔۔۔۔۔۔" گہری بدگمانیوں میں ہنوز مضبوط،،،وہ آج بھی اُس کو زہریلے لفظوں کی گہری مار مار رہا تھا۔۔۔

ٹوٹ کر تواتر سے بہتے آنسوؤں پر حیا کا دل اِس ستم ظریفی پر پھٹنے لگا۔

کاش۔۔۔کاش کہ وہ اپنی پریگنینسی سمیت مِس کیرج کے بارے میں وقت پر ہی اُسے بتا چکی ہوتی تو شاید آج زیدان عالم درانی ایسی اذیت ناک چالیں چلنے کے قابل نہ ہوتا۔۔۔۔

"حیاااااا۔۔۔۔۔!!!" معاً باہر لاؤنج میں گونجتی شناسا بھاری آواز نے اُسے شدت سے ٹھٹھکایا۔۔۔تو تیزی سے کام کرتے بھاری دماغ کے ساتھ محض ایک پل لگا تھا حیا وقاص کو اپنے تیور بدلنے میں۔۔۔

"تو پھر طے رہا رمیض عالم درانی۔۔۔۔میں اپنی وفا۔۔۔اور پاکدامنی کا کڑا ثبوت آپ کے مقابل ابھی اور اسی وقت پیش کروں گی۔۔۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ کو اپنے اطمینان تک اِسی کال پر خاموشی سے ٹھہرے رہنا ہوگا۔۔۔ پھر چاہے اس کے بعد آپ مجھ سے جدا بھی ہو جائیں۔۔۔ مجھے منظور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہے۔۔۔۔" کانپتے ہاتھ کی پشت سے بھیگتے گال رگڑ کر صاف کرتی ہوئی وہ اپنے پُریقین سرد لفظوں سے رمیض کو ٹھیک ٹھاک چونکا ہی تو گئی تھی۔۔۔۔

معاً اسپیکر آن کرنے کے بعد پھرتیوں سے چمکتی اسکرین کو بند کرتے ہی جہاں حیا نے بیڈ سے اترتے ہوئے موبائل فون کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔وہیں وہ بھی تندہی سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں زیدان عالم درانی۔۔۔۔؟؟؟" اسپیکر سے ابھرتی نسوانی کرخت آواز نے رمیض کے کچھ بولنے کے لیے ہلتے لبوں کو بے اختیار ساکت کیا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ لب بھینچ کر احتیاطاً اپنی جانب سے کال کو میوٹ کر چکا تھا۔۔۔

تاکہ اُس کی جانب سے رتی بھر بھی آواز دوسری جانب نہ جا سکے۔۔۔۔

جبکہ چلتی کال سے قدرے انجان،،وہ ہلکے فیروزی رنگ سوٹ میں حیا کو سر تا پیر بغور دیکھتا ہوا اُس کے قریب چلا آیا۔۔۔

بھوری آنکھوں میں مدھم مدھم سا غضب ہلکورے لے رہا تھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

حیانے گہری ہورہی سانسوں کے دوران بے اختیار سر سے اترتے شفون کے دوپٹے کو کھینچ کر درست کیا۔۔۔

عجلت میں گھر سے نکلتی ہوئی حسنہ شاید گیٹ کا دروازہ لاک کرنا بھول گئی تھی۔۔۔۔

"تمھاری بابت جاننے کے لیے یہاں آیا ہوں جانم۔۔۔ پل پل انتظار میں ہوں لیکن ابھی تک میرے بھائی نے تمھیں طلاق نہیں دی۔۔۔ کیوں۔۔۔؟؟؟ حالانکہ جتنا وہ غیرت مند مرد بنتا ہے۔۔ اُسے چاہیے تھا کہ پہلے طلاق کے تین لفظ بولتا۔۔ پھر دھکے دے کر تمھیں اپنے گھر سے باہر نکالتا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ کہیں تم اُسے اپنی سو کالڈ محبتوں کے واسطے دے دے کر ایمو شنل بلیک مل تو نہیں کر رہیں۔۔۔ ہمم۔۔۔؟؟؟" بے چینی سے ٹھوڑی مسل کر پوچھتا ہوا زیدان تیوریاں چڑھائے۔۔۔ بلاوجہ کی بڑھتی اِس ناقابلِ برداشت دیری کی وجہ جاننے کو اتاولہ ہوا تھا۔

ہنوز خاموشی سے اپنے بھائی کی شک وشبہات میں ڈوبی بدلحاظ آواز سنتے ہوئے بے اختیار اسٹیرنگ پر اپنی گرفت سخت کی۔۔۔

زخمی دل تپنے لگا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”مخلص محبتوں میں کبھی بلیک میل نہیں کیا جاتا۔۔۔جیسے کہ اب تک تم بنا رشتوں کا لحاظ کیے مجھے ناحق کرتے آرہے ہو۔۔اور میں مجبوراً ہوتی چلی آرہی ہوں۔۔۔رہی بات تین لفظ بولنے کی تو خوش ہو جاؤ اپنی جیت پر۔۔۔دھکے کھا کر تو میں داغدار کردار کے ساتھ گھر سے باہر نکالی ہی جا چکی ہوں۔۔۔۔آج رات طلاق ملنے پر ہمیشہ کے لیے زندگی سے بھی نکال دی جاؤں گی۔۔۔۔۔۔“

مقابل کی نزدیکیوں کو بمشکل برداشت کرتی حیا اپنے شکست خوردہ سلگتے لفظوں سے زیدان کے تنے وجود میں سکون ہی سکون اتار گئی تھی۔۔۔

معاً اپنے لبوں پر جاندار مسکراہٹ بکھیرتا ہوا وہ اُس کی ٹھوڑی تھام کر اپنا وجیہہ چہرہ مزید قریب کر گیا،،،تو اُس کی دل جلاتی جرات پر سختی سے نازک مٹھیاں بھینچتی حیا کو شدت سے کراہیت ہونے لگی۔۔۔

مگر اُسے اپنے لرزتے قدموں پر فی الوقت قائم رہنا تھا۔۔۔

اپنی پاکدامنی ثابت کرنے کے لیے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مقابل کا حقیقی چہرہ واضح کرنے کے لیے۔۔۔

ہاں اُسے مضبوط ہی تو رہنا تھا۔۔۔۔۔

"دیٹس گریٹ نیوز۔۔۔یہ ہوئی ناں بات۔۔۔۔یو ناؤ واٹ ڈارلنگ۔۔۔؟؟اگر تم مجھے تھپڑ مار کریوں میری انا ہرٹ کرنے کی بجائے شروع دن سے ہی میرے ساتھ کمپرومائز کر لیتی ناں۔۔تو یقین جانو تمھارے لیے یہ سب اتنا دشوار قطعی نہ ہوتا جتنا کہ اب ہے۔۔۔یہ جو میری ہر بات میں تمھاری نہ نہ نکل آتی ہے ناں۔۔بس یہی۔۔یہی نہ مجھے ہر حد سے گرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔۔۔۔" پانی سے لبالب ہوتی دلکش نگاہوں میں جھانک کر تاسف ملے نرم لہجے میں شکوہ کرتا ہوا وہ۔۔۔بڑی شدت سے دو سیاہ انگارہ آنکھوں کا نام نہاد اطمینان غارت کر چکا تھا۔۔۔

"سریسلی۔۔۔؟؟؟اگر تم میرے پیچھے اتنے ہی پاگل تھے زیدان عالم درانی تو پھر عین نکاح والے دن مجھے اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ کڈنیپ کیوں کروایا تم نے۔۔۔ہاں؟؟؟میں خود بھی تو تم سے شادی کرنے کے لیے شدت سے خواہاں تھی ناں اُس سے۔۔تو پھر کیوں مجھے خود سے دور کیا تم نے

بتاؤ۔۔۔؟؟؟" بے اختیار اُسے دھکا دیتی ہوئی وہ جانتے بوجھتے حلق کے بل تنفر سے چلائی

تو۔۔۔ گاڑی کی مزید سلو ہوتی اسپیڈ پر حیرت زدہ رمیض کا پھڑ پھڑ اتا دل شدت سے ڈوبنے لگا۔۔۔

"غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔ بہت بڑی غلطی ہو گئی جو اُس بانجھ عورت کی وقتی دل لگی کو ابدی محبت سمجھ کر تمھیں گنوا بیٹھا میں۔۔۔ بے حد پچھتا بھی تو رہا ہوں۔۔۔ لیکن یہ بات بھی جان لو کہ جو اقدام میں نے تمھیں حاصل کرنے کے لیے اب اٹھائے ہیں۔۔۔ ان پر میں قطعی شرمندہ نہیں ہوں۔۔ اور نہ ہی آگے کبھی ہوں گا۔۔۔۔" کال پر موجود محتاط سماعتوں سے ہنوز انجان۔۔۔ جہاں وہ قدرے چیخ کر قریب آتا ہوا اپنے پہلے گناہ کا اعتراف کر گیا تھا۔۔۔ وہیں رمیض عالم درانی کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔

"اگر یہ ٹوٹلی انوسینٹ ہوتی ناں بھائی تو عین شادی والے دن مجھے چھوڑ کر کبھی بھی آپکے ساتھ نہیں بھاگتی۔۔۔ اگر اتنی ہی پاکدامن ہوتی تو کم از کم پوری ایک رات آپ کے ساتھ تنہا گزار کر۔۔ واپس یہاں تک آنے کا حوصلہ مر کر بھی نہ کرتی۔۔۔" اُففففف۔۔۔ اِس قدر اداکاری۔۔۔ اِس قدر شیطانیت۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بہتے آنسوؤں کے سنگ حیا کے وجود میں سکون سا اترنے لگا۔۔۔

مگر فاش کرنے کا یہ کھیل تو ابھی باقی تھا۔۔۔

"موسموں کی مانند بدلتی ہوئی تمھاری اِن کھوکھلی محبتوں نے مجھے حد سے زیادہ ذلیل ورسوا کیا ہے۔۔۔اور بار بار کیا ہے۔۔۔ کتنی ہی بار تم نے میری بہن کو مجبوری بنا کر مجھے تنہائیوں میں ہراساں کر کے ذہنی اذیت سے دوچار کیا۔۔۔روزینہ کی آدھی ادھوری ویڈیو دکھا کر مجھے بد ظن کیا۔۔۔میری بد کرداری اور بے وفائی کا جھوٹا یقین دلا کر اپنے بڑے بھائی کو ورغلایا۔۔۔میرے ہونے والے مس کیرج کو ابارشن کا نام دے کر مجھے انسانیت کے درجے سے ہی نیچے گرا دیا۔۔۔ جس کی میں کبھی روادار تھی ہی نہیں۔۔۔۔اتنی۔۔اتنی زیادتیاں کرنے کے باوجود بھی تم کہہ رہے ہو کہ تم بالکل بھی شرمندہ نہیں ہو۔۔۔؟؟؟؟آخر اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہو تم زیدان عالم درانی۔۔۔کیسےےےے۔۔۔۔؟؟؟" بے اختیار اُس کے آف وائٹ کوٹ کا کالر مٹھیوں میں جکڑتی ہوئی وہ ایک ایک کر کے باقی کی سیاہ حقیقتیں بھی باور کرواتی چلی جا رہی تھی۔۔۔جب اُس کی بھیگتی پلکوں پر نگاہیں جمائے زیدان نے ڈھٹائی سے بھنویں اچکائیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پھر اُس کے بھیگے گال پر چپکی لٹ کو اشتیاقاً پیچھے ہٹا گیا۔۔۔

ایسے میں رمیض عالم درانی نے بے ساختہ سلگتے سینے کو سختی سے مسلتے ہوئے اپنی تیوریاں گہری کیں۔

جس جواب کی توقع اب وہ کرنے لگا تھا۔۔۔ کاش ویسا کچھ نہ ہوتا۔۔۔

مگر قسمت تو اِس پل فقط حیا وقاص پر ہی مہربان تھی۔۔۔

اور قدرے کھل کر مہربان تھی۔۔۔

تو پھر بھلا کیسے ممکن تھا کہ شدید خدشے حقیقت ثابت نہ ہوتے۔۔۔

"ہاں ہوں میں تمھارے معاملے میں بے حد ظالم۔۔۔۔ میں ہوں کیونکہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے حیا وقاص۔۔۔۔" بے جھجک اعتراف کرتا جہاں وہ حیا کو کالر چھوڑتے ہوئے اطمینان سے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا،،، وہیں خون خون ہوتے دل کے ساتھ رمیض عالم درانی نے قدرے اشتعال سے چیختے ہوئے اسٹیرنگ پر دو چار مکے دے مارے۔۔۔

جلتی سرخ آنکھیں اذیت سے نم ہو چکی تھیں۔۔۔

اُس کے اپنے ہی سگے بھائی نے اپنی خود غرضی میں یہ کیسی عداوت نبھائی تھی اُس سے۔۔۔؟؟؟

زیدان نے چونک کر حیا کی ناقابلِ فہم مسکراہٹ بغور دیکھی۔۔۔

پھر کچھ سوچ کر خود بھی کمینگی سے مسکراتا ہوا اُس کے قریب ترین ہوا۔۔۔

"ایک گہرے راز کی بات بتاؤں میں تمھیں۔۔۔؟؟؟" وہ شیطانیت سے آنکھ دبا کر بولا تو تپتی پیشانی پر بل ڈالتی حیا نے۔۔۔ مردانہ کلون کی مہک میں اپنا سانس روک کر اُس کی سفاک نگاہوں میں دیکھا۔۔۔۔

"اُس دن۔۔۔ ایکسیڈنٹ کے تھرو ہونے والا تمھارا وہ سو کالڈ سا مس کیرج۔۔۔ میرے ہاتھوں سے ہی تو ہوا تھا۔۔۔ ہاہاہاااہ۔۔۔۔" زیدان عالم درانی کا ہنستا مسکراتا ہوا انکشاف جہاں حیا کی سماعتوں پر قہر بن کر ٹوٹا تھا۔۔۔ وہیں شدتِ تکلیف سے ساکت پڑتے ہوئے،،، رمیض کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔۔۔۔

"قاتل انساااااان۔۔۔۔۔چٹاااااااخ۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!" معاً زخمی شیرنی کی مانند دھاڑتی ہوئی حیا کا ہاتھ اٹھا اور مقابل کھڑے فرعون صفت شخص کا رخسار پوری قوت سے جلا کر رکھ گیا۔۔۔۔

نتیجتاً سرخ گال کو لب بھینچ کر چھوتے ہوئے زیدان نے سخت چتونوں سے اُس کا بپھرا روپ دیکھا تھا۔۔۔جو اگلے ہی پل روتی ہوئی مشتعیل سی اُس پر جھپٹ پڑی تھی۔۔۔

ایسے میں بیٹری کی آخری پر سنٹیج ختم ہونے کے سبب۔۔یک دم بند ہوتے موبائل فون پر بپھر چکے رمیض نے گاڑی کی اسپیڈ آخری حد تک بڑھائی تھی۔۔۔

"او جسٹ اسٹاپ دِس نانسینس یُو ڈیمٹ۔۔۔۔۔!!!" اپنے سرخ تپتے چہرے کو اُس کے نوچتے ناخنوں سے بچاتا ہوا زیدان اگلے ہی پل حیا کو بے دردی سے پیچھے پلنگ پر دھکیل دے گیا۔

شفون کا دوپٹہ تو کب کا سر سے پھسل کر اتر چکا تھا۔۔۔

"تمھارے لیے میرا عشق،،،میری دیوانگی اپنی جگہ۔۔۔لیکن اب اگر تم نے دوبارہ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی حماقت کی تو یاد رکھنا حیا وقاص،،،یہ ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گا میں۔۔۔اب بہت برداشت کر لیں تمھاری یہ بد تمیزیاں۔۔۔۔" اُسے بھیگی نفرت زدہ نگاہوں سے اپنی جانب تکتا پا کر وہ شہادت کی انگلی اٹھائے سخت تنبیہی لہجے میں پھنکارا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پھر خشک حلق میں پھیلتی عجیب سی چبھن کو تر کرنے کی خاطر۔۔ کہیں بھی پانی نہ ملنے پر سائیڈ ٹیبل پر پڑے مگ کو براہ راست اٹھا گیا۔۔۔۔

اُسے تندہی سے ٹھنڈی ہو چکی چائے کی مٹھاس کو گھونٹ گھونٹ حلق میں اتارتے دیکھ حیا روتے روتے ہنسی۔

اُس کے ہاتھوں اپنی کوکھ اجڑنے کی اذیتیں ہنوز تھیں۔۔۔

”ہاتھ توڑنا تو بہت دور کی بات ہے زیدان عالم درانی۔۔۔ تم اب اِس قابل ہی نہیں رہو گے کہ مجھے معمولی سی خراش بھی دے سکو۔۔۔ چلتی ہوئی کال پر ایک ایک بات سن چکا ہے وہ۔۔۔ تمھاری اِس۔۔اِس غلیظ ترین حقیقت سے پوری پوری واقفیت ہو چکی ہے اُسے۔۔ہاں ناں۔۔۔ آ رہا ہے وہ۔۔۔رمیض عالم درانی۔۔۔ سارے حساب بے باک کرنے لیے۔۔۔۔ کھیل ختم ہوا۔۔۔۔“

بھیگے گال رگڑ کر قدرے اعتماد سے غراتی ہوئی حیا وقاص ایک بار پھر کڑوی حقیقت کا پُر شور طمانچہ رکھ کر مقابل کے منہ پر مار گئی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جو حیرت تلے شدت سے فق ہوتی رنگت کے سنگ۔۔ اپنی تباہی کا انتخاب لاعلمی میں آپ ہی کر چکا تھا۔۔۔۔

اس دوران خالی ہو چکا مگ شدت سے ڈھیلی ہوتی گرفت سے چھوٹ کر زمین پر گرا تھا۔۔

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

"آپ میری خطاؤں کی وجہ سے اِس سنگین حالت کو پہنچ گئے ہیں ناں بابا۔۔۔ لیکن مجھے فنا کرنے کی خاطر جو سیاہ کرتوت آپ کی بڑی بیٹی نے رچائے ہیں،،، میں نہیں چاہتی اُسے جان کر آپ جان سے ہی چلے جائیں۔۔۔ اگر جان سے جانا چاہیے تو فقط حیا وقاص کو۔۔۔ وہی تو فسادات کی حقیقی جڑ ہے۔۔۔ اسی لیے۔۔۔ اسی لیے میں اپنی نفرت کا سارا زہر اُس کی مٹھاس میں گھول آئی ہوں بابا۔۔۔ سب سے کہہ دوں گی کہ اُس نے بذاتِ خود تنہائی میں خودکشی کا یہ طریقہ اپنایا تھا۔۔۔ اور اس میں کچھ برائی نہیں۔۔۔ اسی انجام کی حقدار ہے وہ۔۔۔۔ ہاں اسی کی تو حقدار ہے۔۔۔۔۔" دوائیوں کے زیرِ اثر گہری غنودگی میں جا چکے وقاص صاحب کا بے دم ہاتھ تھامے وہ،،، نم۔۔ سلگتے لہجے میں اپنا جانیلوا راز اُن پر افشاں کر رہی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنی غلطیوں پر شرمندگی کا بناوٹی دکھاوا کرتی ہوئی جہاں وہ جھوٹے آنسوؤں سے حیا وقاص کو اپنی جانب مائل کرنے میں قدرے کامیاب ٹھہری تھی۔۔۔وہیں ہاسپیٹل آنے سے قبل،،،بظاہر محبت سے بنائی ہوئی دھواں اڑاتی چائے اُسے تھما آئی تھی۔۔۔

بے ذائقہ۔۔مگر جانیلوا زہر گھلی گرما گرم میٹھی چائے۔۔۔۔

سوچتے ہوئے حسنہ نے بے دردی سے اپنی بھیگی آنکھوں کو رگڑ کر صاف کیا۔

چائے گھونٹ گھونٹ حلق میں اتارنے کے بعد۔۔۔اب تک تو شاید وہ تڑپ تڑپ کر ہمیشہ کے لیے آنکھیں بھی موند چکی ہو گی۔۔۔۔!!!

نفرتوں کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں بہتا ہوا حسنہ وقاص کا پتھر دل نا چاہتے ہوئے بھی پل بھر کے لیے ڈوبا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل وہ وحشت سے وقاص صاحب کے ہاتھ کی مدھم جھری زدہ پشت کو اپنے جلتے ہوئے نم گال سے ٹکا گئی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"عورت کے آنسو اور مسکراہٹ مرد کی تسکین کا باعث ہوتے ہیں۔ مرد یہی سوچ کر تسکین حاصل کرتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے عین مطابق عورت کو ہنسا بھی سکتا ہے اور رلا بھی سکتا ہے۔۔۔ مگر اب میں تمھیں خود سے یہ تسکین مزید حاصل کرنے نہیں دوں گی زیدان عالم درانی۔۔۔ تمھاری آنکھوں میں فقط ہجر کے آنسو ہوں گے اور میرے لبوں پر فتح یابی کی مسکراہٹیں۔۔۔۔۔۔" ہولے سے بکھرتی زہر خند مسکراہٹ کے سنگ۔۔۔ خشک پنکھڑی لبوں سے بڑبڑاتی ہوئی حسنہ وقاص حقیقتاً سفاکیت میں بہت آگے کو نکل چکی تھی۔۔۔

اس سے قدرے انجان کہ آنے والا وقت اُس کی ذات کے لیے کس قدر بدترین ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔!!!

اِس دوران نصیبوں میں گھلتی سیاہی اُس کا انگ انگ ویران کرنے کو شدتوں سے بے تاب ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ قدرے رش ڈرائیونگ کرکے،،،بارہ منٹوں کا رستہ تقریباً پانچ منٹوں میں ختم کرتا ہوا یہاں تک پہنچا تھا۔۔۔

سورج کی گہری تپش تلے۔۔تندہی کے ساتھ گاڑی سے اترتے ہوئے،،،سیاہ پلکیں اذیت کی نمی سے چمک رہی تھیں۔۔۔۔

ایسے میں رمیض عالم درانی کا اشتعال سے پھٹتا ہوا دل اِس سمے حیاوقاص کے ساتھ کی گئی اتنی بڑی زیادتی پر بھی حد درجہ ملامت زدہ سا ہو رہا تھا۔۔۔

پہلے سے ہی گیٹ کے اَن لاکڈ دروازے کو دھڑام سے کھولتا ہوا جہاں وہ بے حد غصے سے گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔وہیں درانی پیلس سے باہر نکلتے چوکیدار نے بڑی حیرت سے رمیض عالم درانی کے خطرناک تیوروں کو بغور دیکھا۔

پھر کچھ سوچتا ہوا تیزی سے واپس اندر کی جانب لپکا۔۔۔تاکہ عالم صاحب کو اِس فکر دلاتی صورتحال سے باخبر کر سکے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بھاری۔۔پھولی سانسوں کے بیچ اپنے نیوی بلیو کف دانت پیس کر اوپر کو چڑھاتے ہوئے اُس نے بڑی تیزی سے شفاف لاؤنج کو پار کیا تھا۔۔۔۔

جب ٹھیک سامنے والے کمرے کے کھلے دروازوں سے صاف دکھائی پڑتا نا قابلِ برداشت منظر،،،یکدم ہی اوپری کھلے بٹنوں سے جھانکتے اُس کے تپے سینے کو چیر کر رکھ گیا۔۔۔۔

"اب کیوں گھبرا رہی ہو ہمم۔۔۔؟؟؟ کردار تو تمھارا ویسے ہی سب کی نظروں میں داغدار ہو چکا ہے۔۔۔۔اب حقیقتاً بھی داغدار کیے دیتا ہوں ہرج ہی کیا ہے آخر۔۔۔؟؟ خود کے ساتھ ساتھ تمھیں بھی برباد کر کے جاؤں گاناں۔۔۔۔۔" وحشی ہو چکا زیدان عالم درانی شدتوں سے مزاحمت کرتی حیا پر جھکا پل پل زور زبردستی کرنے کی متواتر کوششوں میں تھا۔۔۔۔

جبکہ گداز بستر میں دھنسی اپنی دُکھتی کلائیوں کو مقابل کی سخت گرفت سے چھڑوانے کی کوشش میں سسکتی ہوئی وہ ہلکان ہی تو ہو رہی تھی۔۔۔۔

"زیداااااان۔۔۔۔۔!!!!!" ضبط کی ساری طنابیں چھوٹتے ہی رمیض عالم درانی حلق کے بل شدت سے دہاڑتا ہوا بھاگ کر اُس کی جانب لپکا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پھر قدرے ہڑبڑا کر اپنی جانب پلٹ چکے زیدان کے جبڑے پر پوری قوت سے مکا دے مارا۔۔۔

نتیجتاً جبڑے کے سنگ سینے میں بھی یکدم پھیلتے درد پر وہ کئی قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تو۔۔۔

حیا نے قریب ہی پڑے شفون کے دوپٹے سے اپنا آپ ڈھانپتے ہوئے،،، بھیگی پلکیں جھپکا کر اپنے شوہر کا خطرناک حد تک تنا ہوا سرخ چہرہ دیکھا۔۔۔

جو اگلے ہی پل قدرے بے تابی سے قریب ترین آتا ہوا بے ساختہ اُس کے نم چہرے کو مضبوطی سے تھام چکا تھا۔۔۔۔

اس دوران۔۔۔ سنگین ترین لمحات کے باوجود بھی دونوں کا لرزتا دل ایک دوسرے کی نگاہوں میں بے تابانہ تکتے ہوئے بیک وقت دھڑک سا اٹھا۔۔۔

"حیا۔۔۔۔!!!" اپنی بیوی کی غلافی آنکھوں میں شدت سے بھیگتی خفگی ازبر کرنے کے باوجود بھی رمیض کا مچلتا دل محض پل بھر کے لیے سکون میں آیا تھا۔۔۔ جب صحیح موقع پاتے ہی غضب میں آ چکے زیدان نے ہاتھ میں پکڑے واز کو بڑی بے دردی سے اپنے بھائی کی چوڑی پشت پر توڑ ڈالا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہااہ۔۔۔رمیض۔۔۔۔۔؟؟؟؟" اِس اچانک افتاد پر دل تھامتی حیا جہاں بے اختیار گھبرائی تھی۔۔۔وہیں رمیض عالم درانی نے درد کی شدید لہر پر ضبط کرتے ہوئے،،،لبوں کے ساتھ ساتھ سختی سے مٹھیاں بھی بھینچ لیں۔۔۔

پھر ٹوٹ کر بئیرڈ میں جذب ہوتے آنسوؤں پر گہرا سانس بھرتا ہوا آہستگی سے اُس کی جانب پلٹا،،،

اتنا بغض۔۔۔۔

اتنا حسد۔۔۔۔

اتنی دشمنی۔۔۔۔

اتنی نفرت۔۔۔۔

آخر کیسے۔۔۔۔کیسے وہ اُسکا اپنا بھائی ہو سکتا تھا۔۔۔۔؟؟؟

آخر کیسے ے ے ے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

بدلے کی زد میں بپھرا ہوا زیدان احتیاطاً دو سے تین قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس دوران سینے کے اطراف میں پھیلتا عجیب سا درد پل پل بڑھنے لگا تھا۔۔ جبھی وہ اضطرابیت کا شکار ہوتا مسلنے سا لگا۔۔۔

"داغدار کرنا تو بہت۔۔۔ بہت بہت دور کی بات ہے زیدان عالم درانی۔۔۔ تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو چھونے کی۔۔۔ ہاااااں۔۔؟؟؟" قدم قدم قریب آتے ہی جہاں رمیض نے زیدان کو سنبھلنے کا موقع دیئے بنا ہی،،، پے در پے بھاری ضربیں لگاتے ہوئے اُس کے ناک اور ہونٹ سے خون کی لکیریں نکلوائیں تھیں۔۔۔ وہیں گارڈ کے آگاہ کرنے کے سبب حفصہ بیگم کے سنگ وہاں آچکے عالم صاحب کمرے کی دہلیز پر ہی ششدر ہو کر ساکت ہوئے۔۔۔۔

اُن کے دو جوان بیٹے آپس میں ہی جانیلوا لڑائی لڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ اس ہنگامی صورتحال پر نا چاہتے ہوئے بھی پلنگ پر سسکی روکتی حیا کا دل کٹنے سا لگا۔۔۔۔

"تمھارے پھیلائے فساد کے سبب میں اپنی پاکدامن بیوی پر بدترین تہمت لگانے پر مجبور ہوا۔۔۔ تمھاری فرعونیت کی وجہ سے میری بیوی کی کوکھ اجڑ گئی۔۔۔ تمھارے ناجائز جنون کی وجہ سے میرا اعتبار ملیامیٹ ہو گیا۔۔۔ میری مخلص محبت رسوا ہو گئی۔۔۔ اور اب۔۔۔ اب جبکہ تمھارے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سارے سیاہ راز فاش ہو چکے ہیں تو بدلے کی آڑ میں تم میری بیوی کی عزت لوٹنے تک آ گئے۔۔۔؟؟؟ تف ہے تم پر۔۔۔ تم۔۔۔ تم بھائی کہلانے کے نہیں بلکہ زندہ زمین میں درگور ہو جانے کے لائق ہو زیدان عالم درانی۔۔۔" درد کرتی چوٹوں سے بدحواس ہو چکے مقابل کو بے اختیار گردن سے دبوچ کر وہ چیختا چلا جا رہا تھا۔۔۔

اپنے اندر کا ابالے کھاتا لاوا ٹھنڈا کرنے میں مسلسل ناکام ٹھہر رہا تھا۔۔۔

جبکہ اِن تلخ انکشافات کو سنتے ہوئے دونوں میاں بیوی نے حیرت و بے یقینی سے نگاہیں جھکا کر سسکتی حیا کی جانب دیکھا۔۔۔ جو دوپٹے کو سختی سے مٹھیوں میں دبوچے ہنوز خائف سی لرز رہی تھی۔۔۔

معاً تیزی سے پورے وجود میں بکھرتے درد پر گہرے سانس لینے کی کوشش کرتا زیدان مشتعیل سا رمیض کی مردانہ کلائیوں کو جکڑ گیا۔۔۔

پھر اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔ تو حفصہ بیگم اِس بگڑتے معاملے کو سنبھالنے کی کوشش میں نم نگاہوں کے ساتھ تیزی سے اُن دونوں کے قریب ترین چلی آئیں۔۔۔ بے چینیاں عروج پر تھیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اِس دوران عالم صاحب سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش میں برہمی سے ہنوز وہیں جمے کھڑے تھے۔۔۔

لیکن پھر اگلے ہی پل۔۔۔۔۔ جھوٹ اور سچ سبھی کے سامنے کھل کر الگ الگ ہوا تھا۔۔۔۔

"ہہ۔۔ڈونٹ۔۔۔ڈونٹ ہٹ می اگین رمیض عالم درانی۔۔۔۔ گردن چھوڑ میری سالے۔۔۔و۔۔ورنہ۔۔۔بنا کوئی لحاظ کیے حشر نشر بگاڑ دوں گا میں تمھارا۔۔۔ تمھاری بیوی بچپن سے ہی صرف میری ملکیت رہی ہے۔۔جو۔۔جو دل میں آئے گا وہی کروں گا میں اُس کے ساتھ۔۔۔روک سکتے ہو تو روک لو۔۔۔۔۔" چکراتے سر کو شدت سے جھٹکتا وہ اب بھی نڈر سا۔۔ گھٹی تند آواز میں زہر اگلنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔۔

نتیجتاً عالم صاحب کے سنگ حیا نے ضبط سے بھیگی پلکیں بھینچ لیں۔۔۔

دونوں کو الگ کرنے کی کوشش کرتیں حفصہ بیگم بھی اِس تلخ اعتراف پر دل تھام گئی تھیں۔۔۔۔

"آاااا۔۔۔ہ۔۔۔۔۔" معاً تپے گالوں پر بہتے سیال کی پرواہ کیے بنا ہی رمیض نے اشتعال سے دہاڑتے ہوئے،،،زیدان کی پشت بے دردی سے پیچھے دیوار کے ساتھ مارتے ہی اپنا سخت مکا فضا میں اٹھایا تھا،،،

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جب یکدم پیٹ میں اٹھتی ناقابلِ برداشت تکلیف پر شدتوں سے نڈھال ہوتے زیدان کے حلق سے بے ساختہ زہریلی خون آلود قے پھوٹ کر باہر نکلی۔۔۔۔

اُس کی اچانک شدید خراب ہوتی ناساز حالت پر جہاں رمیض عالم درانی نے پیشانی پر الجھن زدہ بل ڈالتے ہوئے قدرے آہستگی سے اُس کی پسینہ آلود گردن کو بمشکل چھوڑا تھا۔۔۔وہیں حد درجہ بے سکون ہوچکی حفصہ بیگم نے زمین بوس ہوتے زیدان کو بہتے آنسوؤں میں بروقت اپنی آغوش میں سنبھالا۔۔۔

اس دوران عالم صاحب کے سنگ حیا بھی قدرے گھبرا کر اُس کی جانب لپکی تھی۔۔۔جو بھاری زہر کے زیرِ اثر،،، تڑپتے ہوئے وجود کے ساتھ تیزی سے اپنی سانسیں کھو رہا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں بلاشبہ۔۔۔زیدان عالم درانی سب کی حیران کن،، بھیگی نگاہوں تلے،،، قدرے تیزی سے اپنی آخری سانسیں بھی کھوتا چلا جارہا تھا۔۔۔۔

”چل اندر۔۔۔اب سے یہی تیرا پکا ٹھکانہ ہے۔۔۔“ لیڈی کانسٹیبل نے مطلوبہ جیل کا دروازہ کھول کر قدرے بے دردی سے اُس کے لرزتے وجود کو اندر کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔

اپنے خلاف آنے والی ٹرانزیکشن رپوٹ سے پہلے ہی وہ۔۔۔ جھنجھنا اٹھے حواسوں کے سنگ میت پر چیخ چیخ کر بذاتِ خود اپنی سنگین ترین حقیقت کا اعتراف کر چکی تھی۔۔۔۔

بنا ڈرے سہمے۔۔۔۔

شدید صدمے کے زیرِ اثر بے ساختہ ہونے والا وہ سیاہ اعتراف اِس قدر کھلا۔۔۔اِس قدر واضح تھا کہ اُس کا لرزتا بلکتا وجود کتنوں کی ہی بے تحاشہ نفرت کا صاف صاف نشانہ بن چکا تھا۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔پھر کیا ہوا تھا۔۔۔۔؟؟؟؟

نتیجتاً حسنہ وقاص کو عدالت کی جانب سے صاف صاف عمر قید کی سفاک سزا ہی تو سنادی گئی تھی۔۔۔

اشتعال سے۔۔اُس کی بھیگی خوفزدہ نگاہیں دیکھتی ہوئی لیڈی کانسٹیبل اگلے ہی پل تندہی سے لاک لگا کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

"کون ہے یہ حسین لونڈیا۔۔۔؟؟؟" معاً اُسے ایک کونے میں سمٹ کر بیٹھتے دیکھ۔۔وہاں پہلے سے ہی موجود ہٹی کٹی تین عدد متوجہ خواتین میں سے ایک نے قدرے تجسس سے سوال داغا۔

اُن کی عجیب نگاہیں اپنے نازک وجود کے آرپار ہوتے دیکھ حسنہ خائف سی خود کو سیاہ چادر میں مزید سمیٹ گئی تھی۔

"سننے میں تو یہی آیا ہے کہ قاتلہ ہے یہ اپنے سابقہ شوہر کی۔۔۔ میٹھی چائے میں زہر پلا کر مارا ہے اُس رئیس بزنس مین کو۔۔۔اِسی کی بڑی بہن سے تو شادی رچانے والا تھا ناں۔۔بس اسی لیے برداشت نہیں کر سکی یہ حسد خوری۔۔اور تو اور بعد میں اپنا یہ قاتلانہ جرم سب پر ظاہر کرنے والی بھی یہ خود ہی تھی۔۔۔" ہنوز چوکڑا مارے دوسری عورت ہتھیلیاں مسل مسل کر سنی سنائی بات اُن کی سماعتوں میں مزے سے انڈیل رہی تھی۔

"پاگل۔۔بے وقوف عورت۔۔۔جب کانڈ کر ہی چکی تھی تو اپنا جرم آپ ہی بتانے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔۔؟؟؟" پہلی والی مجرم خاتون ہنکارا بھرتی ہوئی قدرے نخوت سے گویا ہوئی۔۔سخت نظریں ہنوز حسنہ پر ہی جمی تھیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”محبت۔۔۔!!!اچھے اچھوں کی مت مار دیتی ہے۔۔۔یہ بے وقوف بھی اپنی ناکام عاشقی میں ماری گئی۔۔۔“ جواباً وہ دوبدو بولی تو باقی طنزاً ہنس پڑیں۔۔۔

بلاشبہ وہ تینوں آنے والے دنوں میں حسنہ وقاص کا جینا حرام کر دینے والی تھیں۔۔۔

جبکہ ان کے فسادی ارادوں سے قدرے لاپرواہ سی وہ بہتے آنسوؤں میں اپنی جلتی۔۔سوجن زدہ نگاہیں موند گئی۔۔۔۔

پھٹتے ذہن کے سیاہ پردے پر بے اختیار زید ان عالم درانی کا سفید کفن میں لپٹا ہوا بے دم وجود لہرایا تھا۔۔۔

وہ بے دم وجود جو جانے کتنی ہی بار اُسے بھاری وحشتوں تلے بھبھک بھبھک کر رونے۔۔چیخنے چلانے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔

آپس میں پیوست وہ ساکت لب۔۔۔

جو کبھی بڑے غرور سے مسکرایا کرتے تھے۔۔۔

وہ بے حرکت سی بند آنکھیں۔۔جن میں ہر وقت ضدی سی چمک رہتی تھی۔۔۔

وہ بے رونق ساسپاٹ چہرہ۔۔۔جو ہر وقت مردانہ وجاہت تلے کِھلا کِھلا سا رہتا تھا۔۔۔

صدا کے لیے تھم چکی وہ سانسیں۔۔۔جو بڑی شدت سے اُس کے شوخ دل کو دھڑکایا کرتی تھیں۔۔۔

سب فنا ہو چکی تھیں۔۔۔اُس کا سب کچھ ہی فنا ہو چکا تھا۔۔۔

اُسی کے سبب اب۔۔۔۔اب وہ شخص زندہ ہی نہیں رہا تھا جسے وہ دیوانگی کی آخری حد تک چاہتی تھی۔۔۔۔

زندہ تھیں تو بس اُس کی یادیں۔۔۔۔

دھڑکنیں روکتی تو کبھی حد سے زیادہ تیز کرتی ہوئی لاتعداد یادیں۔۔۔

"زیدان۔۔۔۔!!!" معاً پھڑ پھڑاتے لبوں کے سنگ حسنہ نے قدرے گھبرا کر اپنی ڈبڈبائی آنکھیں وا کی تھیں۔

"خدا غارت کرے تمھیں حسنہ وقاص۔۔۔" زیدان عالم درانی کے جنازے کو تھام کر چیختی ہوئی حفصہ بیگم اُسے اپنے مقابل ہی تو دکھائی دی تھیں۔

"فنا ہو جاؤ۔۔برباد ہو جاؤ۔۔۔ کبھی سکون نہ آئے تمھیں۔۔۔ تمھاری نفرت کی آگ میرے جوان بیٹے کو نگل گئی۔۔۔میرا کلیجہ نوچ گئی۔۔۔۔" بین کرتی ہوئی آواز کان کے پردے پھاڑ دینے کو بے تاب ہوئی تھی۔

بے اختیار اپنی سن ہوتی سماعتوں پر سختی سے ہتھیلیاں جماتی حسنہ شدومد سے نفی میں سر ہلاتی ہوئی سسک پڑی۔۔۔

"توبہ توبہ۔۔۔۔رب ایسی بہو بیٹی کسی کو بھی نہ دے۔۔۔۔اگر ہو بھی تو گلا گھونٹ کر مار دینا چاہیے۔۔۔۔" لوگوں کے سینہ جلاتے طنز بھی پیش پیش ہی تھے۔

اُس کی عجیب و غریب حرکات ملاحظہ کرتی پکے نقوش کی وہ عورتیں حیرت زدہ سی منہ کھولے اب بھی اُسے گھورتی چلی جارہی تھیں۔۔۔

"میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں حسنہ وقاص۔۔۔" معاًبھاری۔۔شرینی لہجہ۔۔۔اُنہی سفاک بدعاؤں اور طنزوں میں گھلا تھا۔

حسنہ کے سسکتے لب یکدم ہی مسکرائے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔" معاًوہی بھاری آواز اُس کے سن ہوتے دماغ پر ہتھوڑے کی مانند برسی تھی۔۔۔ جبھی وہ اگلے ہی پل نفی میں سر ہلاتی دبا دبا سا چیخ اٹھی۔۔۔

"م۔۔میں تم سے علحیدگی نہیں چاہتی زیدان۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ح۔۔حیا کو مارنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ تم۔۔ تمھیں مارنا نہیں چاہتی تھی میں۔۔۔ خدا قسم تمھیں نہیں۔۔۔ پھر۔۔ پھر کیوں تنہا چھوڑ گئے مجھے ہاں۔۔۔؟؟؟ کیوووں۔۔۔؟؟؟؟" چیخ چیخ کر روتی حسنہ جہاں اپنے بھیگے گال شدتوں سے پیٹنے لگی تھی۔۔۔ وہیں حواس باختہ ہوتی وہ خواتین اُس کے نڈھال ہو کر گرتے وجود کی جانب بھاگ کر لپکیں۔۔۔۔

کتنوں کی ہی بدعائیں حسنہ وقاص کو نگل چکی تھیں۔۔۔۔

اُففففف۔۔۔۔۔

حالات کی سنگینیوں نے حقیقی معنوں میں اُسے قابلِ رحم ہی تو بنا دیا تھا۔۔۔۔

"خیال جس کا تھا مجھے

خیال میں ملا مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سوال کا جواب بھی

سوال میں ملا مجھے؛

گیا تو اس طرح گیا

کہ مدتوں نہیں ملا

ملا جو پھر تو یوں کہ

ملال میں ملا مجھے؛

تمام علم زیست کا

گزشتگاں سے ہی ہوا

عمل گزشتہ دور کا

مثال میں ملا مجھے؛

ہر ایک سخت وقت کے بعد

https://classicurdumaterial.com/

اور وقت ہے

نشاں کمالِ فکر کا

زوال میں ملا مجھے۔۔۔۔“

”آئی ایم سوری۔۔۔ہی از نو مور۔۔۔!!!“ ڈاکٹر کے لبوں سے پھسلتے وہ الفاظ کم جلتے انگارے زیادہ تھے۔۔۔جو بڑی ہی بے دردی سے زلیخا عالم درانی کے وجود میں اندر تک اتار دیئے گئے تھے۔۔

معاً اُس نے تیزی سے بھیگتی بے یقین نگاہوں سے سفید چادر تلے ڈھکے فائق درید کی جانب دیکھا۔۔تو اُسی کے ساتھ لگ کر کھڑے حمزہ کا ننھا سا دل پریشانی سے دھڑک اٹھا۔۔۔

تقریباً ڈیڑھ ماہ سے وہ دونوں ماں بیٹا اُس کی عیادت کو آرہے تھے۔۔۔

اُن سمیت جانے کتنے ہی لوگ اُس کے ہوش میں آنے کی۔۔۔اُس کی صحت یابی کی خالص دعائیں مانگ رہے تھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہر روز اسی امید پر دھڑکنیں مچل سی جاتی تھیں کہ شاید اب۔۔اب وہ بے سدھ شخص اپنی آنکھیں کھول کر اُن کی حقیقی مسکراہٹوں کا سبب بنے گا۔۔۔۔

مگر آج۔۔۔آج جو دل دہلاتی خبر اُن کی سماعتوں کو سننی پڑی تھی۔۔۔وہ خود کا ہی وجود بے دم کرنے کو کافی تھی۔۔۔۔

معاً ضبط کھوتی زلیخا نے شدومد سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔تڑپ کر اُس بے دم وجود سے اپنی دھندلائی نگاہیں پھیری تھیں۔۔۔

"ا۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔آ۔۔آپ نے خود کہا تھا ڈاکٹر۔۔۔کہا تھا ناں ؟؟ کہ دن،،، مہینے،،، یا پھر سالوں بھی لگ سکتے ہیں۔۔۔مگر۔۔۔مگر وہ قومہ سے باہر آئے گا۔۔ضرور آئے گا۔۔تو بتایئے ناں پھر۔۔۔؟؟؟ کیسے اُسے موت کی آغوش میں دھکیل کر آپ مجھے ہی موت کی نوید سنا سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟ کیسے ے ے ے۔۔۔۔؟؟؟" ٹوٹ کر بہتے آنسوؤں میں چیختی ہوئی وہ بیڈ کے اُس پار۔۔۔مقابل کھڑے ڈاکٹر کو تاسف سے گہرا سانس لینے پر ہی تو مجبور کر چکی تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"دیکھیے مس زلیخا۔۔۔یہ ہاسپیٹل ہے۔۔۔یہاں پریوں شور شرابہ کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے آپ کو پلیز سنبھالیں خود کو۔۔۔۔ہم نے اپنی طرف سے آخری حد تک کوشش کی تھی آپ کے ہزبینڈ کو بچانے کی۔۔۔مگر پیشنٹ کی اپنی ہی وِل پاور اِس میں شامل نہیں تھی کہ وہ مزید زندگی جینے کا روادار ہوسکے۔۔اٹس ناٹ اوور فالٹ۔۔ایم سوری اگین۔۔۔۔۔" دوٹوک لہجے میں کہتا ہوا وہ ڈاکٹر مزید وہاں نہیں رکا تھا۔۔۔بلکہ اُسے سسکتا ہوا چھوڑ کر سفاکی سے پرائیوٹ روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے زلیخا بے اختیار اپنی درد کرتی کنپٹیاں تھام گئی۔۔۔۔

پہلے ہی وہ اپنی زندگی میں کئی رشتے کھو چکی تھی۔۔۔۔

اب دل سے قریب اِس شخص کو ہمیشہ کے لیے کھو دینا سانسیں کھونے کے ہی تو مترادف تھا۔۔۔

وہ غصہ۔۔۔وہ بدظنی۔۔۔وہ ناراضگیاں۔۔۔تو اُس کے سینے پر گولی کھاتے ہی اڑن چھو ہو چکی تھیں۔۔۔۔

اس کے نتیجے میں واضح ہوئی تھی تو بس۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

محبت۔۔احساس۔۔۔تڑپ۔۔۔۔

"موموں۔۔کیا ڈیڈا بھی ہمیں بابا اور ماموں کی طرح ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا چکے ہیں۔۔؟؟؟ کیا اب یہ ہمارے پاس کبھی واپس نہیں آئیں گے۔۔۔؟؟؟" قدرے اداسی سے سوال کرتا ہوا وہ حقیقتاً فائق درید کو مِس کرنے لگا تھا،،،

جو آخری دنوں میں اُس کے ساتھ حد درجہ نرمی سے پیش آتا ہوا اُس کے ننھے سے دل میں ایک بار پھر اپنی جگہ بنا گیا تھا۔

معاً بے دم ہوتی زلیخا پاس رکھے سٹول پر ڈھنے والے انداز میں بیٹھی۔۔۔

"آپ کی۔۔ب۔۔بد دعا لگ گئی ہے مجھے زلیخا۔۔۔یہی۔۔یہی چاہتی تھیں ناں آپ۔۔۔؟؟؟"

ساکت ہوتی دھڑکنوں کے سنگ۔۔لرزتے ہاتھوں سے مقابل چت لیٹے شخص کے چہرے سے سفید رنگ چادر ہٹاتے ہوئے وہ شدتوں سے انکاری ہوتی رو پڑی تھی۔۔۔

حمزہ بھی نازک لبوں کو بھینچے۔۔۔اپنی بھیگتی ہوئی آنکھیں مسلتا ہوا قریب ترین چلا آیا۔۔۔تو زلیخا نے دھیرے سے فائق کے زرد چہرے کو تھام کر اپنی جانب موڑا۔۔۔۔

"فا۔۔فائق۔۔۔۔!!!" بے دم نقوش اُس کی جان نکالنے کو کافی تھے۔۔۔۔

"مجھے تمھارا۔۔ایک بار پھر سے بیوہ ہونا تو منظور ہے زلیخا عالم درانی م۔۔ مگر میرے ہاتھوں طلاق یافتہ ہونا قط۔۔ قطعی منظور نہیں ہے۔۔۔۔" گھٹتی سانسوں میں بھی کس قدر مضبوط لہجہ تھا ناں اُس ستمگر کا۔۔۔۔

"نہیں بننا مجھے تمھاری بیوہ۔۔ کبھی نہیں۔۔۔!!!!" معاً زلیخا کا دانت پیس کر دبا دبا سا چیخنا بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔

ایسے میں بڑھتی یادوں کا سلسلہ اُسے اندر ہی اندر پاگل کر دینے کو تھا۔۔۔

"آ۔۔آپ کی طرف سے۔۔ملنے والی نفرت۔۔بیگانگی۔۔جدائی میرے لیے۔۔م۔۔موت کے ہی تو مترادف ہے۔۔۔۔" پل پل بکھرتی سانسوں پر بڑی ہمت سے ساکت پلکوں کو چھوتی وہ ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔

کیا وہ سچ میں اُسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔؟؟؟؟

اتنی آسانی سے۔۔۔۔؟؟؟

اب۔۔۔اب تو اُس کی طرف سے ہونے والا محبت کا وہ دعویٰ بھی سچا تھا۔۔۔

تو پھر۔۔۔پھر وہ تنہا کیوں کر گیا تھا اُسے۔۔۔۔؟؟؟ آخر کیوں۔۔۔۔؟؟؟

"سنو۔۔۔سنو تم۔۔ تمھیں میری بیگانگی۔۔۔میری نفرت۔۔۔میری جدائی موت لگتی ہے ناں۔۔۔تم ایک بار۔۔فقط ایک بار میرے پاس واپس لوٹ آؤ فائق درید۔۔۔خدا کی قسم بے پناہ چاہتیں دکھاؤں گی میں تمھیں۔۔۔تمھارے لیے اپنی محبتوں کی انتہا کر دوں گی۔۔۔ایک ایک پل تمھاری سنگت میں ہنستے ہنستے گزار دوں گی۔۔۔شکوے،،، غصہ۔۔۔بے زاری۔۔۔ناراضگیاں سب ختم۔۔۔بس میرے پاس لوٹ آؤ ناں۔۔۔۔" شدتوں سے ملتجی ہوتی زلیخا نے جہاں سسک کر اُس کے چوڑے سینے پر بھیگا گال ٹکاتے ہوئے رواں دھڑکنوں کو بمشکل محسوس کیا تھا،،،

وہیں آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے فائق درید کے لب دلکشی سے مسکرائے۔۔۔۔

جبکہ اُسے یوں ٹھیک ٹھاک جاگتا دیکھ حمزہ کی نگاہیں حیرت ملی خوشی سے پھیلی تھیں۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"لیں۔۔لوٹ آیا ہوں میں آپ کے پاس۔۔۔۔اب اپنی اِس قسم پر صدا قائم رہیے گا زلیخا عالم درانی۔۔۔۔" بھاری مسکراتی ہوئی آواز میں بولتا وہ زلیخا کو قدرے ٹھٹھک کر ہوئے جھٹکے سے سیدھا ہونے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔

"ہا۔۔ا۔۔۔ہ۔۔۔فا۔۔فائق۔۔۔۔فائق تم۔۔۔۔۔!!بے یقینی تلے۔۔ پھٹی پھٹی بھیگی آنکھوں سے اُس کے مسکراتے نقوش کو چھوتے ہوئے اُس کے لیے بولنا محال ہی تو ہوا تھا۔۔۔

مگر پھر صورتحال کو گہرائی سے سمجھتے ہی اُس کے لرزتے لبوں کی مسکراہٹ پل میں سمٹی۔

"چٹاااخ۔۔۔۔۔۔۔" فائق جو بڑی محبت سے اُس کے دل دھڑکاتے نم نقوش کو تکتا چلا جارہا تھا۔۔۔معاً رخسار پر پڑتے قابلِ برداشت تھپڑ پر سختی سے لب بھینچ کر رہ گیا۔

اِس دوران قریب ہی کھڑے حمزہ نے بے ساختہ "آؤچ" کرتے ہوئے اپنے نازک لبوں پر حیرت سے دونوں ہتھیلیاں جمائی تھیں۔ پھر بھاگ کر گھومتے ہوئے بیڈ کے دوسری طرف آ کھڑا ہوا۔۔۔

"اُفففف۔۔۔ابھی تو محبتوں کی انتہا کے بڑے دعوے کیے جا رہے تھے جانِ تمنا۔۔ مگر اب یہ تھپڑ۔۔۔یقین کیجیے مجھ جیسا مریضِ عشق ایسی سخت عنایت کے قابل نہیں ہے ابھی۔۔۔۔۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

قدرے ڈھٹائی سے مسکراتے۔۔ نحیف لہجے میں کہتا ہوا وہ اطراف کی پرواہ کیے بنا ہی سفاک ہو چکی زلیخا کو پشت سے تھامتا ذرا قریب کر چکا تھا۔۔۔

گزشتہ شب ہی تو وہ قومہ سے باہر آیا تھا۔۔۔

ایسے میں ڈاکٹر سے ملنے والی خوشخبری پر درید صاحب رات کو ہی اُس سے ملنے کے لیے چلے آئے تھے۔۔۔۔

اور پھر راتوں رات ہی اُس نے اپنے باپ کی موجودگی میں ڈاکٹر صاحب کو یہ دل دہلا دینے والا ڈرامہ رچانے پر شدت سے مجبور کیا تھا۔۔۔۔

"قریب سے موت کا سواد چکھنے کے باوجود بھی تمھاری ستم کرنے کی بری عادت گئی نہیں ناں فائق درید۔۔۔ کبھی پاس رہ کر ستم کرتے ہو تو کبھی دور جا کر سیدھا جان لینے پر ہی اتر آتے ہو۔۔۔۔" بھیگی آواز میں قدرے خفا خفا سی بولتی وہ بنا اُس کی سنبھلتی طبعیت کا لحاظ کیے اب کی بار سینے پر قابلِ برداشت مکا مار چکی تھی۔۔۔

اُن دونوں کی جانب تکتے حمزہ کے لب اس کھٹی میٹھی تکرار پر اب کہ مسکرانے لگے۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"اتنا حسین اظہارِ محبت سننے کے لیے یہ ستم تو لازم تھا۔۔ ورنہ بڑی حد تک ممکن تھا کہ آپ کی سنگدل فطرت کے سبب ساری زندگی کے لیے محروم رہ جاتا۔۔۔۔۔" نرمی سے زلیخا کے تپتے نم گال باری باری صاف کرتا وہ سینے میں اٹھتی مدھم سی ٹیس پر باآسانی ضبط کر چکا تھا۔۔۔۔

جواباً لاجواب ہوتی وہ مقابل کے حق میں شدتوں سے دھڑکتے دل کے سنگ اُس کی چمکتی نگاہوں میں دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

"ڈیڈا!!!۔۔ میں بھی ہوں یہاں۔۔۔!!!!" معاً حمزہ نے منہ بسور کر اپنی موجودگی کا شدت سے احساس دلایا تو۔۔۔ چہرہ پھیر کر اُس کی جانب نرمی سے دیکھتے ہوئے فائق نے اگلے ہی پل ہنس کر بازو وا کرتے ہوئے اُسے بھی اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

"اُففففف ڈیڈا کی جان۔۔۔۔۔۔" قدرے لاڈ سے کہتا وہ صدقِ دل سے اُس کے سر پر شفقت بھرا لبوں کا لمس چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

حمزہ پورے دل سے کھکھلایا۔۔۔۔

نتیجتاً ان کی جانب بغور تکتے ہوئے۔۔۔پھڑ پھڑاتے دل کے ساتھ ساتھ زلیخا کی مسکراتی آنکھیں بھی بھر آئیں۔۔۔۔

اتنی تلخیوں۔۔۔دشواریوں کے بعد وہ ایک بار پھر سے اُن باپ بیٹے کے سنگ اپنا آپ مکمل محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

"حمزہ کے ہمراہ اب چلیں گی ناں میرے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟" حمزہ کو ہنوز ساتھ لگائے فائق نے مدھم نم ہوتی آنکھوں کے سنگ ادھورہ سوال داغا۔

"کہاں۔۔۔۔؟؟؟؟" آنسو صاف کرتی وہ الجھی تھی۔

"اپنے سسرالی گھر۔۔۔ صحیح معنوں میں ایک بہو اور بیوی بن کر چلیں گی ناں۔۔۔؟؟؟" بھاری لب ولہجے میں بڑے مان سے پوچھتا ہوا وہ زلیخا کی گداز پشت پر دباؤ ڈال کر آخری حد تک قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

اس دوران حمزہ فائق کے چوڑے سینے سے سماعت لگائے بڑے سکون سے اپنے ڈیڈا کی زوروں سے دھک دھک کرتی دھڑکنوں کو سن رہا تھا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ایک شرط پر۔۔۔" ایک احتیاطی نگاہ حمزہ پر ڈال کر وہ فائق کی بھاری سانسوں میں مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔

"حکم کیجیے ناں۔۔۔" گھمبیر لہجے میں بولتا ہوا وہ گلابی لبوں کی مسکراہٹ پر دلچسپی سے اپنی غلافی نگاہیں ٹھہرا گیا تھا۔۔۔

"ساری زندگی جوڑوں کا غلام بن کر رہنا پڑے گا۔۔۔ بولو منظور۔۔۔؟؟؟؟" اپنے شریر تیوروں سے مزید بھکاتی زلیخا مقابل کو نرمی سے ہنسنے پر مجبور کر چکی تھی۔۔۔

"دل و جان سے منظور ہے جاناں۔۔۔" لہجے میں محبتوں کا جہاں سمو کر بولتا ہوا فائق درید جہاں پورے استحقاق سے اپنی محبوب بیوی کی پیشانی پر اپنا سلگتا ہوا لمبا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔ وہیں زلیخا عالم درانی بھی گہری ہوتی مسکراہٹوں کے سنگ ہمت کرتی ہوئی،،، اُس کی دھڑکنوں پر مدھم لمس چھوڑ گئی۔۔۔

پھر بنا نگاہیں ملائے نرمی سے کسرتی کندھے پر اپنا سر رکھ گئی۔۔۔ تو اپنی بیوی کی اِس جانلیوا ادا پر پل بھر کو حیران ہوتے فائق درید کے لب قدرے سکون سے مسکرانے لگے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بیک وقت اطمینان سے دھڑکتے تین دلوں پر دور کھڑی قسمت بھی نازاں ہوتی مسکرائی تھی۔۔۔۔

"میں نے کہا وہ اجنبی ہے

دل نے کہا یہ دل لگی ہے

میں نے کہا وہ سپنا ہے

دل نے کہا پھر بھی اپنا ہے

میں نے کہا وہ دو پل کی ملاقات ہے

دل نے کہا وہ صدیوں کا ساتھ ہے

میں نے کہا وہ میری ہار ہے

دل نے کہا یہی تو پیار ہے۔۔۔"

⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙⊙_⊙

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"وہ وقاص صاحب کو اپنے ہاتھوں سے چمچ چمچ سوپ پلا کر واپس اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔اور اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنا سرخ و سفید چہرہ بغور دیکھ رہی تھی۔۔

ڈیڑھ ماہ کے گزر چکے اِس عرصے میں جہاں وقاص صاحب بڑی مشکلوں سے زیدان کے سنگ حسنہ کا دل سوز انجام برداشت کر پائے تھے۔۔۔وہیں وہ انتہا کا ڈھیٹ شخص اُسے منانے کی ناکام کوششوں میں ہر روز کی طرح آج بھی دل کے ہاتھوں مجبور یہاں تک چلا آیا تھا۔

اِن گہری ناراضگیوں کے باوجود بھی جہاں وہ جیسے تیسے کر کے اُس کی جھلک دیکھ کر اپنی سیاہ تشنہ نگاہوں کی پیاس بجھالیا کرتا تھا۔۔۔

وہیں وقاص صاحب کے شدید اصرار پر اُس کے کومل ہاتھوں ملنے والی کبھی تیز نمک گھلی تو کبھی حد سے زیادہ میٹھی چائے کو مسکراتے ہوئے لطف لے کر بآسانی پی لیتا تھا۔۔۔

حیا نے ضبط کا گہرا سانس لیتے ہوئے اپنے نم بالوں سے عنابی رنگ دوپٹہ ہٹایا۔۔۔۔

"تمھاری طرف سے سونپی گئی بے اعتباری کی سوغات نے مجھے ہر لحاظ سے اندھا کر دیا ہے رمیض عالم درانی۔۔اب مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔نہ تمھاری محبت۔۔۔نہ تمھارا پچھتاوا اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نہ ہی تمھاری بارہا مانگے جانے والی یہ معافیاں۔۔۔۔اِن درد دیتی جدائیوں کا انتخاب کرنے والے بھی تمہی ہو سو چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔۔۔کہ تمھیں دیکھ کر ہر بار دل سلگ اٹھتا ہے۔۔۔۔" معاً اُس کی جانب سے تڑپ کر مانگی گئی کتنی ہی معافیوں پر حیاو قاص کو اپنا بدلحاظ پتھریلہ لہجہ یاد آیا تھا۔۔۔

اور پھر۔۔۔سفاکی کا چلتا ہوا یہ طویل سلسلہ بھی اُس ڈھیٹ شخص کی ہٹ دھرمی کو ریزہ ریزہ نہیں کر سکا۔۔۔

مگر اب۔۔۔اب حیاو قاص کا یہ پتھر دل،،،شدتوں سے دھڑکتا ہوا حقیقتاً پگھلنے کو رضامند ہوا تھا۔۔۔

سفاکیت ٹوٹ کر بکھرنے کے درپے ہوئی تھی۔۔۔۔

اور حتمی وجہ کیا بنی تھی بھلا۔۔۔۔؟؟؟

"میں نے پہلے بھی تمھیں مجبور کیا تھا ناں۔۔۔؟؟ تمھارا رونا۔۔۔تمھاری سسکیاں تمھارا درد۔۔۔سب پسِ پشت ڈال کر تمھیں مجبور کیا تھا ناں میرے بڑے بیٹے کا ساتھ نبھانے کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیے۔۔۔؟؟؟لو آج پھر سے میں تمھیں مجبور کرنے آئی ہوں۔۔۔ تمھاری ضد توڑنے آئی ہوں۔۔۔ تمھاری خفگی کو ملیامیٹ کرنے آئی ہوں حیاو قاص۔۔۔۔ کبھی اُس کی حالت تو دیکھو غور سے۔۔۔ تمھاری مانند اندر ہی اندر تِل تِل مر رہا ہے وہ۔۔۔۔ معاف کیوں نہیں کر دیتی آخر تم اُسے۔۔۔؟؟؟کیوں ختم نہیں کر دیتی جدائیوں کے اس طول پکڑتے روگ کو۔۔۔؟؟؟"

سماعتوں میں گھلتی حفصہ بیگم کی قطعیت بھری روتی آواز اُسے ہارنے پر ہی تو مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

"مانا کہ اُس نے تمھارا اعتبار نہیں کیا۔۔۔ گہری چالوں میں پھنس کر بہت سنگین حماقت ہو گئی اُس سے۔۔۔ اُسے کرنا چاہیے تھا اعتبار ہر حال میں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔ لیکن کیا صرف ایک وہی غلط ہے۔۔۔؟؟؟کیا تم نے اپنی بار میں روزینہ کی صورت اُسے بے اعتباری نہیں دکھائی تھی۔۔۔۔؟؟؟" شدت سے احساس دلانے کی کوشش ہنوز تھی۔۔۔

اپنا من موہنا عکس نم نگاہوں میں رکھتے ہوئے حیا نے آہستگی سے بندھا جوڑا کھولا۔۔۔

کندھوں پر بکھرتے نم بال دل کو لبھانے کی صلاحیت سے پُر تھے۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ایک بیٹا تو اُس کے گناہوں کے سبب میں ویسے ہی کھو چکی ہوں۔۔۔ مگر اب دوسرے بیٹے کو اُس کی کی گئی نادانیوں کے سبب قطعی نہیں کھونا چاہتی۔۔۔ یہ بات تم بھی بہت اچھے سے جانتی ہو اور میں بھی۔۔۔ رمیض عالم درانی تمھارے بغیر جی کر بھی کبھی جی نہیں پائے گا۔۔۔ بس بہت ہوئیں نادانیاں۔۔۔ بہت ہوئیں منمانیاں اب چلو میرے ساتھ۔۔۔" اُسے اُسی کی اہمیت سے کھل کر روشناس کرواتیں اب کہ وہ کلائی سے تھام کر اُسے اپنے ساتھ لے جانے کو شدت سے اتاولی ہوئی تھیں اُس سے۔۔۔

مگر جواب میں صاف نفی میں سر ہلاتی ہوئی وہ بڑی نرمی سے اپنا آپ اُن سے چھڑوا گئی تھی۔۔۔

ایک ایک کر کے اداسی سے بھری دلکش آنکھوں میں سیاہ کاجل کی گہری لکیر کھینچتے ہوئے۔۔۔ بے ساختہ حیاو قاص کی یاداشت میں حفصہ بیگم کے کملائے ہوئے حیرت زدہ سے نقوش ابھرے تھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"نہیں تائی امی۔۔۔میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔فقط ایک آخری بار اُنھیں خود یہاں آ لینے دیجیے۔۔۔وعدہ کرتی ہوں اِس دفع اُنھیں خالی ہاتھ نہیں پلٹنے دوں گی۔۔۔" بھیگے لہجے میں بڑے اعتماد سے کہتی ہوئی وہ اُنھیں قدرے شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرنے پر ہی تو مجبور کر گئی تھی۔

اپنے خشک پنکھڑی لبوں کو آتشی رنگ میں رنگتے ہوئے معاًحیا نے اپنا دل دھڑکاتا عکس ایک آخری بار شفاف آئینے میں اطمینان سے دیکھا۔۔۔

پھر سر پر دوپٹہ لیتی پلٹی۔۔

اور شور مچاتے دل کے سنگ کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

ایسے میں باہر کا تیور بدلتا موسم بھی خود کو حسین بنانے کی تگ ودو میں۔۔۔سورج کی مدھم کرنوں کو پوری طرح سے بادلوں میں ڈھک چکا تھا۔۔۔

معاًحیا نے قدرے جھجک کر وقاص صاحب کے کمرے میں جھانک کر دیکھا تھا،،،جہاں اب وہ آنکھیں بند کیے اپنے بستر پر آرام کر رہے تھے۔۔۔

جبکہ وہ۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ تو اب کہیں بھی نہیں تھا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ بے تابانہ باہر کی جانب بھاگی۔۔۔

ایسے میں عنابی رنگ دوپٹہ پھسل کر کندھوں پر گرا تھا۔

”رکیں۔۔۔۔!!!“ چھوٹے سے لان کو بآسانی پار کرتا ہوا وہ گیٹ کے قریب پہنچا ہی تھا،، جب حیا پھولی سانسوں کے بیچ شدتوں سے اُسے پکار گئی۔۔۔

دل دھڑکاتی اِس نسوانی آواز پر رمیض عالم درانی کتنے ہی پل وہیں ساکت کھڑا رہ گیا۔۔۔۔

پھر دھڑکتے سینے پر ہاتھ رکھتا پیچھے پلٹا۔۔۔۔

کِھلے کِھلے سے عنابی رنگ سوٹ پر نم بال کھلے چھوڑے وہ اپنے مون موہنے نقوش سمیت اُس کے ہوش ہی تو اڑانے آئی تھی۔۔۔۔

مقابل کی گہری ساکت نگاہوں نے حیا کا تنفس بھی ٹھیک ٹھاک گہرا کیا تھا۔۔۔۔

معاً موسم کی شدت سے سرمئی ہوتی رنگت پر وہ دونوں قدم قدم چلتے ہوئے ایک دوسرے کے مدِ مقابل آکر رکے تھے۔۔۔

بے ترتیب بال،،، سرخ آنکھوں میں بھری صدیوں کی سی تھکاوٹ،،، وجیہہ نقوش کی پھیکی پڑی رنگت پر ناچتی ہوئی اداسیاں،،، سگریٹ نوشی کی زیادتی سے ہونٹوں کا بدلا رنگ اور پہلے کی نسبت کافی حد تک گھنی ہو چکی بئیرڈ۔۔۔۔

گہرے پچھتاؤں میں ڈوبنے کے سبب وہ واقعی میں کافی حد تک بدل چکا تھا۔۔۔ بکھر چکا تھا۔۔۔

پلکیں جھپکاتے ہوئے حیا کی آنکھوں کی نمی گہری ہوئی۔۔۔۔

مگر پھر بھی۔۔۔۔ پھر بھی وہ

اپنی وجاہت سے۔۔۔

اپنی نزدیکیوں سے۔۔۔

بولتی نگاہوں سے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بھاری لب و لہجے سے۔۔ہنوز اُس کے نازک دل کو بڑی شدتوں سے دھڑکانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔

ہاں اب بھی رکھتا تھا۔۔۔۔

"آج میری جھلک دیکھے بنا ہی واپس لوٹ جائیں گے۔۔۔؟؟؟بنا پچھتائے۔۔بنا گڑگڑائے یونہی خاموشی سے چھوڑ جائیں گے۔۔۔۔؟؟؟" اُس کی بے چینیوں تلے سرخ ہوتی نگاہوں میں براہِ راست جھانکتی ہوئی وہ بڑی نرمی سے شکوہ کررہی تھی۔۔۔۔

جبکہ اُس کے خود سے یوں قریب آنے کے بعد اب لہجے کی نرماہٹ پر وہ سرتاپیر ٹھٹک سا گیا۔

سلگے سینے میں پھڑپھڑاتی دھڑکنیں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔۔

"اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تمھاری چاہتوں کی طلب میں اب میں مایوس ہو چکا ہوں تو ایسا قطعی نہیں ہے بیوی۔۔۔ تمھاری جھلک تو میں آتے ساتھ ہی دیکھ کر خود کو پرسکون کرچکا تھا۔۔۔اور رہی بات پچھتانے اور۔۔گڑگڑانے کی تو بے شک میں لبوں سے کچھ بولوں نہ بولوں۔۔۔ لیکن میرا یہ بے تاب دل ہر لمحہ چیخ چیخ کر تم سے واپس لوٹ آنے کی گزارشات کرتا رہتا ہے۔۔اور آگے بھی بے دھڑک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کرتا رہے گا۔۔۔۔" بھاری مدھم لہجے میں بے چینی سے کہتا ہوا وہ صاف گوئی سے بولا۔۔۔ تو ٹوٹ کر گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں پر وہ بے ساختہ اُس کے دھک دھک کرتے دل پر اپنی لرزتی ہتھیلی ٹکا گئی۔۔۔۔

اس دوران ٹھنڈی ہوائیں کھلے بالوں سے سر عام چھیڑ خانیاں کر رہی تھیں۔

اُس کی جانلیوا ادا پر نم ہوتی آنکھوں کے سنگ رمیض عالم درانی کے لب حیرت سے وا ہوئے تھے۔۔۔۔

آج وہ حقیقتاً اُس کی جان لینے کے درپے تھی۔۔۔

"کب تک یونہی ناقابلِ برداشت انتظار کی سولی پر لٹکے رہیں گے آپ۔۔۔۔؟؟ آخر کب تک میری دھتکار۔۔۔ میری بے رخی کو برداشت کرتے رہیں گے۔۔۔؟؟ ہاں۔۔۔؟؟" حیا نے بھیگتی آواز پر بمشکل قابو پاتے ہوئے آہستگی سے پوچھا،، تو وہ بے ساختہ اپنے بھاری ہاتھ تلے اُس کا کومل ہاتھ مکمل چھپا گیا۔۔۔۔

”آخری دم تک بھی کرنا پڑا تو کروں گا۔۔ مگر اپنی اِس ہٹ دھرمی سے قطعی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔“ مضبوط ترین لہجے میں جتاتے ہوئے رمیض کی آنکھوں کی سرخی مزید بھیگی۔۔۔

تو پل بھر کو نگاہیں جھکاتی حیا نچلے لب کو کچلتی سسکی۔۔۔

مقابل کی گہری سیاہ نظریں پل میں بھٹک کر اُس کے دلکش آتشی لبوں پر تھمی تھی۔۔۔جب حسرت سے انھیں پوروں تلے چھو کر وہ اگلے ہی پل اپنا لرزتا ہاتھ پیچھے ہٹا گیا۔۔۔

معاً کھلے آسمان پر ہوتی بھاری گرج کے سنگ ٹھنڈی بوندیں کھل کر برسی تھیں۔۔۔۔

”میں نے آپ کو معاف کیا رمیض عالم درانی۔۔۔پورے دل سے معاف کیا۔۔۔۔“ پورے اعتماد سے باور کرواتی ہوئی حیا وقاص بھل بھل بہتے آنسوؤں میں دھیرے سے مسکرائی۔۔۔

گہری بدگمانیوں میں ہی سہی۔۔۔ مگر بروقت کال کر کے زہر پینے سے بچانے والا بھی تو وہی تھا ناں۔۔۔۔

لوٹتی عزت کے بیچ بروقت رکاوٹ بننے والا بھی تو وہی تھا ناں۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ت۔۔ تم۔۔۔ تم سچ۔۔۔۔؟؟؟" اُس کے اس قدر مہربان ہونے پر وہ بے یقینی سے اُس کا چہرہ تھامتا ہوا ٹھیک سے بول بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

تو کیا سچ میں یہ شدید اذیت دیتی آزمائش اب تمام ہونے کو تھی۔۔۔؟؟؟

جبکہ اُس کے متوقع تاثرات دلچسپی سے دیکھتے ہوئے۔۔۔ سر اثبات میں ہلاتی ہوئی حیا کی مسکراہٹ دلکش ہنسی میں بدلی۔۔۔

"یارب تیرا شکر ہے۔۔۔ تیرا شکر ہے بڑا۔۔۔۔" معاً فرطِ جذبات سے باآوازِ بلند بولتے ہوئے رمیض عالم درانی کی مسکراتی نگاہوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اگلے ہی پل اپنا ضبط کھوتا وہ بڑے استحقاق سے حیا کی بھیگتی پیشانی پر۔۔۔ سلگتے لبوں کا شدت بھرا طویل لمس چھوڑ گیا۔۔۔۔

نتیجتاً چوڑے سینے پر ہنوز ہتھیلیاں جمائے ہوئے حیا نے قدرے سکون سے آنکھیں موندی تھیں۔۔۔۔ جبکہ وہ ایک عرصے بعد اُس کے کھلے نم بالوں کی دلفریب مہک کو کتنی ہی دیر شدت سے اپنی سانسوں میں کھینچتا ہوا قدرے نرمی سے پیچھے ہٹا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پھر ہولے سے جھک کر اُس کی بھیگتی پلکوں پر باری باری اپنا بھیگا نرم لمس پورے حق سے چھوڑتا چلا گیا۔۔۔

اس دوران بڑھتی بارش اُن دونوں کے سلگتے وجود تواتر سے بھیگاتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

معاًر میض نے اپنے دھڑکتے سینے کے ساتھ لگی کومل کلائیوں کو تھامتے ہوئے۔۔۔ حیا کے دونوں ہاتھ اپنی بھیگی گردن پر رکھے۔۔۔ تو اُس نے قدرے الجھ کر مقابل کی جلتی نگاہوں میں دیکھا۔۔۔

"میں تمھارا خطاکار ہوں۔۔۔ اتنی آسانی سے مت چھوڑو۔۔۔ چاہو تو میرے ساتھ بھی بالکل ویسا ہی سلوک کر سکتی ہو۔۔۔ جیسے اُس وحشت بھری رات میں۔۔۔ میں تمھارے ساتھ پیش آیا تھا۔۔۔ بخدا اُففف تک نہیں کروں گا۔۔۔۔" بے ساختہ اُس کے کومل ہاتھوں پر خاصا دباؤ ڈالتے ہوئے اُس کی مدھم سلگتی آواز حد سے زیادہ بھاری ہوئی تھی۔۔۔

حیا نے بھیگی پلکیں جھپکا جھپکا کر قدرے تاسف سے رمیض کے وجیہہ چہرے پر پھیلتی افسردگی کو دیکھا۔۔۔ پھر بے ہنگم دھڑکنوں کے سنگ صاف نفی میں سر ہلاتی ہوئی،،، ہاتھ چھڑوا کر اُس کے تپتے رخسار تھام گئی۔۔۔

"ہرگز نہیں۔۔۔ماضی کی سب تلخیاں بھول بھلا کر بس اتنا یاد رکھیے گا کہ۔۔۔۔رمیض عالم درانی کی روا‌ں سانسوں میں حیا وقاص کی جان بستی ہے۔۔۔۔۔۔" اپنے لہجے کی قابلِ دید مضبوطی سے جہاں وہ رمیض عالم درانی کو پورے قد سے اپنا دیوانہ کر گئی تھیں۔۔۔وہیں کھلے دروازے پر آ کر ٹھہرتے وقاص صاحب ایک اطمینان بھری مسکراتی نگاہ اُن دونوں پر ڈال کر۔۔اگلے ہی پل سرشار سے دبے قدموں واپس پلٹ گئے۔۔۔

معاًحیا وقاص نے اپنی ایڑھیاں اٹھاتے ہوئے پورے حق سے۔۔مقابل کی لبوں کے قریب جھکتی پیشانی کو اپنے نرم دل دھڑکاتے لمس سے آشنا کروایا۔۔۔

تو سکون سے آنکھیں موندتے ہوئے۔۔۔رمیض عالم درانی نے بڑی محبت سے اُسکا بھیگا نازک وجود اپنے مضبوط ترین حصار میں سمیٹا۔۔۔

کبھی نہ چھوڑنے کے لیے۔۔۔۔۔

ایسے میں۔۔۔اِس محدود سی حسین ہوتی زندگی میں دل برداشتہ افسردگیوں کے سنگ لامحدود خوشیاں۔۔۔رونقیں۔۔۔ محبتیں اور مسکراہٹیں بھی شدت سے اُن کی منتظر ہوئی تھیں۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تُو میرا عشق ہے

اور عشق بھی آخری

تُو میری عادت ہے

اور عادت بھی آخری؛

تُو اک سندر احساس ہے

اور احساس بھی آخری

میں تیری قید میں مقید ہوں

اور یہ قید بھی آخری؛

تیری قربتوں میں سلگنا ہے

اور یہ سلگنا بھی آخری

تُو میری رواں سانس ہے

اور یہ سانس بھی آخری؛

مجھ پہ صرف تیرا اختیار ہے

اور یہ اختیار بھی آخری

تیرے ہی ہجر کے سوگ میں

رفتہ رفتہ مروں گا

اور پھر میرا انتقال بھی آخری۔۔۔"

گزرتے ہوئے لمحات کی قابلِ دید شدت اس قدر تیز تھی کہ سات برسوں کو وہ بآسانی ماضی کے اوراق میں دھکیل چکے تھے۔۔۔

سات برس۔۔۔!!!

کتنا کچھ بدل گیا تھا ناں اِس لمبے دورانیے میں۔۔۔۔

جبکہ تیز رفتاری سے رنگ بدلتے اِن وقتی کھیلوں سے قدرے لاپرواہ سی،،،اپنی پھپھو کے گھر آئی وہ ننھی کلی۔۔ بمشکل وسیع مہکتے گارڈن کا ایک حصہ پار کرتی ہوئی اُس تک آئی تھی۔۔۔

جو ٹھنڈی صاف۔۔ کتری ہوئی گھاس پر قدرے سکون سے براجمان،،،اپنے موبائل فون میں ٹیکن سیون (فائٹنگ) گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔

جبکہ کھیل کے دوران اپنی ہی غلطی سے لگنے والی قابلِ برداشت چوٹ کا دبا دبا سا غصہ مرحہ رمیض درانی کے معصوم من موہنے چہرے پر اِس پل صاف صاف چھلک رہا تھا۔۔۔

"اوئے پپی کرو یہاں۔۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے نازک پیر کے درد کرتے سرخ انگوٹھے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی ذرا رعب سے بولی،،،تو چودہ سالہ حمزہ نے قدرے حیرت سے چہرہ اٹھا کر اُس کے معصومیت سے لبریز نقوش دیکھے۔۔۔

"کیا کہا۔۔۔؟؟؟" پوچھتے ہوئے اُسے اِس غیر متوقع بے باکی پر بے ساختہ غصہ آیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”سنائی نہیں دیتا بہرے۔۔۔پپی کہا ہے پپی۔۔۔۔چلو کرو ناں اب۔۔۔حیا مما کی طرح نخرے مت دکھاؤ جو بیچارے میرے رمیض بابا کو جھیلنے پڑتے ہیں۔۔۔۔“ بے دھڑک بولتی ہوئی وہ آفت کی پُڑیا اب باقاعدہ اپنے سفید رنگ پیر کو اُس کے گھٹنے پر جما چکی تھی۔۔۔

جواباً حمزہ نے بھی مجبوراً اپنا موبائل فون بند کر کے سائیڈ پر رکھتے ہوئے اِس بدتمیزی پر باقاعدہ دانت پیسے۔

پھر گھور کر اُس کے ننھے پاؤں کی قابلِ دید گرفت ملاحظہ کی۔۔۔

مانا کہ ہر چھوٹی موٹی چوٹ لگنے پر رمیض ماموں اپنی بگڑی ہوئی اِس لاڈلی گڑیا کو محض تسلی دینے کے لیے فیک میجک والی کِس کر دیا کرتے تھے۔۔۔جس کے سبب وہ روتی روتی بھی چپ ہو جاتی تھی۔۔۔

لیکن اتنا بُرا وقت تو ہرگز نہیں آیا تھا کہ اُس ننھے پٹاخے کے رعب میں آ کر اب وہ بھی ایسا ہی کر ڈالتا۔۔۔

وہ بھی ڈائریکٹ چھوٹے سے پاؤں پر۔۔۔۔اُفففف!!!

”آخر تمھیں ذرا سی بھی شرم کیوں نہیں آتی مرحہ۔۔۔؟؟؟بڑا ہونے کے باوجود بھی ایک تو تم مجھے تمیز سے بھائی کہہ کر نہیں بلاتی۔۔۔۔اور اب اوپر سے بے شرموں کی طرح پپی پپی کی رٹ لگا کر فلرٹ بھی کر رہی ہو۔۔۔بتاؤں ماموں رمیض کو۔۔۔؟؟؟پڑواؤں ایک بار پھر سے تمھیں ڈانٹ۔۔ہاں۔۔۔؟؟؟“ معاًنرمی سے اُس کا پیر تھام کر پیچھے جھٹکتے ہوئے جہاں حمزہ نے اُسے صاف صاف دھمکایا تھا،،،،وہیں سرخ انگوٹھے میں اٹھتی مدھم ٹیس پر مرحہ حد سے کچھ زیادہ ہی کراہ اٹھی۔۔۔

پھر جلدی سے اُسی کے مقابل بیٹھ کر سی سی کرتی ہوئی اپنا انگوٹھا سہلانے لگی،،،تو اُس کے تیور دیکھتا حمزہ ناچاہتے ہوئے بھی چونکا۔۔۔

”تم بھائی نہیں ہو۔۔بلکہ میرے ناپسندیدہ گندے سڑے بینگن ہو جو مجھے رمیض بابا سے ڈانٹ پڑواتے رہتے ہو۔۔۔۔اب میں بھی اپنی زلیخا پھپھو سے تمھاری شکایت لگاؤں گی۔۔۔تمھاری وجہ سے مجھے یہاں اتنی بڑی ی ی پین فیل ہوئی ہے۔۔۔اور تم نے رمیض بابا کی طرح چوٹ پر میجک والی پپی کر کے اُسے ٹھیک بھی نہیں کیا۔۔۔اب دیکھنا حمزہ بچو ووو تم تو گئے کام سے۔۔۔۔“ لبوں کو نیچے لٹکا کر روہانسی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لہجے میں دھمکاتی مرحہ اب کے سیدھا رونے دھونے پر آئی۔۔۔ تو اُس کی اُوور ڈرامے بازی پر حمزہ پیشانی مسلتا یکدم ہی متفکر ہوا۔۔۔۔

اگر وہ روتی ہوئی اپنی فیورٹ پھپھو پھوپھا کے پاس اُس کی شکایت لے کر چلی جاتی تو یقیناً ڈانٹ اور خفگی اُسی کے حصے میں تو آنی تھی۔۔۔

اوپر سے ستم یہ تھا کہ اُس کے ماں باپ بھی ہمیشہ اِس چھوٹے پٹاخے کی ہی سائیڈ لیا کرتے تھے۔۔۔۔

چھ سالہ مرحہ رمیض درانی اپنی بدمعاشیاں دکھا کر حمزہ فائق کو زچ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔۔

پھر چاہے وہ موقع اُسے اُس کے اپنے باپ کے گھر میں میسر آئے یا پھر اپنی پیاری پھپھو زلیخا عالم درانی کے گھر میں۔۔۔۔

پیچھے ہٹنا تو اُس نے جیسے سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اور دوسری طرف اُسی کا جڑوا بھائی ریحاب رمیض درانی۔۔۔!!!

بھلا وہ بھی کہاں کم تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

چھوٹا بم۔۔۔۔

جو اپنے سے چند ماہ بڑی،،، اُس کی ننھی معصوم بہن حیات فائق کو ہمیشہ ڈرا دبا کر رکھنے میں اشتیاقاً پیش پیش رہتا تھا۔۔۔۔

لیکن اِس سب کے باوجود بھی حمزہ نے بھی سوچ رکھا تھا۔۔۔

صحیح وقت آنے پر جیسے ہی وہ ایک آفیشیلی پولیس آفیسر بنے گا تو پھر اِن دونوں گھریلو بدمعاشوں کو ایک عدد اچھا سبق تو ضرور سکھائے گا۔۔۔۔

اسپیشلی اِس لاڈلی ننھی پٹاخی کو۔۔۔۔۔!!!

"پاگل کِس کرنے سے چوٹ ٹھیک نہیں ہوتی۔۔۔ماموں جان کے حد سے زیادہ لاڈ پیار نے بس تمھیں بڑی بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔۔۔۔" معاً مرحہ کے نازک سی کمر تھام کر بمشکل اٹھنے پر حمزہ نے سمجھانے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ بضد لڑکی نفی میں سر ہلاتی ہوئی۔۔۔سو سو کرتی وہاں سے جانے کو پلٹی۔۔۔۔

تو قدرے بے بس ہو چکے حمزہ نے فوری مرحہ کی ننھی کلائی پکڑ کر اُسے اپنی جانب گھومایا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"اچھا۔اچھا۔۔رکو۔۔کہیں نہیں جاؤ۔کرتاہوں تمھیں پپپپیییی۔۔۔!!!" دبے دبے غصے میں دانت پیس کر غراتا وہ اُس چھوٹے پٹاخے کو آنسو رگڑ کر مسکرانے پر ہی تو مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"تو پھر کرو ناں پپی سڑو کہیں کے دیکھ کیا رہے ہو۔۔۔؟؟ جلدی سے کرو تاکہ میری پین والی چوٹ بھی جلدی جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔بس تم یاد سے رمیض بابا والی ہی میجک پپی کرنا۔۔اوکے۔۔۔۔" اپنی نادانیوں میں فرفر بے وقوفانہ نصیحتیں کرتی ہوئی مرحہ رمیض درانی ایک بار پھر اُس کے گھٹنے پر اپنا ننھا پاؤں پوری شان سے جما چکی تھی۔۔۔

"بے وقوف۔۔ضدی۔۔۔پاگل لڑکی۔۔۔۔!!!" تندہی سے جھک کر پل میں اُس کے ننھے سرخ انگوٹھے پر اپنا نرم لمس چھوڑتا ہوا حمزہ فائق فوری پیچھے ہوا۔۔۔۔

سڑا انداز قدرے جان چھڑواتا ہوا تھا۔۔۔

تو جہاں مرحہ اپنی میجک پپی والی نادان ضد پوری ہونے پر کھکھلا کر اشتیاقاً تالیاں بجانے لگی تھی۔۔۔۔وہیں قد آور کھڑکی سے پردے ہٹا کر باغیچے کا سارا دل لبھاتا بچگانہ منظر بآسانی دیکھتے ہوئے۔۔۔اُن دونوں میاں بیوی کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی چلی گئی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ہماری ہونے والی بہو۔۔۔تو بالکل آپ پر گئی ہے جانِ تمناء۔۔۔رعب جمانے والی۔۔۔نڈر اور بے حد ضدی۔۔۔جبکہ بیچارہ میرا معصوم سا بچہ حمزہ۔۔ہر لحاظ سے مجھ پر گیا ہے۔۔۔چپ چاپ ہر بات مان جانے والا۔۔۔انتہائی شریف النفس انسان۔۔۔!!!" پشت پر کھڑے فائق درید نے آہستگی سے زلیخا کے گرد نرم حصار باندھتے ہوئے مسکرا کر چھیڑا۔۔۔تو اپنے کندھے پر اُس کی ٹھوڑی صاف محسوس کرتی زلیخا کا دل یکبارگی دھڑک اٹھا۔۔۔

بلاشبہ وہ دونوں میاں بیوی اپنے فرمانبردار بیٹے کے لیے نہ صرف ابھی سے مرحہ کو بطورِ لاڈلی بہو قبول کر چکے تھے۔۔۔بلکہ باتوں ہی باتوں میں اپنی اِس دلی خواہش کا اظہار حیا اور رمیض کے سامنے بھی کر گئے تھے۔۔۔۔

لیکن یہ بات فی الوقت دبی دبی ہی تھی۔۔۔جو آنے والے سالوں میں یقیناً پوری طرح سے کھل کر سامنے آنے تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

”فائق درید اور شریف۔۔۔؟؟؟ہو ہی نہ جانا کہیں تم اااانتہائی شریف النفس انسان۔۔۔۔!!!“ جواباً اُس کی مضبوط گرفت کو محبت سے تھامتی ہوئی وہ۔۔۔دلکشی سے ہنس کر گہرا طنز کرتی اپنے سنگ اُسے بھی ہنسا گئی تھی۔۔۔۔

ورنہ تو وہ شخص اپنی مخلص محبتیں نبھانے میں۔۔اُسے بھی پیچھے چھوڑ جاتا تھا۔۔۔۔

اِس دوران اُن کی مطمئن۔۔۔چمکتی نگاہیں ہنوز بچوں پر تھیں۔۔۔۔جب دو چوٹیاں بنا کر باہر گئی حیات بھی اپنے دادا (درید صاحب) کے ہمراہ چہکتی ہوئی گھر واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔۔

پھر منہ بسورے ہوئے حمزہ کے سنگ فقط اپنی دل عزیز کزن مرحہ کو باغیچے میں دیکھ خوشی سے مزید کھلکھلا اُٹھی۔۔۔

”خیر آپ مانیں نہ مانیں۔۔۔مگر یہ بات تو طے ہے۔۔۔ہم پر جانے والے ہمارے اِن بچوں میں بھی ہماری ہی مانند بے تحاشہ محبت ہو گی۔۔۔ہر غرض سے پاک مخلص محبتیں۔۔۔۔۔“ آنے والے حالاتوں کی بابت شدت سے پُر امید ہوتے ہوئے فائق درید نے بے اختیار زلیخا عالم درانی کے تپتے گال سے اپنا چبھتا گال ٹکایا تو بے اختیار وہ اپنا سر خوشدلی سے اثبات میں ہلا گئی۔۔۔۔

”خدا کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔۔۔!!!“ مسکراتے پنکھڑی لبوں کے پھڑ پھڑانے پر فائق درید نے بے اختیار ”آمین“ کہا تھا۔۔۔

بلاشبہ بچوں کے سنگ۔۔۔دل بھاتی ان گنت خوشیوں اور روشن مستقبل کی توقعات ہنوز تھیں۔۔۔اور بڑی شدت سے تھیں۔۔۔

”سب کی مرضی کے خلاف جاکر۔۔میں تمھیں محض اپنے کمزور دل بھائی کی خاطر معاف کرنے کے لیے رضامند ہوا ہوں لڑکی۔۔۔تمھارے گناہوں کا بوجھ ہی اس قدر ہے کہ بظاہر تو وہ منہ سے کچھ کہہ نہیں پاتا۔۔۔اور شاید آگے کبھی کہہ بھی نہ سکے مگر۔۔۔باپ ہونے کے ناطے جوان مجرم بیٹی کا غم اُسے اندر ہی اندر مارے دے رہا ہے۔۔۔“ برہم آواز میں صاف صاف حقارت تھی۔۔۔

بیگانگی تھی۔۔۔

اور شاید۔۔۔شاید نفرت بھی۔۔۔!!

ہاں۔۔۔ہاں اتنے سالوں بعد روبرو آنے کے باوجود بھی نفرت ہنوز تھی۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ نفرت جس کی وہ حقیقی معنوں میں حقدار تھی۔۔۔

دال چاول کے ننھے ننھے نوالے اپنے ہاتھوں سے بنا بنا کر مقابل بیٹھے بچے کو کھلاتے ہوئے اُس کی اندر کو دھنسی نگاہیں اب کہ دھندلانے سی لگی تھیں۔۔۔۔

"تمھیں اِس بامشقت قید سے ابدی آزادی تو مل جائے گی مگر۔۔۔ صرف اِس شرط پر کہ۔۔ رہا ہونے کے بعد تم۔۔۔ یہاں سے دور۔۔۔ بہت دور چلی جاؤ گی۔۔۔۔اور کبھی غلطی سے بھی اپنوں میں واپس لوٹ آنے کی سنگین حماقت نہیں کرو گی۔۔۔۔سب تمھاری غیر موجودگی میں سکون سے جی رہے ہیں اور میں قطعی نہیں چاہوں گا کہ تمھارا پلٹ آنا ایک بار پھر سے میرے خاندان والوں کا سکون برباد کردے۔۔۔ پیسہ اتنا دوں گا کہ تمھارا انتظام بآسانی طے پا جائے گا سو اِس طرف سے تو بے فکر ہو جاؤ۔۔۔ منظور ہو تو صاف صاف بتا دینا۔۔۔۔؟؟؟ ورنہ تو میرے جوان بیٹے کی موت کا کفارہ اِن بند سلاخوں کے سوا کوئی بھی بہتر طریقے سے ادا نہیں کر سکتا۔۔۔۔" ہاتھ پشت پر باندھ کر اُن کے وارن کرتے سخت لہجے میں کسی بھی قسم کی رعایت نہیں تھی۔۔۔۔

جبکہ اِس بھاری ترین شرط پر وہ سلاخوں کے پار اُن کا بے تاثر چہرہ دیکھتی تڑپ ہی تو اُٹھی تھی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"ایک بار تو مل لینے دیں تایا ابو۔۔۔ صرف ایک بار۔۔۔۔ پھر میں نہیں پلٹوں گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔" معاً ہچکی لگنے پر فوری سادے پانی کا گلاس بچے کے پھڑ پھڑاتے لبوں سے لگاتی حسنہ کو بہتے آنسوؤں میں بے اختیار اپنی سسکتی ہوئی پست منتیں یاد آئی تھیں۔۔۔

بلاشبہ وہ جانتی تھی کہ اِن گزر چکے سات سالوں میں اُس کا بے بس باپ کئی بار۔۔۔ قدرے دور سے ہی اُس کی محض ایک جھلک دیکھ کر وہیں سے پلٹ جایا کرتا تھا۔۔۔۔

نہ ہی کوئی ملاقات۔۔۔

نہ ہی کوئی گفتگو۔۔۔۔۔

نہ ہی کوئی شناسائی۔۔۔

نہ ہی کوئی سکون۔۔۔

تھے تو بس پچھتاوے۔۔۔

آنسو۔۔۔۔

سسکتی یادیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یا پھر بار بار کُرید جانے والے ناسور زخم۔۔۔جو حسنہ وقاص کے حسن سمیت غرور کو بڑی حد تک چھین چکے تھے۔۔۔

"ہرگز نہیں۔۔۔۔!!!" عالم صاحب کا فیصلہ اٹل تھا۔۔۔شاید کبھی نہ بدلنے کو تیار۔۔۔۔

"ماما۔۔۔!!!!" معاً بھیگے لبوں کو لاپرواہی سے رگڑ کر صاف کرتے ہوئے اُس پانچ سالہ بچے نے بڑے استحقاق سے اُسے پکارا تھا۔۔۔۔

اِس قدر استحقاق سے کہ دھڑکتے دل کے سنگ کے کمزور وجود میں خالص ممتاء کی سرشاری پھیلتی چلی گئی۔۔۔۔

مقابل بیٹھی اُس معصوم جان کے سنگ اُس کا نام بھی حسنہ وقاص کو بے حد عزیز تھا۔۔۔دل کے حد درجہ قریب ترین۔۔۔۔

"جی ماما کی جان۔۔۔۔!!!" بے اختیار اپنے آنسو پونچھتی وہ بڑی محبت سے مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔

کھانے سے اب اُس کے بچے کا پیٹ تقریباً بھر چکا تھا۔۔۔۔

"ہم اپنے نئے گھر کب واپس جائیں گے ماما۔۔۔؟؟؟ آپ نے وعدہ کیا تھا مجھ سے۔۔۔وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے بڑے سے پارک میں جھولے دلوانے کے لیے لے کر جائیں گی۔۔اور۔۔اور سکول لے جانے کا بھی تو وعدہ کیا تھاناں آپ نے۔۔۔!!!کب پورا ہو گا یہ وعدہ۔۔۔؟؟؟ آخر کب۔۔۔؟؟؟" اپنے دلی شوق ایک بار پھر سے اُس کے آگے رکھتا وہ معصوم بڑی ہی بے تابی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ننھا دھڑکتا دل ملنے والے اِس الگ تھلگ بند قید خانے سے اب حد درجہ اُکتا ہی تو گیا تھا۔۔۔

جواباً تیزی سے نم ہوتی غلافی آنکھوں کو جھپکا جھپکا کر حسنہ بڑی شدت سے اُسے اپنے سینے سے لگا گئی تھی۔۔۔

"بہت جلد۔۔۔بہت جلد زیدان۔۔۔بہت جلد تم سے کیا یہ وعدہ اب پورا ہونے والا ہے۔۔ہاں بہت جلد۔۔۔۔" سر چوم کر قطعیت بھرے لہجے میں بولتے ہوئے جہاں حسنہ وقاص کو بے ساختہ،،، تھک ہار کر عالم صاحب کی شرط کا قبول کرنا شدت سے یاد آیا تھا۔۔وہیں ننھے زیدان کے لب اپنی ماں کی آغوش میں سکون سمیٹتے ہوئے خوشدلی سے مسکرا اُٹھے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اِس تلخ حقیقت سے قدرے انجان کہ،،،،وہ عورت جو ہمہ وقت اُس پر اپنی جان تک قربان کر دینے کو تیار تھی۔۔۔حقیقتاً اُس کی ماں تھی ہی نہیں۔۔۔۔

بلکہ وہ تو اُس پست کردار۔۔ قاتلہ عورت کا بیٹا تھا۔۔۔جس کا تعلق براہِ راست کوٹھے سے رہ چکا تھا۔۔۔

وہ عورت جو اپنے رئیس مجرم کو قتل کر کے یہاں تک پہنچی تھی۔۔۔۔

وہ بدنصیب عورت جو اُسے جیل میں جنم دیتے ہی مر چکی تھی۔۔۔ہاں البتہ سانسیں تھمنے سے پہلے حسنہ وقاص سے وعدہ لینا قطعی نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

اِس بے قصور بچے کی خاطر تاابد خالص ممتاء نبھانے کا وعدہ۔۔۔۔۔!!!!

"سنو بیوی! مجھے تین عدد آلو کے پراٹھے مزید کھانے ہیں۔۔۔" وہ اُس کی ضد پر کچن میں کھڑی منہ بسور کر آلو کا تیسرا آخری پراٹھا بیل رہی تھی، جب یکدم وہ کچن میں آتا ہوا قدرے سنجیدگی سے مزید کی فرمائش کر گیا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جواباً حیرت ملا غصہ دباتے ہوئے حیا وقاص نے ضبط سے گہرا سانس بھرا۔۔۔

تیزی سے گزرتے ہوئے اِن سالوں میں اُس بندے کی

دیوانگی۔۔۔چاہتوں۔۔۔اعتبار۔۔۔نرمی۔۔۔اور شدتوں کے ساتھ ساتھ بے جا منمانیوں میں بھی

قدرے اضافہ ہوا تھا،،،جو اکثر و بیشتر حیا وقاص کی ذات کو ہلکان کیے رکھتا تھا۔۔۔

کبھی کبھار تو وہ رمیض عالم درانی کی مدھم بے باکیوں اور ذو معنی باتوں کے سبب دونوں بچوں کے آگے

سرخ انگارہ بھی ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

مگر ہائے ے ے رہے اُس شخص کی دل دھڑکاتی جراتیں۔۔۔۔!!!!

"نہیں ملیں گے مزید کوئی پراٹھے۔۔۔ آخری پراٹھا بن رہا ہے۔۔۔مہربانی کر کے اب اُسی پر گزارا

کیجیے آپ۔۔۔۔" سرد مہری سے کہتی ہوئی وہ بنا اُس کی جانب پلٹے صاف صاف انکار کر گئی تھی۔۔۔

محنت سے بنایا ہوا سارا ناشتہ ایک طرف کر کے اب وہ اُس سے الگ تھلگ آلو کے پراٹھے بنوا رہا تھا سو

دبا دبا سا غصہ ہنوز تھا۔۔۔۔

جبکہ توقع کے عین مطابق جواب ملنے پر رمیض گھنی بھنویں اچکا کر اپنی مسکراہٹ دبائے،،، قدم قدم چلتا ہوا اُس کی پشت پر آر کا۔۔۔ تو کام سے ہاتھ روکتے ہوئے،،، حیا بیلنے پر اپنی گرفت مضبوط کرتی بے اختیار محتاط سی ہوئی۔۔۔

درانی پیلس میں واپس رہائش اختیار کرنے کے باوجود بھی وہ شخص موقع ملتے ہی کہیں پر بھی شروع ہونے سے بالکل بھی نہیں ہچکچاتا تھا۔۔۔۔

"تم آلو کے پراٹھوں سے نہیں۔۔۔ بلکہ براہ راست اپنے معصوم شوہر کی خدمت سے انکار کر رہی ہو جاناں۔۔۔؟؟؟ اٹس مینز کہ خاندان بھر میں تمھیں یونہی سگھر۔۔ تابع دار لڑکی مشہور کیا گیا ہے جبکہ اصل میں تم پوری کی پوری کام چور ہو۔۔۔ چچ چچ چچ افسوس۔۔۔۔ لیکن خیر۔۔۔ میں ہوں ناں۔۔۔ تمھارا ماسٹر شیف۔۔۔ چلو ابھی تمھارے ساتھ مل کر یہ آخری پراٹھا بنوا دیتا ہوں۔۔۔۔ اسی بہانے تمھاری تھکاوٹ بھی دور ہو جائے گی بیوی۔۔۔ کم آن۔۔۔۔" چھیڑنے کو خاصا طنز کرتا ہوا رمیض جھٹکے سے حیا کو اپنی جانب پلٹا گیا۔۔۔

نتیجتاً جہاں وہ اُس کے کسرتی وجود پر شرٹ کی بجائے محض سیاہ رنگت کی لوز بنیان دیکھ کر۔۔۔ دھڑکتے دل کے سنگ چونک سی گئی تھی۔۔۔۔ وہیں اپنی بیوی کی پیشانی پر لگا خشک آٹا قریب سے دیکھ کر رمیض عالم درانی کے لبوں پر دھیرے سے دلکش مسکراہٹ بکھرتی چلی گئی۔۔۔

"نن۔۔ نہیں۔۔۔۔ اگر آپ پاس رہیں گے تو میرے ٹھیک ٹھاک کام بھی بگڑ جائیں گے۔۔۔۔۔"

نگاہیں چرا کر اُس کی مضبوط گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی ناکام کوشش میں حیا تیوریاں چڑھائے صاف گوئی سے بولی۔۔۔

مقابل کا جانتے بوجھتے تنگ کرنے کا ارادہ صاف صاف ہی تو ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔۔

"جہاں سے بگڑیں گے وہاں سے میں سنبھال لوں گا ناں بیوی۔۔۔۔" نرم پوروں تلے استحقاق سے اُس کی پیشانی صاف کرتے ہوئے دوبدو جواب حاضر تھا۔۔۔۔

حیا وقاص کے کومل رخسار گلاب کرنے میں اُسے لطف ہی تو آتا تھا۔۔۔

"کک۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی۔۔۔۔ میں خود سے سب کر لوں گی۔۔۔ اور اگر آپ کو واقعی میں میری تھکاوٹ دور کرنی ہے تو جا کر۔۔۔ ریحاب کو شاور دلوا کر ڈریس اپ کر دیں ناں۔۔۔ اب تک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو شاید وہ گہری نیند سے بھی جاگ چکا ہو گا۔۔۔۔" دبے دبے غصے میں غراتے ہوئے ہلکان ہوتی حیا کی سانسیں بھاری سی ہونے لگی تھیں۔۔۔

ایسے میں مردانہ کلون کی دلفریب مہک کے سنگ رمیض کے لمس کے سبب دل کی دھڑکنے شدتوں سے معمول سے ہٹتی ہی تو جا رہی تھیں۔۔۔

مگر مقابل کی ہٹ دھرمی۔۔۔۔اُفففففف۔۔۔۔!!!!

"اگر نہ جاؤں تو کیا کر لو گی۔۔۔؟؟؟؟" صاف رخسار کے بعد اب کہ پنکھڑی لبوں کے اطراف سے بھی خشک آٹا نرمی سے جھاڑنے کی اداکاری کرتا ہوا وہ بھلا باز آنے کو تیار ہی کہاں تھا۔۔۔!!!

"اِن چھیڑ خانیوں کے نام پر اب آپ میرے ساتھ ٹھیک ٹھاک زیادتی کر رہے ہیں مسٹر رمیض عالم درانی۔۔۔!!!" دانت پیس کر جتاتے ہوئے۔۔۔حیا کا لہجہ ناچاہتے ہوئے شرماہٹ سے لرزنے سا لگا تھا۔۔۔

اس دوران شرارت پر آمادہ گہری سیاہ آنکھوں میں نم غلافی آنکھیں ڈال کر رہائی کی کوششیں ہنوز جا رہی تھیں۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

جبکہ جھجکتے تیوروں کے سنگ اُس کی ہوشیاری پر رمیض کو اندر ہی اندر ہنسی آئی تھی۔۔۔

"آہاں۔۔۔مجھے لگا تم کہو گی کہ ٹھیک ٹھاک رومینس کر رہے ہیں۔۔۔ویسے سنا ہے جن بیویوں کو اپنے شوہر کی ایسی چھیڑ خانیوں کا بڑا اشتیاق ہوتا ہے عمل کرنے پر اُن کی دھڑکنیں تیز رفتاری سے دھک دھک کا شور مچانے لگتی ہیں۔۔۔چہرہ بھی بڑی جلدی سرخ پڑ جاتا ہے۔۔۔تمھاری حالت بھی اس سے کافی ملتی جلتی ہے۔۔۔اٹس مینز کہ تمھیں بھی اپنے شوہر کی چھیڑ خانیاں پسند ہیں۔۔۔ صحیح کہہ رہا ہوں ناں۔۔۔۔؟؟؟" پوروں تلے پورے حق سے پنکھڑی لبوں کو سہلا کر پوچھتے ہوئے اُس کے چھیڑنے کی حد ہی تو ہوئی تھی۔۔۔جب شدتوں سے مچلتی دھڑکنوں کے سنگ حیا بے اختیار اُس کے حرکت کرتے انگوٹھے کو تیز دانتوں کا نشانہ بناتی ہوئی فوری کئی قدم پیچھے ہٹنے میں کامیاب ٹھہری تھی۔۔۔۔

"بااااا۔۔۔؟؟؟" اِس سے پہلے کہ درد کرتا انگوٹھا جھٹکتے ہوئے۔۔۔رمیض عالم درانی پھر سے قریب آکر ٹھیک ٹھاک بے باکی پر اترتا۔۔۔معاً کچن میں دوڑ کر آتے چھ سالہ ریحاب نے حیا کی بکھر چکی سانسوں میں سکون بھرا تھا۔۔۔۔

جی بابا کے سر درد۔۔۔؟؟؟ کبھی تو اپنی ماں کے ساتھ سکون کے دو چار لمحے کھل کر گزار لینے دیا کرو مجھ معصوم کو۔۔۔" بے بسی سے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے رمیض کا متاسف لہجہ حیا کی لطف لیتی ہنسی کا سبب بنا تھا۔۔

"زیادہ سکون نہ لیا کریں ناں آپ کیونکہ زیادہ سکون لینے سے بابا لوگ سست ہو جاتے ہیں۔۔۔ ایسا مما کہتی ہیں۔۔۔" رف حلیے میں ملبوس بیٹے کی طرف سے دوبدو جواب حاضر تھا۔۔۔

"کیا یونیک لوجک پیش کی ہے مما کے پتر نے۔۔۔ کہو کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟" نتیجتاً رمیض نے حیا کے مزے سے کندھوں سمیت بھنویں اچکانے پر اُسے گھور کر دیکھا۔۔۔

جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ "آپ ہی کا بیٹا ہے اب سنبھالیں۔۔۔"!!!

پھر اجڑے بالوں میں انگلیاں چلاتے ریحاب کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔ جو کچھ ہی دیر میں ریڈی ہو کر اُس کے ہمراہ زلیخا کی طرف جانے والا تھا۔۔۔ مرحہ تو پہلے سے ہی وہاں موجود تھی۔۔۔

"بابا مجھے ہائی ٹیل بنا دیں۔۔۔ جیسے آپ اکثر مما کی بناتے ہیں۔۔۔" پیچھے سے بالوں کو بمشکل ننھی مٹھی میں دبوچنے کی کوشش میں وہ بنا جھجھکے بولا۔۔۔ تو دونوں نے کچھ حیرت سے اُس کے دلکش نقوش پر پھیلا اطمینان دیکھا۔۔۔

"وااااٹ۔۔۔ اچھے خاصے لڑکے ہو کر اب ہائی ٹیل بنواؤ گے تم۔۔۔؟؟" کسرتی سینے پر بازو باندھتے ہوئے رمیض نے تیوری چڑھا کر پوچھا۔۔۔ تو سیاہ بنیان سے چھلکتے کسرتی مسلز مزید نمایاں ہوئے۔۔۔

"یس۔۔۔۔" چمکتی سیاہ آنکھوں کے سنگ پاس آتا ہوا ریحاب زور و شور اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

"یس کے بچے۔۔۔ لڑکی نہیں ہو تم۔۔۔ جیسے تمھارے بال ہیں بس ویسے ہی رکھو۔۔۔ زیادہ اسٹائلز بگاڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔۔۔!!!" رمیض نے اُسے نرمی سے ڈپٹا تو حمایت بٹورنے کی خاطر وہ پل بھر کو حیا کی جانب دیکھتا ہوا اچھا خاصا منہ بسور گیا۔۔۔

"آپ بھی تو بڑے بڑے مسلز والے ہیئر ڈپروف لڑکے ہیں ناں بابا۔۔۔ پھر لڑکیوں کی طرح ہر وقت کوکنگ کیوں کرتے رہتے ہیں۔۔۔؟؟؟ بنا دیں ناں ہائی ٹیل پلیز۔۔۔۔۔" اُففف۔۔۔ مما کا وہ لاڈلہ ہنوز بضد تھا۔۔۔۔۔

"یاااارب۔۔۔حوصلہ دے مجھے۔۔۔" جواباً رمیض ضبط کا گہرا سانس بھرتے ہوئے بڑبڑایا۔۔تو کھل کر مسکراتی ہوئی حیا۔۔ہولے سے سر جھٹک کر واپس ادھورے پراٹھے کی جانب لپکی۔۔۔

"آپ ہی کا بیٹا ہے۔۔حاضر جوابی میں ماہر تو ہو گا ہی۔۔اب دیجیے ٹکر کا جواب۔۔۔۔"

چھیڑ خانیوں کا بدلہ لینے کا اچھا طریقہ ہی تو تھا یہ۔۔۔

اور ویسے بھی اُن دونوں باپ بیٹے کی میٹھی نوک جھوک کافی دلچسپ ہوا کرتی تھی جس سے سبھی گھر والے وقتاً فوقتاً لطف اندوز ہوتے رہتے تھے۔۔۔

جواباً رمیض نے سنجیدگی سے سر کو جنبش دی۔۔۔پھر مسکرا کر اُس کے مقابل گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔

"ریحاب بیٹا۔۔بابا کی جان۔۔۔آئی ایم آ میل شیف۔۔اسی لیے کوکنگ کرنا صرف لڑکیوں کا ہی کام نہیں ہوتا۔۔۔میل شیف بھی پروفیشنل کوکنگ کرتے ہیں۔۔۔ہمم۔۔۔سمجھ گئے ناں۔۔۔!!!"

قدرے نرمی سے کندھوں سے تھام کر وہ اپنی بات بآسانی ریحاب کے دماغ میں بٹھا گیا تھا۔۔۔

جواباً معصومیت سے پلکیں جھپکاتا ہوا وہ سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"اوہ سمجھ گیا بابا۔۔۔اب میں بھی بڑا ہو کر آپ ہی کی طرح میل شیف بنوں گا اور اپنی بیوی کی ہیلپ بھی کروں گا۔۔ جیسے کچن میں آکر آپ مما کی ہیلپ کرتے ہیں۔۔۔۔" معصومیت میں مسکرا کر کہتا ریحاب جہاں اپنی طرف سے بڑی ہی کوئی سادی بات کر گیا تھا۔۔۔وہیں لب بھینچتے ہوئے رمیض عالم درانی نے بے اختیار پلٹ کر اپنی ہی جانب متوجہ حیا کا گلاب چہرہ دیکھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل دونوں کی بیک وقت چھوٹی ہنسی دیکھ۔۔ریحاب بھی بات کی گہرائی سمجھے بنا ہی۔۔۔برابر کا کھکھلا کر ہنس دیا تھا۔۔۔۔

اِن پُر سکون مسکراہٹوں کے سائے تلے اپنوں کے سنگ زندگی حقیقتاً خوبصورت تھی۔۔۔

بے حد خوبصورت۔۔۔۔۔

ختم شد

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment